



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب



مباحثات 2005

جمعرات 6، جمعہ المبارک 7، پیر 10، منگل 11، جمعرات 13۔ جنوری 2005
(یوم الخمس 24، یوم الجمع 25، یوم الاثنين 28، یوم الثلاثاء 29، ذی القعدة، یوم الخمس 2۔ ذوالحجہ 1425ھ)

چودھویں اسمبلی : اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 (حصہ اول) شماره بات 531

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اٹھارہواں اجلاس

جمعرات 6 جنوری 2005

جلد 18، شماره 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2	ایجنڈا	3
3	ایوان کے عہدیدار	5
4	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	11
5	چٹھریوں کا پینل	12
تعزیت		
6	سابق وزیر اعظم میں محمد نواز شریف اور سابق وزیر اعلیٰ میں محمد شہباز شریف کے والد محترم کی وفات پر فاتحہ خوانی	12
حلف		
7	نوعت رکن اسمبلی کا حلف	13
8	پوائنٹ آف آرڈر حکومت اور حزب اختلاف کے مابین مطابقت کے لئے پیش رفت سوالیات (محکمہ تعلیم)	15
9	ننان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	32
10	ننان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	49
11	غیر ننان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	89

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	رپورٹیں (جو ایوان میں پیش ہوئیں)	
12-	مجلس قائد برائے انڈسٹریز، کھریس اینڈ ٹو-سٹینٹ	
91	کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	-----
13-	مجلس قائد برائے کھیر اینڈ یوٹھ اینڈ فیڈرز	
92	کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	-----
14-	تھارٹیک استحقاق نمبر 23 اور 37	
92	کی رپورٹوں کا پیش کیا جانا	-----
	توجہ دلاؤ نوٹس	
15-	سیالکوٹ، مسجد میں بم دھماکے سے قیمتی جانوں	
94	کے نھلان پر حکومتی کارروائی و اقدامات	-----
16-	اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے صدر کا دن دیرماڑے قتل	
97	تجزاریک استحقاق	-----
17-	ملتان ایئر پورٹ پر پولیس افسران کا رکن اسمبلی	
105	کے ساتھ ناروا سلوک (.....جاری)	-----
18-	ایس۔ ایچ۔ او تھانہ منجروال کارکن اسمبلی کے ساتھ	
106	تفحیک آمیز رویہ	-----
19-	حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی عملدرآمد	
108	کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر	-----
20-	چیف انجینئر گریٹر قتل کیٹال کارکن اسمبلی	
111	کے ساتھ توہین آمیز رویہ	-----
21-	پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ	
114	ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر	-----
22-	صوبائی محتسب کے دفتر کی سالانہ رپورٹ	
114	برائے سال 2003 ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر	-----

- تحریریک التوانے کار
- 23- پنجاب یونیورسٹی ہوسٹلز اور نیو کمپس کے درمیان
ٹیوں کی مسامی (جاری) 116 -----
- 24- لاہور انٹر پورٹ کے نزدیک سرکاری اراضی کا غیر قانونی حصول
سرکاری کارروائی
مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
- 25- مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سول سروسز صدرہ 2005 133 -----
- 26- مسودہ قانون دی کنگ اینڈ رڈ میڈیکل یونیورسٹی صدرہ 2005 134 -----
- جمعہ المبارک 7 جنوری 2005
- جلد 18، شماره 2
- 27- ایجنڈا 135 -----
- 28- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
سوالات (محکمہ صحت)
- 29- نطن زدہ سوالات اور ان کے جوابات 138 -----
- 30- نطن زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایون کی میز پر رکے گئے) 184 -----
- 31- غیر نطن زدہ سوال اور اس کا جواب 214 -----
- پوانٹ آف آرڈر
- 32- گریڈ 18 کے ملازم ڈاکٹر فیاض رانجھا کی گریڈ 20 میں ترقی 215 -----
- 33- لاہور کے ایک ٹاؤن ٹائم کی کروڑوں روپے کی خوردبرد 218 -----
- تحریریک استحقاق
- 34- دی پنجاب ڈومینٹ آف سٹریٹ ایکٹ 1976
کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر
- 229 -----

- 35۔ سر دسر ہسپتال لاہور کے ڈاکٹر صاحبان
کا قانون رکن اسمبلی سے عدم تعاون
231 -----
- 36۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوبرنولہ میں حملے کی قتل
تحریریک التوائے کار
242 -----
- 37۔ گوبرنولہ میں پولیس کی فائرنگ سے سردار نامی شخص کی ہلاکت
249 -----
- 38۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2003
کا پیش کیا جانا
253 -----
- پیر 10۔ جنوری 2005
- جلد 18، شماره 3
- 39۔ ایجنڈا
255 -----
- 40۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
257 -----
- سوالات (محکمہ جات، خزانہ، خصوصی تنظیم اور انڈسٹریل ٹیکنالوجی)
- 41۔ نطن زده سوالات اور ان کے جوابات
258 -----
- 42۔ نطن زده سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
293 -----
- 43۔ غیر نطن زده سوالات اور ان کے جوابات
332 -----
- پوائنٹ آف آرڈر
- 44۔ پارلیمانی سیکرٹریوں کا کامیوں پر جھنڈے لگا کر پھرنا
334 -----
- تحریریک استحقاق
- 45۔ اسلام آباد ایئر پورٹ پر پولیس کارکن اسمبلی
کے ساتھ تشویش آمیز سلوک
343 -----
- 46۔ اسلام آباد ایئر پورٹ پر ڈی۔ ایس۔ پی اور انسپکٹر
کارکن اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز سلوک
357 -----

- تحریک التوائے کار
47- بڑے ہسپتالوں کو سی ٹی سکین مشین کی سوت
سے محروم کرنا
361 -----
- پوائنٹ آف آرڈر
48- وزیر اعلیٰ کی جانب سے کنٹریکٹ پر بھرتی ڈاکٹرز
کو ریگور کرنے کے وعدہ پر عملدرآمد میں تاخیر
365 -----
- تحریک التوائے کار
49- بڑے ہسپتالوں کو سی ٹی سکین مشین کی سوت
سے محروم کرنا (۔۔۔ جاری)
371 -----
- سرکاری کارروائی
قرارداد
50- قرارداد زیر قاعدہ 115 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997
386 -----
- 51- "سوناہی کے طولان سے متاثرہ افراد کی امداد"
387 -----
- مسودات قانون (جو کورم کی نظامدی کی وجہ سے زیر غور نہ آنے)
52- مسودہ قانون صحافتی ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004
390 -----
- 43- مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب صدرہ 2004
390 -----
- 54- کورم کی نظامدی
391 -----

منگل، 11 جنوری 2005

جلد 18، شماره 4

- 55- ایجنڈا
393 -----
- 56- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
395 -----

پوانٹس آف آرڈر

57۔ قائد ایوان چودھری پرویز الہی کے والد محترم کی وفات 396

جمعرات 13۔ جنوری 2005

جلد 18، شماره 5

58۔ اسبختہ 1 397

59۔ تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ 399

تعزیت

60۔ قائد ایوان چودھری پرویز الہی کے والد گرامی 400

کی وفات پر فاتحہ خوانی

سوالات (حکمہ مواصلات و تعمیرات)

61۔ نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات 405

62۔ نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) 447

63۔ غیر نفلن زدہ سوال اور اس کا جواب 475

پوانٹس آف آرڈر

64۔ ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد سے خارج کردہ طلبہ 479

کی بحالی کی یقین دہانی

توجہ دلاؤ نوٹس

65۔ شیخوپورہ روڈ گورنمنٹ ٹیچنگ کونسل دو ساتھیوں 481

سمیت نقل اور حکومتی کارروائی

66۔ ضلع سرگودھا (بحیرہ) کا جبری اغوا کے بعد 483

نقل اور حکومتی اقدامات

تجاریک استحقاق

- 486 ----- 67- جنرل نیوٹا کارا کین اسمبلی کے متعلق نازیا الٹا کا استعمال
- 68- حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی پیش کردہ
- 489 ----- رپورٹ برائے سال 2002 پر بحث میں تاثیر
- 69- اے۔ ایس۔ پی۔ ہماو پور سٹی کارا کین اسمبلی کے خلاف
- 491 ----- نازیا الٹا کا استعمال
- رپورٹیں (توسیع)
- 70- مجلس استحقاق کی رپورٹیں
- 494 ----- ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
- 71- مجلس قائد برائے زراعت کی رپورٹ
- 495 ----- ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
- 72- مجلس قائد برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ
- 496 ----- ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
- 73- مجلس قائد برائے تعلیم کی رپورٹ
- 497 ----- ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
- 74- مجلس قائد برائے سماجی حکومت و دیسی ترقی کی رپورٹ
- 498 ----- ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
- بکس قائد برائے مال، بحالی و اصلاح کی رپورٹ
- 499 ----- ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
- پوانٹنٹ آف آرڈر
- 500 ----- ناہل شخص کا مشیر بننا اور مرامات لینا
- تجاریک التوائے کار
- 77- ون ویٹنگ سے ہونے والی باتوں
- 510 ----- سے عوام میں بریٹنلی

- 78- ملتان پاک حرب فریڈاٹرز کمیٹی سے خارج زہریلا پانی اور لیس
کی وجہ سے گرد و نواح میں ہلاکتیں اور بیماریوں کے اثرات
514 -----
- 79- شریقیہ اعدادہ سلاخو جوان پولیس کے ہاتھوں
ہلاک جہریوں کا احتجاج
515 -----
- 80- محکمہ نورازم میں آمدن سے زائد اخراجات
516 -----
- 81- حافظ آباد پولیس کی سترہ سلاخو قرآن
524 -----
- 82- بیگی کے کاتوں کی گرفتاری میں ناکامی
فیصل آباد جمال والاہیل سے عمل تے ہل کی تعمیر
سے متاثرین کو ادائیگی میں تاخیر و تخفیف
526 -----
- سرکاری کارروائی
مسوجات قانون (جو زیر غور لائے گئے)
- 83- مسودہ قانون حفاظتی ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004
529 -----
- 84- مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب صدرہ 2004
537 -----
- 85- انڈکس

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No. PAP-Legis-1(96)/2005/694 . Dated 4 , January 2005 . The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 06-01-2005 at 3.00 p.m. in the Assembly Chambers Lahore."

Dated Lahore, the
4th January 2005

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.
Governor of the Punjab

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
 - 2 - سوالات (محکمہ تسلیم)
 - (i) نطن زده 'سوالات اور اُن کے جوابات
 - (ii) غیر نطن زده سوال اور اُس کا جواب
 - 3 - توجہ دلاؤ نوٹس
 - 4 - سرکاری کارروائی
- مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
- (i) مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سول سروسٹس صدرہ 2005
 - (ii) مسودہ قانون کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی صدرہ 2005

3 - کابینہ

- | | |
|------------------------------------|---|
| (1) گروپ کیشن (ر) مشتاق احمد کیانی | وزیر پبلک ہیلتھ اینڈ ایجننگ |
| (2) کرنل (ر) شجاع غانزادہ | وزیر سی ایم آئی ٹی ایس میٹیشن اینڈ کوآرڈینیشن |
| (3) کرنل (ر) ملک محمد انور | وزیر کوآپریٹوز |
| (4) جناب مناظر حسین رانجھا | وزیر کالونیز |
| (5) چودھری عامر سلطان مجید | وزیر آبپاشی |
| (6) جناب گل حمید خان روکھڑی | وزیر ریونیو، ریلیف اینڈ کنسالیڈیشن |
| (7) جناب محمد سبطین خان | وزیر کانگنی و معدنیات |
| (8) جناب سعید اکبر خان | وزیر جیل خانہ جات |
| (9) سردار نسیم اللہ خان شاہانی | وزیر سپورٹس |
| (10) ڈاکٹر محمد شفیق چودھری | وزیر آبکاری و محصولات |
| (11) چودھری عمیر الدین خان | وزیر مواصلات و تعمیرات / انفارمیشن* |
| (12) ڈاکٹر اشفاق الرحمن | وزیر جنگلات |
| (13) محترمہ آشفہ ریاض نقیہ | وزیر بہبود عواتین و انسانی حقوق |
| (14) چودھری محمد اقبال | وزیر عوراک / ایس اینڈ جی اے ڈی |
| (15) رانا شمشاد احمد خان | وزیر ٹرانسپورٹ |
| (16) چودھری شوکت علی بھٹی | وزیر ثقافت و امور نوجوانان |
| (17) جناب محمد بشارت راجہ | وزیر صحافی حکومت و دیسی ترقی / ادانہ جنگلی حیات |
- اصلی چارج قانون و پارلیمانی امور

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-III/2-3/2002 مورخہ 9 جنوری 2005ء وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمات برائے اجلاس (6 جنوری 18 تا 2005) تفویض کئے گئے۔

- (18) میاں عمران مسعود . وزیر تعلیم
- (19) جناب محمد اہل پیچر . وزیر صنعت
- (20) سید اختر حسین رضوی . وزیر محنت و افرادی قوت
- (21) جناب ارمان سبحانی . وزیر قوت برقی
- (22) سید سعید الحسن . وزیر اوقاف و مذہبی امور
- (23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید . وزیر صحت
- (24) جناب عبدالعظیم خان . وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
- (25) میاں محمد اسلم اقبال . وزیر سیاحت
- (26) سردار حسن اختر موکل . وزیر منجنت و پیشہ ورانہ ترقی
- (27) سید رحمان علی کیلانی . وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی
- (28) رانا محمد قاسم نون . وزیر ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (29) جناب حسین جہانیاں گردیزی . وزیر ٹریڈ اینڈ غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (30) جناب محمد ارشد خان لودھی . وزیر زراعت / پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ
- (31) جناب غلام محی الدین چشتی . وزیر ایجیف و صپ
- (32) سردار حسین بہادر دریشک . وزیر خزانہ
- (33) سید ہارون احمد سلطان بخاری . لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
- (34) میاں غلام حسین ونو . وزیر زکوٰۃ و عشر
- (35) جام محمد ہاشم ظہیر . وزیر ماہی پروری
- (36) جناب محمد اعجاز شعیب . وزیر بیت المال
- (37) مخدوم اشفاق احمد . وزیر تحفظ ماحولیت
- (38) مسز نسیم لودھی . وزیر بہبود آبادی
- (39) مس قدسیہ لودھی . وزیر خصوصی تعلیم
- (40) مسز جونز روہین جولیس . وزیر اقلیتی امور

4 - پارلیمانی سیکرٹریز

- | | | |
|--|--|------|
| مل | چودھری محمد کمران علی خان | (1) |
| سہمائی حکومت و دیسی ترقی | راجہ راشد حفیظ | (2) |
| ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ | جناب امجاز حسین فرحت | (3) |
| عدالت و انتظام عمومی | جناب تنویر اسلم ملک | (4) |
| | کرنل (ر) سلطان سرخرو اعوان* | (5) |
| تعلیم | چودھری نذیر حسین گوندل | (6) |
| اطلاعات | ملک شعیب اعوان | (7) |
| بیت المال | ملک محمد آصف بجا | (8) |
| کالونیز | جناب محمد وارث کلو | (9) |
| انفارمیشن ٹیکنالوجی | ملک رضا شاہد وسیر | (10) |
| لائوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ | چودھری غلام محمود (ایڈووکیٹ) | (11) |
| | جناب محمد قمر حیات کانہیا* | (12) |
| صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی | بریکنیڈر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) | (13) |
| ماہی پروری | حاجی مدثر قیوم نہرا | (14) |
| سپورٹس | چودھری غلام اصغر کھرال | (15) |
| قانون | چودھری عبداللہ یوسف وزارچ | (16) |
| خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم | مس حمیدہ وحید الدین | (17) |
| مواصلات و تعمیرات | لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس | (18) |
| آبکاری و محصولات | جناب امجاز احمد سیول | (19) |
| کانگنی و معدنیات | جناب جاوید منظور گل | (20) |

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 6 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
 - 2 - سوالات (محکمہ تعلیم)
 - (i) نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
 - (ii) غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب
 - 3 - توجہ دلاؤ نوٹس
 - 4 - سرکاری کارروائی
- مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)
- (i) مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سول سروس صدرہ 2005
 - (ii) مسودہ قانون کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی صدرہ 2005

صوبائی اسمبلی پنجاب

1 - ایوان کے عہدیدار

- | | | |
|-----------------|-----|-----------------------|
| جناب سپیکر | (1) | چودھری محمد افضل سہی |
| جناب ڈپٹی سپیکر | (2) | سردار شوکت حسین مزاری |
| قائد ایوان | (3) | چودھری پرویز الہی |
| قائد حزب اختلاف | (4) | جناب قاسم ضیاء |

2 - چیئرمینوں کا پینل

- | | | |
|---------------------|-----|-----------|
| رانے اعجاز احمد | (1) | بی بی-171 |
| ملک نذر فرید کھوکھر | (2) | بی بی-192 |
| رانے رب نواز | (3) | بی بی-56 |
| جناب ارشد محمود بگو | (4) | بی بی-122 |

3- کابینہ

- | | |
|-------------------------------------|---|
| (1) گروپ کمیشن (ر) مشتاق احمد کیانی | وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ |
| (2) کرنل (ر) شجاع غازیادہ | وزیر سی ایم آئی ٹی ایسٹی - سفٹش اینڈ کوآرڈینیشن |
| (3) کرنل (ر) ملک محمد انور | وزیر کوآپریٹوز |
| (4) جناب مناظر حسین رانجھا | وزیر کالونیز |
| (5) چودھری عامر سلطان جمیر | وزیر آبپاشی |
| (6) جناب گل حمید خان روکڑی | وزیر رونیو، ریلیف اینڈ کنسلڈیشن |
| (7) جناب محمد سبطین خان | وزیر کانگنی و معدنیات |
| (8) جناب سعید اکبر خان | وزیر جیل فنانس |
| (9) سردار نسیم اللہ خان شاہانی | وزیر سپورٹس |
| (10) ڈاکٹر محمد شفیق چودھری | وزیر آبکاری و محصولات |
| (11) چودھری تمیز الدین خان | وزیر مواصلات و تعمیرات / انفارمیشن* |
| (12) ڈاکٹر اشفاق الرحمن | وزیر جنگلات |
| (13) محترمہ آشد ریاض نعتیانہ | وزیر بہبود خواتین و انسانی حقوق |
| (14) چودھری محمد اقبال | وزیر خوراک / ایس اینڈ جی اے ڈی |
| (15) رانا شمسداد احمد خان | وزیر ٹرانسپورٹ |
| (16) چودھری شوکت علی بھٹی | وزیر ثقافت و امور نوجوانان |
| (17) جناب محمد بشارت راجہ | وزیر مقامی حکومت و دیسی ترقی / داخلہ، جنگلی حیات
اضافی چارج قانون و پارلیمانی امور |

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-II/2-3/2002 مورخہ 9 جنوری 2005ء وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس (6 جنوری 187 - جنوری 2005) تفویض کئے گئے۔

- (18) میاں عمران مسعود . وزیر تعلیم
- (19) جناب محمد اعلیٰ چیمہ . وزیر صنعت
- (20) سید اختر حسین رضوی . وزیر محنت و افرادی قوت
- (21) جناب ارمان سبحانی . وزیر قوت برقی
- (22) سید سعید الحسن . وزیر اوقاف و مذہبی امور
- (23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید . وزیر صحت
- (24) جناب عبدالعظیم خان . وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
- (25) میاں محمد اسلم اقبال . وزیر سیاحت
- (26) سردار حسن اختر موکل . وزیر مینجمنٹ و پیشہ ورانہ ترقی
- (27) سید رحمان علی گیلانی . وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی
- (28) رانا محمد قاسم نون . وزیر ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (29) جناب حسین جمانیل گردیزی . وزیر لٹریسی اینڈ غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (30) جناب محمد ارشد خان لودھی . وزیر زراعت اپائنٹنگ اینڈ ڈومینٹ
- (31) جناب غلام محی الدین چشتی . وزیر ایجیف و سب
- (32) سردار حسین بہادر دریگ . وزیر خزانہ
- (33) سید ہارون احمد سلطان بخاری . لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈومینٹ
- (34) میاں غلام حسین ونو .
- (35) المعروف محمد اختر غلام . وزیر زکوٰۃ و عشر
- (36) جام محمد ہاشم ظبیہ . وزیر ماہی پروری
- (37) جناب محمد اعجاز شعیب . وزیر بیت المال
- (38) محرم اشفاق احمد . وزیر تحفظ ماحولیت
- (39) مسز نسیم لودھی . وزیر بہبود آبادی
- (40) مسز جوئس روٹین جوئس . وزیر خصوصی تعلیم
- (41) مسز جوئس روٹین جوئس . وزیر اقلیتی امور

4 - پارلیمانی سیکرٹریز

- | | | |
|--|---|------|
| مل | چودھری محمد کامران علی خان | (1) |
| مقامی حکومت و دیہی ترقی | راجہ راشد حفیظ | (2) |
| ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ | جناب امجاز حسین فرحت | (3) |
| خدمت و انتظام عمومی | جناب تنویر اسلم ملک | (4) |
| | کنرل (ر) سلطان سرغزو اموان* | (5) |
| تعلیم | چودھری نذر حسین گوندل | (6) |
| اطلاعات | ملک شعیب اموان | (7) |
| بیت المال | ملک محمد آصف بجا | (8) |
| کالونیز | جناب محمد وارث کلو | (9) |
| انفارمیشن ٹیکنالوجی | ملک رحمان شاہد وسیر | (10) |
| لائوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ | چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) | (11) |
| | جناب محمد قمر حیات کانہیا* | (12) |
| صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی | بریگیڈیئر (ر) جاوید اکرم (ستارہ امتیاز) | (13) |
| ماہی پروری | حامی مدثر قیوم نہرا | (14) |
| سپورٹس | چودھری خالد اصغر کھرال | (15) |
| قانون | چودھری عبداللہ یوسف وڑائچ | (16) |
| خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم | مس حمیدہ وحید الدین | (17) |
| مواصلات و تعمیرات | لیفٹیننٹ کنرل (ر) محمد عباس | (18) |
| آبکاری و محصولات | جناب امجاز احمد سیول | (19) |
| کانگنی و معدنیات | جناب جاوید منظور گل | (20) |

- (21) آغا علی حیدر . ثقافت و امور نوجوانان
- (22) ملک احمد سمیع خان (ایڈووکیٹ) . اشتہال
- (23) ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ) . پارلیمانی امور
- (24) دیوان اطلاق احمد . آبپاشی و قوت برقی
- (25) جناب محمد عامر اقبال شاہ . محنت و افرادی قوت
- (26) جناب طاہر حسین خان فیضی . خصوصی تنظیم
- (27) ملک محمد اہمل جوید . پی۔ای۔ایس۔ایس۔آئی
- (28) جناب عبور احمد خان ڈاٹا . خزانہ
- (29) جناب ولایت شاہ کھکھ . زراعت
- (30) جناب آفتاب احمد خان . ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (31) چودھری وحید اصغر ڈوگر . پیلک ہیتمہ انجینئرنگ
- (32) جناب جاوید اقبال خان کھی . جنگلات
- (33) سردار میر بلاشاہ خان قیصرانی . صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری
- (34) جناب طارق احمد کورمانی . جنگلی حیات
- (35) میں امتیاز علیم قریشی . زکوٰۃ و عشر
- (36) ملک احمد کریم قنور لنگڑیال . سی۔ایم۔آئی۔ٹی اینڈ آئی اینڈ سی
- (37) اللہ وسایا خان عرف جنو خان لغاری . ٹورازم اینڈ ریزارٹ ڈویلپمنٹ
- (38) سید محمد قائم علی شاہ . مذہبی امور و اوقاف
- (39) ملک اللہ بخش سمیٹہ . ٹرانسپورٹ
- (40) مہر فضل حسین سزرا . جیل غلامت
- (41) جناب احمد نواز . ریٹیف
- (42) سید نذر محمود شاہ* .

- (43) جناب محمود احمد . غوراک
- (44) سردار محمد دریا خان فیاض . امداد باہمی
- (45) بیگم زینت خان . ترقی خواتین
- (46) ڈاکٹر فرزانہ نذیر . صحت
- (47) محترمہ لبنی طارق . سیاحت
- (48) سیدہ بشری نواز گردیزی . امور داخلہ
- (49) محترمہ شہلا راٹھور . سماجی بہبود
- (50) محترمہ سعیدہ ہمایوں . تحفظ ماحولیات
- (51) محترمہ روینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ) . یوگا
- (52) محترمہ ظہیر ہما عظمیٰ . منصوبہ بندی و ترقیت
- (53) محترمہ زاہدہ سرفراز . بہبود آبپاشی
- (54) مس نکلت سلیم خان . ہائر ایجوکیشن
- (55) مس شگفتہ انور . اتنی کوشش
- (56) جناب پیٹرک جیکب گل . اقلیتی امور

5 - ایڈووکیٹ جنرل

ایم آفتاب اقبال چودھری

6 - ایوان کے افسران

- (1) سیکرٹری . جناب سعید احمد
- (2) ایڈیشنل سیکرٹری-1 . ڈاکٹر آفتاب مقبول جوئیہ
- (3) ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلسیشن) . جناب عنایت اللہ لک
- (4) ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی) . ملک مقصود احمد

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

جمعرات 6۔ جنوری 2005

(یوم الخمیس 24۔ ذی القعدہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیورز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 53

منٹ پر زیر صدارت جناب سیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

کلمات قرآن پاک اور ترجمہ کلامی نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطِنِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ

صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَ

لَا السَّيِّئَةُ إِذْ قَعَرِ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقِيهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا

يُلْقِيهَا إِلَّا الرُّادُّ وَحَوْطٌ عَظِيمٌ ۝ وَإِنَّمَا يُرِزُّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْرٌ

فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

سورۃ حم السجده آیات 33-36

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو ہدای کی طرف بلانے اور عمل نیک کرے اور کئے کو میں

مسلمان ہوں ۝ اور بھلائی اور بڑائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سنت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بت اچھا

ہو (ایسا کرنے سے تم دکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ۝ اور یہ بات

اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب

نصیب ہیں ۝

وما علینا الا البلاغ ۝

چینر مینوں کا پینل

جناب سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ وہ پینل آف چینر مین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سیکرٹری نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چینر مین نامزد فرمایا ہے۔

171	پی۔ پی۔	1	رانے اعجاز احمد
192	پی۔ پی۔	2	ملک نذر فرید کھوکھر
56	پی۔ پی۔	3	رانے رب نواز
122	پی۔ پی۔	4	جناب ارشد محمود بگو

تعزیت

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف اور سابق وزیر اعلیٰ

میاں محمد شہباز شریف کے والد محترم کی وفات پر فاتحہ خوانی

چودھری عبدالغفور خان، جناب سیکرٹری میاں نواز شریف صاحب اور میاں شہباز شریف صاحب کے والد محترم جو پچھلے دنوں ہم سے جدا ہو گئے، میری ایوان سے درخواست ہے کہ میاں محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا کی جائے۔

جناب سیکرٹری، ہمارے جو بھی معزز ایم۔ پی۔ ایز ہیں جن کے عزیز و اقارب اس جہاں فانی سے رخصت ہو چکے ہیں یا جن کے بد سے میں دوستوں نے اس ایوان کے اندر آواز اٹھائی ہے۔ ان سب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر فاتحہ خوانی کی گئی)

حلف

نو منتخب رکن اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر، مجھے بتایا گیا ہے کہ منتخب رکن انجینئر محمد اشرف بٹ پی پی۔ 93 حلف اٹھانے کے لئے جمیئر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں، حلف لے لیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا معلقہ پی پی۔ 94 ہے۔ یہ اسی طرح دھاندلی کی پیداوار ہیں۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلے پر انجینئر محمد اشرف بٹ ایم۔ پی۔ اے نے حلف لیا)

اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے

(نعرہ ہانے تحسین)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، شکر ہے۔ جناب سپیکر! کاغذ رکن نے جو نظامی کی ہے according to

the rules آپ نے oath دلو دیا ہے۔ اسمبلی کے floor پر جتنی دیر آپ حقائق کو سامنے

نہیں لائیں گے اسمبلی کے وجود کا کوئی قاعدہ نہیں۔ یہ الیکشن پاکستان پیپلز پارٹی کے امیدوار نے

contest کیا تھا۔ میں ایوان کے floor پر حلفا کہتا ہوں کہ اگر ان لوگوں میں اتنی اخلاقی جرأت

ہے تو یہ بلاصو ہو کر کہہ دیں کہ یہ صحیح الیکشن مینا ہے تو ہم بیٹھ جائیں گے۔ اس دن وہاں جو

scene تھا اور جس طریقے سے پولیس اور یہ وزراء تھے۔ آپ انہیں اسی طرح مبارکباد دیں۔

جناب سپیکر، جی میں نے مبارک دی ہے۔ بیٹزا تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یقین کریں کہ اگر اس معزز رکن نے حلف بھی لیا ہے تو

صرف شرمندگی میں لیا ہے۔ ہدای کی قسم! اگر بندہ الیکشن شفاف جیت کر آتا ہے تو اس کے پھر سے پر رونق ہوتی ہے۔ اس کو چاہتا ہے کہ میں جیت کر آیا ہوں۔ اس ہاؤس میں اگر آپ نے یہی لوگ لانے ہیں تو آپ ان کو through پبلک سروس کمیشن لے آئیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب اپنے تو میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے اور دوسری یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ کے یہ تحفظات ہیں کہ الیکشن میں ہیرا پھیری ہوئی ہے تو اس کے لئے ایک proper پینل ہے آپ اسے adopt کریں۔ سپیکر کو کوئی اختیار نہیں ہے نہ rules یہ جاتے ہیں اور نہ ایسا کوئی precedent ہے کہ ایوان کے اندر اگر ایک معزز رکن elect ہو کر آتا ہے تو اسے حلف نہ لینے دیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر اس کی انکوائری کروائیں۔ یہ لوگ اسمبلی میں بیٹھے ہونے ہیں۔ وزیر تعلیم سے کہیں کہ یہ اپنے محلے سے انکوائری کروائیں کہ یہاں پر کتنے گرجوائن بیٹھے ہونے ہیں؟

جناب سپیکر، شکر یہ۔ بلینڈا تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر، جی سید احسان اللہ وقاص صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر آج اس معزز ایوان کا اجلاس تقریباً تین ماہ کے طویل وقفہ کے بعد منہ ہوا ہے۔ [*****]

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کا یہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ میری گزارش سنیں۔ آپ وہی فرما رہے ہیں کہ تین ماہ بعد اجلاس شروع ہوا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ٹائم مت ضائع کریں پہلے ہی دیر سے اجلاس شروع ہوا ہے کوئی کام کی بات بھی ادھر ہونی چاہیے۔

سید احسان اللہ وقاص، اس سے زیادہ کام کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کا سوال ہے پلینز اس پر آئیں۔ سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، [*****]

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پلینز ہاؤس کو چھٹے دیں۔ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، [*****]

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پلینز اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر، شاہ صاحب کے بارے الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ شاہ صاحب! آپ

پلینز سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! آپ دیکھیں تو سہی کہ اس ملک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟

قائد اعظم نے یہ ملک جمہوری جدوجہد کے ذریعے بنایا تھا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ آپ پلینز سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، سب سے اہم سوال تو وردی کے بارے میں ہے۔

جناب سپیکر، سب سے اہم سوال وردی کے بارے میں نہیں ہے۔ آپ نے سوال محکمہ تعلیم

کے متعلق کرنا ہے۔ اگر آپ نہیں کرنا چاہ رہے تو میں اگلا سوال لے لیتا ہوں۔

پوائنٹ آف آرڈر

حکومت اور حزب اختلاف کے مابین مفاہمت کے لئے پیش رفت

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، بیڈر آف ایوزیشن پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

* محکمہ جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائم حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سپیکر! دل تو میرا چاہتا تھا کہ میں آج اس ہاؤس کو نئے سال کی مبارک دوں اور نئے سال کی مبارک دینے کو دل بھی چاہتا ہے۔ لیکن کاش! میرے treasury benches پر بیٹھے سونے سوز ممبران اس بات کو سمجھ سکتے کہ جو باتیں مجھے دو سال سے ہو رہی ہیں۔۔۔۔ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر، آرڈر پلزز۔ آرڈر پلزز۔ جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائم حزب اختلاف، مجھے چاہے کہ جب سے فضائیں reconciliation کی باتیں ہو رہی ہیں کافی لوگوں کے بیٹ میں درد ہے۔ لیکن ہم انہیں بتانا چاہتے ہیں کہ ہم اس ملک میں صحیح جمہوریت بحال کرانا چاہتے ہیں، اس ملک میں آئین کی بالادستی چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر، معزز ایوان سے میری گزارش ہے کہ پلزز خاموشی اختیار کریں۔ جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائم حزب اختلاف، جناب سپیکر! رواداری کی باتیں کرنے والوں سے میں آج آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا۔۔۔۔ (قطع کلامیں)

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہاں ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں قائم ایوان بھی آتے ہیں۔ میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ اگر لیڈر آف اپوزیشن کی بات نہیں سنی جانے گی تو آئندہ قائم ایوان یہاں آئیں گے تو ہم انہیں بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر، جی، وہ سن رہے ہیں۔ میری معزز اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ پلزز خاموشی اختیار کریں۔ آرڈر پلزز! جی، قاسم ضیاء صاحب!

قائم حزب اختلاف، شکریہ۔ میں ان کی توجہ اس طرف بھی دلانا چاہتا ہوں جو اس ملک میں رواداری کی باتیں کرتے تھے۔۔۔۔

(اس مرحلے پر ایوزیشن کے معزز اراکین اسمبلی

نے اپنے بیچوں پر کھڑے ہو کر نعرہ بازی کی)

جناب سپیکر، یہ تمام الفاظ جو نعرہ بازی میں استعمال کئے گئے ہیں۔ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور دوستوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اس قسم کی نعرہ بازی نہیں ہونی چاہیے۔ جی رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اجلاس کے شروع ہونے سے پہلے بزنس ایڈوائزی کمیٹی کی میٹنگ میں ہم نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور یہ بات آپ کی موجودگی میں لاہ منسٹر صاحب سے بھی ہوئی تھی کہ ہم نے اس issue پر بات کرنی ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ایوزیشن کو اس issue پر بات نہیں کرنے دی جائے گی تو یہ اس کی بھول ہے۔ ہم اس ایجوپر بات کریں گے۔ ہماری نظر میں یہ معاملہ ایشیائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس معاملے سے ملک کی جہاں اس ملک کا مستقبل attach ہے۔ ہم اس issue پر بات کرنا چاہتے ہیں اگر وہ روکیں گے تو پھر اس کے جواب میں نعرہ بازی ہو گی۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جیسے طے ہوا تھا آپ احسان اللہ وقاص صاحب کو ایوزیشن لیڈر کو اور مجھے بات کرنے دیں اور اس کے بعد اگر وہ بھی بات کرنا چاہتے ہیں تو انہیں بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ مناء اللہ بڑے پرانے پارلیمنٹیرین ہیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ یہ کوئی یوانٹ آف آرڈر نہیں بننا لیکن میں نے ایوزیشن لیڈر کو وقت دیا، آپ کو وقت دینا چاہتا ہوں تو یہ ایڈوائزی کمیٹی میں جو طے ہوا تھا اور لاہ منسٹر صاحب نے بھی اس سے agree کیا تھا اس حوالے سے آپ کو وقت مل رہا ہے ویسے اگر دیکھا جائے تو روز اس کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ یوانٹ آف آرڈر نہیں بننا۔ میں نے قاسم ضیاء صاحب کو وقت دیا ہے اور میں ان کو سننا چاہتا تھا۔ ان دوستوں سے بھی میری گزارش ہے کہ جس issue پر بات ہو رہی ہے ایڈوائزی کمیٹی

میں وزیر قانون کی موجودگی میں یہ بات طے ہوتی تھی کہ ٹھیک ہے کہ اپوزیشن بات کرے لہذا میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ خاموشی سے نہیں جیسا کہ اپوزیشن کی طرف سے یہ اشارہ بھی کیا گیا ہے کہ جب لیڈر آف دی ہاؤس اس ایوان میں آتے ہیں تو یہ ایوان شاہد ہے کہ اپوزیشن نے ہمیشہ ان کو خاموشی سے سنا ہے۔

آوازیں، بالکل نہیں، جناب والا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ آپ کے اس معزز ایوان کی کلاروائی کے سلسلے میں ہماری ایڈوائزری کمیٹی میں بات ہوتی ہے۔ اسی سے ہمیں نظر جناب! نے لیڈر آف دی اپوزیشن کو وقت دیا ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے اور انتہا اللہ تعالیٰ ہماری ہمیشہ یہ کوشش بھی رہی ہے ہم اپوزیشن کے موقف کو سنیں اور اس کے جواب میں اپنا موقف پیش کریں لیکن تہلی دونوں ہاتھوں سے بچتی ہے۔ ہم نے ہمیشہ اپوزیشن کے موقف کو سنا اور گزشتہ دو سال سے سنتے رہے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت بھی اسی جگہ پر موجود ہے کہ اپوزیشن اپنا موقف بیان کرنے کے بعد یا تو واک آؤٹ کر گئی یا انہوں نے بیچ بھلنے شروع کر دیئے۔ اس وقت جو reaction آپ کے سامنے آیا ہے یہ میں واضح کرنا چاہتا ہوں! ابھی یہاں پر میرے دوستوں اور سمیع اللہ خان صاحب نے بھی کہا ہے کہ آئندہ لیڈر آف دی ہاؤس کو بات نہیں کرنے دی جائے گی۔ یہ بات بالکل عین ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کا کسی کے ذہن میں ابہام نہیں ہونا چاہیے کہ اگر یہاں پر لیڈر آف دی اپوزیشن بات نہیں کریں گے تو پھر کوئی بھی بات نہیں کر سکے گا (نعرہ ہانے تحسین)

یہ بات بالکل واضح بات ہے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! انہوں نے مزاحیہ انداز میں بات کی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری، آپ میری عرض سنیں۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بات کر رہا ہوں کہ جب گزشتہ اجلاس میں بزنس ایڈوائزی کمیٹی کی مینگ میں یہ بات طے ہو گئی تھی کہ اپوزیشن نے اپنا موقف بیان کرنا ہے اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب کا موقف سننا ہے لیکن انہوں نے موقف نہیں سنا اور نعرہ بازی کرتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے۔ ہمارے دوست صرف اس بات کا رد عمل کر رہے ہیں۔ لیکن اگر اپوزیشن یہ چاہتی ہے کہ ہم مل جل کر چلیں، ہم اس معزز ایوان کی کارروائی اس ایوان کے شاہین خان طریقے سے چلائیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ قطعی طور پر بیڈر آف دی اپوزیشن کی تقریر میں کوئی interruption نہیں ہو گی لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنی بات کریں اس کے بعد ہماری بات سنیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس ایوان کی کارروائی احسن طریقے سے چلے اور ہم ایک دوسرے کا موقف سنیں اور ہم اپنا point of view اس معزز ایوان میں لے کر آئیں لیکن اس کا طریقہ کار ہونا چاہیے۔ جب ہم ان کا احترام کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کا احترام کریں۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ جی، قاسم صیاد صاحب!

قائم حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سیکرٹری میں بات کر رہا تھا۔ میں نے نئے سال کے شروع ہونے سے بات شروع کی۔ میں اس ایوان کو مبارک بلا دینا چاہتا تھا۔ آگے سے آواز آئی کہ دے دیں۔ کاش! میں مبارک دے سکتا اگر اس ملک سے آمریت کے بدلہ مٹ جاتے، اگر ملک سے ہمارے treasury benches کے بجائے کم از کم اس ہاؤس کی sanctity اور عوام کے سینڈریٹ کا خیال کرتے جن کے بل بوتے پر آج اس ہاؤس میں وہ بیٹھے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے آئین میں وردی کی کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن بات وہیں نہیں رُکی۔ اس وردی کو عوام کے سامنے لا کر کھڑا کر کے انہوں نے عوام کی توہین کر دئی کیونکہ وردی میں جب کوئی جرنیل جینٹلر دیتا ہے۔ میں on the floor of the House یہ بات واضح کر دوں کہ اپوزیشن وہ تمام جینٹلر لینے کو قبول کرتی ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ جرنل صاحب کی وردی میں ان کو سیاست میں

لانے کا اتنا ہی شوق ہے تو ان کو اپنی سیاسی جماعت کا سربراہ بنائیں اور ان کو سیاست میں لائیں۔ اگر ان کو عوام پر اتنا ہی بھروسہ ہے اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ دو تہائی اکثریت پنجاب میں ان کے پاس ہے تو پھر لائیں انہیں اپنے ساتھ اور اپنا سربراہ بنائیں۔ سیاست کے میدان میں آئیں تو پھر ہم ان کا مقابلہ کریں گے لیکن میں ایک بات اور کہنا چاہوں گا کہ اسی پنجاب میں جہاں پر رواداری کی باتیں ہوئیں وہاں پر double standard سامنے آیا۔ جب ہم اپنے بھائی کو جس نے آٹھ سال جیل کاٹی اس کو عدالت نے رہائی دی اور اس نے پنجاب کی سرزمین پر آنا چاہا اور ہم نے ان کو جا کر receive کرنا چاہا، ہم جناب وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی ملے اور ان سے بھی درخواست کی کہ ہم پر امن رہی کرنا چاہتے ہیں لیکن ہمیں اس کی اجازت نہ دی گئی، ہمیں جلسہ کی بھی اجازت نہ دی گئی لیکن چند دن بعد ایک جرنیل کو گجرات بلا کر جس طرح ریڈیں اور جلوس نکالے گئے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں ہمیں بتایا جانے کہ ہمارے کارکنوں کو اگر رات کو گھروں سے اٹھا کر قانون میں بند کیا گیا، راولپنڈی جانے کے تمام راستے بند کئے گئے تو اس دن گجرات جانے کے راستے کیوں بند نہیں کئے گئے؟ اس دن کس کے خلاف پرچہ کانا گیا اور کس کو راتوں کو اٹھایا گیا؟ [*****]

جناب سپیکر! میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ رواداری کی بات کرنے والے آج کس منہ سے کہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت ہے۔ میں سمجھتا ہوں جب یہ ایک جنرل کے رائٹ اور لیفٹ بیٹھتے ہیں تو نافر یہ آتا ہے اور شاید یہ دکھانا چاہتے ہوں کہ ہاں! ہم اسی کے تابع ہیں لیکن ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت چاہئے، اس ملک میں عوام کی اور آئین کی بالادستی چاہئے اور آئین میں کسی وردی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور میں جنرل صاحب کو بھی آج یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ بھی ان کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی بنایا جا رہا ہے، عوام کے ساتھ وردی کو لانے کی کوشش کی جا رہی ہے، وردی کو عوام میں لا کر بدنام کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جنرل صاحب کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ آئران کے ساتھ یہ کیا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس ملک کی فوج کو بدنام کرانے کی کیوں کوشش کی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ جی۔ رانا صاحب! ذرا مختصر ہی کریں۔

رانا منشاء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! اگر لاء منسٹر صاحب اس معاملے پر مفصل جواب دینا چاہیں تو اس کے لئے ہم حاضر ہیں۔ ہم ان کی بات سنیں گے لیکن یہ معاملہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ اس پر آدمی اگر مختصر کرے تو بہر حال پھر بھی تھوڑا سا ٹائم لگ جاتا ہے۔ جناب سپیکر، دو تین منٹ تو لگ سکتے ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! دو تین منٹ میں تو صرف تمہید ہی بندھی جاسکتی ہے، بات تو نہیں ہو سکتی۔ بہر حال میں اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ گزارش کروں گا کہ یہاں پر 31 دسمبر 2004 کو جو وعدہ کیا گیا پورا نہیں ہوا، اس کے بعد وردی کے حوالے سے بات کرنی اس لئے بھی زیادہ ضروری ہے کہ اس وعدہ خلافی کی جو شروعات ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی بدقسمتی ہے کہ اس سے متعلق جو شروعات ہوئی وہ اس معزز ایوان کے حصے میں ڈالی گئی۔ یعنی وہ فنک کا جو نشان ہے وہ بھی اس معزز ایوان کے ماتھے پر ہے کہ سب سے پہلی قرارداد وہ اس ایوان میں پیش ہوئی اور جنرل پرویز مشرف سے کہا گیا کہ آپ نے وردی اتلانے کا دسمبر 2004 میں جو وعدہ کیا ہے، وردی نہ اتاریں۔ میں محترم لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ ان کی جو قیادت ہے، جو اس وقت پائی ہے، اسے آپ (ق) لیگ کہ لیں یا جو اس کے متعلق دوسری۔۔۔

جناب سپیکر، بس (ق) ہی رستے دیں۔ یہی کافی ہے۔ (قہقہے)

رانا منشاء اللہ خان، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر! (ق) ہی رستے دیتے ہیں۔ یہ جو اتحاد اس وقت برسرِ اقدار ہے تو میں محترم لاء منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ برسرِ اقدار تو نہیں ہے۔ یہ لوگ 1۔۔۔ ضلعی منٹ کے ساتھ 0.4 20 حصے کے اقدار میں شریک ہیں، ان کا کوئی لیڈر یہ بات کہ

دے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت نہیں ہونی چاہئے۔ چودھری شجاعت صاحب سے لے کر نیچے تک ہر لیڈر کی یہ بات ہے کہ جناب! اس ملک میں جمہوریت ہونی چاہئے اور جمہوریت کے بغیر یہ ملک نہیں چل سکتا۔ لیکن یہ ایک بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جی معاف۔ ہم راستہ دینا چاہتے ہیں، ہم راستہ بنانا چاہتے ہیں تاکہ راستہ بنے اور آہستہ آہستہ اس ملک میں جمہوریت آ جائے۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ طالع آزماد کثیر کبھی جمہوریت کے لئے راستہ نہیں دیتے، یہ ہمیشہ راستوں میں دیواریں بناتے ہیں۔ آپ پہلے دن سے لے لیں کہ جب 24 اکتوبر 1954 کو اس وقت کے چیف آف آرمی سٹاف جنرل ایوب نے پہلی دفعہ سازش کے تحت اس ملک پر شب خون مارا اور اس وقت اسمبلی توڑی گئیں تو اس وقت بھی یہی کہا گیا کہ جنرل ایوب جو باوردی جنرل اس وقت کابینہ میں وزیر دفاع کے طور پر induct ہوا تھا تو کہا گیا کہ جناب! یہ باوردی جنرل جب کابینہ میں بیٹھے گا تو اس کے کابینہ میں بیٹھنے سے جمہوریت مضبوط ہوگی، آئین مضبوط ہوگا، آئین سازی کا process اچھے طریقے سے آگے بڑھے گا لیکن پوری قوم نے یہ دیکھا کہ چار سال کے عرصے میں اس وقت جن سیاستدانوں نے معافت کے ساتھ چلنے، معافت کے ساتھ راستہ نکالنے کی کوشش کی تھی۔ چار سال بعد جب انہوں نے 1956 کا آئین بنایا تو اس کے بعد اسی جنرل نے، اسی باوردی جنرل نے 27 اکتوبر 1958 کو دوبارہ شب خون مارا اور اس آئین کو بھی توڑا، اس حکومت کو بھی توڑا اور پھر 10 سال کے لئے اس ملک پر مارشل لا نافذ کر دیا۔

جناب سپیکر! کس وقت اس ملک کے سیاستدانوں نے ان طالع آزماد کثیروں، جنریلوں کے ساتھ، ان باوردی جنریلوں کے ساتھ معافت نہیں کی، کس وقت انہوں نے تعاون نہیں کیا؟ انہوں نے 25 مارچ 1969 کو جب ایک نیا تازہ دم جنرل آیا تو اس کے ساتھ بھی معافت کی، اس کے ساتھ بھی یہ کہا کہ آپ ہمیں فری اور فیر ایکشن کروا کے دیں تاکہ یہ ملک جمہوریت کی طرف آگے بڑھے۔ لیکن اس باوردی جنرل نے بھی جو ایکشن کروایا تو ہنری کسنگر اپنی کتاب "My Years in White House" میں لکھتا ہے کہ میری جنرل، نیچی سے ملاقات ہوئی جو اس وقت پاکستان کا صدر تھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ ایکشن کے بعد آپ کے اختیارات یعنی صدر

کے اقتیارات کیا ہوں؟ تو باوردی جنرل - بچی کا جواب یہ تھا کہ جناب! الیکشن میں کوئی پارٹی اکثریت حاصل نہیں کر سکے گی۔ یہ سب معمولی - معمولی ٹکڑوں میں سامنے آئیں گے۔ یہ آئین میں لڑیں گے اور واحد حالت میں ہی ہوں گا اور میرا فیصلہ ہی حرف آخر ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد آپ 5 جولائی 1977 دیکھ لیں۔ کیا اس وقت کے سیاستدانوں نے صحافت کا راستہ اختیار نہیں کیا؟ اس وقت کے سیاستدانوں نے یہ کہہ کر حکومت میں شمولیت اختیار نہیں کی، انہوں نے کینٹ میں وزارتیں نہیں لیں کہ جناب! اس وقت یہ ملک بحرانی کیفیت سے دوچار ہے، ہم اس باوردی جنرل کے ساتھ صحافت کرتے ہیں اور اس کے بعد یہ جمہوریت لوٹا دے گا۔ وہ باوردی جنرل 11 سال تک اس ملک کو جمہوریت نہ لوٹا سکا۔ جب وہ ایک حادثے میں یہاں سے چلا گیا تو اس کے بعد پھر دوبارہ اب 12 اکتوبر 1999 کو جب موجودہ باوردی جنرل برسر اقتدار آیا تو کیا اس وقت سے یہی بات نہیں ہو رہی کہ صحافت کریں، اسے راستہ دیں، اسے راستہ بنا کر دیں، اس راستے سے یہ چلا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی خدمت میں یہ بات پورے وثوق سے اور پوری commitment سے کرتا ہوں کہ یہ [*****] جناب سپیکر! یہ راستے دوبارہ بناتے ہیں اور کبھی یہ راستہ نہیں بنائیں گے۔ یہ بات کر رہے ہیں کہ 2007 تک وہ وردی رکے۔ 2007 تک یہ وردی رکے۔ 2007 تک وہ ان کی جگہ اور ٹیم لے آئیں گے اور اس کے بعد یہ پھر ہمارے ساتھ نعرے لگاتے پھریں گے۔

جناب سپیکر! میں آج پورے وثوق کے ساتھ اور پوری commitment کے ساتھ on the floor of the House یہ کہتا ہوں کہ نہ صرف میں اپنی پارٹی کی جانب سے، اپوزیشن کی جانب سے، میں اپنے قائد میں محمد نواز شریف کی جانب سے یہ کہتا ہوں کہ [*****] جناب سپیکر! اس سے ربط نہیں رہتا۔ آپ بعد میں ساری تقریریں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! تہذیب کے دائرے میں رہ کر بات کریں۔ آپ سلیمے ہونے لگاؤ

استعمال کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں conclude کر رہا ہوں۔ ان کو اس چیز کا پالا ہے کہ اقتدار میں ان کا شیئر 0.420 ہے، اس سے زیادہ ان کا شیئر اقتدار میں نہیں ہے۔ میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ یہ 100 فیصد اقتدار 2007 تک enjoy کریں گے۔ [*****]

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ان کا اقتدار میں جو حصہ ہے کہ 0.420 سے لے کر 100 فیصد پر میں لا رہا ہوں تو اس سے سلجھی ہوئی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ یہ جس وقت لوگوں کو طعنہ دے رہے ہیں کہ وہ وزیر تھے تو اس وقت یہ رجسٹری ہی کیا کرتے تھے۔ جناب سپیکر، رانا صاحب! برائے مہربانی آپ اپنی بات کو جاری رکھیے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ان کا جو اقتدار میں حصہ ہے ہم اس حصے کو 100 فیصد تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر یہ کہیں گے کہ ہم نے 2007 سے پہلے انتخابات نہیں کروانے، آپ ہمیں 2007 تک اقتدار انجوائے کرنے دیں، ہم اس پر بھی ان سے بات کرنے کو تیار ہیں۔ یہ اس منحوس سانے سے باہر آئیں۔ پوری قوم ان کے لئے سانہا بن کر کھڑی ہو جائے گی۔ ان آمروں، ڈھمکنیروں کو اور ان باوردی جرنیلوں کو ہر وقت کسی نہ کسی نے کندھا پیش کیا ہے۔ آج انہوں نے ان کو ریت کی بوریاں بنا کر رکھا ہوا ہے جو ان کے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ یہ اس پوزیشن سے باہر آئیں اور اس ٹک اور قوم کو جمہوریت کی طرف لوٹائیں۔ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے تیار ہیں۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس معزز ہاؤس نے جو ایک وردی کے متعلق قرارداد پاس کی تھی میں سمجھتا ہوں کہ اس کا بھی ازالہ اس معزز ہاؤس میں ہونا چاہیے۔ میں آپ کی اجازت سے یہ بات اس معزز ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ معزز ہاؤس وفاقی حکومت اور اراکین پارلیمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ 1973 کا آئین جو 12 اکتوبر سے پہلے جس شکل میں تھا اسے فی الفور بحال کیا جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

* منجم جناب سپیکر اللہ کارروائی سے مدف کئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے نہ صرف مجھے وقت دیا بلکہ یہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی۔

جناب سپیکر، میں نے اجازت نہیں دی۔ کیونکہ یہاں نہ ہی کوئی قرارداد پیش ہوئی ہے اور نہ ہی میں نے اجازت دی ہے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس معزز ہاؤس اور لاہ منسٹر کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اس قرارداد کو oppose نہ کر کے خاموش تائید کر کے 'میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بھی اس کالی قرارداد کی طرح' یہ آج کے چند لمحات اس معزز ہاؤس کے نیک نامی میں لکھے جائیں گے۔ میں آپ کا معزز ہاؤس کا اور وزیر قانون کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے خاموش تائید سے اس قرارداد کو پاس ہونے دیا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ نے پہلے بات کر لی ہے۔ اب میں نے وزیر قانون کو فلور دیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں سب سے پہلے قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی گفتگو کے آغاز میں یہ فرمایا کہ جب سے یہ مصافحت یعنی reconciliation کی باتیں چلیں ہیں کچھ لوگوں کے پیٹ میں درد شروع ہو گیا ہے۔ میں انہیں کم از کم اس بات کی ضرور مبادک بلا پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کم از کم یہ بات ضرور تسلیم کر لی ہے کہ مصافحت کی کوئی بات چل رہی ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

میں قائد حزب اختلاف سے اس معزز ہاؤس کے توسط سے ایک سوال پوچھنا چاہوں گا کہ یہ مصافحت اور reconciliation کی بات کس سے چل رہی ہے؟ اسی وردی والے صدر سے چل رہی ہے جو وردی میں ہے اور اسی کو تسلیم کرنے کی بات چل رہی ہے۔ اگر مصافحت ہو جاتی ہے تو پھر وردی بہت اہم ہے اور اگر مصافحت نہیں ہوتی تو وردی اتنا ہی چلتی ہے۔ یہ ہمارے ایم۔ ایم۔ اے والے بھائی تو بادشاہ لوگ ہیں خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہیں وردی اصل میں ان کا

مسئلہ نہیں وردی اصل میں ان لوگوں کا مسئلہ ہے جو اس وقت محالیت چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں دوسری گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی جب بھی کھڑے ہوتے ہیں وہ ان اداروں کی اور اس ایوان کی بالادستی کی بات کرتے ہیں تو آئیں مل کر اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ کیا ہم خلوص نیت اور دیانت داری کے ساتھ ان اداروں کی بالادستی چاہتے ہیں یا نہیں؟ ان اداروں کی بالادستی اسی وقت ہو سکتی ہے جب ان اداروں اور ان ایوانوں میں کئے جانے والے فیصلوں کو اہمیت دی جائے، ان فیصلوں کو بالادست سمجھا جائے۔ جناب سپیکر! کیا کوئی اس حقیقت سے انکار کر سکتا ہے کہ اسی معزز ایوان نے وردی کے حق میں قرارداد پیش کی اور اس کے بعد تمام صوبوں سے 'سینیٹ سے بلکہ قومی اسمبلی سے ترمیم پاس ہوئی پھر سینیٹ سے پاس ہوئی اور وردی کے حق میں فیصلہ دیا گیا اور اکثریت سے فیصلہ کیا گیا ہے تو کیا اس معزز ایوان کی یہ توہین نہیں ہے کہ اکثریت ایک فیصلہ کرتی ہے۔ جمہوریت کس کو کہتے ہیں؟ جمہوریت میں اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ جمہوریت میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اقلیت اکثریت کو dictate کرنا شروع کر دے۔ ہمیشہ وہی فیصلہ ہوتا ہے جو اکثریت کرتی ہے۔ معزز ایوانوں میں اکثریت نے فیصلہ کیا ہے اب اصول، قانون، آئین اور اخلاقیات کا تعلق ہے کہ آپ اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کریں۔ یہ نہیں کہ جو اقلیت میں بیٹھے ہیں وہ نعرے لگانا شروع کر دیں اور اکثریت ان کی یہ حال بن جائے اور ان کی مرضی کے مطابق اپنے فیصلوں کو تبدیل کرنا شروع کر دے۔ ایک فیصلہ ہو چکا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ فیصلہ اس معزز ایوان کے منتخب لوگوں نے کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس فیصلے پر فخر کرتے ہیں۔ ایک بات یہاں بھی گئی کہ اس معزز ایوان نے قرارداد پاس کر لی ہے تو رانا صاحب نے ایک قرارداد جنلی ہے۔ انہوں نے جو قرارداد پیش کی ہے اور یہ کہا گیا کہ سب نے اس قرارداد کو تسلیم کر لیا ہے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اصل قرارداد تو ہم لے کر آئیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ قرارداد اگر میں ابھی لے آؤں تو اکثریت پھر اس بات کو تسلیم کرے گی کہ ہم جنرل پرویز مشرف کو مبارک بلا پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے پنجاب اسمبلی کی تحریک کردہ قرارداد کے پیش نظر وردی میں رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم ان کے مشکور ہیں۔ اصل قرارداد یہ ہونی چاہیے۔ (نعرہ ہانپتے حسین)

جناب سیکرٹری آئر میں قائد حزب اختلاف نے معاملہ کی طرف نشاندہی کی اور انہوں نے کہا کہ کوئی صاحب جیل سے رہا ہو کر آنے اس سلسلے میں یہ راولپنڈی میں جلسہ اور جلوس کرنا چاہتے تھے اس سلسلے میں انہوں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات کی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اہم بات تھی کہ انہوں نے ہمارے ساتھ بھی معاونت کی کوشش کی لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ہر ایک پر عیاں ہے کہ جلوس کی اجازت نہیں ہے بلکہ جلسے کی اجازت ہے۔ ہم نے اس وقت بھی ان سے یہ گزارش کی تھی اور آج پھر میں اس معزز ایوان میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت نے سیاسی جلسوں کے لئے کوئی پابندی نہیں لگائی ہوئی ہے۔ ہم نے تمام ڈسٹرکٹس گورنمنٹ کو یہ ہدایات جاری کی ہوئی ہیں کہ اگر کوئی سیاسی پارٹی اپنا جلسہ کرنا چاہتی ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو apply کرے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہر ضلع میں مختص شدہ جگہوں پر جلسے کی اجازت دے گی لیکن جلوس کی کوئی اجازت نہیں ہے۔ یہ گجرات کی بات کر رہے تھے تو گجرات میں کوئی جلوس لے کر نہیں آیا اب لوگ ٹولیوں کی شکل میں گئے تھے وہیں جلسہ ہوا ہے اور جلسے کی اجازت ان کو بھی ہے۔ وہ صاحب پھر چلے گئے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ جلسہ واپس آئیں ان کی غواہی کے مطابق واپس آئیں اور ان کا جلسہ کروائیں۔ یہ شہر میں جلوس لے کر جانا چاہ رہے تھے اس سے لوگوں کے لئے مسائل پیدا ہونے تھے اس لئے پابندی تھی۔ جلسے کی کوئی پابندی نہیں ہے یہ جب چاہیں جلسہ کریں صرف جلوس کی پابندی ہے اس کی حکومت نے نہ پہلے اجازت دی ہے اور نہ ہی آئندہ دے گی۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ یہ وردی والا معاملہ آپ کے ان معزز ایوانوں کا طے کردہ معاملہ ہے۔ اس لئے اس کو بار بار کھینچنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ نہ آپ کے کہنے پر کسی نے وردی اتارنی ہے کیونکہ فیصد وہ ہے جو اکثریت نے کرنا ہے اور معزز ایوانوں نے کرنا ہے آپ پہلے ہی دو سال کا وقت ضائع کر چکے ہیں۔ جناب والا! یقین کیجئے انہوں نے دو سال ضائع کئے ہیں انہوں نے وردی پر اور ڈیک بجا کر دو سال ضائع کئے ہیں۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ آئیں اصل کر صوبے کی اور اس ملک کی ترقی کے لئے کوئی اقدامات کریں جب بھی ان کی طرف سے کوئی اہم تجاویز آئیں ہم نے ان کو تسلیم کیا اور ہم آئندہ کے لئے بھی ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو بھی کوئی مثبت بات ہوگی ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنے

اور اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس کو مجھوز دینا چاہیے Question Hour کافی دیر سے شروع ہو چکا ہے۔ ہمیں اپنا وقت ہاؤس کے business کی طرف دینا چاہیے اور لوگوں کو یہ بتانا چاہیے کہ جس کے لئے انہوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے ہم یہاں وہی کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہاں وردی کے لئے منتخب کر کے نہیں بھیجا۔

جناب سپیکر، جی شکر یہ 'آج کے ایجنڈے پر محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔
قائم حزب اختلاف، جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'قاسم ضیا، صاحب!

قائم حزب اختلاف، شکر یہ جناب سپیکر! میرے معزز رکن وزیر قانون میرے بھائی راجہ بشارت صاحب نے اہی معاہمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بات کی ہے کہ کم از کم معاہمت کی طرف کوئی اشارہ کیا گیا۔ میں یہاں on the floor of the House یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معاہمت کی باتیں حکومت کی طرف سے آئین تھیں کہ سیاسی ماحول کو معاہمت کی طرف جانا چاہیے۔ ہم نے اس کے مثبت رویے میں یہ جواب دیا کہ ہم سیاسی لوگ ہیں ہم اس ملک میں جمہوریت کو فروغ پاتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے یہ کہا تھا کہ ایجنڈا طے کر کے اس ملک میں آئین اور پارلیمنٹ کی بلاستی کی اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں اس ملک کے اندر آئین میں جس کا جو کردار ہے اس کو وہ نبھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ جس کا جو کام اس آئین پاکستان میں لکھا گیا ہے وہ ادارہ اپنا اپنا آئینی کردار ادا کرے۔ ہاں اس میں اگر یہ معاہمت کرنا چاہتے ہیں تو ہم کھلے دل کے ساتھ پوری حکومت کے ساتھ معاہمت کرنے کو تیار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں آئین اور پارلیمنٹ کی بلاستی ہو۔ اسی کے لئے ہم نے معاہمت کی بات کی ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ سید احسان اللہ و قاسم صاحب!

جناب احسان الحق احسن نولایا، [*****]

جناب سیکر، جی، آپ کس capacity پر بت کر رہے ہیں؟ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔

کافی بات ہو گئی ہے۔ سید احسان اللہ وقاص! آپ اپنا سوال نمبر پکاریں گے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سیکر! [*****]

جناب سیکر، جی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، [*****]

جناب سیکر، میں آپ کے تمام الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ میں آپ کو ہائم نہیں دے

رہا۔ پلیز تشریف رکھیں۔ کافی بات ہو چکی ہے۔ ایڈوائزری کمیٹی میں جو طے ہوا تھا اس کے مطابق

سب دوستوں نے بات کر لی ہے۔ ابھی یہ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ جی، سید احسان اللہ وقاص

صاحب! آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکر! میں نمبر پکارتا ہوں۔ پہلے اس وردی کا تو کچھ کر لیں۔

جناب سیکر، شاہ صاحب! کافی بات ہو چکی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکر! گزارش یہ ہے کہ ادھر معاہمت کے لئے کہا گیا ہے۔ کہتے

ہیں کہ ہم معاہمت کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سیکر، جی، محکمہ تعلیم سے متعلق آپ کا سوال ہے۔ پلیز اس کا نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، محکمہ تعلیم کے متعلق بھی سوالات کا کچھ کرتے ہیں لیکن اس مسئلے کا

بھی تو کوئی حل کریں نا۔۔۔

جناب سیکر، اس مسئلے پر کافی بات ہو چکی ہے۔

* محکمہ جناب سیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کیا پنجاب اسمبلی یہ قرار داد پاس کر سکتی ہے کہ راجہ صاحب کو پاکستان کا صدر مقرر کر دیا جائے؟ یہ آئین کے اندر وہ کریم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اس کے اندر وہ کریم نے کرنا ہے۔ یہ قرار دادیں آپ کیسے پاس کریں گے؟ جناب سپیکر، پینز، آپ اپنا سوال نمبر پکاریں۔

سید احسان اللہ وقاص، میں یہی سوال نمبر پکار رہا ہوں نل کہ پنجاب اسمبلی نے جو آئین کے خلاف ایک قرار داد پاس کی ہے وہ کس طرح پاس کر سکتی ہے؟ ان کو کس طرح یہ اختیار دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب! یہ وقفہ سوالات شروع ہے۔ آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی بھی حکماً وہ قرار داد جو کسی اقتدار کی حکم ہو، وہ پاس نہیں کر سکتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی ممبر اٹھ کر بات کرنی شروع کرتا ہے تو چیئر کی جو خاموشی ہوتی ہے وہ اجازت ہوتی ہے اور جب ایوان کسی بات پر اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خاموشی اختیار کرے تو وہ اس کی تائید ہوتی ہے۔ اب حلا سے مجبور ہو کر تو آدمی راجہ صاحب کے کہنے پر نل، نل کہہ دیتے ہیں تو جس قرار داد کی آج اس سبب ایوان نے تائید کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب نے تو پیش کی ہے۔۔۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے تو زبردستی پیش کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، وہ منظور ہو چکی ہے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے تو زبردستی "ہاں" کروائی ہے نل۔۔۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

رانا منام اللہ خان، تو اگر آپ اس بات کی وضاحت فرمادیں کہ چیئر کی خاموشی اجازت اور ایوان کی خاموشی تائید ہوتی ہے۔۔۔

جناب سیکر، نہیں، میں نے تو اجازت دی نہیں۔ میں نے تو اسی وقت کہہ دیا تھا کہ through proper channel نہ proper channel کوئی قرار دلا اس ہاؤس میں آئی ہے اور نہ میں نے اس کی اجازت دی ہے۔ میں اجازت تو تب دیتا کہ اگر اس کی کوئی اجازت مانگتا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکر! جب میں نے یہ عرض کیا کہ میں آپ کی اجازت سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں۔

جناب سیکر، جس پر میں نے اسی وقت کہا کہ میں اس کی کوئی اجازت نہیں دیتا۔

رانا مناء اللہ خان، آپ نے مجھے روکا ہی نہیں۔

جناب سیکر، جی، میں نے کہا کہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں، آپ نے اس وقت نہیں کہا۔ یہ آپ ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سیکر، سیکر کی رونگ پر بھی آپ تنقید کر رہے ہیں۔ یہ بھی مناسب نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں پلیز۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں، جناب سیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس وقت آپ نے نہیں کہا۔

جناب سیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکر! یہ اس قوم اور جمہوریت سے متعلق معاملہ ہے ہم اس پر احتجاج کے طور پر نوکن واک آؤٹ کریں گے لیکن راجہ صاحب نے چونکہ یہ فرمایا تھا کہ یہ ہماری بات نہیں سنتے۔ ہم نے ان کی بات سنی ہے اور اس کے بعد [*****] آج کی اس کارروائی سے نوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب سیکر، یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے نوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ اپنا سوال take up کرنا چاہ رہے ہیں؟
 سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں تو سوال take up کرنا چاہتا ہوں۔۔۔
 جناب سپیکر، جی، آپ تو واک آؤٹ نہیں کر رہے ہیں۔ "ہاں" ٹھیک ہے۔ پھر آپ اپنے سوال
 کا نمبر پکاریں۔ شاہ صاحب! آپ بھی جا رہے ہیں؟
 سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں ابھی آتا ہوں۔
 جناب سپیکر، یہ آپ کا سوال ہے۔ آپ take up کریں۔ آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔
 سید احسان اللہ وقاص، میں ابھی نوکن واک آؤٹ کر کے آتا ہوں۔

سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، نہیں، پھر وقت گزر جانے گا۔ یہ سوال dispose of ہوا۔ جی، اگلا سوال بھی سید
 احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔ لہذا یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال
 بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال
 جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال
 شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی
 شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ڈاکٹر
 نذیر احمد مٹھو ڈوگر صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال
 جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال
 ملک ابرار احمد صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی
 ملک ابرار احمد صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا
 تجمل حسین صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ میری گزارش ہے

کہ کیانی صاحب ایوان سے باہر تشریف لے جائیں اور دوستوں کو واپس ایوان میں لے آئیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سٹیپیکر! میرے خیال میں once for all یہ سلسلہ بھی ختم ہونا چاہیے۔ وہ نوکن واک آؤٹ کر کے گئے ہیں اور نوکن واک آؤٹ پر منایا نہیں جاتا۔ اپنی مرضی سے تشریف لے آتے ہیں تو جتنا وقت وہ مناسب سمجھتے ہیں وہ avail کر لیں اور اس کے بعد تشریف لے آئیں۔ نوکن واک آؤٹ پر معزز رکن کو نہ بھیجا جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سٹیپیکر، چلو، ٹھیک ہے۔ جی، اگلا سوال چودھری محمد ایاز صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب ارشد محمود بگو صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال میں سود حسن ڈار صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

اگلا سوال چودھری اصغر علی گجر صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد، On his behalf...

جناب سٹیپیکر، جی، راجہ صاحب On his behalf پہلے آپ اس کا نمبر پکاریں گے۔ صفحہ نمبر 14 ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سٹیپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سٹیپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ

This Assembly is governed by the rules of procedure.

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی جو ایک accountability کا فورم ہے اس میں اگر کوئی issue آتا ہے تو

آپ نے اگر کوئی information seek کرنی ہو تو you should write to the concerned Department کیونکہ یہ وفد سوالات اس وقت ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے، میں یہاں پر یہ reference بھی دوں گا کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی ایک direction تھی کہ ان کو اس سوال سے متعلقہ ایک information required تھی، یہ ہم نے ان کو چھ دفعہ لکھا ہے اور منسٹر صاحب کو بھی لکھ کر بھیجا ہے لیکن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کو اس کا جواب تک نہیں آیا۔ میں آپ کی اس پروٹوکل چاہوں گا کہ۔

Whether this is a breach of privilege?

اور کیا آپ کی طرف سے ایسی کوئی ہدایت ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی جو direction ہے اس کو comply نہیں کرنا اور information provide نہیں کرنی یہ کس account میں آتی ہے تاکہ میں اس کے مطابق آگے بات کر سکوں؟

جناب سپیکر، اس کی روٹنگ میں reserve رکھتا ہوں۔ بعد میں اس کا decision دے دوں گا۔ منسٹر صاحب نے آپ کی بات سن لی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! منسٹر صاحب تو ویسے ہی خاموش اور پریشان ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ میں نے کیا چیزیں مانگی تھیں۔ میں انہی کے اقتدار کے لئے ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وہ بعد میں آپ کو بتادیں گے۔ جی راجہ ریاض احمد صاحب! آپ سوال کا نمبر پکارتی۔

راجہ ریاض احمد، سوال نمبر 2063۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔ (معزز رکن نے چودھری اصغر علی گجر کے ایام پر دریافت کیا) جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

انگلش ٹیچرز کی کارکردگی، سروس رولز کی تفصیل

اور مستقل کئے جانے کا مسئلہ

- *2063، چودھری اصغر علی گجر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں کتنے انگلش ٹیچرز کام کر رہے ہیں؟
- (ب) انگلش ٹیچروں کی کارکردگی تسلی بخش ہے یا نہیں؟
- (ج) انگلش ٹیچروں کو مستقل بنیادوں پر تعینات کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟
- (د) کیا انگلش ٹیچروں کے لئے سروس رولز کی تیاری کا کام مکمل ہوا یا نہیں؟
- (ه) کیا سترہ ہزار سے زائد انگلش ٹیچروں کو بے روزگار کر دیا جانے کا یا انہیں مستقل بنیادوں پر ملازمت دی جانے کی؟

وزیر تعلیم :

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں 13577 انگلش ٹیچرز کام کر رہے ہیں جبکہ 20732 اساتذہ بھرتی کئے گئے تھے۔

(ب) ان اساتذہ کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) سریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں انگلش ٹیچرز کو مستقل بنیادوں پر

تعینات کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے نوٹیفکیشن نمبر SOR-III(S&GAD)1-13/04 مورخہ 31-07-2004 جاری کر دیا ہے۔

(د) انگلش ٹیچرز کے سروس رولز مرتب کرتے ہیں اور نوٹیفکیشن نمبر SO(S-IV)2-31/2004 مورخہ 23-12-2004 جاری کر دیا ہے۔

(ه) انگلش ٹیچرز کو بے روزگار نہیں کیا جا رہا بلکہ ان کو مستقل بنیادوں پر بھرتی کئے گئے نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے اور ان کے سروس رولز کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں انھوں نے کہا ہے کہ "اس وقت صوبہ پنجاب میں 13577 انگلش ٹیچرز کام کر رہے ہیں جبکہ 20732 اساتذہ بھرتی کئے گئے تھے" یہ تقریباً 20 ہزار بھرتی کئے گئے تھے جن میں سے 13577 کام کر رہے ہیں باقی ٹیچرز کدھر ہیں؟ وزیر موصوف اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 2063 چودھری اصغر علی صاحب کی طرف سے پوچھا گیا ہے۔ یہ بنیادی طور پر انگلش ٹیچرز کی بھرتی سے متعلق ہے۔ صوبہ پنجاب میں 13577 انگلش ٹیچرز بھرتی کئے گئے تھے۔ ان کی regularization کا معاملہ زیر غور تھا۔ بعد میں سپریم کورٹ کی ہدایت پر محکمے نے ان تمام ٹیچرز کو regularize کر دیا۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! جو کچھ وزیر موصوف فرما رہے ہیں میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ نہیں پوچھا۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! چونکہ راجہ صاحب واک آؤٹ پر گئے ہونے تھے اگر اجازت دیں تو میں سوال پڑھ دیتا ہوں تاکہ راجہ صاحب کو میری بات کی سمجھ آجائے۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں 13577 انگلش ٹیچرز کام کر رہے ہیں جبکہ 20732 اساتذہ بھرتی کئے گئے تھے۔ ان اساتذہ کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ یہ جو 20732 اساتذہ بھرتی کئے گئے تھے جب ان کی regularization کا کیس سپریم کورٹ میں گیا اگر معزز رکن جواب کے جز (ج) کو پڑھ لیں تو میری بات واضح ہو جائے گی تو سپریم کورٹ نے کہا کہ پبلک سروس کمیشن ان تمام اساتذہ کے لئے ایک criteria set کرے گا۔ یہ لوگ وہاں پر جا کر انٹرویو دیں گے۔ انھیں تجربے کے نمبرز دینے جائیں گے اور بعد میں ان کو ریگولر کیا جائے گا۔ چنانچہ 20732 اساتذہ میں سے 13577 اساتذہ کو regularize ہو گئے۔ یہ ایذا ہاں ٹیچرز تھے جنھیں ہم نے مستقل کرنا تھا۔ تو جب ہم نے سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں انھیں مستقل کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو بھیجا تو پبلک سروس کمیشن نے ان 20732 میں سے 13577 کو regularize کر دیا جو کہ اب کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! وزیر صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ 20732 میں سے 13577

regularize ہو گئے ہیں باقی نہیں ہو سکے۔

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! ماحول بڑا گرم اور tense ہو گیا ہے میں اسے نرم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی 'دستی صاحب!

سردار امجد حمید خان دستی: جناب سپیکر! میرے ذمے محترم انبساط صاحبہ کا قرض ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ مجھے شہر سٹاؤ۔ میں نے کہا کہ جب موقع آنے کا تو سٹاؤں گا، آج موقع ہے۔ جناب ان کو "بیا" مل گیا ہے ان کی ٹادی ہو گئی ہے۔ میں ان کو مبارک بلا دیتے ہوئے یہ شعر ان کی نذر کرتا ہوں۔

سٹاؤ وہ نغمہ تو آئے مفتی کہ مجموع اٹھے نظام قدرت

اگر ٹوٹنے کیا کچھ تکلف تو چھین لوں گا حجاب تیرا

(نغمہ ہانے تحسین)

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میٹریٹری پارٹی کے دورِ حکومت میں 20 ہزار انکس پیجز بھرتی کئے گئے تھے۔ آپ سوال کے (جزج) کو دیکھیں جس میں پوچھا گیا ہے کہ "انکس پیجز کو مستقل بنیادوں پر تعینات کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ہم مستقل کر رہے ہیں۔ پورے جواب میں کسی بھی جگہ پر انہوں نے اس چیز کا اقرار نہیں کیا کہ 20 ہزار میں سے 7 ہزار پیجز کو فارغ کر دیا گیا ہے اور 13 ہزار پیجز مستقل کر دینے گئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں انکار کیا ہے کہ ہم نے کسی پیجز کو فارغ نہیں کیا جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پورے پنجاب سے سات ہزار پیجز فارغ کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! جو پیجز regularize نہیں ہو سکے وہ فارغ ہی ہو گئے ہیں۔ جی 'وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم: جناب سپیکر! کاغذ رکن کی اطلاع غلط ہے، شاید انہیں درست information نہیں

مل سکی۔ جناب والا! یہ ایک بڑا pending کیس چلا آ رہا تھا۔ پچھلے ادوار میں پیجز کو ایڈجسٹ

بنیادوں پر بھرتی کیا گیا تھا۔ یہ بات ہمارے credit میں جاتی ہے کہ ہم نے ان انکس ٹیجز کو recognize کیا۔ ہم نے کہا کہ اگر ان ٹیجز کو مستقل کرنا ہے تو اس کے لئے ایک criteria بنانا پڑے گا۔ in the meanwhile یہ لوگ اپنی کورٹ سے سپریم کورٹ چلے گئے تو سپریم کورٹ نے ایک direction دی۔ اس میں محکمہ کو یہ کہا گیا کہ محکمہ کو اجازت ہے کہ ان ٹیجز کا کیس پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا جائے اور پبلک سروس کمیشن اپنا ایک criteria set کر لے کہ تجربے کے کتنے نمبرز دینے ہیں، تعلیم کے کتنے نمبرز دینے ہیں۔ پھر ان کا انٹرویو لے کر انہیں مستقل طور پر بھرتی کیا جائے۔ تو ہم نے ان کو بھرتی کیا۔ اگر یہ ٹیجز ڈیپٹی پارٹی کے دور حکومت میں بھی ایڈجاک بنیادوں پر آنے تھے تو ہم نے ان کو مستقل کر دیا ہے۔ یہ چیز تو ہمارے credit میں جاتی ہے کہ ہم نے ان ایڈجاک اساتذہ کو مستقل کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ ٹیجز کی performance evaluation کون سی competent authority چیک کرتی ہے اور اس کا کیا criteria ہے؟

وزیر تعلیم: جناب سیکرٹری! اساتذہ کی performance ان کے results سے معلوم ہوتی ہے۔ with the passage of time ہم ان کو ترقی دیتے ہیں۔ ہمارا اپنا ایک internal evaluation criteria ہے۔ ان کی A.C.Rs لگی جاتی ہیں۔ جس ٹیجز نے اچھا result show کیا ہو اسے میڈلز، ایوارڈ اور سرٹیفکیٹس ملتے ہیں۔ ہمارے پاس اس کا ایک پورا dossier/record ہوتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! میرا سوال یہ ہے کہ which is the competent authority?

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری! اس کے different nomenclature, different categories ہیں۔ E.S.T./S.S.T اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز ہیں۔ رانا صاحب کس category کی بات پوچھ رہے ہیں؟

جناب سیکرٹری، وہ انکس ٹیجز کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری انکسٹریٹس کی جو appointing authority ہے وہی اس کو assess کرتی ہے۔ ہمارے اپنے internal establishment division کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ ایڈیشنل سیکرٹری اسٹیبلیشمنٹ کے پاس تمام ٹیچرز کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔ جب بھی ہم نے کسی سکول میں ہیڈ ماسٹر، ہیڈ مسٹریس یا کوئی پرنسپل لگانا ہو تو ہم اپنے اسٹیبلیشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس کی کارکردگی منگوا لیتے ہیں جن کے پاس پورا ریکارڈ ہوتا ہے۔ تو جس کمیٹی کی یہ بات کر رہے ہیں وہ ہمارا اسٹیبلیشمنٹ سیکرٹری ہے یعنی ایڈیشنل سیکرٹری اسٹیبلیشمنٹ جس کو obviously سیکرٹری تعلیم head کرتے ہیں اس کام کو دیکھتے ہیں۔
جناب سیکرٹری، اگلا سوال بیگم رسخانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، On his behalf سوال نمبر 2068 (سب سے پہلے نے بیگم رسخانہ جمیل صاحبہ کے ایام دریافت کیا) اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سیکرٹری، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور میں سائنس ٹیچر کی تعیناتی

2068، بیگم رسخانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور میں عرصہ چار سال سے میٹرک کی کلاسوں میں سائنس معائنہ کا اجراء ہو چکا ہے لیکن تاہل کوئی سائنس ٹیچر تعینات نہیں کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میٹرک کی کلاسز میں زیر تعلیم بچیوں کو سائنس کی تعلیم کی خاطر ایک مرد ٹیچر کی خدمات پرائیویٹ طور پر ہائر hire کی گئی ہیں جس کی وجہ سے بچیاں سائنس کے معائنہ میں دلچسپی نہیں لے رہی ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سکول میں مستقل قانون سائنس ٹیچر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر "ہاں" تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) گورنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور میں سائنس کلاسز کا اجراء اپریل 2002 سے ہو چکا ہے۔ سکول ہذا میں باقاعدہ سائنس ٹیچر سز تحسین جعفر 29-5-93 سے تعینات ہے۔
- (ب) سائنس ٹیچر سز تحسین جعفر کی رخصت زنگی کے دوران ایک مرد ٹیچر کی خدمت لی گئی تھی۔ کیونکہ طالبات کے امتحانات نزدیک تھے۔ جس کی وجہ سے طالبات کے والدین اور سکول کونسل کمیٹی کی منظوری سے مرد ٹیچر سائنس پڑھانے کے لئے تعینات کیا گیا تھا۔ بچیاں سائنس کے مضامین میں دلچسپی لے رہی ہیں۔ جماعت نم میں سائنس طالبات کی تعداد ستر ہے جبکہ جماعت دہم میں 30 بچیاں سائنس پڑھ رہی ہیں۔
- (ج) سکول ہذا میں سز تحسین جعفر S.S.T پہلے ہی بطور سائنس ٹیچر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! مجھے بھی نام دیا جائے۔

جناب سپیکر، زاہد صاحب تشریف رکھیں۔ آپ کو کس لئے نام چاہیے؟ آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے۔ اسی وقت سوالات شروع ہوا ہے پلیز تشریف رکھیں۔ جی شاہ صاحب! کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! انہوں نے خود اپنے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ سائنس ٹیچر سز تحسین جعفر کی رخصت زنگی کے دوران ایک مرد ٹیچر کو وہاں تعینات کیا گیا تھا۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہیں پورے صوبے سے کوئی خاتون سائنس ٹیچر نہیں ملی تھی جسے وہاں تعینات کیا جاتا؟ وہاں گرلز سکول میں کسی مرد ٹیچر کو کیوں تعینات کیا گیا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! گورنٹ گرلز ہائی سکول غازی آباد لاہور میں سائنس ٹیچر کے بارے میں سوال تھا۔ سوال valid تھا۔ جناب سپیکر! اکثر اوقات ہوتا ہے کہ جس گریڈ کے ٹیچر کی ضرورت ہو تو اس گریڈ کے ٹیچر نہیں ملتے۔ مثلاً جیسے ہم نے ابھی گریڈ 18 کے ہیڈ ماسٹر لگانے

ہیں تو محکمہ speedy promotions کرتا ہے تاکہ ہمیں اس گریڈ کے ٹیچر مل جائیں۔ جب اس ٹیچر کو زندگی رخصت پر بھیجا گیا تو اس سکول کی کونسل اکیٹی کی منظوری سے وہاں پر ایک مرد ٹیچر تعینات کروا دیا گیا تاکہ بچوں کا زیادہ ٹائم ضائع نہ ہو۔ پھر ایک ہی مہینے بعد وہ ٹیچر واپس آ گئیں۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! یہاں پر جو بات کی جاتی ہے اس کا جواب نہیں دیا جاتا۔ پوچھا یہ کیا ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے ایک گریڈ سکول کے اندر کسی سیٹ پر عارضی طور پر جو تعیناتی کرنی تھی اس پر کسی مرد کو کیوں تعینات کیا گیا؟ کسی عاتون کو تعینات کیوں نہیں کیا گیا؟ یہ تو ایک بڑا واضح سوال ہے اس پر کسی لمبی چوڑی بات کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ یہ صرف اسی نکتے پر بات کریں کہ یہ کیوں کیا گیا؟

جناب سپیکر، شاہ صاحب نے سوال raise کیا تھا۔ چونکہ وہ جواب سے مطمئن ہیں اس لئے میرے خیال میں مزید ضرورت نہیں ہے۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! کیا رولز میں یہ ہے کہ پورے ہاؤس کو مطمئن کرنا ضروری نہیں ہے؟

جناب سپیکر، بیگز تشریف رکھیں۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! میں بھی اسی ضمن میں وزیر موصوف سے ایک وضاحت چاہتی ہوں کہ لاہور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کے رولز کے مطابق جب یہ کسی سکول کو رجسٹرڈ کرتے ہیں یا

جاتے ہیں تو بچیوں کے سکول میں ہمیشہ female اساتذہ تعینات ہوتی ہیں چاہے ایک دن کے لئے ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن یہاں پر بچیوں کے سکول میں ایک مرد اساتذہ نے ایک مہینہ پڑھایا۔ کیا ان کے قوانین ان کو اجازت دیتے ہیں؟

جناب سیکر، جی 'وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سیکر! ان کی valid observation ہے۔ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا۔

جناب سیکر، وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ آئندہ احتیاط کریں گے۔

محترمہ صبا صادق، اس کا مطلب ہے کہ قانون ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی 'شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکر۔ جناب سیکر! جس محترمہ کی ایسا پر ایوان کے اندر یہ سوال زیر بحث ہے

اجلاس سے پہلے ہم نے اخبار میں پڑھا کہ اس محترمہ نے مسلم لیگ 'ن' جموز کر مسلم لیگ 'ق'

میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ اس سے پہلے ہمارے ایک اور فاضل ممبر ملک احمد صاحب بھی ادھر

چلے گئے تھے۔ ہم نے اس وقت بھی آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ ان کو ہماری

strength سے withdraw کریں اور ان کے لئے اس طرف نئی سیٹ allocate کی جائے۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ تحریری طور پر لکھ کر دے دیں۔ جناب والا! یہ بڑا اہم اور قانونی نکتہ ہے اور

ہاؤس میں اس کا چنا چلنا چاہیے کہ آپ اس کا کیا تدارک کر رہے ہیں؟ آپ کے حکم کے مطابق

ہمارے پارلیمنٹری لیڈر رانا محمد اللہ خان صاحب نے لکھ کر آپ کو دے دیا اس کے بعد بھی ایک

اجلاس آیا لیکن آج تک آپ نے ہماری طرف سے دائر کردہ ریفرنس چیف ایگنٹس کوشن کو نہیں

مجھوایا کیونکہ اس میں ایک قانونی technicality involve ہے کہ جب تک ہم آپ کے آفس

سے first remedy avail نہیں کر سکتے اس وقت تک چیف ایگنٹس کوشن کے پاس ریفرنس دائر

نہیں کیا جاسکتا۔ جناب وہ محترمہ ہماری ٹکٹ سے منتخب ہو کر ہمارے شیر کے نشان سے منتخب ہو

کر آئی تھیں اور اب اس طرف چلی گئی ہیں۔ اس کے بارے میں اگر آپ ابھی کہتے ہیں تو ہم

ابھی لکھ کر دینے کے لئے تیار ہیں اگر آپ کہتے ہیں کہ کل، تو ہم کل لکھ کر دینے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ یہ بتادیں کہ آپ ان دونوں ممبران کے متعلق ریفرنس کب تک چیف الیکشن کمشنر کو بھیجیں گے؟

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پہلے رانا صاحب سے میری بات ہونی تھی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس نے ابھی تک "تن" لیگ سے resign نہیں کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی تک ہمیں "تن" لیگ سے بھی کوئی in writing نہیں آیا کہ اس نے "تن" لیگ join کر لی ہے۔ سوائے اخباری خبر کے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ صرف اخباری خبر پر آگے ریفرنس بھجوا دینا مناسب نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ انھوں نے نہ تو ابھی تک مسلم لیگ "تن" سے resign کیا اور نہ ہی "تن" لیگ کی طرف سے request آئی ہے کہ اس نے انھیں join کیا ہے لیکن یہ معاملہ اخبارات میں آیا۔ یہ معاملہ ٹیلی ویژن پر بھی آیا ہم نے بھی دیکھا سب نے دیکھا اور آپ نے بھی دیکھا ہو گا۔ میں نے آپ سے صرف یہ گزارش کی تھی کہ چونکہ یہ ایک basic requirement ہے کہ ہم آپ کے پاس ریفرنس move کریں تاکہ آپ یہ ریفرنس الیکشن کمشنر کے پاس بھیجیں۔ میں نے آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ آپ ان کو ہمدی strength سے withdraw کر لیں۔ آپ نے ہمیں جو number of seats allot کی ہیں آپ انھیں ہمدی سٹریٹس سے withdraw کر لیں یا اگر انھوں نے مسلم لیگ "تن" سے resign بھی نہیں کیا اور "تن" لیگ join بھی نہیں کی تو آپ انھیں مجبور کریں کہ وہ ہمدی سٹیٹس پر آ کر بیٹھیں۔

جناب سپیکر، چلو! دیکھ لیتے ہیں۔ آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں ادھر بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکال لیتے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ اس پر رولنگ دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ جب آئین میں پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کے تحت فلور کراسنگ کی clause operative ہو جاتی ہے۔ تو کیا ایک ممبر فلور کراسنگ کر سکتا ہے؟ اور جیسے سب ممبران نے اور رانا صاحب نے کہا ہے کہ ایک ممبر کا اخبار میں آیا ہے کہ انہوں نے "تی" لیگ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! لیکن یہ تو ایک اخباری خبر ہے اور اخبار کی خبر کو بنیاد بنا کر ریفرنس تو نہیں بھیجا جاسکتا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اخبار اپنی طرف سے تو کچھ نہیں لکھتا۔ اگر آپ کہہ دیں کہ اخبار نے غلط لکھا ہے تو ہم اخبار کو sue کر لیں گے۔

جناب سپیکر، جی، دیکھ لیتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا! اجلاس میں تو اخباری خبر پر ہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا سوال صفحہ نمبر 14 پر ہے اور آپ نے وعدہ بھی فرمایا تھا کہ آپ مجھے موقع دیں گے۔

جناب سپیکر، اب تو ہم 15 پر پہنچ گئے ہیں اور وہ سوال بھی گزر گیا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، آپ نے اس وقت ٹائم نہیں دیا اور آپ نے وعدہ کیا تھا۔

جناب سپیکر، اس طرح بات نہیں ہونی تھی۔ اب ہم صفحہ نمبر 15 پر پہنچ چکے ہیں۔ آپ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری میں گورنوار کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں دوسرے
شہروں کے متعلق میں کیوں کروں؟

جناب سیکرٹری، جی، سوال تو گورنوار کے متعلق تھا لیکن اب وہ گزر چکا ہے لہذا اب اس پر بات
نہیں ہو سکتی۔ پلزز تشریف رکھیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری میں نے دیکھا ہے کہ راہہ ریاض صاحب یا کوئی بھی
فیصل آباد کا آدمی ٹائم مانگے تو آپ دے دیتے ہیں لہذا مجھ پر بھی مہربانی کریں۔

جناب سیکرٹری، میں عرض کر رہا ہوں کہ اگر صفحہ نمبر 14 کی بجائے 15 پر بات ہو رہی ہو تو راہہ
ریاض صاحب بھی صفحہ نمبر 14 کے متعلق بات نہیں کر سکتے چنانچہ یہ ممکن نہیں ہے۔ پلزز آپ
تشریف رکھیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیے!

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری ایک تقاضا کے پاس کسی آدمی نے اپنے کپس کے سطلے
میں جانا تھا لیکن وہ اس کی بات نہیں سنتا تھا۔ ظاہر ہے وہ دوسری طرف فٹ ہو گیا ہو گا۔ تو اس
آدمی نے کہا کہ تقاضا صاحب آپ میری بات کیوں نہیں سنتے۔ تو تقاضا نے کہا کہ تم تھتے ہو
تو اس نے کہا کہ ہمارے پورے گاؤں کے لوگ ہی تھتے ہیں۔ لہذا ہمیں کوئی علیحدہ تھانہ بنوا
دیں۔ اس طرح ہم بھی back benches میں اس لئے کبھی ہماری بھی بات سن لیا کریں۔
ہمیں بھی کبھی موقع دیا کریں۔

جناب سیکرٹری، مہربانی۔ جناب ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، On his behalf، سوال نمبر 2079 (ممنز رکن ڈاکٹر سید وسیم اختر کے
ایارہ دریافت کیا) جناب سیکرٹری! گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پنجاب یونیورسٹی کی انتظامی کمیٹیوں اور ارکان کی تفصیلات

2079، ڈاکٹر وسیم اختر، کیا وزیر تنظیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) پنجاب یونیورسٹی میں مختلف انتظامی کلاسوں کے لئے کتنی کمیٹیاں تشکیل دی گئی

ہیں؟ ان کے ممبران کی عموماً تعداد کیا ہوتی ہے؟

(ب) ان پروفیسر صاحبان کے نام بتانے جائیں جو

"I" دو سے زائد کمیٹیوں کے رکن ہیں؟

"II" پانچ یا پانچ سے زائد کمیٹیوں کے رکن ہیں؟

"III" سات یا سات سے زائد کمیٹیوں کے رکن ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) سٹیجی ٹری اور نان سٹیجی ٹری باڈیز کے علاوہ 11 کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ ان کے

ممبران کی تعداد کم از کم 5 اور زیادہ سے زیادہ 13 ہے۔ بعض اوقات وقتی ضرورت کے تحت بھی کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں۔ جو ضرورت کی تکمیل کے بعد خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔

(ب) جو پروفیسر صاحبان دو سے زائد کمیٹیوں کے رکن ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

تین کمیٹیوں کے رکن

1- پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چودھری، ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل سٹڈیز

2- پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف بٹ، ڈین فیکلٹی آف آرٹس

3- پروفیسر عارف بٹ، ڈین فیکلٹی آف کیمیکل انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

4- پروفیسر ڈاکٹر فضل عظیم، ڈائریکٹر، مسٹر کارپوریٹن انرجی قزاق

5- مسٹر ممتاز انور چودھری، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ معاشیات

6- ڈاکٹر افتخار حسین بلوچ، ایسوسی ایٹ پروفیسر انسٹی ٹیوٹ آف جیالوجی

چار کمیٹیوں کے رکن

1- پروفیسر ڈاکٹر نیر رحمانی، ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف بزنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی

نوٹ، چار سے زیادہ کوئی پروفیسر کسی کمیٹی کا رکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جن پروفیسرز کے یہاں پر نام دیئے گئے ہیں جنہیں مختلف کمیٹیوں میں شامل کیا گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کی سب سے بڑی فیضی، فیضی آف سائنس ہے لیکن فیضی آف سائنس کے ڈین ڈاکٹر مجاہد کمران صاحب کو کبھی بھی کسی کمیٹی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر، آرڈر پیپر۔ وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے ایک دو points پڑھ دیتا ہوں اس سے شاید میرا جواب بھی clear ہو جائے۔ پنجاب یونیورسٹی میں کچھ کمیٹیاں statute کے تحت قائم کی جاتی ہیں ان کو statute committees کہتے ہیں اور کچھ administrative orders کے تحت قائم کی جاتی ہیں اور ان کو non statutory committees کہتے ہیں جو یونیورسٹی کے مختلف کام سر انجام دینے کے لئے اپنی عہدہ دارتائیں پیش کرتی ہیں۔ non statutory committees کی عہدہ دارتائیں کو statute committees کی منظوری کے بعد نافذ العمل کیا جاتا ہے۔ جو statute bodies ہیں مثلاً سنڈکیٹ جس کے جناب احسان اللہ وقاص صاحب بھی یعنی سینٹ کے ممبر ہیں۔ Academic Council, Planning and

Disciplinary committee اور finance committees, Selection boards وغیرہ۔ جناب سپیکر! جو Non statutory bodies ہیں اس کے ممبران وائس چانسلر اور رجسٹرار مل کر کسی بھی شخص کو جاسکتے ہیں۔ ایک کمیٹی میں دو کمیٹیوں میں یا تین کمیٹیوں میں شامل کر سکتے ہیں۔ جن Dean کی مجاہد کمران کی انہوں نے بات کی ہے بالکل انہیں چانس ملنا چاہیے۔ میں یونیورسٹی سے پوچھوں گا کہ انہیں کیوں نہیں کسی کمیٹی میں رکھا گیا؟

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے لیکن میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چند مخصوص پروفیسروں کو ہی مختلف کمیٹیوں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ چار چار کمیٹیوں کے مخصوص لوگ رکن ہیں اور جو senior most لوگ ہیں ان کو ignore کیا جاتا ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ خصوصی طور پر اس بارے میں یونیورسٹی سے بات کریں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب احسان الحق احسن نولایا!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ مجبوریاں جاتی جائیں جن کی وجہ سے کچھ پروفیسروں کو کئی کئی کمیٹیوں کی رکنیت دی جاتی ہے اور کچھ لوگوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے اور کسی کمیٹی کی رکنیت نہیں دی جاتی۔ کیا اس میں یہ بات تو نہیں ہے کہ یونیورسٹی کے اندر ایک مجموعہ گروپ ہے اور اس گروپ نے اپنی اجادہ داری کو برقرار رکھنے کے لئے ایسا کیا ہوا ہے؟ یونیورسٹی کے حلقوں میں زیادہ سے زیادہ پروفیسروں کو شامل کرنے کی بجائے چند پروفیسروں کو اس میں شامل کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ جو ہمارے معزز ایم۔ پی۔ ایز ہوتے ہیں ان کو اسی لئے سینٹ میں اور سنڈیکیٹ میں رکھا جاتا ہے۔ مغل کے طور پر جناب احسان اللہ وقاص بھی اس فورم پر اسمبلی کو represent کرتے ہیں۔ کیا یہ اچھا ہو کہ یہ issue جس کو اس وقت ہم یہاں discuss کر رہے ہیں اس کو وہاں سینٹ میں discuss کر لیا جائے۔ جناب کلہاں صاحب سوڈی عرب سے ابھی ابھی واپس آئے ہیں اور ان کو یہاں پر تعینات ہونے اتنا حرمہ نہیں ہوا۔ favouritism ہے یا نہیں ہے بار بار وہ میجرز ان کمیٹیوں میں کیوں شامل ہوتے ہیں اس چیز کا تعین وہ معزز اراکین جو سنڈیکیٹ کے ممبرز ہیں ان سے ہی گزارش کروں گا کہ وہ خود سینٹ میں اس معاملے کو discuss کر لیں۔

جناب سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں وہیں پر وائس چانسلر کا ہوا ہوں جو یہ سارے کام انہوں نے میرے سپرد کر دیئے ہیں؟ یا تو یہ مجھے وائس چانسلر کے اختیارات دیں اور میں سب کے ساتھ انصاف کروں۔ وہیں پر سنڈیکیٹ میں تو یہ چیزیں آتی نہیں ہیں۔ سنڈیکیٹ کی اگلی میٹنگ میں یہ ایجنڈے پر لائیں کہ سنڈیکیٹ اس بات کا جائزہ لے کہ کن کن لوگوں کو کمیٹیوں کا رکن بنایا جاتا ہے اور اس کا کیا میاں ہے۔ انشاء اللہ پورے زور کے ساتھ بات کریں گے۔ مہربانی فرما کر یہ ایجنڈے پر لائیں۔

جناب سپیکر، جی، شکر یہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جواب ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر، بقیہ سوالات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

شیخوپورہ میں بچیوں اور خصوصی بچوں

کے تعلیمی اداروں کا قیام

*868۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ صدر شیخوپورہ سے ملحق 8 سال قبل 80 لاکھ روپے کی خطیر رقم

خرچ کر کے بچیوں کے لئے سکول تعمیر کیا گیا۔ اسے فریجی میں فراہم کیا گیا؟

(ب) اس سکول میں شامل کلاسز کا اجراء نہیں کیا گیا۔ کلاسز کے اجراء میں کیا رکاوٹیں ہیں۔

کب تک سکول شروع کر کے حکومت کا خطیر سرلیہ جو خرچ ہو چکا ہے اس سے

مناسب استفادہ کیا جانے کا؟

- 1- کئی سالوں سے قائم شیخوپورہ کے واحد گورنمنٹ کرسٹل کالج میں صرف D.Com کی کلاسز ہیں۔ کالج کو اپ گریڈ کر کے B.Com کی کلاسز کیوں شروع نہیں کی جا رہی ہیں۔ آئندہ تعلیمی سال میں شروع کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟
- II- پورے ضلع میں خصوصی بچوں کے لئے کوئی تعلیمی ادارہ نہیں ہے۔ آئندہ اس کے قیام کے لئے کوئی تجویز زیر غور ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) سال 1998 میں میونسپل کمیٹی شیخوپورہ نے بچوں کے لئے ہائی سکول 73,66,418/- روپے کی لاگت سے تعمیر کیا۔ تاہم مذکورہ سکول کو فرنیچر فراہم نہیں کیا گیا تھا۔

(ب) مذکورہ سکول کو محکمہ تعلیم نے 03-8-2 کو اپنی تحویل میں لیا ہے۔ اس وقت S.N.E کی منظوری کا معاملہ زیر کارروائی ہے۔ اسامیاں منظور ہونے پر مذکورہ سکول میں سٹاف مہیا کرنے کے اقدامات کئے جا سکیں گے۔

- 1- گورنمنٹ کرسٹل کالج شیخوپورہ محکمہ تعلیم کے زیر انتظام نہ ہے۔
- 2- خصوصی بچوں کے تعلیمی ادارے محکمہ خصوصی تعلیم کے زیر انتظام ہیں۔

قصور میں تعینات ایجوکیٹروں کو تنخواہوں کی ادائیگی

- * 984، سید احسان اللہ و قاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور ضلعی حکومت نے گزشتہ سال ستمبر میں مختلف سرکاری سکولوں میں 800 کے قریب مرد و عواتین کو سینئر و جونیئر ایجوکیٹر تعینات کیا
- (ب) اگر یہ درست ہے تو کیا ان افراد کو باقاعدگی سے تنخواہوں کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔ کیا ان افراد کے لئے ضلعی حکومت نے بجٹ منظور کیا تھا؟ اگر یہ بجٹ منظور کیا گیا تو کتنا تھا اور کس ضلعی اسمبلی کے اجلاس میں منظور ہوا تھا؟

(ج) بعض اخبارات کی اطلاع کے مطابق ان بھرتی ہونے والے اساتذہ کو چھ ماہ سے تنخواہیں وصول نہیں ہوئیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ وزارت تعلیم کی طرف سے ضلعی حکومتوں کے تعلیمی شعبہ کی نگرانی کی جاتی ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کیا ضلعی حکومتیں اساتذہ کو بروقت تنخواہیں ادا کرتی ہیں اور بروقت ادائیگی نہ کرنے والی ضلعی حکومتوں کے خلاف تلافی کارروائی کی جاتی ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) ضلع حکومت قصور نے ستمبر 2002ء میں مختلف سرکاری سکولوں کے لئے 494 ایجوکیٹرز کی تقرری کی۔

(ب) ان ایجوکیٹرز کو باقاعدگی سے تنخواہوں کی ادائیگی کی جارہی ہے۔ ضلعی بجٹ برائے مالی سال 2002-03 میں ان ایجوکیٹرز کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے 24,60,000/- روپے ضلع کونسل کے اجلاس مورخہ 18-07-02 میں منظور کئے گئے۔

(ج) اخبارات کی اطلاع درست نہ ہے۔ بھرتی کئے گئے ایجوکیٹرز کے Nomenclature میں اسام کے باعث اکاؤنٹس آفس ضلع قصور نے اہدائے میں صرف بیس ایجوکیٹرز کو تنخواہوں کی ادائیگی نہ کی تاہم اس مسئلے کو حل کر کے تمام اساتذہ کو باقاعدگی سے تنخواہ ادا کی جارہی ہے۔

D.E.O لاہور کینٹ کا نام، گریڈ اور دیگر تفصیلات

1292* بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کینٹ ضلع لاہور کا نام اور گریڈ بیان فرمائیں۔ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کس گریڈ کا ہوتا ہے۔ موجودہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر نے بھرتی ہونے سے آج تک جو سرکاری فنڈز استعمال کئے، سال وار تفصیل بیان فرمائیں۔ فنڈز کی تصدیق کرنے والے ممبران کے نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

نوٹل جو انہوں نے بھرتی ہونے سے آج مورخ تک فہرہ استعمال کے رقم بین
فرمائیں؟

وزیر تعلیم:

معزز رکن کی جانب سے کئے گئے سوال کی تاریخ کے وقت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر
لاہور کینٹ رانا منیر اعظم تعینات تھے۔ قواعد کے مطابق ان کا گریڈ 19 اور عرصہ
تعیناتی 25-01-2003 تا 18-07-2003 تھا۔ دوران تقرری بطور D.E.O سیکنڈری
لاہور کینٹ انہوں نے -799181 روپے خرچ کئے۔ یہ اخراجات دفتر A.G پنجاب کی
منظوری سے کئے گئے۔

پرائمری تھانر سیکنڈری سکولز میں اساتذہ کی مطلوبہ

اور موجودہ تعداد

- *1649، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں پرائمری 'مڈل' پائے اور ہائیر سیکنڈری سکولز میں اساتذہ کی
تعداد کم ہے؟
- (ب) اگر (الف) درست ہے تو حکومت اساتذہ کی کمی کو دوز کرنے کے لئے کیا اقدامات کر
رہی ہے؟ نیز پرائمری 'مڈل' پائے اور ہائیر سیکنڈری سکولز میں اساتذہ کی مطلوبہ تعداد بیان
کی جانے اور موجودہ اساتذہ کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) درست ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں اساتذہ کی کل 363803 اسمیں ہیں جن میں سے 33501 اسمیں

علی ہیں ان اسمیوں پر ایجو کیرز کی بھرتی کے سلسلے میں اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

جامعہ ہائی سکول جہلم کو فنڈز کی فراہمی

اور خرچ کی تفصیل

- 1679*، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) گورنمنٹ جامعہ ہائی سکول جہلم کو 1999 سے آج تک سالانہ کتنے فنڈز کس کس کے لئے فراہم کئے گئے ہیں۔ اور اس عرصہ کے دوران اس سکول کے طالب علموں سے کتنے فنڈز اور فیس حاصل ہوئی ہے۔
- (ب) ج (الف) میں بیان کردہ فنڈز کن کن اشیاء کی خرید پر خرچ کئے گئے ہیں۔ ان اشیاء کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا اس عرصہ کے فنڈز کا آڈٹ ہوا ہے تو آڈٹ رپورٹ فراہم کی جائے؟ اگر آڈٹ نہیں ہوا تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟
- (د) نیز اگر آڈٹ ہوا تو آڈٹ کرنے والے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ کی تفصیل نیز جو جو آڈٹ اعتراضات اٹھانے گئے ان کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم

- (الف) محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی طرف سے گورنمنٹ جامعہ ہائی سکول جہلم کو 1999 سے آج تک فراہم کئے گئے فنڈز اور طلبہ سے وصول کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	گورنمنٹ کی طرف سے فراہم کردہ گرانٹ	طلباء سے وصول کیے گئے فنڈز	طلبہ سے وصول کیے گئے فنڈز
1999-2000	63,685/-	114,245/-	122,432/-
2000-2001	113,207/-	123,416/-	158,1114/-
2001-2002	130,670/-	123,411/-	135,362/-

178,191/-	2002	138,684/-	52,621/-	2002-2003
55,855/-	2003			
649,954		499,756/-	360,183/-	میزان
(ب) 1999 سے آج تک فنڈز جن جن احیاء پر خرچ کئے گئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔				
(ج) آڈٹ نہیں ہوا۔ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ کو اس ضمن میں آڈٹ کے لئے درخواست کی گئی ہے۔				
(د) تاحال آڈٹ نہیں ہوا۔				

جہلم میں تعینات پرنسپل کے خلاف

ہونے والی انکوائری کی تفصیل

*1846 شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ مسٹر محمد مستیر الرحمن، پرنسپل، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول ڈومیل (جہلم) کو مجسٹریٹ نے گورنمنٹ کے ایک امتحانی سنٹر کے انچارج ہونے کی حیثیت سے طالب علم کو answer sheet سنٹر سے باہر فراہم کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرنسپل مذکورہ کو اسی بورڈ نے امتحان لینے کے لئے Ban کر دیا ہے اور اس کے خلاف ای۔ اینڈ۔ ڈی رولز کے تحت کارروائی کے لئے ڈی۔ پی۔ آئی سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو مراسلہ نمبری DEO/E&D No.02/E&D مورخہ 1-6 اکتوبر 2001 کو تحریر کیا تھا؟

(ج) کیا اس مراسلہ پر مذکورہ پرنسپل کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے، اگر کوئی کارروائی نہیں کی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم

- (الف) درست ہے۔
- (ب) یہ بھی درست ہے۔
- (ج) مذکورہ پرنسپل کے خلاف E&D روز کے تحت کارروائی کے لئے کیس موصول ہوا ہے جسے PRSO کے تحت کارروائی کے لئے (SE) D.P.I کو مجبور کیا گیا ہے۔

وہاڑی میں محکمہ تعلیم کی بھرتیوں

اور کی گئی بے قاعدگیوں کی تفصیل

- *1865 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈو گر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) وہاڑی میں محکمہ تعلیم میں 2000 سے آج تک کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام 'حمدہ' گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولایت اور تعیناتی کی جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کیا ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تھا تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے افسران کا نام 'حمدہ' گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا جن افراد کو اس عرصہ کے دوران بھرتی کیا گیا ہے ان کی scrutiny تعیناتی کی مجاز اتھارٹی کے علاوہ بھی سینئر افسران سے کروائی گئی تھی تو اس کمیٹی کے ممبران کے نام 'حمدہ' گریڈ، تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل میس میں 4 اساتذہ اور تین لیدی ٹیچرز کی تعیناتی scrutiny کے دوران بغیر میرٹ کے بھرتی ثابت ہوئی ہے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی تعیناتی ضلعی ناظم اور نائب ناظم کی مداخلت کی بناء پر ہوئی تھی؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت بھی اس ضلع میں درجہ چھٹام کی اسامیوں پر بھرتی جاری ہے اور یہ بھرتی دس ہزار روپے لے کر کی جا رہی ہے اور اس میں ایک ملازم

مثال ہے جو کہ ایک سیاسی آدمی کا پی۔اے ہے؛

(ز) کیا حکومت آئندہ اس ضلع میں عاص میرٹ پر بھرتی کرنے کے لئے ایم۔پی۔اے صاحبان کی کمیٹی بنانے اور ساہج بھرتی کی تحقیقات کے لئے بھی کوئی ممبران اسمبلی کی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) دہاڑی میں محکمہ تعلیم میں 2000 سے آج تک جتنے افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت اور تعیناتی کی جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تھا۔ میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے والے افسر کا نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی جگہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	جناب محمد امتیاز تاجور	ڈی سی او دہاڑی
2-	مہر بشیر احمد	ای ڈی او (ایجو کیشن دہاڑی) حامل گجرات
3-	رانا محمد سرور	ڈی سی او (ایڈیٹمنٹری۔ مردانہ) دہاڑی
4-	مسز منصورہ سید	ڈی ای او (ایڈیٹمنٹری۔ زنانہ) دہاڑی
5-	ضیاء اختر رب	ٹائم یونین کونسل بور یو اے غامدہ ضلع ٹائم دہاڑی

(ج) بھرتی شدہ افراد کی تعیناتی کی مزید سکروٹینی کے لئے مجاز اتھارٹی کے علاوہ بھرتی پالیسی میں کسی کمیٹی کی تشکیل نہ کی گئی۔ کیونکہ بھرتی کمیٹی ضلع کے انتہائی اہم عہدہ پر کانسٹیبل افسران پر مشتمل ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ تحصیل میلسی میں چار اساتذہ اور تین ٹیچرز کی تعیناتی سکروٹنی کے دوران بغیر میرٹ کے بھرتی ثابت ہوئی ہے۔

(ه) یہ درست نہ ہے کہ ان کی تعیناتی ضلعی ناظم اور نائب ناظم کی مداخلت کی بناء پر ہوئی تھی۔

(و) یہ درست نہ ہے۔

(ز) چونکہ پچھلی بھرتی میں بے تعلقہ گئیں سلسلے نہیں آئی ہیں۔ اس لئے کسی تحقیقی کمیشن کی ضرورت نہ ہے۔ حکومت نے آئندہ پنجاب بھر میں 13,000 اساتذہ کی فاصلتاً میرٹ پر بھرتی کے لئے ضلع کی سطح پر کام کرنے والے اعلیٰ سینئر افسران کی کمیشن تشکیل دی ہے۔

راوی ٹاؤن کے تعلیمی اداروں کو N.G.O کے حوالے

کرنے کی وجوہات

1897ء، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راوی ٹاؤن لاہور کے 110 پرائمری، ڈل اور ہائی سکولز کو "کیئر"

نامی N.G.O کے حوالے کیا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ اقدام پرائیویٹائزیشن کی جانب ایک قدم ہے؟

(ج) اگر درج اجزاء بالا درست ہیں تو N.G.O کے حوالے کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں

نیز ان سکولز کی لسٹ بھی مہیا کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) راوی ٹاؤن کے 110 پرائمری، ڈل اور ہائی سکولوں کو اپریل 2003 میں کیئر نامی

N.G.O کے زیر اہتمام کیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) سرکاری سکولوں میں میاں تعلیم کو بہتر کرنے اور شرح خواندگی میں اضافہ کرنے
ایسی شہرت کی حامل N.G.O کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ ان 110 سکولوں کی فہرست
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔ 10 راولپنڈی بوائز و گرلز سکولوں کی تمام تر تفصیلات

2025ء تک ابراہیم احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 10 راولپنڈی میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (بوائز و گرلز) سکول
ہیں؟ ان کے نام جگہ اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد سکول وار فراہم کی
جانے؟

(ب) ان سکولوں میں بڈنگ کی تفصیل سکول وار فراہم کی جانے؟ نیز کیا ہر سکول میں زیر
تعلیم طالب علموں کے مطابق یہ بڈنگز کافی ہیں؟

(ج) 1999 سے آج تک ان سکولوں میں کتنی مالیت کا فرنیچر فراہم کیا گیا۔ اس کی تفصیل
سکول وار فراہم کی جانے؟

(د) اس وقت کتنے سکولوں میں فرنیچر برائے طلباء نہ ہے۔ ان سکولوں کے نام کیا ہیں؟ نیز
ان کو یہ سہولت کب تک فراہم کر دی جانے گی؟

(ه) اس وقت کتنے سکولوں میں بڈنگ طالب علموں کی تعداد کے مطابق کم ہے؟ ان کی
تفصیل سکول وار فراہم کی جانے نیز حکومت کب تک ان سکولوں کی بڈنگ تعمیر
کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) 1999 سے آج تک ان سکولوں کو کتنی گرانٹ سکول وار فراہم کی گئی ہے۔ کیا یہ
گرانٹ ان سکولوں کی ضروریات کے مطابق تھی؟ اگر کم تھی تو اس کی وجوہات نیز
آئندہ سالوں کے دوران ان کی ضروریات کے مطابق کب تک حکومت گرانٹ فراہم
کرے گی؟

(ز) آئندہ سالوں میں حکومت پی۔ پی۔ 10 راولپنڈی شہر میں مزید کتنے نئے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ان کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
وزیر تعلیم،

(الف) پی۔ پی۔ 10 راولپنڈی میں درج ذیل پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام جگہ اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کی تفصیل لف ہے۔

	پرائمری	مڈل	ہائی	ہائر	کل
بوائز	9	1	2		12
گرنز	10	1	1		12
	19	2	3		24

(ب) تفصیل لف ہے۔

(ج) 1999 سے آج تک ان سکولوں میں فرنیچر فراہم نہ کیا گیا ہے۔

(د) ان میں سے 16 سکولوں میں فرنیچر موجود نہ ہے۔ جن کی تفصیل لف ہے۔

(ه) 13 سکولوں کی عمارت طالب علموں کی تعداد سے کم ہے۔ مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان سکولوں میں اضافی کمرے فراہم کر دیئے جائیں گے۔

(و) 1999 سے اب تک اضافہ سکولوں کو گرانٹ فراہم کی گئی۔ جن کی تفصیل لف ہے۔

(ز) جہاں تک ہائی سکول کے قیام کا تعلق ہے آئندہ ملی سال میں اگر کوئی قابل عمل تجویز محکمہ کو پیش ہوئی تو اس پر قواعد کے مطابق غور کیا جائے گا۔

پی۔ پی۔ 10 راولپنڈی بوائز و گرنز کالجز کی تفصیلات

2026ء، ملک ابرار احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی۔ پی۔ 10 راولپنڈی شہر میں کتنے (بوائز اور گرنز) کالجز ہیں۔ ان کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کیا ہے؟

- (ب) کیا ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کے مطابق کمرے ہیں؟ اگر کم ہیں تو ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟
- (ج) 1999 سے آج تک ان کالجوں میں کتنے بچوں کو داخل کیا گیا اور کتنے بچے داخل نہ ہو سکے؟ کالج وار تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا حکومت پی پی۔ 10 راولپنڈی شہر میں مزید کالجوں (برائے طلبہ و طالبات) قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟
- (ه) 1999 سے آج تک ان کالجوں کو سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی گئی ہے۔ کیا یہ گرانٹ ان کالجوں کی ضروریات کے مطابق تھی؟ اگر کم تھی تو اس کی وجوہت نیز آئندہ سالوں کے دوران یہ گرانٹ ان کالجوں کی ضروریات اور demand کے مطابق فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟
- (و) 1999 سے آج تک ان کالجوں میں کتنے کمرے تعمیر کئے گئے ہیں؟ ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟
- (ز) اس وقت کتنے کالجوں کے پاس طالب علموں کی سہولت کی خاطر بسیں فراہم کی گئی ہیں؟ ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) پی پی۔ 10 راولپنڈی شہر میں صرف ایک گرلز کالج گورنمنٹ کالج برائے خواتین، پشاور روڈ، راولپنڈی ہے۔ اس میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد 979 ہے جبکہ اس حلقہ میں کوئی بوائز کالج نہیں ہے۔
- (ب) ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق کمروں کی تعداد کالج کی ضرورت سے کم ہے۔ لہذا آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں نئے بلاک (6 کمروں) سائنس لیبارٹریوں اور ایک لائبریری کی تعمیر شامل کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

(ج) سال طلابت داخل کی گئیں۔

890	1999
925	2000
987	2001
1011	2002

داخل نہ ہونے والی طلبات دوسرے مقامی گراؤ کالجز میں داخل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر طالب علم دو یا تین کالجز میں داخلہ کے لئے درخواست دیتا ہے۔ اس لئے داخل نہ ہونے والی طلبات کی تعداد جتنا ممکن نہ ہے۔

(د) آئندہ سالوں میں لڑکوں کے کالج کی تعمیر کا منصوبہ ضمنی حکومت کے زیر غور ہے۔

(ه) سال رقم

51,23,500/-	1999
55,85,000/-	2000
56,85,300/-	2001
62,22,000/-	2002

گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز فراہم کئے جائیں اور مہیا شدہ وسائل کے مطابق کالج ہذا کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔ زیادہ وسائل مہیا ہونے پر کالج کے لئے زیادہ فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

(و) 1999 سے آج تک گورنمنٹ کالج برائے عواتین، پشاور روڈ میں تین کمرے تعمیر کئے گئے ہیں۔

(ز) پی۔ پی۔ 10 میں صرف ایک کالج ہے۔ جس میں اب تک بس فراہم نہ کی گئی ہے۔

پی پی۔ 157 لاہور میں تعلیمی اداروں

اور اساتذہ کی تفصیلات

*2030، رانا تجل حسین، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی۔ 157 لاہور میں کتنے سرکاری سکول موجود ہیں اور کہاں واقع ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسز کے نام کیا ہیں اور وہ کب سے وہاں تعینات ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی تعداد مع تفصیل نام، عہدہ و کئیگی بتائی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) حلقہ پی پی۔ 157 لاہور کینٹ میں ایک سرکاری گرلز ہائی سکول ہے۔ جس کا نام گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ریجنرز کالونی ہے۔

(ب) اس وقت جو ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ریجنرز کالونی لاہور میں ہے اس کا نام مسز حاجہ مجسر ہے۔ اور وہ مورخہ 31-03-2001 سے اس سکول میں تعینات ہے۔

(ج) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ریجنرز کالونی میں اساتذہ کی کل تعداد 52 ہے۔ جن کے نام، عہدہ و کئیگی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔ 9 راولپنڈی میں گرلز

اور بوائز کالجز کی تفصیلات

*2032، چودھری محمد ایاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 9 راولپنڈی میں لڑکوں اور لڑکیوں کے کتنے کالجز ہیں۔ ان کے نام اور یہ کب

قائم ہوئے تھے۔ ان میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کیا ہے۔ اس کی تفصیل کالج

اور کلاس وار فراہم کی جائے؟

- (ب) کیا ان کالجوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کے مطابق کمرے ہیں۔ اگر کم ہیں تو ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟
- (ج) 1999 سے آج تک کالجوں میں کتنے بچوں کو داخل کیا گیا اور کتنے بچے داخلہ سے محروم رہے؟ کالج وار تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا حکومت ملتان پی۔ پی۔ اور اولیونڈی میں مزید (لاکھوں اور لاکھوں) کے کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) 1999 سے آج تک ان کالجوں کو سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی گئی ہے۔ کیا یہ گرانٹ ان کالجوں کی ضروریات کے مطابق تھی۔ اگر کم تھی تو اس کی وجوہات نیز آئندہ سالوں کے دوران یہ گرانٹ ان کالجوں کی ضروریات اور demand کے مطابق فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟
- (و) 1999 سے آج تک ان کالجوں میں کتنے کمرے تعمیر کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟
- (ز) اس وقت کتنے کالجوں میں طالب علموں کی سہولت کی خاطر بسیں فراہم کی گئی ہیں۔ ان کی تفصیل کالج وار فراہم کی جائے؟
- (ح) کیا جن کالجوں کو بسیں فراہم نہیں کی گئی ہیں حکومت ان کو بسیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) پی۔ پی۔ و حکومت پنجاب کے زیر انتظام چلنے والی طلبت کا صرف ایک کالج گورنمنٹ ہجیر عمر گرلز انٹر کالج، پنج بھلا راولپنڈی ہے جبکہ طلباء کے لئے کوئی کالج نہ ہے۔ گورنمنٹ ہجیر عمر گرلز انٹر کالج کا قیام 1983 میں عمل میں آیا۔ اس میں طلبت کی کلاس وار تعداد درج ذیل ہے۔ سال اول 349 سال دوم 258 = کل تعداد 607

- (ب) ضلعی حکومت کی رپورٹ کے مطابق گورنمنٹ ہدبج عمر گرلز کالج شیخ بھلا راولپنڈی میں کمرے کی تعداد کم ہے۔ مزید برآں مورخہ 26-7-2001 کو راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ نے اس عمارت کو خطرناک قرار دے کر خالی کرنے کا نوٹس دے دیا ہے۔ جس کے بعد قریب ہی واقع TEVTA کے زیر انتظام دو کیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کے کچھ کمرے عارضی طور پر کالج شفٹ کرنے کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن TEVTA نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مذکورہ کالج کو نزدیک ترین گورنمنٹ کالج برائے خواتین پٹاور روڈ میں عارضی طور پر شفٹ کرنے کی کوشش کی گئی تاکہ موجودہ بلڈنگ کو گرا کر نئی عمارت تعمیر کی جاسکے۔ لیکن طلبات اور والدین کے احتجاج پر یہ بھی ممکن نہ ہو سکا۔ اس کے بعد علاقہ میں کوئی بلڈنگ کرایہ پر لینے کی کوشش کی گئی جس میں کالج شفٹ کیا جاسکے۔ لیکن کوئی بھی شخص یا ادارہ کالج کے لئے عارضی طور پر جگہ دینے کو تیار نہ ہوا اور جب تک کالج کسی دیگر جگہ عارضی طور پر شفٹ نہ کیا جائے موجودہ جگہ پر بلڈنگ بنانا ممکن نہ ہے۔ اگر جناب ایم۔ پی۔ اے متبادل جگہ کا بندوبست کرا دیں تو ضلعی حکومت کالج کی بلڈنگ بنانے کے منصوبہ پر غور کر سکتی ہے۔
- (ج) گورنمنٹ ہدبج عمر گرلز انٹر کالج راولپنڈی میں 1999 سے داخل شدہ طلبات کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

سال	طلبات کی تعداد
1999	371
2000	338
2001	323
2002	353

جو طلبات اس کالج میں داخلہ نہیں لے سکتیں وہ دوسرے مقامی کالجز میں داخل ہو جاتی ہیں۔

(د) ضلعی حکومت مذکورہ حلقہ میں لڑکوں کا کلچ کھولنا چاہتی ہے، مگر کلچ کی تعمیر کے لئے زمین دستیاب نہ ہے۔

(ه) 1999 سے آج تک کلچ کو سالانہ دی گئی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	غیر ترقیاتی گرانٹ
1999	3,462,050/-
2000	4,434,100/-
2001	4,176,000/-
2002	4,523,500/-

گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ تعلیم کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز فراہم کئے جائیں اور مہیا شدہ وسائل کے مطابق کلچ بڑا کو فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔ زیادہ وسائل مہیا ہونے پر کلچ کے لئے زیادہ فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔

(و) کلچ میں علیحدگی کی ہونے کی وجہ سے نئے کمرے تعمیر نہ کئے جاسکے۔

(ز) حلقہ پی پی۔ 9 میں واقع گورنمنٹ عہدہ سب عمر گراؤنڈ کلچ ٹینج بھلا میں کوئی بس فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(ح) ضلع حکومت کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ بالا کلچ میں ٹینج بھلا و محلوہ نزدیکی علاقوں کی طلبات زیر تعلیم ہیں۔ اس لئے اس کلچ کے لئے فی الحال بس کی ضرورت نہ ہے۔

تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں راولپنڈی میں خطرناک

قرار دی گئی سکول کی عمارات کی تفصیل

*2033، راجہ محمد شفقت خان عباسی، کیا وزیر تعلیم ازرہ نواز شہر بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں ضلع راولپنڈی میں dangerous قرار دی جانے والی

سکول بڈنگز کون کون سی ہیں۔ یہ سکول بڈنگز کب خطرناک قرار دی گئیں۔ تفصیل

بیان کی جائے؟

- (ب) ان خطرناک قرار پانے والی عمارات میں سے کن عمارت پر نئی تعمیر عمل میں لائی گئی۔ نیز باقی ماندہ عمارت کب تعمیر کی جائیں گی؟
- (ج) کیا طلباء و طالبات شامل انہی عمارات میں بیٹھ کر تعلیم کے زیور سے آراستہ ہو رہے ہیں یا کوئی متبادل انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) تحصیل مری اور کوئٹی ستیوں میں درج ذیل سکولز کی عمارت کی حالت مخدوش ہے۔ ان کی تفصیل لف ہے۔

ہائی سکولز		گورنمنٹ سکولز		پرائیویٹ سکولز		
گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	گرلز	بوائز	
2	6	10	3	5	1	تحصیل مری
5	9	13	1	10	5	تحصیل کوئٹی ستیوں
7	15	23	4	15	6	ٹول

- (ب) ان عمارتوں میں سے درج ذیل سکولز کی عمارت کی تعمیر کے لئے فنڈز جاری ہو چکے ہیں۔ جن پر کام شروع ہو چکا ہے جبکہ بغیر عمارت کے سکولوں کی بھی مرحلہ وار پروگرام کے تحت تعمیر کرا دی جائیں گی۔

1- گورنمنٹ پرائیویٹ سکول ہنسومری

2- گورنمنٹ پرائیویٹ سکول دریا گلی مری

3- گورنمنٹ گرلز H/S چاند (مری)

4- گورنمنٹ گرلز H/S مرزا پور کوئٹی ستیوں

5- گورنمنٹ گرلز H/S انتر اڈا کوئٹی ستیوں

- (ج) کیونکہ درج بالا عمارت کے کچھ حصے خطرناک نہ ہیں لہذا طلباء و طالبات کو محفوظ حصوں میں تعلیم دی جا رہی ہے۔

ڈگری کالج شیخوپورہ میں دیگر مضامین

کی ماسٹر کلاسز کا اجراء

*2040، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ ڈگری کالج میں صرف ایم۔ اے اسلامیات کی کلاس
ہوتی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ کالج میں جو کہ بہت وسیع ایریا پر مشتمل ہے۔ مزید مضامین کے
لئے ایم۔ اے کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو کب
کلاسز شروع ہو جائیں گی؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) کالج ایجوکیشن کے اقتدارات ضلعی حکومت کو تفویض ہو چکے ہیں اور ضلعی حکومت کا
فی الحال ایم اے کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ نہیں ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں کنٹریکٹ بھرتیوں کی تفصیل

*2056، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا پنجاب یونیورسٹی میں contract پر ملازمین رکھے گئے ہیں۔ تو ان کے نام، عہدہ اور
تنخواہ سے مطلع فرمایا جائے۔ نیز وہ اس اسامی پر کتنے عرصہ سے تعینات ہیں اور ان کی
تعلیم کیا ہے؟

(ب) کیا contract پر رکھے گئے ملازمین کو مستقل ملازمین جیسی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔
کیا contract پر رکھے گئے ملازمین کے لیے house requisition کی سہولت ہے؟

- (ج) کیا contract پر بھرتی سے قبل ان اسامیوں کو اخبارات میں مشترہ کیا گیا تھا تو اخبارات کے تراشے مہیا کئے جائیں؟
- (د) کیا contract پر رکے گئے ملازمین کی مدت ملازمت میں یونیورسٹی ایکٹ کے تحت extension کی اجازت ہے، تو کس دفعہ کے تحت؟

وزیر تعلیم

(الف) ہیں، یونیورسٹی میں نئی بھرتی اریٹائرڈ ملازمین کنٹریکٹ پر رکے گئے ہیں۔ ریٹائرڈ ملازمین کی تنخواہ حکومت پاکستان کے نوٹیفکیشن نمبر (PC) 10/52/95R2 مورخہ 21- اگست 2001 اور حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر FD.PC2-1/2001 مورخہ 22-10-2001 کے مطابق مقرر کی گئی ہے۔ جو بوقت ریٹائرمنٹ لے رہے تھے۔ جو نئی بھرتی کی گئی ہے ان کی تنخواہ طے شدہ معاہدہ کے مطابق ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) شیڈول نمبر 13 کے نمبر 11 موجودہ برصغیر 427 جلد اول برائے سال 1990 کے مطابق کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل ملازمین جیسی سوتیں میسر ہیں۔ سنڈیکیٹ میٹنگ منہدہ 6 جولائی 2002 فیصلہ کے مطابق انہیں ہاؤس ریکوزیشن کی سولت دی گئی ہے۔

(ج) نہیں۔ اخبارات میں مشترہ نہیں کیا گیا۔

(د) سنڈیکیٹ کی روداد کے پیرا 8 مورخہ 18 دسمبر 1965 کے مطابق یونیورسٹی کے عملہ میں ریٹائرڈ و دیگر ملازمین کو تین سال تک کے لئے کنٹریکٹ پر تعینات کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ایکٹ میں extension کی provision نہ ہے۔

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کے زیر استعمال گاڑیوں

اور پٹرول کی تفصیلات

- *2057، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی یو کیس میں واقع رہائش گاہ صرف رہائشی استعمال کے لئے یا بطور دفتر بھی استعمال ہوتی ہے۔ اگر بطور دفتر بھی استعمال ہوتی ہے تو دفتر کے لئے کتنے کمرے مختص کئے گئے ہیں؟
- (ب) وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی کلار کے لئے کتنے لیٹر پٹرول ہر ماہ استعمال کرنے کی اجازت ہے؟ ان کے زیر استعمال کتنی گاڑیاں ہیں؟ ان کی تقرری سے اب تک ان گاڑیوں پر کتنی رقم پٹرول کی مد میں خرچ ہوئی؟
- (ج) موجودہ وائس چانسلر کے دور میں کل کتنی نئی کاریں اور vans خریدی گئیں۔ ان کے ماڈل اور قیمت سے مطلع فرمایا جانے نیز یہ کاریں اوپنر اب کس کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کی رہائش گاہ (یو کیس) میں دو کمرے برائے دفتری امور اور ایک ہال (ڈرائینگ روم) برائے میٹنگز استعمال ہوتا ہے۔
- (ب) وائس چانسلر گریڈ 22 کے حامل آفیسر ہیں اور اس گریڈ کے حامل افسروں کے زیر استعمال کلاروں کے لئے پٹرول کی حد مقرر نہیں ہے۔ وائس چانسلر کے دفتر میں دو کاریں ہیں۔ گاڑی نمبر LRB-1882 ان کے سرکاری استعمال میں ہے۔ گاڑی نمبر LOT-370 پول پر ہے جو باہر سے آنے والے مہمان 'اعلیٰ شخصیت جو دوسری یونیورسٹیوں' ہاؤسنگ کمیشن اور منسٹریز سے آتے ہیں کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ ستمبر 1999 سے اب تک وائس چانسلر کے زیر استعمال گاڑی پر پٹرول کی مد میں مبلغ 7,16,500/- روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) موجودہ وائس چانسلر کے دور میں ایک کار اور 11 vans مختلف شعبہ جات کے لئے خریدی گئیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نئے سکول کھولنے کے لئے اراضی

کی لازمی شرط میں رعایت

*2059، میاں سود حسن ڈار، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے تحت نئے سکول کھولنے کے لئے کم از کم دو کنال زمین ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور، ملتان، راولپنڈی، فیصل آباد اور گوجرانوادر سمیت صوبہ کے دیگر بڑے شہروں میں اراضی کی قیمت لاکھوں روپے فی کنال ہونے کی وجہ سے اس سلسلہ میں حکومت کو نئے سکول کھولنے میں کافی مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس پالیسی میں نرمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حکومت پنجاب نے مختلف درجات کے سکولوں (پرائمری، ایلیمنٹری، سیکنڈری) کے قیام کے لئے ان کی ضروریات کے مطابق مطلوبہ زمین کا تعین کیا ہے۔ جس کے مطابق پرائمری سکول قائم کرنے کے لئے دو کنال زمین درکار ہوتی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے بڑے شہروں میں اراضی کی قیمت زیادہ ہے۔ تاہم حکومت سرکاری زمین کی دستیابی یا مقامی لوگوں کی جانب سے درکار زمین بلا قیمت فراہم کئے جانے پر مروجہ پیمانہ کو مد نظر رکھتے ہوئے نئے تعلیمی ادارے قائم کر رہی ہے۔

(ج) پرائمری سکول کی عمارت کا covered area تقریباً ساڑھے چھ مرر ہوتا ہے۔ جب کہ صبح کی دعا اور بچوں کی تفریح اگھیلوں کے لئے بھی جگہ درکار ہوتی ہے۔ لہذا پرائمری سکولوں کے قیام کے لئے درکار دو کنال زمین کی پالیسی میں نرمی کی تجویز پر غور ممکن نہ ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں خرید کئے گئے کمپیوٹرز کی تفصیلات

- 2080* ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پنجاب یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر کے دور میں کل کتنے کمپیوٹرز خریدے گئے؟ اس بات کی تصدیق کس شخص سے حاصل کی گئی کہ تمام کمپیوٹرز کونیشن میں دی گئی specifications کے مطابق یونیورسٹی نے وصول کئے ہیں؟
- (ب) یہ کمپیوٹرز کن سپلائرز سے کس قیمت اور کس specifications پر حاصل کئے گئے؟
- (ج) کیا یہ کمپیوٹرز lowest quotation دینے والے سپلائرز سے ہی خریدے گئے؟ کیا یہ درست ہے کہ ان سپلائرز میں سے کسی کا کوئی قریبی عزیز یونیورسٹی میں ملازم ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) موجودہ وائس چانسلر کے دور میں کل 1325 کمپیوٹرز خریدے گئے۔ انچارج انفارمیشن ٹیکنالوجی سٹرنے اس امر کی تصدیق کی ہے کہ تمام کمپیوٹرز کونیشن میں دی گئی specifications کے مطابق ہیں۔

(ب) یہ کمپیوٹرز مختلف سپلائرز سے خریدے گئے ہیں۔ ان کی قیمت اور specifications کے لئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہاں یہ کمپیوٹرز lowest quotation دینے والے سپلائرز سے خریدے گئے۔ ان فرموں سے یونیورسٹی کے کسی ملازم کا کوئی تعلق یا رشتہ داری کے متعلق یونیورسٹی اتھارٹی کے علم میں نہ ہے۔

1995-96 میں بھرتی ایلیمنٹری ٹیچرز کے لئے

سروس سٹرکچر کا قیام

2126*۔ رانا منام اللہ خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1995-96 میں حکومت پنجاب نے ایلیمنٹری ٹیچرز E.E.T مرد

اوقاتین بھرتی کئے۔ ان ٹیچرز کی تعداد نام کو ایلیمنٹری مع تاریخ 'joining duty' گریڈ
مکمل تفصیل ضلع وار فراہم کی جائے اور ان میں ہر ایک کی موجودہ پوزیشن کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ٹیچرز کا اب تک سروس سٹرکچر نہ بنایا گیا ہے جس بناء پر یہ

اساتذہ میزبانی یو، سنڈی یو جیسی ناگزیر سہولت سے بھی محروم ہیں۔ اگر جواب
اجبات میں ہے تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

(ج) حکومت ان مرد اوقاتین ٹیچرز کے مستقبل کے بارے میں کیا منصوبہ بندی planning

رکھتی ہے۔ وضاحت سے بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے حکومت پنجاب نے سال 1995-96 میں E.E.T 20732 بھرتی کئے جن

میں سے 13577 مرد اوقاتین اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ جن کے نام، قابلیت، گریڈ
تاریخ تقرری موجودہ پوزیشن کی ضلع وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں ان کی

مستقل تقرری اور سروس رولز کے نوٹیفیکیشن جاری کر دینے گئے ہیں اور اب یہ اساتذہ
دیگر اساتذہ کی طرح تمام مراعات کے حقدار ہیں۔

(ج) جزو (ب) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی گئی ہے۔

گرلز مٹل سکول چک 221 ج۔ب میں تعینات ٹیچرز

کے متعلق تفصیلات

- 2149*، جناب محمد ثقلین انور سپرا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 221 ج۔ب تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کی آبادی 8 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس میں گرلز مٹل سکول ہے۔ جس میں پچیس تعلیم حاصل کر رہی ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں تعینات ٹیچرز ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوتیں جس کی وجہ سے پچیس سارا دن بیٹھ کر واپس چلی جاتی ہیں؟
- (ج) کیا کبھی کسی اعلیٰ افسر نے اس سکول کا وزٹ کیا ہے، تو سال 2001 سے آج تک کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا حکومت اس سکول میں تعینات ٹیچرز کو ڈیوٹی کا پابند جانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہ؟

وزیر تعلیم،

- (الف) اگرچہ یہ درست ہے کہ چک نمبر 221 ج۔ب تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کی آبادی تقریباً 8000 نفوس پر مشتمل ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ یہاں لڑکیوں کا مٹل سکول ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ چک میں لڑکیوں کا پرائمری سکول کام کر رہا ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔
- (ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مذکورہ سکول کی معلمات باقاعدگی سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

گورنمنٹ ہائی سکول 221-ج۔ب میں ہیڈ ماسٹر

اور سائنس ٹیچر کی تعیناتی

*2150، جناب محمد فظیل انور سپرا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول پک نمبر 221-ج۔ب تحصیل چنیوٹ ضلع
جھنگ کا نتیجہ ہر سال 100 فیصد ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت مذکورہ سکول میں ہیڈ ماسٹر اور سائنس ٹیچر نہیں۔
جس کی وجہ سے آئندہ سال رزلٹ اچھا آنے کی توقع نہ ہے اور طلباء کا تعلیمی نقصان
بھی ہو رہا ہے؟

(ج) اگر جزد (الف) اور (ب) کا جواب ہاں میں ہے تو کب تک اس مسئلہ کو حل کرنے کا
ارادہ حکومت رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول پک نمبر 221 ج ب تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے گزشتہ پانچ
سالوں کے نتائج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	1999	2000	2001	2002	2003
نتیجہ سکول	92.50%	85.00%	100%	64.00%	68.75%
بورڈ	46.25%	54.24%	57.63%	58.23%	49.72%

(ب) مذکورہ سکول میں ہیڈ ماسٹر کی اسامی 01-01-2002 سے سابقہ ہیڈ ماسٹر کے ریٹائر
ہونے کے باعث خالی ہے۔ جب کہ اس سکول میں سائنس ٹیچر موجود ہے اور طلباء کی
تعلیم کا نقصان نہیں ہو رہا ہے۔

(ج) تبادلوں پر قائم پابندی کے خاتمہ پر مذکورہ سکول میں ہیڈ ماسٹر تعینات کیا جاسکے گا۔

او کاڑہ میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

کے امتحانی عملہ کی تعیناتی کا مسئلہ

*2158، محترمہ انجم سلطانہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنٹرولر امتحانات انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ لاہور

نے ضلع اوکاڑہ میں بورڈ کے امتحانات لینے اور پریکٹیکل وغیرہ کی ڈیویوں لگانے کی

ذمہ داری ایک ریٹائرڈ پرائیویٹ استاد کے ذمہ لگائی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہ اپنی مرضی سے بغیر کسی میرٹ کے ڈیویوں لگاتے ہیں۔

نیک اور ایماندار کی بجائے کہتے اور بدنام افراد ان سے امتحانوں میں ڈیویوں لگوا لیتے

ہیں۔ اس طرح ضلع اوکاڑہ میں بوٹی مافیا بڑا متحرک ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ امتحانی ڈیویوں لگانا محکمہ تعلیم کے متعلقہ آفیسران E.D.O-E اور

D.E.O صاحبان کے اختیار میں ہے جو کہ ان کے اختیار میں ہونا چاہیے؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی

ہے۔ اگر نہیں تو کیوں۔ وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے۔ تاہم ضلع اوکاڑہ کے لئے ایک ریٹائرڈ سینئر ہیڈ ماسٹر جو کہ بورڈ ممبر بھی

رہ چکے ہیں کو کنڈکٹ کمیٹی کا ممبر نامزد کیا گیا ہے۔ کنڈکٹ کمیٹی تقریروں کے

سلسلے میں بورڈ حکام کی معاونت کرتی ہے۔ اس ممبر نے ضلع اوکاڑہ سے تعلق رکھنے

والے اہمی شہرت کے حامل اساتذہ کی تقرری کی تجویز دی تھی۔ جس کی تقرری

چیئرمین لاہور بورڈ نے کی اور کنٹرولر امتحانات نے ان کو امتحانی مراکز الاٹ کئے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ مروجہ طریقہ یہ ہے کہ پہلے درخواستیں طلب کی جاتی ہیں اس کے بعد

کنڈکٹ کمیٹی کے ممبران تقرری کی حشرات کرتے ہیں اور پھر تقرری نامے

(Likely To be Appointed) جاری کئے جاتے ہیں۔ رضامندی موصول ہونے

کے بعد مجاز حکام لاہور بورڈ (Place of Posting) اور رہائش کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو امتحانی مراکز الٹ کرتے ہیں۔ اہمائی کوشش کی جاتی ہے کہ اہمی شہرت رکھنے والے اساتذہ کی تقرری کی جائے۔ تقرری سے قبل پولیس ڈیپارٹمنٹ (سپیشل برانچ) سے ان کے کردار کی تصدیق کروائی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ امتحانی ڈیویوں لگانا محکمہ تعلیم کے آفیسران E.D.O(E) اور D.E.O کا کام ہے۔ بلکہ یہ اختیار بورڈ کے حکام کا ہے۔ جو یہ کام کنڈکٹ کمیٹی کے ممبران کے تعاون سے سرانجام دیتے ہیں۔ جن کی منظوری جناب چیئرمین دیتے ہیں۔

(د) اوپر دیئے گئے جواب سے واضح ہے کہ امتحانی ڈیویوں لگانا بورڈ حکام کا اختیار ہے۔ کنڈکٹ کمیٹی کے ممبران صرف معاونت کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ مزید برآں پرائمن اور تاجاٹرز ڈرائنگ سے پاک امتحانات کے انعقاد کو یقینی بنانے کے لئے فیڈ سے مقرر کردہ بورڈ کے موبائل انسپکٹر E.D.O(E) و دیگر افسران امتحانی مراکز کا معائنہ کرتے ہیں۔

حکومت پنجاب محکمہ تعلیم کے امتحانات کی مانیٹرنگ کے لئے صوبائی سطح پر ایک مانیٹرنگ سیل بھی قائم کیا ہوا ہے۔ سیل کے مقرر کردہ سپیشل چیکنگ سکوآڈ surprise visit کے ذریعے امتحانات کی مسلسل مانیٹرنگ کرتے ہیں۔ کسی بھی بے قاعدگی پر فوری کارروائی کی جاتی ہے۔ ضلع اوکاڑہ کے کسی امتحانی ایپر کیٹل مرکز سے کسی بے قاعدگی کی اطلاع نہیں ملی۔

زکوٰۃ فنڈ سے موراسکالر شپ کا غیر قانونی اجراء

*2161، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ موراسکالر شپ کے نام پر گورنمنٹ C.M پر انٹری سکول طازی منارہ (شیخوپورہ) کو مبلغ 42,300 روپے زکوٰۃ فنڈ سے بذریعہ چیک نمبر B-401474 مورخہ 12-3-2003 کو دینے گئے تھے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے 42,300 روپے کا متذکرہ چیک صرف ایک ہی سکول میں مورسکلار شپ کے نام پر دیا جانا قانوناً غلط ہے؟
- (ج) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اثبات میں ہے تو متذکرہ سکول میں اتنی بڑی رقم کون کون سی کلاس کے کن کن بچوں (طالب علموں) میں تقسیم کی گئی؟ ان کے نام 'ولدرت' کلاس اور مستقل چٹا جات کی تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

- (ب) 900 روپے فی طلبہ کے حساب سے 47 طالبات کو اسکالرشپ کی ادائیگی کے لئے چیک جاری کیا گیا جو کہ قانوناً غلط نہ ہے۔
- (ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیالکوٹ میں عرصہ تین سال سے زائد ایک

ہی جگہ تعینات A.E.Os کی تفصیل

*2189، چودھری ممتاز علی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) سیالکوٹ میں تعینات اے۔ای۔اوز کے نام 'ولدرت' 'حمدہ' 'گریڈ' موجودہ جگہ تعیناتی از عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان میں سے کتنے اے۔ای۔اوز عرصہ چار سال سے اس ضلع میں تعینات ہیں۔ ان کے نام 'ولدرت' 'حمدہ' 'گریڈ' موجودہ جگہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا تین سال سے زائد عرصہ سے تعینات ایک ہی جگہ پر A.E.Os قانون اور پالیسی کے تحت تعینات رہ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو ان کو ٹرانسفر کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان میں سے کئے A.E.Os چار سال پورے کرنے کے بعد ٹرانسفر ہونے مگر انہوں نے پھر اٹرو سوخ کی وجہ سے اپنے ٹرانسفر کینسل کروائے۔ کیا حکومت کے قواعد اور پالیسی کے تحت چار سال پورے کرنے کے بعد دوبارہ پھر اسے۔ ای۔ او۔ تعینات ہو سکتے ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) حاصل رکن اسمبلی کی جانب سے سوال کئے جانے کی تاریخ کا وقت سیکورٹ میں تعینات اسے۔ ای۔ او۔ کے نام، ولایت، عہدہ، گریڈ، موجودہ جگہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سیکورٹ میں تعینات ایسے اسے۔ ای۔ او۔ جو عرصہ چار سال سے اس ضلع میں تعینات ہیں۔ ان کے نام، ولایت، عہدہ، گریڈ، موجودہ جگہ تعیناتی اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومتی پالیسی کے مطابق اسے۔ ای۔ او۔ عموماً ایک جگہ پر تین سال تک تعینات رہ سکتے ہیں۔ تاہم تبادلوں پر پابندی کے باعث ان کو ٹرانسفر نہ کیا گیا۔

(د) ایسے ایسی اسے۔ ای۔ او۔ جو چار سال کا عرصہ پورا کر چکے ہیں اور دوبارہ اسے۔ ای۔ او۔ کی پوسٹ پر تعینات ہونے ہیں ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ عرصہ چار سال مکمل کرنے کے بعد دوبارہ بطور اسے۔ ای۔ او۔ تعیناتی حکومت کی صوابدید ہے۔

کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچرارز سے امتیازی رویہ اور اس کا تدارک

*2202، جناب امتیاز احمد لالی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ستمبر 2002 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کی وساطت سے کنٹریکٹ پر تعینات کئے

گئے 1500 لیکچرارز کے مستقبل کے بارے میں حکومت پنجاب کی کیا بنیادی پالیسی

ہے؟

- (ب) کیا ان ملازمین کی تعیناتی کے وقت ان سے پریکٹس کے مطابق تعیناتی کی جگہ کے بارے میں رائے لی گئی تھی۔ اگر نہیں تو کیا ان کے تبادلوں کے بارے میں یا re-adjustment کے سلسلہ میں کوئی پالیسی حکومت کے زیر غور ہے تاکہ دور دراز مہلات پر تعینات لوگ اپنے گھروں کے نزدیک ایڈجسٹ کئے جاسکیں؟
- (ج) اب جبکہ ایڈہاک لیکچرارز کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ریگولر کیا جا رہا ہے۔ تو کیا ان ملازمین کو ریگولر کرنے کی کوئی سکیم یا پالیسی بنائی جا رہی ہے جو کہ پہلے سے ہی پبلک سروس کمیشن کی وساطت سے تعینات کئے گئے ہیں؟
- (د) کیا ان ملازمین کو BS-17 کی مکمل تنخواہ مع الاؤنسز و دیگر سہولیات جو کہ اس سکیل کے اسی محکمہ میں دوسرے ملازمین کو حاصل ہیں دی جا رہی ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وضاحت کریں؟
- (ہ) کیا ان ملازمین کو بھی ریٹائرمنٹ کی سہولیات اور فوائد از قسم پینشن، گریجویٹیشن اور جی۔ پی فنڈ وغیرہ دینے جائیں گے یا نہیں؟

وزیر تعلیم:

- (الف) کنٹریکٹ پر تعینات کئے گئے لیکچرارز کے مستقبل کے بارے میں فی الحال کوئی پالیسی زیر غور نہیں ہے۔
- (ب) تعیناتی کی جگہ کے بارے میں رائے لینے کی ضرورت تھی۔ کیونکہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اشتہار میں ہی واضح طور پر بیان کر دیا گیا تھا کہ کن کن اضلاع میں کس کس مضمون کی کتنی اسامیاں موجود ہیں اور ان مشہر اسامیوں پر تقرری کے لئے ہی امیدواران نے اپنی درخواستیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں جمع کرائی تھیں۔ جہاں تک ان لیکچرارز کے تبادلے کا تعلق ہے۔ وہ ان کے مہلے کی شرط نمبر 9 کے تحت جس کو وہ تحریری طور پر قبول کر چکے ہیں۔ ممکن نہیں۔

- (ج) ایذاک لیکچرارز کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے حکم کے تحت ریگولر کیا جا رہا ہے۔ پنجاب سول سرونٹ ایکٹ 1974 کے سیکشن (II)(B)(1)2 کے تحت کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جانے والے ملازمین 'سرکاری ملازمین' (یعنی سول سرونٹ) کے زمرے میں نہیں آتے لہذا ان کو ریگولر کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔
- (د) ان لیکچرارز کو ماہانہ -6210 روپے تنخواہ دی جا رہی ہے جو BS-17 کی بنیادی تنخواہ ہے۔ اس کے علاوہ ان کی تنخواہ میں -4651 روپے کی سالانہ انکریمنٹ لگائی جاتی ہے اور -3201 روپے سفر خرچ کے بھی دیئے جاتے ہیں۔
- (ه) چونکہ یہ سرکاری ملازمین کے زمرے میں ہی نہیں آتے لہذا ان کو ریٹائرمنٹ کی سہولیات نہیں دی جاسکتیں۔

پی۔ پی۔ 92 گوجرانوالہ انٹرو ڈگری کالج (ہوائی اگرنز)

اور سٹاف کی تفصیل

- *2218، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) حلقہ پی۔ پی۔ 92 گوجرانوالہ میں انٹر کالج اور ڈگری کالج برائے طلباء و طالبات کی کل تعداد کتنی ہے؟
- (ب) متذکرہ کالج میں اساتذہ کی تعداد سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

- (الف) حلقہ پی۔ پی۔ 92 گوجرانوالہ میں صرف گورنمنٹ ڈگری کالج برائے عواتین گوجرانوالہ سنی واقع ہے۔
- (ب) مندرجہ بالا کالج میں اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے۔

تعداد منظور شدہ اسمبلیاں	تعداد تعینات	اسمبلیاں
1- پرنسپل گریڈ 19	01	-
2- اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ 18	06	04
3- لیچرار گریڈ 17	34	30
4- لائبریرین گریڈ 16	01	01

یو۔سی 39 تا 42 گوجرانوالہ ہائی سکولز (بوائز اگرنز)

اور سٹاف کی تفصیل

*2219، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یونین کونسل نمبر 39، 40، 41 اور 42 گوجرانوالہ میں اپنی سکولز برائے طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سکولز میں تعینات اساتذہ کی تعداد کیا ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ یونین کونسلز کے سکولز میں فراہم کردہ سہولیات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

(الف) یونین کونسلز 39 تا 42 گوجرانوالہ میں مندرجہ ذیل صرف تین (3) گرنڈ ہائی سکول واقع ہیں جبکہ ان یونین کونسلز میں کوئی بوائز ہائی سکول نہ ہے۔

یونین کونسل نمبر	نام سکول
39	-
40	گورنمنٹ مسلم ماڈل گرلز H/S نوجسرہ روڈ، گوجرانوالہ
41	گورنمنٹ ماہک بی بی گرلز H/S گوجرانوالہ
42	گورنمنٹ مدرسہ البنات H/S گوجرانوالہ

(ب) متذکرہ سکولز میں اساتذہ کی تعداد درج ذیل ہے۔

گورنمنٹ مسلم ماڈل گریزہائی سکول نوشہرہ روڈ، گوجرانوالہ (یونین کونسل 40)

Vacant	PTC	PET	SV	AT	EST	SST	SST	ESE	HM	
				05	01	04	09	-	-	01

(Arts) (Sc)

Total Sanctined

20 20

گورنمنٹ حاکم بی بی گریزہائی سکول گوجرانوالہ (یونین کونسل نمبر 41)

Vacant	PTC	PET	SV	AT	EST	SST	SST	ESE	HM	
		08	-	-	01	02	03	-	01	01

(Arts) (Sc)

Total Sanctined

16 16

گورنمنٹ مدرسۃ البنات گریزہائی سکول گوجرانوالہ (یونین کونسل نمبر 42)

Vacant	PTC	PET	SV	AT	EST	SST	SST	ESE	HM	
	02	10	01	01	01	09/11	05	02	-	01

(Arts) (Sc)

Total Sanctined

32 34

(ج) یونین کونسلز 40 تا 42 میں واقع گریزہائی سکولز میں بجلی، پانی، فریج، ٹیلی فون سائٹس

لیبارٹری اور بجلی کے پنکھوں کی سہولیات دستیاب ہیں۔

دفتر ڈپٹی ڈی ای او ایجوکیشن (مردانہ) علی پور مظفر گڑھ

کے سٹاف کی تفصیلات

*2222، محترمہ شہناز سلیم ملک، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ تعلیم دفتر ڈبئی۔ ڈی۔ ای۔ او (مردانہ) علی پور ضلع مظفر گڑھ میں تعینات ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین تین سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ سے تعینات ہیں۔ تفصیل فراہم کریں؟

(ج) حکومت کے قواعد اور واضح پالیسی کے مطابق ایک ملازم زیادہ سے زیادہ کتنے عرصہ تک ایک ہی دفتر میں تعینات رہ سکتا ہے؟

(د) ان میں سے کتنے افراد اپنے ہوم ڈسٹریکٹ اور ہوم تحصیل میں تعینات ہیں۔ نام مع ولدیت تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف کن کن بنا پر محکمہ انکوائریاں ہوئی ہیں یا ہو رہی ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) محکمہ تعلیم دفتر ڈبئی۔ ڈی۔ ای۔ او (مردانہ) علی پور مظفر گڑھ میں تعینات ملازمین کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، تاریخ تقرری اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شاہ نام	ولدیت	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	تاریخ تقرری	عرصہ تعیناتی دفتر
1- ارشد محمود نصرت	نصرت اللہ مرحوم	ہیڈ کوارٹر	15	میٹرک	25-10-75	دوسل 410
2- محمد اعجاز انبی	الفرید خان	سینئر کوارٹر	7	بی۔ اے (سی بی)	26-08-82	دوسل 410
3- چودھری میرا ام	نذیر ام	جوئیر کوارٹر	5	میٹرک	02-05-88	ایک سال 47
4- شیخ ارشد علی شاہ	شیخ نور محمد	جوئیر کوارٹر	5	ایم۔ اے	02-05-88	دوسل 44
5- ملک شاہ حسین	محمد صادق	جوئیر کوارٹر	5	میٹرک	31-12-90	دوسل
6- غلام فرید	مقبول ام	ناٹب کھمد	2	ڈل	08-01-74	16 سال ایک لہ
7- محمد شفیع	امام بخش	درجہ چھام	2	پرائمری	01-09-79	23 سال 410
8- محمد احسن	فیض بخش	ناٹب کھمد	2	میٹرک	30-08-96	16 سال 48
9- محمد راشد	کاشی سار	درجہ چھام	1	پرائمری	26-10-2000	دوسل 47

- (ب) عرصہ تعیناتی جزو (الف) کے جواب میں تحریر کر دیا گیا ہے۔
- (ج) ایک مقام پر عرصہ تعیناتی عموماً تین سال ہوتا ہے۔
- (د) تمام ملازمین اپنی ہوم تحصیل اور ہوم ڈسٹرکٹ میں تعینات ہیں۔
- (ہ) ان میں سے کسی اہلکار کے خلاف کوئی حکمانہ انکوائری ہوئی ہے اور نہ ہی پوری ہے۔

ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم علی پور، مظفر گڑھ کے کوائف

اور سروس ریکارڈ

*2223، محترمہ شہناز سلیم ملک، کیا وزیر تعلیم ازراہ توازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ارشد محمود نصرت، ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم علی پور ضلع مظفر گڑھ کب اور کس حیثیت سے بھرتی ہوا۔ اس کی تعلیمی قابلیت، نام، ولدیت اور ڈومی سائل کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) بھرتی ہونے سے آج تک اہلکار موصوف کس کس جگہ اور کس کس حیثیت سے فرمائش سرانجام دے چکا ہے اور علی پور ضلع مظفر گڑھ میں کب سے تعینات ہے؟

(ج) بھرتی ہونے سے آج تک اہلکار موصوف نے اپنی جائیداد کے جو گوشوارے جمع کرائے، ان کی تفصیل فراہم کی جائے۔ بھرتی کے وقت اہلکار موصوف کی جائیداد کتنی تھی اور اب کتنی ہے۔ تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا بھرتی کے وقت اہلکار موصوف کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کرائی گئی تھی۔ تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔ اگر تصدیق نہیں کرائی تو وجوہات بیان کریں نیز اس کے ذمہ دار افسران کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی بیان فرمائیں؟

(ہ) اہلکار موصوف جب بھرتی ہوا تو کیا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ تو اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائیں؟ اس اشتہار کے سلسلہ میں جو درخواستیں آئیں ان کے نام پتا، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل کی تفصیل فراہم کریں؟

(و) بھرتی سے آج تک اہلکار موصوف نے جو سرکاری فٹرز استعمال کئے ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) ارشد محمود، نصرت مورخہ 25-10-1975 کو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ضلع مظفر گڑھ کے دفتر میں بطور جونیئر ٹیکہ بھرتی ہوا۔ اس کی تعلیمی قابلیت میٹرک 'ولایت نصرت اللہ اور ڈوبیساہل ضلع مظفر گڑھ کا ہے۔

(ب) مذکورہ اہلکار کی سابقہ تعیناتیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جب کہ علی پور ضلع مظفر گڑھ میں اس کی تعیناتی 25-08-1998 سے ہے۔

(ج) بھرتی کے وقت اس اہلکار کے نام کوئی جانیداد نہ تھی۔ مورخہ 13-11-1986 کو اس نے 10 مرلہ زمین خریدی جس پر اب مکان تعمیر شدہ ہے۔ اس کے علاوہ 10 کنال موروثی زرعی زمین اس کے نام منتقل ہوئی۔ مذکورہ اہلکار کی آمدن گوچارہ جمع کروانے کی حد سے کم ہے۔ جس کے باعث گوچارے جمع نہ کروائے گئے۔

(د) مذکورہ اہلکار کی ابتدائی تقرری کے آرڈر 1975ء میں ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن ملتان سے جاری ہونے تھے۔ اس وقت اسلام کی تصدیق نہ کرانی جاتی تھی تاہم ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن ملتان کے اس وقت کے ڈپٹی ڈائریکٹر جناب صدر امام نے مذکورہ اہلکار کے کاغذات کی پڑتال کی تھی۔

(ه) مذکورہ اہلکار کی بھرتی کے لئے کسی اخبار میں اشتہار نہیں دیا گیا تھا۔

(و) اہلکار نان گریڈ ملازم ہے اور سرکاری فٹرز کا استعمال اس کے دائرہ اختیار میں نہ ہے۔

اجالا پراجیکٹ کے اغراض و مقاصد، سنٹرز اور سٹاف کی تفصیلات

2239*، جناب غلام حیدر باری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ اجالا پراجیکٹ کے تحت تحصیل جڑانوالہ میں 22000 خواتین کو خواندہ بنایا گیا ہے؟
- (ب) مذکورہ تحصیل میں اجالا پراجیکٹ کے زیر اہتمام چھنے والے سنرز اور اساتذہ کے نام کیا ہیں اور ان کی موجودہ حیثیت کیا ہے؟ نیز اجالا پراجیکٹ کو کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اس کا کریڈٹ کس کو جاتا ہے؟
- (ج) تحصیل جڑانوالہ میں مزید چار پانچ گنا خواتین ایسی ہیں جو اجالا یا اسی طرح کے کسی اور پروگرام سے مستفید ہونا چاہتی ہیں؟
- (د) کیا حکومت اجالا پراجیکٹ کو پورے صوبے کی حد تک پھیلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ه) اجالا پراجیکٹ کا آغاز کتنی مالیت سے کیا گیا ہے اور اس کی تکمیل تک کتنے لوگوں کو خواندہ کیا گیا؟
- (و) کیا اس پراجیکٹ میں کوئی بچت ہوئی اور اگر ہوئی ہے تو حکومت اس بچت کو کس انداز میں خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس پراجیکٹ کی کامیاب تکمیل کے بعد اس میں شامل ملازمین اور کرز کا مستقبل کیا ہو گا؟

وزیر تعلیم

- (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔
- (ب) تحصیل جڑانوالہ میں اجالا پراجیکٹ کے زیر اہتمام چھنے والے سنرز اور اساتذہ کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اجالا پراجیکٹ کو بھرپور کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اس کا کریڈٹ حکومت پنجاب کو جاتا ہے۔
- (ج) جی ہاں درست ہے۔
- (د) حکومت صوبہ بھر میں خواندگی کے فروغ کے لئے بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ موجودہ مالی سال کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت صوبہ بھر میں 4216 لٹریسی

سنرز شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ اجالا پراجیکٹ سے حاصل کردہ تجربہ کی رہنمائی میں ان سنرز کا اجرا کیا جائے گا۔

(۵) اجالا پراجیکٹ کا آغاز جون 2001 میں مختص شدہ 115.085 ملین سے ہوا۔ اس کی تکمیل تک 174306 لوگوں (رزز) کو کامیابی سے خواندہ کیا گیا۔

(۶) اس پراجیکٹ کے لیے 115.085 ملین کی رقم مختص کی گئی جب کہ کل رقم 106.520 ملین روپے جاری کی گئی۔ جس میں سے پراجیکٹ 89.329 ملین روپے سے کامیابی سے پیہ تکمیل کو پہنچا۔ اس طرح مختص شدہ رقم سے 25.756 ملین روپے بچے۔ اس وقت پراجیکٹ مکمل ہو چکا ہے۔ اس پراجیکٹ کے لیے جڑوقتی اکثریت صاف بھرتی کیا گیا تھا جو پراجیکٹ کے ختم ہونے پر فارغ ہو چکا ہے۔

SO(S.III) محکمہ ایجوکیشن سول سیکرٹریٹ

کے رویہ سے پیدا شدہ مسائل

*2294، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایجوکیشن پنجاب سول سیکرٹریٹ میں تعینات سیکشن آفیسر

(سکولر III) محمد جعفر بھٹی کے آفس میں انتہائی ضروری اور فوری نوعیت کے معاملات کی

ہزاروں فائلیں عرصہ تقریباً پانچ چھ ماہ سے اتوا کا شکار ہیں۔ جس کی وجہ سے دور دراز

کے شہروں علاقوں سے آنے والے لوگوں کو لاہور میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا

ہے؟

(ب) اگر جہاں کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت S.O(S.III) جعفر بھٹی کو فوری طور پر

تبدیل کر کے کسی نئے S.O کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب

تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم:

- (الف) سیکشن آفیسر، محمد جعفر بھٹی کی disposal خرابی کی بناء پر کم تھی سیکشن میں کام بھی بہت زیادہ تھا جس سے کچھ لوگوں کو مشکلات پیش آئیں؟
- (ب) متعلقہ سیکشن آفیسر کو خرابی صحت کی بناء پر تبدیل کر کے دوسرے آفیسر کو چارج دے دیا گیا ہے اور جو ڈاک التواء میں ہے اسے جلد از جلد قانون اور قاعدے کے مطابق منطابا جا رہا ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں ہائی سکولوں (بوائز) کا مسئلہ

*2299، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ جامع سکول گوجرانوالہ کی عمارت میں بی گورنمنٹ F.D اسلامیہ بانی سکول قائم کیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو اس کی کیا ضرورت تھی اور سکول کی عمارت اور ہاسٹل کسی اور ادارہ کے لئے استعمال کرنے کی وجوہت کیا ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر کے اندر تین بوائز ہائی سکول 'F.C ہائی سکول' گورنمنٹ پبلک ہائی سکول اور گورنمنٹ F.D ہائی سکول جو صرف 100 طلباء کی تعداد والے سکول ہیں وہ شہر کے وسط میں ہیں؟
- (ج) اگر جزی (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا گورنمنٹ گوجرانوالہ شہر کی نئی آبادیوں میں نئے سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہت ہیں؟
- (د) کیا گورنمنٹ F.D ہائی سکول کو گوجرانوالہ ہائی پاس یا نئی آبادیوں میں منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم:

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ جامع ہائی سکول کے ہاسٹل کی عمارت میں گورنمنٹ ایف ڈی ماڈل ہائی سکول گوجرانوالہ کو شفٹ کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ ایف ڈی ماڈل ہائی سکول 229/B پانڈنی چوک ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ کرائے کی عمارت میں 01-10-72 سے چل رہا تھا۔ مورخہ 04-04-01 کو سکول کی کرائے کی عمارت اس کے مالک کے مطالبے پر علی کر کے مذکورہ سکول کو جامع ہائی سکول گوجرانوالہ کے ہاسٹل کی عمارت میں منتقل کیا گیا۔

(ب) یہ درست ہے کہ شہر میں موجود گورنمنٹ ایف سی ہائی سکول کی تعداد 80 ہے تاہم گورنمنٹ ایف ڈی ماڈل ہائی سکول میں طلباء کی تعداد 198 اور گورنمنٹ پبلک ہائی سکول میں طلبہ کی تعداد 127 ہے۔

(ج) اس وقت گوجرانوالہ کی چھ آبادیوں میں ہائی سکول موجود ہیں۔ تاہم گوجرانوالہ شہر میں صحیر پادک نوجہرہ روڈ اور غلام حسین پارک جی ٹی روڈ 2 میں نئے گرلز سکولوں کے اجراء کی تجویز ضمنی حکومت کے زیر غور ہے۔

(د) گوجرانوالہ ہائی پاس یا نئی آبادیوں کے کینوں سے شامل ایسا کوئی مطالبہ موصول نہ ہوا ہے۔ مطالبہ موصول ہونے پر جائزہ لیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

میٹرک بورڈز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے پرائیویٹ

سکولوں کے طلباء کی تفصیل

273. محترمہ شائین عتیق الرحمان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) سال 2003 سے آج تک پنجاب کے پرائیویٹ سکولوں سے امتحان دینے والے کتنے طالب علموں نے میٹرک بورڈ کے امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کی؟
- (ب) پرائیویٹ سکولوں کے ایسے طلباء کے نمبروں کا اندراج M.O.Ex, E.M.I.S میں کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر تعلیم،

- (الف) سال 2003 سے آج تک پنجاب کے پرائیویٹ سکولوں سے میٹرک کے امتحان میں نمایاں پوزیشن لینے والے طالب علموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سالانہ امتحان 2004	سالانہ امتحان 2003	نام بورڈ
4	3	بہاولپور
8	2	ڈی۔جی۔غان
8	6	فیصل آباد
5	2	گوجرانولہ
5	6	لاہور
4	6	ملتان
5	5	راولپنڈی
3	2	سرگودھا

- (ب) پنجاب اسمبلی سنٹر اپنے ڈیپارٹمنٹ میں امتحانی بورڈوں میں طلبہ کی پوزیشنوں کے متعلق ریکارڈ کا اندراج نہیں کرتا تھا۔ جسے اب 2004 سے درج کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔

محترمہ صبا صادق، جناب سیکرٹری میں ایک ذاتی تجربہ آج آپ کی خدمت میں اور اس معزز ایوان کی خدمت میں رکھنا چاہوں گی۔ یہ برسوں کی بات ہے کہ میرے گھر میں خواتین نے ذاتی طور پر ذہنی کی واردات کو ناکام بنایا۔ جس کی اطلاع فوری طور پر علاقہ کے پولیس سٹیشن میں دی گئی۔ مجھے جب اطلاع ملی کہ یہ واردات ہوئی ہے۔ کل پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس تھا۔ میں اس معزز اسمبلی کے ایوان میں یہ بات بتا رہی ہوں کہ میں نے جناب ڈی۔ پی۔ او صاحب سے لے کر ہر آفیسر کو تلاش کیا اور ان کو معاف دیا اور جب میں ہر جگہ سے ناکام ہو گئی تو پتا چلا کہ تمام آفیسرز

وزیر اعلیٰ صاحب کی میٹنگ میں مصروف ہیں۔ صبح دس بجے سے لے کر تین بجے تک کوئی آئیسر لاہور میں موجود نہیں تھا۔ میں علاقہ کے ایس۔ ایچ۔ او کے پاس گئی اور میں نے ان کو -----
جناب سیکرٹری، اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس کی کارروائی آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلے پر ہاؤس کی کارروائی نماز مغرب کے لئے آدھے گھنٹے کے لئے ملتوی کر دی گئی)
(وقفہ نماز کے بعد جناب ڈپٹی سیکرٹری پانچ بج کر 52 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رپورٹیں

(جو ایوان میں پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب محمد ایوب خان سلیڈرا مجلس قائمہ برائے انڈسٹری، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ آپ براہ مہربانی تشریف رکھیں میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی سلیڈرا صاحب!

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ

کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب محمد ایوب خان سلیڈرا، جناب سیکرٹری! میں The Punjab Consumer

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، Protection Bill 2004, Bill No 30 of 2004 کے بارے میں

کلاس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔
(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب جناب فیصل حیات جواز مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ انیٹرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ انیٹرز

کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب فیصل حیات جواز، جناب سپیکر! میں The Punjab Heritage Foundation میں Bill 2004, bill No 22 of 2004 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ انیٹرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق نمبر 37، 23 اور 116 کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

تحاریک استحقاق نمبر 23، 37 اور 116 کی

رپورٹوں کا پیش کیا جانا

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق نمبر 23 پیش کردہ چودھری اصغر علی گجر ایم۔ پی۔ اے، تحریک استحقاق نمبر 37 پیش کردہ چودھری محمد اشرف کبوا ایم۔ پی۔ اے اور تحریک استحقاق نمبر 116 پیش کردہ محترم پروین سکندر گل ایم۔ پی۔ اے کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئی)

محترمہ صباہ صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ صباہ صادق، شکریہ جناب سپیکر! میں وقفہ نماز کی وجہ میں اپنی بات پوری نہ کر سکی تھی۔ جناب سپیکر! پرسوں میرے گھر میں ڈکیتی کی واردات کو گھریلو خواتین نے اپنی دانشمندی اور عقل استعمال کرتے ہوئے ناکام بنایا اور ٹھیک پانچ دن پہلے وہی دو نھب پوش لوگ آنے اور گھر پر موجود بچے سے ہینل کابٹ مار کر اس کا موبائل پھین کر لے گئے۔ کل پبلک اکاؤنٹس کمیشن کی میٹنگ کے بعد میں نے تمام اعلیٰ پولیس افسران کو تلاش کیا اور وہاں پر بینکات بھجوزے کہ میرے گھر پر واردات کی ایک کوشش کی گئی جس کو ناکام بنایا گیا اور مجھے شہ ہے کہ چند لوگ کسی ملائے کے لئے اپنی تیاری کر رہے ہیں۔ جب مجھے کہیں سے کوئی response آیا تو میں علاقے کے ایس۔ ایچ۔ او کے پاس بذات خود گئی اور ان کو جا کر بتایا کہ ہمارے ساتھ دو تین مرتبہ یہ واردات ہوئی ہے جس کی آپ کو اطلاع کی گئی مگر اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ میں آج تک پولیس والوں کی فطرت ہوں کہ وہ آئیں اور آ کر تفتیش کریں کیونکہ یہ ایک معمولی واقعہ نہیں ہے۔ میں وزیر قانون صاحب کی توجہ امن و امان کی صورت حال کی طرف مبذول کرواتے ہوئے آپ اور اس ہاؤس کے توسط سے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ بلند و بالا اور بانگ دہلی یہ کہا جاتا ہے کہ ملک میں امن و امان کی صورت حال بہت بہتر ہے۔ میں اپنی محال آپ کے سامنے رکھتے ہوئے جبکہ میں نے تمام اعلیٰ افسران کو خبر دی، میں خود تقاضے گئی ہیں، اپنا تعارف کرایا تو وہ شخص کہ جس کی کوئی شناخت نہیں جو پاکستان کا ایک عام شہری ہے، درخواست اس کے ساتھ اگر کوئی وقوعہ ہو جانے تو اس کی داد رسی کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ اس واقعہ پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنا کر اس کی تفتیش کی جانے کہ انہوں نے اس معاملے کو اتنا light کیوں لیا؟ اگر درخواست کوئی وقوعہ سرزد ہو جانے تو تب انہوں نے آ کر معمولی کارروائی کرنی ہوتی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائیں اور معاملے کی تحقیقات کرائی جانے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، محترم یہ مسئلہ سپیشل کمیشن کے قابل نہیں ہے۔ میں سب سے جملے تو آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے بڑی ہمت سے اس کو counter کیا اور ساتھ ہی میں وزیر قانون صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں وہ نوٹس لیں۔ آپ وزیر قانون صاحب کو ان کے پیپر میں مل لیں وہ آپ کے اس مسئلہ کا فوراً کوئی حل ڈھونڈیں گے۔ اس کے باوجود بھی اگر کچھ نہیں ہوتا تو پھر آپ اس مسئلے کو دوبارہ اٹھا سکتی ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کو لیتے ہیں۔ نوٹس نمبر 250 سید احسان اللہ وقاص اور ارشد محمود بگو صاحب کا ہے۔

سیالکوٹ مسجد میں دھماکے سے قیمتی جانوں

کے نقصان پر حکومتی کارروائی و اقدامات

سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ایک موقر روزنامہ کی جرمورخ 2-1 اکتوبر 2004 کے مطابق کیا یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں راجہ روڈ کے تھلڈ رنگ پورہ کی حدود میں واقع مسجد زینبیہ میں نماز جمعہ کے خطبے کے دوران ہونے والے خودکش بم دھماکے میں 30 افراد جاں بحق اور 50 سے زائد زخمی ہو گئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر شوکت حسین نقوی اور ایک ریٹائرڈ گریڈنگر بھی شامل ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کی تاجر تنظیموں نے مرنے والوں کے سوگ میں مکمل شہر ڈاؤن کا اعلان کر دیا ہے اور مشتعل مظاہرین نے سڑکوں کو بلاک کر دیا۔ علاقے میں شدید کشیدگی پائی جاتی ہے اور صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے فوج طلب کر لی گئی؟

(ج) اگر جڑ پٹنے بلا کا جواب اجابت میں ہے تو واقعہ کی سنگینی کے پیش نظر کیا حکومت اس وقت کی غیر جانب دارانہ جوڈیشل انکوائری ہائی کورٹ کے جج صاحب سے کرانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟ نیز حکومت نے اس قسم کے گھنٹانے اور اندوہناک واقعات کو روکنے اور لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ یکم اکتوبر 2004 کو سیالکوٹ میں زینبیہ مسجد میں خودکش دھماکہ ہوا تاہم دھماکے میں شہید ہونے والوں کی تعداد 29 جبکہ زخمی ہونے والی کی تعداد 56 ہے اور خودکش بم دھماکہ کرنے والا بھی ہلاک ہوا۔ ان شہید ہونے والوں میں آزاد کشمیر قانون ساز اسمبلی کے سابق ڈپٹی سپیکر شوکت حسین نقوی بھی تھے۔ تاہم شہید ہونے والوں میں کوئی بھی ریٹائرڈ بریگیڈیئر نہ تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ جاہر تنظیموں نے شہداء کے سوگ میں اور اس وقوعہ کے خلاف بطور احتجاج دکانیں بند رکھیں اور امن و امان کی بحالی کے لئے فوج طلب کرنا پڑی۔

(ج) اندراج مقدمہ کے بعد تفتیش کے لئے نہیں تشکیل دی گئی ہیں جو ہر پہلو سے مقدمہ ہذا میں تفتیش عمل میں لاری ہیں۔ اس سلسلے میں بعضہ ایجنسیوں کے ساتھ تفتیشی ٹیموں کے مکمل روابط ہیں۔ سر دست بادی النظر میں یہ دہشت گردی کا واقعہ ہے جس میں فرقہ واریت کا عنصر فی الحال مفقود ہے چونکہ مبینہ دہشت گرد بھی دھماکہ میں ہلاک ہو چکا ہے اس لئے اس دہشت گردی کے پیچھے کارفرما عناصر کا پتہ چلایا جانا مفقود ہے جو تفتیشی ٹیمیں ذمہ داری سے پوری کوشش کر رہی ہیں۔ اس ضمن میں آئندہ ایسے کسی ممکنہ وقوعہ کی روک تھام، دوران ادائیگی ناز لوگوں کی جان کے تحفظ کے لئے مساجد اور امام بارگاہوں میں بوقت نماز مقامی مساجد کی جانب سے اور مقامی انتظامیہ کے تعاون سے تعینات گارڈز اور میٹل ڈیٹیکٹرز کے علاوہ پولیس ملازمین بھی تعینات کئے جاتے

ہیں جو پوری طرح کچس رہ کر ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ ایس۔ ایچ۔ اوز اور ڈی۔ ایس۔ بیڑ بھی اپنے اپنے علاقہ کی مساجد کو مسلسل بوقت نماز چیک کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں موٹر سائیکل سکواڈ ڈسٹرکٹ کی سطح پر تشکیل دیے گئے ہیں جو ہمہ وقت گشت کرتے اور مشکوک افراد کی چیکنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جواب آج سے کافی عرصہ پہلے دیا گیا تھا لیکن آج جب میں اس کال ایڈیشن نوٹس کی بریفنگ لے رہا تھا تو اس میں کچھ مزید حقائق مقامی پولیس کی طرف سے سامنے آنے ہیں کہ مورخہ 27-10-2004 کو قبر کشائی کے لئے مقامی پولیس نے درخواست بعدالت جناب علاقہ مجسٹریٹ دی۔ جس کی ان کو اجازت ملی اور 29-10-2004 کو علاقہ مجسٹریٹ کی موجودگی اور ایڈیشنل ایم ایس 'اے۔ آئی۔ ایم ہسپتال اور ایک میڈیکل آفیسر جو اسے آئی ایم ہسپتال سیالکوٹ سے متعلقہ تھے، کی موجودگی میں مشکوک فرد جس کے متعلق عام طور پر دہشت گرد کا تاثر تھا اور جس نے اپنے بدن کے ساتھ آتشگیر مادہ باندھ رکھا تھا۔ ان تمام افراد کی موجودگی میں DNA sample لئے گئے اور ان کو C.B.M Forensic Services Science Laboratory, Lahore میں بھیجا گیا۔ اس کے بعد ہم نے ایک سیکنج بنانے کے لئے جو بھی متعلقہ شخص کی میت سے 'اس کے مختلف حصوں کو اکٹھا کر کے طے انہیں بیرون مالک بھجویا کہ ان کو جوڑ کر اکٹھا کر کے ایک سیکنج بنایا جائے لیکن اس کے results اتنے حوصلہ افزا نہیں تھے لیکن اب پھر دوبارہ کچھ مزید اجزا بھیجے گئے ہیں۔ ابھی رپورٹ کا انتظار ہے ہم نے results دیکھنے ہیں کہ وہ سیکنج کیسے بنا ہے؟ لیکن میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں تفتیش کافی حد تک آگے جا چکی ہے اور چونکہ بیسٹ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ وقوعہ کرنے والا شخص تو خود جاں بحق ہو گیا تھا لیکن اس واقعے کے پیچھے جو ماسٹر مانند تھے، ان میں سے کافی افراد تک پولیس پہنچ چکی ہے، ہم نے کافی لوگوں کو شامل تفتیش بھی کیا ہوا ہے اور میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ کیس تقریباً ورک آؤٹ کر دیا گیا ہے۔ ابھی اس کی کچھ ٹیکنیکل formalities پوری ہونی باقی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس سلسلے میں اصل صورتحال سامنے لائی جانے گی۔

سید احسان اللہ و قاصم، جناب سیکرٹری لاء منسٹر صاحب نے کئی تفصیلی جواب دیا ہے تو میں ایک وضاحت چاہوں گا کہ اب تک کی تفتیش کے مطابق کیا یہ بھی کوئی مذہبی دہشت گردی کا واقعہ تھا کہ کیا جاتا ہے یا اس میں کسی بیرونی ملک کی ایجنسی کا بھی ہاتھ ہو سکتا ہے؛ اصل میں routine بن گئی ہے کہ کوئی بھی واقعہ ہوتا ہے تو اسے مذہبی دہشت گردی کا واقعہ قرار دے کر اسے دفن کر دیا جاتا ہے۔ اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے اور اس میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ جاں بحق ہوئے ہیں تو میں اس بارے میں بھی وزیر موصوف سے یہ درخواست کروں گا کہ اس کے متعلق حکومت نے جو تحقیقات کی ہیں اس کے نتائج سے بھی آگاہ کیا جائے۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمنٹری امور، جناب سیکرٹری میرے قابل احترام رکن نے علیحدہ طور پر نہیں فرمایا میں نے جو پتلے جواب پڑھا تھا تو اس میں یہ گزارش کی تھی کہ اس میں مذہبی دہشت گردی کا عنصر مفقود ہے اور اس بارے میں فی الحال ایسے شواہد ملنے نہیں آئے۔

جناب ذہنی سیکرٹری، اس کو dispose of کرتے ہیں۔ next 253 رانا آکھب احمد خان اور چودھری تنویر احرف کاڑھ!

اسلحہ ڈیلرز ایسوسی ایشن گوجرانوالہ

کے صدر کا سن دیاڑے قتل

رانا آکھب احمد خان، کیا وزیر اعلیٰ اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 6۔10۔2004 کو گوجرانوالہ میں کلاشنکوفوں سے مسلح موٹر سائیکل سواروں نے لاری اڈے کے قریب دن دہانے بھرے بازار میں اسلحہ ڈیلرز ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کے صدر چودھری منظور موہل کو اندھا دھند کاڑنگ کر کے قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے میں آنے روز دن دہانے قتل اور موقع واردات سے قاتلوں کا فرار ہو جانا صوبائی دار الحکومت میں امن و امان کی انتہائی تشویشناک صورتحال کی عکاسی کرتا ہے۔ واقعہ صوبے میں امن و امان کی صورتحال شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے حوالے جس سے حکومتی اقدامات کی ناکامی اور انتہائی ناقص کارکردگی پر دلالت کرتا ہے۔

(ج) اگر جڑو ہلنے بلا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو بہتر کرنے اور عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کوئی موثر اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب ذمہ سلیکٹر، جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ جناب سلیکٹر!

(الف) یہ درست ہے۔ سوال ہذا متعلقہ مقدمہ نمبر 616 مورخہ 10-10-2004 بمقام 302، 148،

149 تپ تھانہ ماڈل ٹاؤن ہے۔ مختصر حالات مقدمہ اس طرح پر ہیں کہ ریاست علی ولد محمد خان قوم موگل سکھ محمد قصوریاں قلم دیدار سکھ نے مقامی پولیس کو اپنا بیان تحریر کرایا کہ اس کے بھوٹے بھائی منظور احمد نے اسلمہ کی دکان بیگ اینڈ ستر زرد ریجنٹ سینار جمی اللہ بیگ کے ساتھ شراکت داری کی ہوئی تھی۔ امروز 6-10-04 کو عمران منظور، نسیم اللہ اتحاق سے دکان پر آنے ہوئے تھے۔ قریباً ڈیڑھ بجے دن وہ مع برادرز منظور احمد، عمران منظور اور نسیم اللہ قریب ہی مسجد فیصل شہید ناز ہر کے لئے گئے۔ جب ناز پڑھ کر خارج ہونے تو منظور احمد برادر مہیلے ناز پڑھ کر مسجد سے باہر نکل آئے۔ ہم بھی اس کے پیچھے گلی میں نکل آئے۔ ایک دم فیصل محمود اور محمد ریاض پسران رحمت علی اقوام مہی، سکھ درگتی والا محمود احمد ولد محمد حسین سکھ غمیری کلاس مسلح ہانے رائفل 222 بہ سواری موٹر سائیکل ان کے پیچھے دو کس نامعلوم مسلح کاشکوف بہ سواری موٹر سائیکل آئے۔ فیصل محمود نے لٹکارا مارا کہ منظور احمد کو اس کے بھائی منیر احمد کی

دوسری ٹلائی کروانے کا مزہ چکھا دو اور ساتھ ہی اپنی دستی رائفل 222 بور کا برست مارا جو منظور احمد کی کمر پر لگا اور محمد ریاض اور منظور نے اپنی دستی رائفل سے اس کے بھائی پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ وہ جرحا یہ ہے کہ اس کے چھوٹے بھائی منیر احمد کی ٹلائی فیصل محمود اور محمد ریاض کی ہمشیرہ تریابی بی سے ہوئی تھی۔ منیر احمد کی دوسری ٹلائی ہونے پر فیصل اور ریاض غوش نہ تھے۔ مہمان دمکیں دیتے تھے اور منظور احمد کو کہتے تھے کہ یہ دوسری ٹلائی تم نے کروائی ہے۔ اس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ ضلع ہذا میں امن و امان کی صورتحال تسلی بخش ہے اور ضلع پولیس بھی ہر وقت شہریوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کوشاں ہے۔ مزید برآں یہ کہ ایک واقعہ کو بنیاد بنا کر یہ نہ کہا جاسکتا ہے کہ ضلع میں امن و امان کی صورتحال تسلی بخش نہ ہے۔

(ج) جزو (الف) اور (ب) کا جواب اوپر تحریر کیا گیا ہے تاہم حکومت وقت صوبے میں عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدامات کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ جواب بھی کافی دن پہلے ہمیں موصول ہوا تھا لیکن بریٹنگ کے دوران مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک اس سلسلے کا کوئی بھی مضمون گرفاء نہیں ہوا۔ ڈی۔ پی۔ او کو براہ اولاد یہ سلسلے پر موجود تھے۔ میں نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ذاتی طور پر اس سلسلے کی تفتیش کی نگرانی کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ جلد از جلد مضمون کو گرفاء کیا جانے گا۔ اس لئے میں مسز رکن کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس سلسلے کے مضمون کو گرفاء کیا جانے کا اور ڈی۔ پی۔ او اور خود اس سلسلے کی نگرانی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ نے وزیر قانون کا جواب سنا ہے کہ you see the

Call Attention Notice interest of Govt. or the interest of the Police. کہ جب یہ

دیا گیا اس وقت کے بعد اب تک انہوں نے اس کو گرفاء نہیں کیا۔ آپ دیکھیں کہ کتنے ایسے کیسز ہوں گے جو ہاؤس کے صلم میں نہیں آتے۔ اب کل کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے ضلع میں

ان کے ساتھی سیو منظور شاہ کو قتل کر دیا گیا۔ جناب والا! اٹھارہ اٹھارہ لوگ قتل ہو رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ لاہ اینڈ آرڈر کی صورتحال improve ہو رہی ہے۔ اب ہم نے آپ سے گزارش کرنی ہے کہ اس دفعہ اس session میں دوبارہ لاہ اینڈ آرڈر پر discussion ہو جس پر ہم دیکھیں کہ rate of crime کتنا بڑھ گیا ہے؟ آج کل گورنر صاحب اجتہامی خادیموں کی طرف گئے ہونے ہیں اور عوام بے چاری اس اجتہامی آبروریزی پر گلی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! عود کھیں اجتہامی ہو رہی ہیں اور میں نے اس وقت بھی لاہ منسٹر کو کہا تھا کہ Police Order 2002 is the biggest problem in Pakistan. یہ جو پولیس آرڈر 2002 ہے اس پر آپ نے پولیس کو مارا پورا آزاد اور ستر بے ہمارا کر دیا ہے ان پر کسی کاچیک نہیں ہے۔ یہاں جتنے عوامی نمائندے بیٹھے ہیں اگر ان میں جرأت ہے تو خدا کی قسم بتائیں کہ ان کے کون سے پولیس کے problems حل ہوتے ہیں؟ اگر ان کے پاس سو آدمی آتا ہے تو ان میں سے 98 پولیس سے متعلقہ ہوتے ہیں۔ ہم تو ایجوکیشن والے صرف آپ کو نظاندہ ہی کر سکتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو جنہیں سر بھپانے کے لئے جگہ نہیں ہے، بیچی کی خدای کے لئے پیسے نہیں ہیں جب ان کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو جائے تو ایس۔ ایچ۔ او کہتا ہے کہ آپ لیکسی لے کر آؤ۔ گاڑی لے کر جانا ہے۔ یہ مسئلہ ہمارا پنجاب میں ہے۔ راجہ صاحب! اعداد! اس پر توجہ دیں یہ لاہ اینڈ آرڈر کا مسئلہ ہے اگر لاہ اینڈ آرڈر بہتر ہوگی تو آپ کی حکومت بھی بہتر بن سکتی ہے۔ آپ نے لوگوں کو کیا deliver کیا ہے۔

Unemployment, inflation, Price hick, dacoity, robbery, ransom and kidnapping. This is the order of the day.

آپ writ of the Govt. کو establish کریں اور ہماری نظاندہی یہ ہوتی ہے کہ that is on the positive side آپ نے آج ڈی۔ پی۔ او سے کہا ہے۔

Why don't you take action against that D. P. O? Whoever is he? You should take action. Why those peoples were not arrested?

جناب سپیکر! آج میں session کے لئے آ رہا تھا تو فیصل آباد میں مجھے ایک چوک میں I was kept waiting for 45 minutes کہ جی گورنر صاحب جا رہے ہیں۔

He is also an ordinary man. He is an unelected person but I am elected person. Law should be for every one. The Constitution provides me a legal cover i.e. equality of citizens. In a country where there is no equality of citizens that country will go to....

اب میں نہیں کہہ سکتا اللہ اس ملک پر رحم کرے۔ اب آپ دیکھیں وانا کے مسئلے پر کیا کیا ہو رہا ہے۔ اس ملک میں صوبائی نفرٹیں پھیل رہی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ لاء اینڈ آرڈر بہتر کریں اور ایک ایسا plan بنائیں کہ یہ لوگ بحال جاتے ہیں جب ہم نے آنا ہے تو پولیس والوں نے پھر ہماری بات مانتی ہے۔ for the sake of God آپ اس کو با اصول ہو کر put the right man on the job آپ کریٹ آفیسروں سے نکلیں۔ یہ نہ سوچیں کہ جس نام کے ساتھ جیمر، چیمہ یا جوبہ لگتا ہے اس نے ضرور لگنا ہے آپ کوئی راجہ بھی لگا کر دیکھ لیں۔ میرا خیال ہے اس وقت جو پوسٹنگ ہو رہی ہے تو یہ برادری basis پر ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں معزز رکن کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ general discussion نہیں ہے اس میں اگر کوئی سوال نکلتا ہے تو وہ کر دیں اس کا میں جواب دے دیتا ہوں۔ جناب والا! جو کچھ رانا صاحب نے فرمایا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ کسی بھی حکومت کی ساکھ کا اسی وقت پتا چلتا ہے جب لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال اچھی ہو اور میں نے بارہا اس ایوان میں اپنی بات کا اعلاہ کیا ہے اور پھر اپنی بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ اگر کوئی ڈی۔ پی۔ او کہیں سے ہمیں لکھ کر یہ بھیج دے کہ اتنے مقدمات ہونے ہیں اور گزشتہ سال اتنے تھے اور اب کئی ہو گئی ہم اس بات پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ اصل میں وہاں پر عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں اور ایک عام شہری کس حد تک ضلع میں اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔ میں گزارش کرنا

چاہتا ہوں کہ یہ واقعہ جس کا ابھی رانا صاحب نے ذکر فرمایا تھا اور جس کا میں نے جواب دیا ہے یہ ایک ذاتی دشمنی کے نتیجے میں ہوا۔ قتل ہوا، نامزد مہمان کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر درج ہوئی اور پولیس ان کی حراست کے لئے کوشش کر رہی ہے لیکن اگر ہم پوری پولیس کو ہی مورد الزام ٹھہرانا شروع کر دیں تو میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا۔ اس سے پہلے ایک Call Attention Notice جناب احسان اللہ وکاس کا سیالکوٹ سے متعلق تھا جس میں جو شخص وقوعہ کرنے والا تھا وہ بھی جاں بحق ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود میں نے اہلٹی وٹوق اور اعتماد کے ساتھ کہا کہ ہم نے 99 فیصد اس واقعے کو work out کر لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ پولیس کی کارکردگی دیکھیں اگر کہیں توڑا سا lapse ہو جاتا ہے تو اس سلسلے میں آپ نے درست فرمایا کہ اگر کسی ضلع میں کسی وقوعہ کے مہمان گرفتار نہ ہوں تو اس کی ذمہ داری ڈی۔ پی۔ او پر عائد ہوتی ہے لیکن میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقوعہ کے بعد ڈی۔ پی۔ او وہاں سے ٹرانسفر ہونے اور نئے ڈی۔ پی۔ او آنے ہیں۔ آج میری ان سے میٹنگ بھی ہوئی ہے اور میں نے ان سے بریفنگ بھی لی ہے۔ انہوں نے مجھے ذاتی طور پر یقین دلایا ہے کہ وہ پہلے ہی اس کی نگرانی کر رہے تھے اور وہ بہت جلد انتہاء اللہ تعالیٰ سندھی اور ذاتی دلچسپی سے مہمان کی گرفتاری کے لئے کوشش کریں گے۔ ہم انہیں موقع دیتے ہیں دیکھتے ہیں اور انتہاء اللہ تعالیٰ لاء اینڈ آرڈر پر بحث بھی کریں گے اس دوران بھی آپ اس کو take up کریں لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ انتہاء اللہ تعالیٰ اب اس سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی اور مہمان کو گرفتار کرنے کے نئے پولیس دن رات محنت کر کے رزلٹ دے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! جو کچھ راجہ صاحب نے کہا I agree 100% کہ ہمیں ایسی statement نہیں دینی چاہیے there are good people and bad people مگر راجہ صاحب میرا سوال یہ ہے کہ ایک انکوائری ہوتی ہے، ڈرافٹ میرا پنجاب اسمبلی میں آتا ہے اور بیلک اکاؤنٹس کمیٹی اس کو deal کرتی ہے۔ کمیٹی اس کو re-enquite کرتی ہے ڈی۔ آئی۔ جی گوبرنور، ایڈیشنل سیکرٹری ہوم، ڈائریکٹر فنانس اور ڈائریکٹر آڈٹ۔ وہ اس کی انکوائری کرتے ہیں

he is involved Drawing and Disbursing Officer and they prove کہ یہ جو
in embezzlement and misappropriation ایک کروڑ 33 لاکھ روپے کی اور ہم وہ ریفر کر
دیتے ہیں اور یہ ان کی رپورٹ ہے۔

And that man is till the D.P.O Rahimyar Khan. What else are you
waiting for?

آپ کے ڈی۔ آئی۔ جی، آپ کے ایڈیشنل سیکرٹری نے اور آپ کی کمپنی نے اس کو clear کیا ہے
کہ he is involved اور وہ بین دے رہا ہے کہ میرے متعلق کوئی بات نہیں ہے۔ وہ تو
I have moved a motion also لیکن راجہ صاحب! ہم تو صرف آپ کو point out کرتے
ہیں آگے ایکشن لینا یا نہ لینا یہ ایک ریکارڈ بن رہا ہے۔ Accountability is going to be
there, may be tomorrow may be after sometime تو آپ کو جو میں نے ابھی ایک
پوائنٹ دیا ہے اس پر بھی آپ سوچ لیں اور اپنے سٹاف کو کہیں کہ اس کو نوٹ کر لیں جو میں
نے کہا کیا غلط ہے؟ اور اگر صحیح ہے تو please take an action and set an example.

تحاریک استحقاق

MR DEPUTY SPEAKER: I think, after hearing both the sides, this is
disposed of

لاہ منسٹر نے واضح کر دیا ہے اور انشاء اللہ تعلقاً
in the near future results will come

forward. اب تحریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔ یہ تحریک استحقاق نمبر 56 ڈاکٹر جاوید

مدد جتنی صاحب کی ہے یہ تحریک پچھلے اجلاس سے pending تھی۔ یہ dispose of ہو گئی ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی: اب بی بی ذرا بات کرنا چاہتی ہیں۔ جی: فرمائیے!

محترمہ عابدہ جاوید، شکر یہ۔ جناب سپیکر! میں یہاں آپ کی وساطت سے نہ صرف وزیر قانون بلکہ پوری دنیا کو یہ بات باور کرانا چاہتی ہوں کہ امن و امان قائم کیوں نہیں ہوتا، کیوں نہیں ہوتا؛ میری بات کو فور سے سنیں۔ جب انصاف سب کو برابر میسر نہ ہو، جب زیادتیاں ہو رہی ہوں، جب ظلم ہو رہا ہو، حدیہ آزاد نہ ہو، سحار شیخ عام ہوں تو اس وقت تک آپ لوگ کیسے اور سوچ سکتے ہیں کہ امن و امان قائم ہو، امن و امان اُس وقت قائم نہیں ہو گا، جب تک ظالم جو ہے وہ ظلم کر رہا ہے جابر جبر کر رہا ہے اور اس کو کھڑے میں کیوں نہیں لایا جا رہا۔ بے شک صوبہ ہو یا ملک ہو، میں یہ بات اقوام متحدہ کو باور کرانا چاہتی ہوں کہ جہاں جہاں ظلم و زیادتیاں ہو رہی ہیں وہاں وہاں افراتفری پیدا ہو رہی ہے۔ جب انصاف میسر ہو گا تب ہی امن و امان قائم ہو گا۔ میری یہی استدعا ہے، اس کو بطور سزا اور دیکھا جانے کہ دہشت گردی کیوں ہوتی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دہشت گردوں کو بچاتے ہیں۔ بے شک وہ ملک، صوبے یا دنیا میں کہیں بھی ہوں۔ شکر یہ

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے، محترمہ! میں آپ کے خیالات کو appreciate کرتا ہوں۔ جی: آپ فرمائیے!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ اس ہاؤس میں پچھلے دو سال سے ایک مثبت روایت رہی ہے کہ ہم مختلف پارٹیوں کے تمام سیاسی قائدین کا یہاں احترام سے ذکر کرتے ہیں۔ اسی نکتے سے آج پاکستان پیپلز پارٹی کے بانی قائد (شہید) ذوالفقار علی بھٹو کی 77 ویں سالگرہ چل رہی ہے۔ آج اس ایوان میں ان کی خدمات کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اس ملک کو 73 کا ایک متفقہ آئین دیا، اس وقت جو بھی پارٹیاں اسمبلی میں تھیں انہوں نے اس ملک کو ایک متفقہ آئین دیا اور آج اگر پاکستان کی ریاست دوسرے ستون پر کھڑی ہے تو وہ انہیں ہی ہے۔ اس شخصیت کو میں آج اس ایوان میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ بہت شکر یہ

ملتان ایئر پورٹ پر پولیس افسران کا رکن اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں نے ایک تحریک استحقاق پیش کی تھی کہ یوسف رضا کیلانی صاحب جیل میں تھے تو وہ اپنی بہن کی فونڈنگ میں شرکت کے لئے آنے تھے اور جب وہ وہاں جا رہے تھے تو ایئر پورٹ پر ان کے ساتھ میری بھی کلائٹ تھی، مجھے لاہور اجلاس attend کرنے کے لئے آنا تھا اور انہوں نے وہاں اسلام آباد جیل میں جانا تھا۔ جب میں ایئر پورٹ پر پہنچا تو مجھے روکا گیا۔ پولیس نے کہا کہ آپ اس طرف وی آئی پی لاؤنج سے سز نہیں کر سکتے۔ میں نے انہیں اپنا تعارف بھی کروایا تھا کہ میں ایم پی اے ہوں اور آپ مجھے جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں حکم ہی ایسا ہے۔ جس پر میں نے یہاں آ کر ہاؤس میں تحریک استحقاق پیش کی۔ اس پر لاہ منسٹر صاحب نے ان سے رپورٹ بھی منگوائی۔ پھر آج جو متعلقہ افسران تھے ان کو بلایا گیا اور انہوں نے آ کر معذرت کی یا وجوہات بیان کیں۔ لاہ منسٹر صاحب کا رویہ بھی بڑا اچھا اور polite تھا۔ میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا تھا کہ تحریک استحقاق ہمارا پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم کسی افسر کو بلا کر insult کرنا چاہتے ہیں یا اپنے پاس ان کی طلبی کرا کے اپنی شان میں کوئی اضافہ کرنا چاہتے ہیں، عزت تو جو اللہ پاک نے ہم منتخب نمائندوں کو دی ہوئی ہے وہ اللہ کی دی ہوئی ہے۔ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک message convey کرنا ہوتا ہے کہ اگر کوئی افسر چاہے وہ کسی بھی level کا ہو، اگر منتخب نمائندے کے ساتھ عزت و وقار کے ساتھ پیش نہیں آنے کا تو ایوان نے اراکین اسمبلی کو ایک استحقاق دے رکھا ہے کہ وہ افسران کو یہاں اسمبلی میں طلب کر سکتے ہیں۔ اب جب لاہ منسٹر صاحب نے ان کو بلایا اور وہ آگئے۔ ان کا چل کر آ جانا اور معذرت کر لینا وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ ہم لاہ منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں بھی اپنا بھائی اور ساتھی سمجھتے ہوئے ہماری عزت و وقار کا خیال رکھا۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، disposed of۔ اگلی تحریک استحقاق پر سید رفیع الدین بخاری صاحب کی طرف سے ایک درخواست آئی ہے لہذا ان کی تحریک استحقاق مورخہ 21-جنوری 2005 تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب محمد افضل کھوکھر صاحب کی ہے۔

ایس۔ ایچ۔ او تھانہ ہنجر وال کارکن اسمبلی کے ساتھ

تضحیک آمیز رویہ

جناب محمد افضل کھوکھر، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 20-1 اکتوبر 2004 کو عوامی مفاد عامہ کے حوالے سے ضروری مسائل کے حل کے سلسلے میں محمد صابر بھٹہ ایس۔ ایچ۔ او تھانہ ہنجر وال لاہور جو کہ میرے ملحقہ انتخاب پی پی۔ 160 میں واقع ہے کے پاس گیا۔ میں نے ابھی عوامی مسائل پر بات کرنے کی کوشش ہی کی تھی کہ موصوف ایس۔ ایچ۔ او نے مجھے دیکھتے ہی کہا میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں کوئی بات نہیں سن سکتا۔ میں نے کہا آپ نے یہی فون پر بھی میری بات سنا گوارا نہ کی اور فون بند کر دیا۔ میں نے مزید کہا کہ علاقے کا منتخب نمائندہ ہوں لوگوں کے مسائل لے کر آپ کے پاس خود حاضر ہوا ہوں تو آپ بات سننے کو تیار نہیں ہیں۔ اس پر موصوف ایس۔ ایچ۔ او نے کہا میں کسی ایم۔ پی۔ اے کو نہیں جانتا۔ میرے پاس کوئی فالتو وقت نہ ہے کہ آپ جیسے لوگوں کے ساتھ وقت ضائع کروں۔ موصوف ایس۔ ایچ۔ او یہ کہتے ہوئے اپنی سیٹ سے اٹھ کر باہر چلا گیا اور میں وہیں منہ دکھاتا رہ گیا۔ موصوف ایس۔ ایچ۔ او کا عوامی نمائندہ کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ کرنا عوامی مسائل حل کرنے میں مدد نہ کرنا اور اس کے اس رویے کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس میں جو صورتحال تھی وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ میری

آپ سے درخواست ہے کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ مزید کارروائی ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور پہلے وہ اپنی short statement دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی کون سی short statement ہے؟

جناب محمد افضل کھوکھر، جناب سپیکر! اس میں جو صورت حال تھی وہ میں نے بیان کر دی ہے کہ اس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے اور میں یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ یہ استحقاق میرا ہی نہیں بلکہ اس مقدس ایوان کا مجروح ہوا ہے کیونکہ ہمیں یہ استحقاق اس ایوان نے دیا ہے۔ میں افضل کھوکھر کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک ایم۔ پی۔ اے کی حیثیت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ٹھیک ہے۔ I don't oppose it. (نعرہ ہانے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Ok. It is sent to Privilege Committee. Next is..

سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب ارشد محمود بگو، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زین النساء قریشی، سید امجد حسین بخاری۔
تحریک استحقاق نمبر 62۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ pending ہوئی تھی اور میرا خیال ہے کہ یہ کسی رپورٹ کے متعلق تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو pending کیا گیا تھا؟

سید احسان اللہ وقاص، یہ پمپلی دفعہ pending ہوئی تھی اور میرا خیال ہے کہ یہ کسی رپورٹ کے متعلق تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں یہ آپ کی طرف سے نئی تحریک استحقاق ہے۔

حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی عملدرآمد

کی سالانہ رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر

سید احسان اللہ وقاص، یہ pending نہیں ہوئی۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ مجھے غلطی لگی ہے۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا محتاجی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 70 میں درج ہے کہ،

70(a) "The question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the Law or the Rules made under any Law"

مسئلہ یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 29 اور sub article 3 میں provided ہے یہ آئین کا جو تھوڑا بہت حصہ بچا ہوا ہے اس میں یہ 29 بھی موجود ہے میں یہ provided ہے کہ،

29(3) "In respect of each year, the President in relation to the affairs of the Federation, and the Governor of each Province in relation to the affairs of his Province, shall cause to be prepared and laid before the National Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, a report on the observance and implementation of the principles of policy, and provision shall be made in the Rules of Procedure of the National Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, for discussion on such report."

اس طرح قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب صدرہ 1997 کے قاعدہ 130 میں بھی provided ہے کہ

130. "The annual report on the observance, and implementation of the principles of policy in relation to the affairs of the Province of the Punjab shall be laid in the House by a Minister".

متذکرہ آئینی اور قانونی تھانوں کے باوجود رپورٹ برائے سال 2003 اسمبلی میں پیش نہ کر کے اراکین کو اس رپورٹ کو discuss کرنے کے حق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ لہذا اس آئینی اور قانونی خلاف ورزی سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جانے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔ لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل (3) 29 اور قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 130 کے مطابق ہر سال صوبائی اسمبلی پنجاب کے سامنے

Observance and the Implementation of the Principles of Policy رپورٹ پیش ہوگی جس پر بحث مذکورہ قواعد کے قاعدہ 133 میں درج طریق کار کے مطابق عمل میں لائی جانے گی۔ یہ بالکل درست ہے۔ اس سلسلے میں میری صرف اتنی گزارش ہے کہ یہ تھوڑا سا delay اس لحاظ سے ہوا ہے کہ تمام صوبائی محکمہ جات کی مشاورت سے یہ رپورٹ مرتب کی جاتی ہے تو کچھ محکمہ جات کی ہمیں تجاویز ذرا تاخیر سے ملی تھیں لیکن اب میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رپورٹ compile ہو چکی ہے اور یہ پرنٹنگ کی سطح پر ہے۔ جیسے ہی پرنٹنگ مکمل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال اس کو ایوان کی میز پر رکھ دیا جانے گا۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر ایسی قراردادیں پیش کر دی جاتی ہیں جو آئین کے خلاف ہوتی ہیں اور آئین جو تھوڑا بہت بچا کچھا ہے اس کے مطابق جو چیز پیش کرنی

جیسے اس کے لئے بار بار میں یہاں مختلف چیزیں پیش کرتا رہتا ہوں اور محترم راجہ صاحب مہربانی کرتے ہیں اور یہاں یقین دہانی کرا دیتے ہیں۔ میں بھی چپ ہو جاتا ہوں کہ یہ شفقت کریں گے، رپورٹس یہاں پیش ہو جائیں گی لیکن پیش نہیں ہوتیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس لحاظ سے احسان اللہ وقاص صاحب کا مشکور ہوں کہ یہ اس معزز ایوان کی ہر اس جانب توجہ مبذول کرواتے ہیں جو قواعد و ضوابط کے مطابق ضروری ہوتا ہے۔ جس طرح میں نے پہلے بھی ان کی نشاندہی پر بعض امور میں عملدرآمد کروایا ہے۔ بلکہ کمیشن کی رپورٹ کے متعلق آپ ہی نے point out کیا تھا اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسی اجلاس میں اس کی رپورٹ lay کر رہے ہیں۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں جس جانب بھی آپ ہماری توجہ مبذول کرواتے ہیں ہم اس پر عمل درآمد کروائیں گے۔ یہ رپورٹ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہاؤس میں پیش کی جائے گی۔

جناب احسان اللہ وقاص: کیا یہ رپورٹ اگلے اجلاس میں پیش ہو جائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اگر آپ اس کو pending فرمائیں تو میں جھکے سے تاریخ لے کر آپ کو مطلع کر دوں گا۔

سید احسان اللہ وقاص: جناب سپیکر! یہ ایک آئینی معاملہ ہے لہذا آپ اس تحریک کو pending فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جلیں! اس تحریک کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 63 محمد وارث کو صاحب کی طرف سے ہے۔

چیف انجینئر گریٹر تھل کینال کارکن اسمبلی

کے ساتھ توہین آمیز سلوک

جناب محمد وارث کلو، میں مل ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تقریباً بیس دن قبل میں چیف انجینئر آبپاشی گریٹر تھل کینال کے دفتر گیا اور میں نے گریٹر تھل میں ہونے والی متوقع بھرتیوں میں کرپشن اور بے قاعدگیوں کی طرف ان کی توجہ مبذول کروائی لیکن انھوں نے توجہ نہ دی جس پر میں یہ معاملہ سیکرٹری آبپاشی اور وزیر آبپاشی کے علم میں لے آیا۔ وزیر آبپاشی چودھری عامر سلطان چیمبر صاحب نے طارق جمیل چیف انجینئر گریٹر تھل اور مجھے ایڈیشنل سیکرٹری آبپاشی، بابر حسن بھروانہ کے پاس بھیجا کہ معاملہ پر غور کریں اور resolve کریں۔ بابر حسن بھروانہ کے دفتر میں چیف انجینئر مذکورہ بالا اور میں مذکورہ کرپشن اور بے قاعدگیوں کے بارے میں جب discuss کر رہے تھے تو طارق جمیل مذکورہ مجھے صیغہ واحد میں "تُو اور تُم" کر کے مخاطب کر رہا تھا جس پر میں نے اعتراض کیا اور کہا کہ میں ممبر صوبائی اسمبلی ہوں جبکہ چیف انجینئر صاحب مجھے مٹی کے لڑکوں کی طرح behave کر رہے ہیں۔ اس پر طارق جمیل اٹھ کھڑے ہوئے اور ضمن میں آکر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم جیسے آدمی سے میں بات ہی نہیں کرنا چاہتا۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے بھی تمہارے ساتھ بات کرنے کا کوئی حوق نہیں میں تو اپنا فرض ادا کر رہا ہوں اور چودھری عامر سلطان چیمبر نے مجھے ادھر بھیجا ہے۔ جس پر اس نے کہا کہ تم اور منسٹر نے جو کچھ میرا بگاڑنا ہے بگاڑ لو اور یہ کہہ کر میٹنگ بھوڑ کر چلے گئے۔ اس واقعہ سے صریحاً میری 'وزیر موصوف اور ایوان کی توہین ہوئی ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو اس ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سیرد کیا جانے۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ میں نے اس کے بعد چیف انجینئر صاحب سے کوئی بات

نہیں کی اور میں نے پورا جائزہ لیا ہے کہ He is a mentally abnormal man میں یہ بالکل

وٹوق کے ساتھ کہتا ہوں۔ یہ اس کے بعد میرے حلقے میں بیٹھ کر abusive language استعمال کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود میں نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ میری تحریک استحقاق کو منظور کر کے کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی و قوت برقی، جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ طارق جمیل چیف انجینئر گریٹر قتل پراجیکٹ سے ان کی تحریک کے حوالے سے وضاحت طلب کی گئی اور انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ،

”میں سرکاری کام کے سلسلے میں ایڈیشنل سیکرٹری ایڈمن کے دفتر میں کچھ کاغذیں لے کر گیا تھا۔ وہاں پر محترم جناب محمد وارث کلو ایم۔ پی۔ اے تصدیق لے کر اور گریٹر قتل پراجیکٹ پر بھرتی کے بارے میں ذکر شروع کیا۔ دوران گفتگو اصلاحات کافی سخت ہو گئے اس وجہ سے میں اجازت لے کر باہر چلا گیا اور کچھ دیر بعد مجھے ایڈیشنل سیکرٹری ایڈمن نے واپس بلا لیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں بلڈ پریشر کا مریض ہوں۔ میں نے مناسب سمجھا کہ بات طول نہ پکڑے اور بد مزگی پیدا نہ ہو جانے، اس لئے میں باہر چلا گیا۔ میں نے کسی کی حق تلفی والی بات نہیں کی۔ مجھے حوامی نامندوں کا احترام ہے اور میں نے ان کے ساتھ کوئی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا کہ جس سے ان کی حق تلفی ہوئی ہو اور میں نے ایسا کوئی بیان بھی نہیں دیا۔“

جناب سپیکر! انہوں نے وضاحت یہ کی ہے کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی اور وہاں پر تقریروں کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔ اس حوالے سے یہ میرے نوٹس میں معاملہ لائے۔ اگر یہ میرے پاس آجائیں تو انہیں مجھا کر یہ مسئلہ حل کر دوں گا اور جہاں تک تقریروں کا معاملہ ہے تو ظاہر ہے کہ قانونی دائرہ اختیار میں رہتے ہوئے معاملات کو حل کیا جاسکتا ہے۔ باقی ان کے معاملات کو ہم حل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو اس تحریک استحقاق کو بے شک استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں، مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پروانہ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ایک فاضل رکن جو کہ اسمبلی میں گورنمنٹ کا حصہ ہیں اور غالباً پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں۔ وزیر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ جو چیف انجینئر ہے اس کا موقف اور ہے۔

This case needs further inquiry and who is to inquire, the Privilege Committee

اور ایک ممبر on the floor of the House کہہ رہے ہیں۔

I feel sorry for this Minister that instead of saying straight away the matter may be referred to the Privilege Committee

MR DEPUTY SPEAKER: He has no objection to that and I had already decided to send it to the Privilege Committee.

جناب محمد وارث کلو، میں منسٹر صاحب کا اور آپ کا شکر گزار ہوں۔

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ میں ان سے صرف ایک بات کروں گا کہ جب وردی کے حق میں ہم قرارداد پاس کریں گے تو ایسا تو ہو گا۔ میں آخری بات کروں گا کہ ہمارے ایک شاعر نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ،

ماریں آپ کھاڑی میریں تے ول عدل کہیں نروار کہیں

بہ دانے چگئے کوڑکیں تے مہیں پووناتے پھتکار کہیں

کہیں مہتر دل انسان اگوں تقریر کہیں تکرار کہیں

کھر چاونی عشق دی پنڈتا کر مجھے دھاڑ کہیں ڈسکار کہیں

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی تحریک استحقاق نمبر 64 سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب ارشد محمود بگو، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زین النساء قریشی کی ہے۔

پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر

جناب محمد وقاص، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن آرڈیننس 1978 کے section 9 میں provided ہے کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اپنی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے گا۔ متذکرہ قانونی تقاضے کے باوجود رپورٹ برائے سال 2003 اسمبلی میں پیش نہیں کی گئی۔ جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔

وزیر خوراک، جناب سیکرٹری! میں آپ کی وساطت سے فاضل دوست سے بڑی مؤذبانہ التماس کرتا ہوں کہ اس کا جواب آج نہیں آسکا۔ اس کو Monday تک کے لئے pending فرمائیں۔ ان کی جو اگلی تحریک ہے وہ discuss کر لیں کیونکہ اس کا جواب آیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے اسے Monday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 65 سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصف علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب ارشد محمود بگو، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید امجاز حسین، بخاری، محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ جی محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ!

صوبائی محتسب کے دفتر کی سالانہ رپورٹ

برائے سال 2003 ایوان میں پیش کرنے میں تاخیر

محترمہ طاہرہ منیر، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ جناب سیکرٹری! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے

تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوراً دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ،

The Punjab office of the Ombudsman Act 1997

کے تحت اس ادارے کی رپورٹ برائے سال 2003 اسمبلی میں پیش نہیں کی گئی جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، چودھری صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! پنجاب دفتر محتسب ایکٹ 1997 کے سیکشن 284 کے تحت دفتر صوبائی محتسب کی سالانہ رپورٹ صوبائی اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے۔ دفتر صوبائی محتسب پنجاب نے مذکورہ رپورٹ تیار کر لی ہے۔ رولز آف بزنس 1994 کی حق نمبر 22(g) کے مطابق مذکورہ رپورٹ کو اسمبلی میں پیش کرنے سے پیشتر پنجاب کابینہ میں پیش کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر مندرجہ رپورٹ کو صوبائی کابینہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے لہذا جتنی جلدی ممکن ہو سکا دفتر صوبائی محتسب رپورٹ برائے سال 2003 کابینہ کے ملاحظہ کے بعد اسمبلی میں پیش کر دی جائے گی۔ تاہم مذکورہ بالا ایکٹ کے تحت معزز ایوان میں رپورٹ پیش کئے جانے کا قسمی کوئی شیڈول مقرر نہ ہے لیکن پھر بھی جیسے کا ضل رکن نے یاد دہانی کرائی ہے۔ تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو نہی یہ رپورٹ کابینہ سے پاس ہو کر آتی ہے ہم اسی وقت پیش کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! آپ نے دیکھا کہ یکے بعد دیگرے ہماری تین تحریک استحقاقات آئی ہیں جو کہ پنجاب اسمبلی کا اصل کام ہے۔ یہاں پر بار بار ایوان کی بالادستی کی بات ہوتی ہے۔ اسمبلی کا کام controlling ہے تو ایوان کی بالادستی اسی وقت restore ہو گی جب پورے صوبے میں جو کام ہو رہا ہے اسے کنٹرول کیا جائے اسے دیکھا جانے اور وہ بروقت مکمل ہو۔ اب دیکھیں اس وقت 2005 ہے لیکن 2003 کی رپورٹ ابھی تک پنجاب اسمبلی میں پیش

نہیں کی گئی۔ گویا ہم ایک سال لیت ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پنجاب اسمبلی میں ہم نے وہ کام کئے ہیں جو پنجاب اسمبلی کے نہیں ہیں۔ ہم یہاں پر وردی کی قراردادیں پاس کرواتے ہیں حالانکہ وہ پنجاب اسمبلی کا کام نہیں ہے اور جو رپورٹیں یہاں پیش ہوتی چاہئیں جن پر بحث ہونی چاہیے اور جن کے ذریعے اداروں کو کنٹرول کرنا چاہیے وہ پیش نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں وزیر صاحب کی وضاحت کے بعد اس میں کوئی ایسی بات نہیں رہ گئی۔ یہ رپورٹ عنقریب کمیٹی میں پیش ہونے کے بعد اسمبلی میں پیش کر دی جائے گی۔ انہوں نے آپ کے point پر غور کیا ہے اور انشاء اللہ تعلقانہ جلد پیش کی جائے گی۔ لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

پنجاب یونیورسٹی ہاسٹلز اور نیو کیمپس

کے درمیان پلوں کی مسامری

(— جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم تحریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 751/04 ڈاکٹر وسیم اختر صاحب، چودھری محمد شوکت، طاہرہ منیرہ اور چودھری اصغر علی گجر صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی تھی اور اس اجلاس کے لئے pending کی گئی تھی۔ چودھری عمیر صاحب آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا یہ پیش بھی ہو چکی تھی اور اس پر تفصیلات بھی ہو چکی تھی لیکن میں پھر اس پر گزارش کر دیتا ہوں کہ جب under passes بنانے گئے تھے تو وہاں پر موجود چند پل توڑے گئے تھے۔ اس بارے میں ڈاکٹر وسیم صاحب اور دوسرے ساتھیوں نے تحریک التوائے کار پیش کی تھی۔ تین ماہ گزرنے کے بعد اب وہاں کی پوزیشن مختلف ہو گئی ہے۔ سارا معاملہ حل ہو گیا ہے۔ نیچرز اور سٹوڈنٹس کے ساتھ ایک میٹنگ کے بعد وہاں نہر کے نیچے

دو under passes بنانے کا فیصلہ ہوا تھا جو کہ اس وقت بنائے جا رہے ہیں اور وہ تقریباً مکمل ہونے کے قریب ہیں۔ جو تین overhead bridges تھے ان کے اوپر cover بھی لگا دیا گیا ہے لہذا اب وہ مسئلہ نہیں رہا۔

(اذانِ عشاء)

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری وزیر محترم نے درست فرمایا ہے کہ اب دو میل بننے شروع ہو گئے ہیں۔ میں اس پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ ایک مجموعاً ساڈا کٹر ہسپتال ہے اس کے لئے انھوں نے ایک exit دیا اور پلے وہاں پر ایک under passes بنایا۔ پنجاب یونیورسٹی جہاں 22 ہزار طلباء و طالبات پڑھتے ہیں اگر یہ اس وقت ایک exit دے دیتے تو اب یہ جو 60 کروڑ روپے سے دو under passes بنا رہے ہیں ان کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہر وقت اس کی پلاننگ کی جاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ ان کی بات درست ہے کہ اب وہاں پر دو under passes بنا رہے ہیں لیکن اس وقت ایک under passes سے ہی ان کا کام چل جاتا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری کسی وضاحت کی ضرورت تو نہیں لیکن چونکہ احسان اللہ وقاص صاحب نے فرمایا اس لئے میں وضاحت کرتا چلوں کہ یہ ایک غیر ضروری بات ہے۔ دراصل ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کا ایک Vision ہے جس کے مطابق شہر کے اندر نہایت ہی اہمیت کی حامل اس نہروالی سڑک کو سنگل فری روڈ بنانے کے لئے تمام اثراجات کئے جا رہے ہیں اور عوام اسے بہت سراہتے ہیں۔ لیکن میں ڈاکٹر وسیم اختر صاحب اور جناب احسان اللہ وقاص کا بھی مشکور ہوں کہ انھوں نے طلباء کی پریشانی کے متعلق جو نفاذی فرمائی تھی وزیر اعلیٰ صاحب نے اس کو مد نظر رکھتے یہ دو under passes بنوانے ہیں۔ چونکہ اب یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے اس لئے اب میرا یہ خیال ہے کہ وہ اس پر اصرار نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، چونکہ معاملہ حل ہو چکا ہے اور محرک بھی مطمئن ہیں لہذا میں اس تحریک اٹوانے کا کو dispose of کرتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر مواصلت نے احسن اللہ وقاص صاحب کی تحریک اتوانے کار پر جواب دیتے ہوئے یہ فرمایا کہ وہاں پر ہم جو under passes بنا رہے ہیں وہ وزیر اعلیٰ صاحب کا vision ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ vision policy matter سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ جہاں پر سڑک بناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ان کا vision ہے۔ جہاں پر under passes بناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ان کا vision ہے۔ جہاں پر سڑک مرمت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ان کا vision ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تو لیڈر آف دی ہاؤس کی توہین کر رہے ہیں۔ vision سڑکیں مرمت کرنے اور سڑکیں بنانے پر نہیں ہوتا۔ وہ تو policy matters میں ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلی تحریک محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 760 بھی محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 762 محترمہ شہناز سلیم صاحبہ کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ اس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کار نمبر 771/04 رانا آفتاب احمد خان جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، شکر یہ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں یہ move ہو چکی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، نہیں جناب! یہ move نہیں ہوتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن یہ لکھا ہوا کہ اگلے اجلاس تک کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ pending ہوتی تھی اور وزیر قانون صاحب نے کہا تھا کہ

اس کو move کرنے کا کوئی کامہ نہیں ہے۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ آپ move کریں۔

لاہور رائیو پورٹ کے نزدیک سرکاری اراضی کا غیر قانونی حصول رانا آفتاب احمد خان، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ ”نیوز“ مورخہ 23 ستمبر 2004 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ تقریباً 5 ماہ قبل علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ لاہور کے نزدیک 2900 کنال اراضی acquire کرنے کے لئے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ جس developer کے حق میں یہ نوٹیفکیشن جاری کیا گیا اس کی ملک پور کاؤں کے ساتھ 650 کنال اراضی ہے اور وہ مذکورہ زمین acquire کروا کر اپنی کالونی بنانا چاہتا ہے۔ اس جگہ کی قیمت مارکیٹ ریٹ کے مطابق سات آٹھ ملین روپے فی ایکڑ ہے۔ جب کہ acquire کی گئی۔۔۔

جناب سیکرٹری! ہاؤس in order نہیں ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ پہلے ہاؤس کو in order کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ رانا صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! یہ اگر interested نہیں ہیں تو ٹھیک ہے۔ میں نے embezzlement point out کی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، نہیں سب دلچسپی لے رہے ہیں۔ آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جب کہ acquire کی گئی اراضی کی قیمت ساڑھے تین چار لاکھ روپے ہے۔ قانون اور rules کے مطابق developer کے پاس پہلے اپنی 80 فیصد زمین ہونی چاہیے اور پراجیکٹ مکمل کرنے کے لئے گورنمنٹ 20 فیصد زمین acquire کروا کر دے گی۔ مگر اس developer کے پاس صرف 650 کنال اراضی تھی اور اس نے 2900 کنال اراضی acquire

کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کروایا جو سراسر غیر قانونی اور developer کو فائدہ دینے کے لئے ہے۔ اس غیر قانونی acquisition کے حکم کا نوٹیفکیشن جاری کرنے کی خبر شائع ہونے پر صوبے بھر کے عوام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ذیلی سپیکر، وزیر مال!

وزیر مال، جناب والا! اس سلسلے میں پہلے تو میں اپنے دوستوں کو یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے جو یہ تحریک پیش کی ان کو پاستیہ تھا کہ اس میں پورا نکلنے کے کس کو زمین دی گئی ہے؟ اس میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ کہاں زمین دی گئی اور کس کو دی گئی؟ لیکن اس کا نکلنے والوں نے پورا جواب لکھ دیا ہے میں پڑھ دیتا ہوں۔

تحریک التوا میں پیش کردہ معاملہ اس نوعیت کا نہیں کہ اس کے لئے اسمبلی کی معمول کی کارروائی روکی جائے۔ اراضی مذکورہ acquire کرنے کے لئے زیر دفعہ 4 لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے مطابق جو نوٹیفکیشن 2187 کنال 9 مردہ اراضی کے لئے جاری ہوا۔ وہ لاہور ہائی کورٹ لاہور کے حکم مورخہ 30-3-04 کی تعمیل میں جاری کیا گیا۔ یہ نوٹیفکیشن ڈسٹرکٹ کونکٹر نے از خود جاری نہیں کیا تھا کورٹ کی طرف سے حکم تھا۔ حکومت پنجاب ہاؤسنگ سیکٹر کے فروغ کے لئے ہاؤسنگ سوسائٹیوں کو ان کی خرید شدہ زمین 80 فیصد یا 90 فیصد کا دس سے بیس فیصد حصہ ایکٹ حصول اراضی 1894 کے تحت حاصل کرنے کی سہولت فراہم کر سکتی ہے اور یہ پالیسی ہے۔ بشرطیکہ یہ زمین پراجیکٹ ایریا کے اندر واقع ہو اور اس کے حصول میں دشواری آرہی ہو۔ تاہم ایڈن ڈویپر لینڈ کا یہ منصوبہ ایک کمرشل اور تجارتی پراجیکٹ ہے اس میں مفاد عامہ کا کوئی پہلو موجود نہ ہے۔ لہذا عدالت عالیہ لاہور زیر سماعت رٹ پٹیشن میں حکومت پنجاب اپنا یہ موقف پیش کر چکی ہے کہ مفاد عامہ کا پہلو نہ ہونے کی وجہ سے یہ نوٹیفکیشن منسوخ ہونا چاہیے۔ چونکہ معاملہ عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے لہذا معاملہ sub-judice ہونے کی وجہ سے پنجاب اسمبلی میں فی الوقت بحث نہیں ہو سکتی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر اے جی انہوں نے یہ admit کیا ہے کہ جب یہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ کے سیکشن 4 کے تحت move ہوا تھا۔ ایڈن ڈویپر نے جو move کیا ہے جو acquisition کی ہے۔ That was for a private purpose. ان کا نوٹ میں پڑھ دیتا ہوں۔

I have also not be able to find out that the petitioners company is seeking land acquisition for any public purpose. Rather the request made appears to be purely business transaction which is being undertaken for the benefit of the company's share holders.

اب آپ دیکھیں کہ انہوں نے ہائی کورٹ کا ریفرنس دے دیا ہے۔ اگر ہائی کورٹ میں ہے تو یہ ایڈن کورٹ میں جاتے کیونکہ اس میں لوگوں کے کروڑوں روپے involve ہیں۔ This is not the

job of the government to acquire land for me organised ایک کرنا ہے۔ آپ دو ہزار کھال لے دیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ایک

crime ہے۔ یہ اس طرح کرتے ہیں کہ جتنے developer ہیں جب لینڈ ایکوزیشن کا معاملہ آجاتا ہے تو ان land developers نے ایک جرنیل نوکر رکھا ہوا ہے۔ وہ اس کی کٹھنی میں ملازم

ہیں پیرا گون ڈویپر زمین یا جو بھی ہیں ان کو مالک کہتا ہے کہ جائیں جی آپ۔ وہ پرائیویٹ ڈویپر تحصیلدار کے پاس جاتا ہے اور وہ تحصیلدار زمیندار کے پاس جاتا ہے زمیندار کو کہتا ہے کہ یہ جو

تمہاری زمین 50 لاکھ والی ہے یہ دس لاکھ اوسط میں بیچ ہو جائے گی۔ وہ ڈرتا ہے اور 12 لاکھ میں بیچ کر آگے چلا جاتا ہے۔ تو میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ organised crime ہے جس کی

نشانہ ہی ہوتی ہے۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ معاملہ sub-judice ہے۔ اس کو آپ اتنی دیر کے لئے

pending کر لیں۔ اس کو آپ dispose of نہ کریں کیونکہ اس میں لوگوں کے کروڑوں اربوں روپے involve ہیں آپ اس کو کیسے face کریں گے؟ جناب سپیکر اے جی حکومت پنجاب ہائی کورٹ

کے ان آرڈرز کے خلاف سپریم کورٹ میں کیوں نہیں گئی؟ اب دو ماہ بعد آپ اس کو کر رہے ہیں۔ May be in High Court or Supreme Court مگر آپ دیکھیں کہ لوگوں کا کتنا نقصان ہو رہا

ہے؟ وزیر مال بھی یہاں بیٹھے ہیں sale by private treaty جو ہو رہی ہے وہ غلط ہو رہی ہے۔

وزیر مال، جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا۔۔۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! میری بات تو مکمل ہونے دیں۔ اس کے بعد یہ اپنی بات کریں۔

وزیر مال، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ جو نکل عدالت میں ہے اس پر یہاں بحث بھی نہیں ہو سکتی۔ اب آپ کی مرضی آپ اگر کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! ہم legislature ہمیں بھی یہ حق ہے ہم یہاں اس پر بات کر سکتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! اس میں اصل بات اس معاملے کی اہمیت کی ہے۔ اخبار "نیوز" کی خبر کو سامنے رکھ کر تحریک دی گئی ہے۔ خبر یہ ہے کہ علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئر پورٹ کے نزدیک 650 کنال اراضی ہے۔ 4900 کنال بک چکے ہیں۔ یہ تو ٹوٹل فراڈ ہے۔ Government can not stand part to it. گورنمنٹ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جس لاہور ہائیکورٹ کے آرڈر کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ اس ایوان کے آرڈر ہائیکورٹ کے ان معاملات کو، جو آرڈرز دینے گئے ہیں ان کو discuss کیا جائے۔

We are bound by the limits. But that is not the order in that way as it is being narrated.

وہاں پر صرف 2900 کنال اراضی ہے۔ ابھی ہمارے وزیر قانون صاحب نے پچھلے اجلاس میں یا اس سے پچھلے اجلاس میں بتایا اور گورنمنٹ نے ایک پالیسی دے دی کہ Land Acquisition Act, 1894 کے سیکشن 4 کے تحت اراضی کیسے acquire ہو گی؟ سیکشن 4 اس وقت apply ہو گا جب 80 فیصد یا 70 فیصد زمین موجود ہو گی۔ bottlenecks remove کرنی ہے ایک compact block ہے۔ ایک یا دو موضع جات جو بالکل ساتھ ساتھ ہیں اور کسی کی درمیان دو چار پانچ دس یا بیس کنال اور up to the maximum limit of 20 percent اراضی ہے اور وہاں پر اور سوماتیں بھی کام کر رہی ہیں۔ ہم نہیں کہتے کہ وہاں پر کوئی ایسی چیز ہو رہی ہے لیکن ہم

نے اس کو demarcate کرتا ہے۔ This is a total fraud اور یہ کہہ کر کہ معاملہ sub-judice ہے اس کو ہم بھجوز دیں۔ اس سے وہاں پر 9 دیہات متاثر ہو رہے ہیں۔ جھگیان 'الٹا' سید پال، وغیرہ متاثر ہو رہے ہیں۔ بارڈر ایریا کے جتنے دوست یہاں بیٹھے ہیں وہ کم از کم 50 ہزار سے زیادہ آبادی کے لوگ ہیں۔ جن کی زمین چچاس چچاس لاکھ روپے فی ایکڑ ہے اور دو دو لاکھ روپے پر snatch ہوئی ہے۔ جناب والا یہ تو نوٹو فراذ ہے۔ فوج نے وہاں پر ان کی entry بند کر دی ہے۔ فوج نے دروازے اور گیٹ کھڑے کر دیئے ہیں وہاں پر راستے بند کر دیئے ہیں کہ آپ نے 2900 کنال کی position پر 4700 کنال زمین بیچ کیسے دی؟ ہمارے علم کے مطابق اور 211 کروڑ with all the responsibility I can state on the floor of the House.

روپے کا پبلک فراذ ہے۔ It is the biggest fraud in the history. They do agreement - already ہمارے پاس ہے۔ وہاں پر باقی

سوسائٹیز بھی کام کر رہی ہیں Who are doing their business in a very right manner. یہاں پر بہت سارے لوگ ہیں جن کے interests کو انہوں نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ آپ پرویز نکئی صاحب سے پوچھ لیں۔ وہ شریف آدمی ایک پلاٹ خریدنے گیا، اگلے سال پتا چلا کہ پلاٹ ہی exist نہیں کرتا۔ وہاں پر کسی کی زمین پر قبضہ کرتے ہیں، develop کرتے ہیں، کمرشل بیچتے ہیں، 50/50 کروڑ روپے کی دیہاڑیاں لگاتے ہیں، بعد میں کہتے ہیں، We do not know. This is not an ordinary matter. مختلف عدالتوں میں 5 سے زیادہ

رٹ پشینتر ہیں۔ They are finding ways how to loot the public money ہم اپنے Judicial process کو تو hamper نہیں کر سکتے۔ اس کے اندر گنجائش دی گئی ہے کہ آپ ایک کورٹ کے اندر پشین کر کے، کسی اور بنیاد پر دوسری کورٹ میں پشین کر دیں، کسی اور بنیاد پر تیسری کورٹ میں پشین کر دیں۔ That was just for - کہ کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو جانے لیکن ان لوگوں نے اس کو ایک organised crime کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ "دی نیوز" کی جبر کی detail صرف ان تین نکلت پر ہے کہ اس جگہ پر 650 کنال سے زیادہ زمین نہیں ہے جہاں پر mandatory تھا to have 4900 canals of land to get N.O.C. to build a housing society. اس کے

اندر منسٹر ریونیو سے زیادہ منسٹر ہاؤسنگ concerned ہیں۔ He has to answer it کہ اس ہاؤسنگ سوسائٹی کا لائسنس کیسے دیا گیا؟ کنٹریکٹ بورڈ اس کا N.O.C cancel کر چکا ہے، سٹری نے وہاں پر ایک بڑی دیوار کھڑی کر دی ہے اور لکھ دیا ہے کہ No society exist here ہماری گزارش ہے کہ اس موشن کو admit کیا جائے اور اسے properly دیکھا جائے کہ یہ ہے کیا؟ رانا آفتاب احمد خان، for requisition جو نوٹیفیکیشن دیا ہوا ہے

It is no where mentioned in this notification that it is under the instructions of the High Court also. The honourable member has himself admitted on the floor of the House, he is part of the Government.

کہ یہ لوگوں کے اربوں روپے لوٹ رہے ہیں۔ Why do not you form a committee? آپ کمیشن proven کریں، ہم آپ کو documents لا کر دے رہے ہیں۔

I have documents of the Faisalabad University The Committee should be constituted to thoroughly proven the matter of the developers and all that and then it can be discussed here.

آپ اس کی کمیٹی بنائیں جو 7 دن میں آپ کو رپورٹ دے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Anyhow, after hearing everybody I give my decision.

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! ہم یہ کمیٹی بنانے جانے کی پر زور تائید کرتے ہیں۔ ایک سوسائٹی بنتی ہے تو اس کو پہلے دکھایا جاتا ہے کہ اس کا محل وقوع کیا ہے؟ جس وقت eden میں آئی ہے تو انہوں نے علامہ اقبال ایئر پورٹ سے entry ہے اور لوگوں کو یہ جھانہ دیا گیا کہ اس کی انٹری ایئر پورٹ کے بالکل سامنے ہوگی جب کہ آرمی اتھارٹی نے وہاں پر دیوار کھڑی کر دی۔ انہوں نے انٹری کے اوپر 30 سے 35 لاکھ روپے کمال دیا۔ جب کہ اس وقت

اس کی انٹری جھکیں الفا سے ہوتے ہوئے دیہات میں دے دی گئی۔ جن لوگوں نے ایک کنال 30 سے 35 لاکھ روپے میں آج اس کی قیمت 15 لاکھ روپے ہو گئی تو اس پر کمیشن تشکیل دینا نہایت مناسب ہے۔ یہ اس صدی کا سب سے بڑا فرادہ ہے جو کیا جا رہا ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، ریونیو منسٹر صاحب!

وزیر مال، جناب سیکرٹری! سارے دوستوں نے بات کی میں اتنا عرض کروں کہ جیسے ملک احمد خان صاحب نے کہا کہ یہ ہاؤسنگ کا کام ہے۔ ہاؤسنگ کا کام acquisition میں نہیں ہے۔ ساری زمین کا مالک بورڈ آف ریونیو ہوتا ہے لہذا acquisition ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے۔ اس لحاظ سے سیکشن 4 اس لئے ایشو کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کی نیت ہے کہ یہ acquire کی جائے۔ وہ acquisition order نہیں ہوتا۔ صرف نیت دکھانے کے لئے سیکشن 4 کا نوٹیفکیشن ہوتا ہے۔ acquisition کے لئے سیکشن 16 & 17 ہے اس کا اور دوسرا process ہے وہ بعد میں کیا جاتا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ضلعی انجینئر اکثر ایشو کرتے ہیں۔ انہوں نے بھی issue نہیں کیا بلکہ سیکشن 4 کورٹ کے آرڈر کے تحت issue ہوا ہے۔ ہم نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ سوسائٹی بنانے والا کوئی شخص جب زمین acquire کرتا ہے اسے راستہ نہ مل رہا ہو یا اس میں 10/20 یا 100 کنال کا کوئی awkward پلاٹ ہو جو 80% زمین اس نے خریدی ہو وہ اس کا پہلے ثبوت دیتا ہے پھر وہ 100 کنال زمین جو awkward پلاٹ ہے یا اس کو راستہ نہیں مل رہا اس کا کوئی کو آباد کرنے کے لئے ہمارے پاس ایک پالیسی ہے کہ ہم acquisition کرتے ہیں اور اس آدمی کو مارکیٹ ویلیو کے حساب سے قیمت دے کر acquire کی جاتی ہے۔ اس سارے مسئلے میں جو کچھ بھی ہوا کورٹ کے آرڈر پر ہوا۔ ابھی تک کورٹ کا فائنل آرڈر بینڈنگ ہے لہذا آپ چاہیں تو اسے dispose of کریں یا اگر آپ اسے pending رکھنا چاہتے ہیں تو دو یا چار سال کے بعد جب کورٹ کا فیصلہ ہو گا تب اس پر بحث ہوگی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! انہوں نے پہلی غلط بات کی ہے کہ یہ نوٹیفکیشن ڈسٹرکٹ انجینئر ریونیو نے ایشو نہیں کیا۔

I have the copy, this has been issued by the District Officer Revenue In this document, no where it is mentioned that it is with the orders of the High Court

(قطع کلامیں)

جناب سٹیٹیکر! یہ خود کہہ رہے ہیں۔ What is the public purpose? کہ آپ کسی کو develop کر کے دے رہے ہیں۔ 200 کنال ہے۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ

Constitute a committee to proven irregularities committed by the developers, whosoever they are

اس کو کہہ رہے ہیں کہ چار سال رکھیں۔ آپ دکھیں کہ جس طرح ڈیفینس میں لوگ لوٹے جا رہے ہیں، فائلیں بک رہی ہیں، انہیں کوئی سٹنٹ والا نہیں ہے۔ میں نہ developer ہوں اور I own

This is a clear point out یہ ہے کہ ہم نے anything in Lahore violation یہ کہتے ہیں کہ ابھی سیکشن 16 & 17 پر process ہوا نہیں ہے۔ جناب والا! یہ سیکشن 16 & 17 تو بہت بعد کی بات ہے۔ یہ This is sort of a hanging sword. وہ کہتے ہیں کہ یہ indent ہو گئی ہے، یہ آپ کا acquire کر لیا جائے گا اور وہ زمیندار سے لے لیتے ہیں۔

I would request and you see the spirit of the House. The House is in favour that a committee may be constituted to proven these things.

جناب ڈپٹی سٹیٹیکر، جی، بھئی صاحب!

جناب عبدالرشید بھٹی، میرے دوست acquisition تے بحث کر رہے ہیں۔ اصل جہزی گل ملک صاحب نے کہتی ہے کہ موقع تے اے جگہ 650 کنال اے۔ ایہ ایڈن ڈویلپر زوالے 6/7 پنڈاں وچ 2900 کنال دے مالک نہیں۔ جدوں کہ ایہ لوکل نوں 4600 کنال وچ چکے نہیں تے اوہدے پیسے وصول پا چکے نہیں۔ ایڈا وڈا فراڈ ہو ریا اے۔ acquisition بندی رے گی، عدالتی معادہ وی چلدا رے گا لیکن ساڈے کچھن والا کم ایہ آ کہ ایڈا وڈا ارباں روپے دا فراڈ ہو ریا اے، اوہ

کس بنیاد تے ہو رہیا اے' اوہنوں prove کرن دی لوڑ اے۔ پبلک ڈائریاں رو یہ لئیا گیا اے' اہے تے سپیشل کمیٹی جانی جائے اور اوہنوں prove کر کے لوکل دے پیسے واپس دوانے جاہن۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاہ منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ گزشتہ اجلاس میں بھی take up ہوا تھا اور اس وقت بھی میں نے اپنے معزز دوست رانا آفتاب صاحب کی خدمت میں یہ عرض کی تھی کہ حکومت کا مقصد جو ہے وہ کسی پرائیویٹ ڈیولپر کو encourage کرنے کا یا اس کو مالی فائدہ پہنچانے کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ہم ایک عام آدمی جو کسان ہے اس کے مفاد کا بھی تحفظ کریں۔ اس وقت میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اس کو pending فرمایا جانے اور حکومت اس سلسلے میں اپنی ایک پالیسی سٹیٹمنٹ دینا چاہتی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس کے بعد ہم نے یہاں پر حکومت کا موقف بیان کیا۔ ایک پالیسی سٹیٹمنٹ دی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہادی النظر میں وہ پالیسی سٹیٹمنٹ جو تھی وہ ان تمام مقاصد کو مد نظر رکھتے ہوئے دی گئی تھی کہ جو اس تحریک اتوائے کار کے ذریعے معزز اراکین حاصل کرنا چاہتے تھے۔

جناب سپیکر! یہاں پر منسٹر ریونیو نے بالکل درست فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ یہ آرڈر intent to acquire جو سیکشن 4 کا نوٹیفیکیشن ہے۔ یہ عدالت عالیہ کے حکم پر جاری ہوا۔ اس کے بعد ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے وہاں پر پیش ہو کر اپنا موقف پیش کیا کہ یہ intent to acquire کا نوٹیفیکیشن صرف اس صورت حال میں جاری کیا جاسکتا ہے جب کہ زمین مفاد عامہ کے لئے acquire کی جارہی ہو۔ یہ ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی ہے اس لئے اس میں کوئی مفاد عامہ کا پہلو نہیں ہے' یہ حکومت کا موقف منسٹر صاحب نے فرمایا ہے۔ اس وقت میں نے بھی گزارش کی تھی اور یہ باقاعدہ ریکارڈ پر ہے لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے بعد یہ intent to acquire کا نوٹیفیکیشن جو سیکشن 4 کا جاری ہوا ہے۔ اس کے بعد وہاں پر کتنی زمین acquire کی گئی ہے۔ اس کے بعد جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ سیکشن 4 کے بعد سیکشن 16-17 کا نوٹیفیکیشن ہوتا

ہے۔ حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ یہ معاملہ pending تھا۔ اس ساری صورتحال کے پیش نظر جو پالیسی سٹیٹمنٹ میں نے یہاں پر دی تھی۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب نے ہاؤسنگ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک عام کان کے مفاد کے تحفظ کے لئے ایک جامع پالیسی بنانے کے متعلق حکم جاری کیا۔ جس میں منسٹر ریونیو موجود تھے، میں بھی موجود تھا اور متعلقہ تمام محکمہ جات موجود تھے بلکہ وہاں پر ڈویلیوز کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ہم نے ہاؤسنگ سیکٹر کو regulate کرنے کے لئے رولز بنانے ہیں۔ جن رولز کی اس کمیٹی نے approval دی، کمیٹی کے بعد لاء ڈیپارٹمنٹ میں گئے وہاں سے vet ہوئے اور اب وہ روز وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس final approval کے لئے موجود ہیں جو میرے خیال میں آئندہ 21 گھنٹوں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے واپس آجائیں گے۔ ان رولز کے موجودگی میں میں اس معزز ایوان کو اور اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو ان کے مددشات ہیں کہ ایک عام آدمی جو ہے اس کے مفاد کا تحفظ کیا جانا چاہیے اور حکومت کو یا محکمہ ریونیو کو ان پرائیویٹ ڈویلیوز کا آہ کار نہیں بننا چاہیے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ رولز مرتب کئے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دو تین دن میں وہ رولز notify ہو جائیں گے۔ اب یہاں سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ یہ رولز آنے سے پہلے جو کچھ ہو چکا ہے وہ غلط ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر میرے بھائیوں نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہوگا۔ میں ان سے اختلاف نہیں کرتا لیکن بات یہ ہے کہ اب مجال کے طور پر ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی والا معاملہ ہے کہ ساڑھے چھ سو کنال اس کے پاس موجود ہے۔ وہ اس کو advertise کر کے وہاں پر چار ہزار کنال بیچ دیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ اصل effectees ہیں جنہوں نے وہ تین ساڑھے تین ہزار پلاٹ اضافی خریدی اور اب ان کو موقع پر زمین نہیں مل رہی۔ ان کے پاس ایک لیگل کورس موجود ہے۔ وہ عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں، پولیس سے رجوع کر سکتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو وہ آئیں، بتائیں۔ حکومت اس شکایت پر غور کرے گی۔ لیکن جہاں پر اگر شکایت کنندہ ہی کوئی نہ آئے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ تین ساڑھے تین مہینے سے یہ معاملہ pending چلا آ رہا ہے اور یہ بات اخبارات میں بھی آئی کہ ایک سوسائٹی کے پاس اتنی زمین ہے۔ اس نے اپنی ملکیت سے زیادہ بیچ

دی ہے تو جن لوگوں نے زیادہ خریدی ہے تو ان لوگوں کو کسی نہ کسی ادارے سے اپنی دادرسی کے لئے رجوع ضرور کرنا چاہیے تھا۔ جو ابھی تک کسی نے نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل الگ بات ہے۔ ان لوگوں کو پاسیے کہ وہ رجوع کریں۔ ان کو انصاف دلایا جائے گا۔ ان کی دادرسی کی جانے گی اور حکومت نے اگر کہیں پر کوئی ظلم محسوس کی تو ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ اس سب کچھ کو regulate کرنے کے لئے ہم نے رولز بنا دیئے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ایک دو دن میں notify ہو جائیں گے۔ میری آپ سے استدعا یہ ہے کہ ان رولز کو آنے دیں۔ معزز اراکین سے بھی میں نے یہ commit کیا تھا کہ اس کی کاپی آپ کو دی جائے گی اس ایوان میں پیش کی جائے گی۔ وہ رولز آپ دکھیں اور میں پھر حکومت کی طرف سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان رولز پر ہم عملدرآمد کروائیں گے اور اس میں اگر کسی پرائیویٹ ڈویژن کے مفاد کو زچ پہنچتی ہے تو ضرور پہنچے ہماری اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ ہماری ہمدردی صرف اور صرف ایک عام آدمی کے ساتھ ہے جیسے رانا صاحب نے کہا ہے کہ ایک hanging sword لوگوں کے سر پر سیکشن 4 کے حوالے سے ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے ان رولز میں اس کا سدھارک کیا ہے۔ اس لئے اس میں اب ایسی کوئی پریکٹس کی بات نہیں ہے۔ باقی جس طرح ملک صاحب نے اور جی صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر لوگوں سے زیادتی ہوتی ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ کمیٹی کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ میرے ساتھ رابطہ کریں، منسٹر ریونیو کے ساتھ رابطہ کریں، منسٹر ہاؤسنگ کے ساتھ رابطہ کریں۔ ہم سب ان لوگوں کی دادرسی کے لئے تیار ہیں، حاضر ہیں انشاء اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ہم زیادتی نہیں ہونے دیں گے اور اگر میرے بھائی اس بات پر بضد ہیں کہ اس کو ضرور بحث کے لئے پیش کیا جائے تو یہ بحث کے لئے آنے کا تو دو گھنٹے بحث ہوگی اور ختم ہو جائے گی۔ اس میں ہمارا اصل مقصد ان لوگوں کے حقوق کا تحفظ ہے کہ جن لوگوں سے زبردستی زمین acquire کی جا رہی ہے۔

نمبر 2 ان لوگوں کے حقوق کا تحفظ ہے کہ جن سے پیسے لئے گئے ہیں اور اب انہیں زمین نہیں دی جا رہی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ رولز میں ہم نے ان دونوں پہلوؤں کو مد نظر رکھا ہے۔ we have taken care of both these aspects اور انشاء اللہ تعالیٰ کسی

کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کو بے شک pending کر لیں کہ جب تک رولز notify نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد آپ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ اس لئے میری استدعا ہے کہ اس کو pending فرمایا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں اس کا mover ہوں۔ یہاں پر جس طرح اس is. ac کو رکھا گیا اور ایک consensus بن رہا ہے کہ یہ ایک فراڈ ہوا ہے تو میرے خیال میں جو بھی عدالت عالیہ میں معاملات ہیں۔ میں یہاں پر یہ بات رکھنا چاہوں گا کہ اس ڈویژن کے خلاف چونکہ consensus ہے کہ فراڈ ہوا ہے تو اس ڈویژن کے خلاف فراڈ کا پرجہ کیوں درج نہیں کیا جا سکتا؟ کون سی کورٹ اس حوالے سے روکتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ درخواست دیں ہم پرجہ درج کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ کہہ رہے ہیں کہ کسی نے ابھی تک درخواست نہیں دی، کوئی درخواست دے اور اس معاملے میں مدعی بنے۔ از خود تو کچھ نہیں ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! پاکستان میں روایت ہے کہ پہلے فراڈ ہونے دیا جاتا ہے اور اس کے بعد قانون حرکت میں آتا ہے۔ کوآپریٹو سکینڈل اسی طرح اس ملک میں ہوا۔ لوگ لٹ گئے اس کے بعد اس کی انکوائریاں شروع ہوئیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرا ذاتی خیال ہے کیونکہ میں نے دونوں فریقین کو سن لیا ہے۔

وزیر مال، جناب سیکرٹری! میں نے سب دوستوں کی باتیں سن لی ہیں۔ اگر دوبارہ کہیں تو میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔ محکمے نے کہا ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہیے۔ محکمے نے عدالت کو کھڑا کر دیا ہے۔ اگر آپ کمیٹی جانیں گے تو عدالتی کام میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ عدالت کے اوپر ایک اور عدالت جانیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ pending کر سکتے ہیں چاہے ایک دن کے لئے کر لیں یا ایک سال کے لئے کر لیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، روکڑی صاحب، میں اسی پوائنٹ پر آ رہا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے جو بات کی ہے کہ کل یا برسوں تک رولز سامنے آجائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ہوانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ،

This is not the issue what Minister Revenue is saying and what Law Minister has in detailed narrated

یہ ہمارا problem نہیں ہے۔ what we are focusing in this جو public money لوٹ

لی گئی ہے اس کی کوئی complaint authority پولیس کے پاس لوگوں کے

property dispute settlements پر ہائیکورٹ کے اندر bundles of precedents موجود

ہیں۔ they don't allow Police to enter into وہاں پر کس چیز کا پرچہ کرائیں۔ I have

got nothing physically seen میرے پاس کوئی ایسا شجرہ موجود نہیں تھا کہ جس پر میں

نے کیا۔ ایک نقشہ تھا، نقشے کی بنیاد پر میں نے ایک fair transaction کی جس کا کوئی

evidentiary record نہیں ہوتا۔ this is how property goes around اس میں

گزارش اور ہے، اس پر نکتہ بحث اور ہے۔ Govt of Punjab does not want this

embarrassment. We know that. وہ document ہمارے سامنے prepare ہوا۔ لاہ منسٹر

صاحب کی intention کا ہمیں پتا ہے، ریویو منسٹر صاحب کی intention کا ہمیں پتا ہے، پنجاب

کی بیلک کو یہ crucify نہیں کرنا چاہتے، سیکشن 4 غلط apply نہیں کروانا چاہتے۔

This is right. We know that our Chief Minister does not want that.

اور ہماری یہ اسمبلی بھی نہیں چاہتی، ہماری Cabinet بھی یہ بات نہیں چاہتی لیکن سوال مختلف

ہے۔ ایک سوسائٹی جو exist نہیں کرتی، جس کے پاس وہ زمین نہیں ہے۔ جس نے سیکشن 4 کی

application کو اس وقت استعمال کر لیا اور کورٹ آرڈر کی بات کرنے سے پہلے ہمیں دیکھنا

ہے کہ اس کی nature کیا ہے؟

The writ petition lying now is basically a definition of precedent

کہ پہلے ایک کو اپریٹو سوسائٹی نے rightfully in public interest سیکشن 4 apply کیا 80

فیصد اس نے purchasing کی 20 فیصد اس نے acquire کر لیا so that is another case

اس کو بنیاد بنا کر سیکشن 4 کو دوبارہ سے اس کے اندر apply کیا گیا کہ ہمیں بھی اجازت دی جائے۔ All these are different matters ان کو ہم mix up نہیں کر سکتے۔ If I could narrate myself more clearly تو بات صرف ایک ہے کہ اس کا کیا ہو گا جو ہو چکا ہے؛ آج مدعی چاہیے۔ میں مدعی ہوں، لاہ منسٹر صاحب میرا پرچہ دیں میں ایڈن ڈویلیورز کے خلاف پرچہ دینا ہوں۔ I am the applicant کھتے اور مدعی چاہتیں۔ پرویز حسن نکئی چاہیے، رشید بھٹی چاہیے، نجف سیال چاہیے، آپ کو کھتے اور applicants چاہتیں۔ ہم یہاں پانچ سو applicants لا سکتے ہیں۔ 200 اسی ہاؤس کے اندر بیٹھے ہیں۔ ہمیں پرچے درچے کا چکر نہیں ہے۔ آپ ایک کمیٹی بنائیں جو probe in کرے کہ پبلک فراڈ کو کیسے چیک کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پیز۔ میں wind up کر رہا ہوں۔ جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ technically speaking اس تحریک اتوانے کار کے دو پہلو تھے۔ ایک پہلو یہ تھا کہ ایڈن ڈویلیور نے سیکشن 4 کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ دوسرا یہ تھا کہ اس سیکشن 4 کے نوٹیفکیشن کے بعد عام زمیندار کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ اب تیسرا پہلو یہاں سے نکلا ہے کہ جس کا اس تحریک میں ذکر نہیں ہے۔ تیسرے وہ بھی لوگ ہیں جو متاثرین میں شامل ہیں، جنہوں نے پیسے جمع کر دئے ہیں۔ ان کو پلاٹ نہیں ملے۔ ان کی دادرسی کے لئے میں اپنے بھائی سے گزارش کرتا ہوں کہ مجھے آپ حکم دیں میں تعمیل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھ کر رشید بھٹی صاحب، رانا آفتاب صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں اس میں ریونیو منسٹر موجود ہوں گے۔ اگر اس میں کوئی ایسا پہلو نکلتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے تو حکومت کارروائی کرے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think that I have heard enough Let me give the decision

وزیر قانون و پارلیمانی امور، صرف ایک بھوٹی سی گزارش ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں۔ I am pending it till the rules are brought. After

the rules are brought forward in the Assembly. admit کرنا ہے یا نہیں؟ فی الحال اس کو pending کیا جاتا ہے۔
سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے یہ مہربانی کی ہے۔ لیکن یہ حکومت کے ہمارے بھائی یہاں موجود ہیں۔ کچھ سیاسی ہروپے لوٹ مار کی کہانی کر کے حکومت کی محترمی تلخ پناہ لینا چاہتے ہیں، ان سے لوگوں کو نجات دلائیں۔ ہم یہ الزام نہیں لگا رہے کہ راجہ صاحب یا ان لوگوں نے ان کو پناہ دی ہوئی ہے۔ لیکن گزارش یہ ہے کہ کچھ سیاسی ہروپے جن کا کوئی سیاسی ماحی نہیں ہے، کوئی کردار نہیں ہے انہوں نے لوٹ مار کر کے دولت اکٹھی کی ہے۔ ان کے پاس لوگوں کے پیسے ہیں اور وہ سیاست میں آ کر کوئی کچھ بن گیا ہے، کوئی کچھ بن گیا ہے اور اس کے ذریعے سے لوگوں کو بلیک میل کر رہے ہیں۔ اگر ان لوگوں کو لگا نہ دی گئی تو یہ ہمارے معاشرے کو تباہ کر دیں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! I have given my decision and I think we

should wait for the proper time. میں نے اسے dispose of نہیں کیا صرف pending کیا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) دی پنجاب سول سروسٹس مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: Now we take the Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2005 Minister for Law!

MINISTER FOR LAW: Sir! I introduce the Punjab Civil Servants(Amendment) Bill 2005

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill 2005 has been introduced in the House under rule 91(5) of the rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and has referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report upto 28 February 2005.

مسودہ قانون دی کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: Now we take the King Edward Medical University Bill 2005 Minister for Law & Health

MINISTER FOR LAW: Sir! I introduce the King Edward Medical University Bill 2005.

MR DEPUTY SPEAKER: The King Edward Medical University Bill 2005 has been introduced in the House under rule 91(5) of the rules of procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and has referred to the Standing Committee on Health for report upto 28-02-05.

آج اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ اب اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 7 جنوری 2005 صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 7 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (محکمہ صحت)
 - 1- نطن زده سوالات اور ان کے جوابات
 - 2- غیر نطن زده سوال اور اس کا جواب
- 3 - سرکاری کارروائی
 - پنجاب پیپک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال 2003 کا پیش کیا جانا
- 4 - عام بحث
 - زرعی مارکیٹنگ پر بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

جمعہ المبارک 7 - جنوری 2005

(یوم الجمعہ 25 ذی القعدہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 55

منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدْرَكُمْ عَلَىٰ تَعَارُفِ

تَعَارُفِكُمْ مِّنْ عَذَابِ اللَّهِ ۚ تَوَمَّنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ

تَعْلَمُونَ ۚ يَعْقِرْ لَكُمْ ذُرُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

وَأُخْرَىٰ مِمَّا نَصَرْتُمْ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

سورة الصف آیات: 10 تا 13

اے ایمان والو! کیا میں تمہیں ایسی سوداگری جا دوں، جو تمہیں عذاب دردناک سے بچا دے؟ (وہ یہی ہے کہ) تم لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ، اور اللہ کی راہ میں اسے مال اور جان سے جہاد کرو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو، اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں (داخل کرے گا) جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہونگے، یہی بڑی کامیابی ہے، اور ایک اور (قرہ بھی) کہ وہ تمہیں محبوب ہے (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلد فتحیابی اور

وما علینا الا البلاغ

آپ ایمان والوں کو بشارت دیدیتے

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سیکرٹری، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب۔ تشریف نہیں رکھتے، سوال dispose of ہوتا ہے۔ اگلا سوال بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 763 (معزز رکن نے سید احسان اللہ وقاص کے ایامہ پر دریافت کیا)

اشتماری حکیموں اور ہومیوپیٹھک ڈاکٹروں کی اسناد کی چیکنگ

*763۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ فوائز میں فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام اخبارات کے اتوار کو طابع ہونے والے میگزینز میں مختلف "طکیوں اور ہومیوپیٹھک ڈاکٹرز" کے بڑے بڑے "حماثر کن" اشہادات طابع ہوتے ہیں؟ جن میں اپنی ادویات کے ذریعے صحت کی کامیابیوں کے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ صحت نے کبھی ان اشتماری "طکیوں اور ہومیوپیٹھک ڈاکٹرز" کی اسناد اور ان کی قابلیت اور ان کی ادویات کو چیک کیا ہے؟ کیا کبھی اس بات کی ضرورت محسوس کی ہے کہ ان ادویات کو کسی میڈیکل لیبارٹری میں چیک کروایا جائے اور معلوم کیا جائے کہ ادویات کن اجزاء پر مشتمل ہیں؟ اور کیا ان ادویات میں مضر صحت اجزاء مثلاً "سٹریپٹ" وغیرہ تو شامل نہیں؟

(ج) کیا یہ امر واقع نہیں کہ ہمارے صوبے میں ہر شخص جب چاہے اپنی مرضی سے ادویات بنا کر اشتہارات کے ذریعے فروخت کر سکتا ہے اور لوگوں کی صحت سے کھیل سکتا ہے؟ کیا محکمہ صحت اس طرح عام لوگوں کی صحت سے کھیلنے والوں پر کوئی پابندیاں عائد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی ادویات فروخت نہ ہوں اور نام نہاد حکیم اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر ادویات کی اشتہار بازی نہ کر سکیں؟

وزیر صحت،

(الف) درست ہے لیکن زیر دفعہ 24 ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت کسی "دوائی اور بیماری" کا کسی بھی قسم کا اشتہار وغیرہ دفاتی وزات صحت کی منظوری کے بغیر نہیں دیا جاسکتا۔

(ب) زیر دفعہ 3(ب) ڈرگ ایکٹ 1976 تمام یونانی، ہومیوپیتھک اور آریڈک قسم کی ادویات اس ایکٹ سے مستثنیٰ ہیں اور ان ادویات کے کنٹرول وغیرہ کے بارے میں کوئی قانون نہ ہے۔ البتہ یونانی آریڈک اور ہومیوپیتھک پر یکٹیشنر ایکٹ 1965 کے تحت حکیموں اور ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کی رجسٹریشن اور پریکٹس وغیرہ کے معاملات دفاتی وزارت صحت اور یونانی اور ہومیوپیتھک کونسل کی ذمہ داری ہے۔ مزید محکمہ صحت پنجاب اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً ان ادویات کے نمونوں کے ذریعے ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے بلنچ پڑھتا کرتا ہے۔ سال 2001-02 کے دوران 602 سیمپلز لئے گئے جن میں سے 48 میں ایلوپیتھک اجزاء پائے گئے جن کے کیسز ڈرگ کورٹ مجھوانے گئے۔ گیارہ ادویات میں سٹرائیڈ پائے گئے

(ج) چونکہ یہ ادویات ڈرگ ایکٹ 1976 سے مستثنیٰ ہیں اس لئے ان کے بنانے اور فروخت پر کوئی پابندی نہ ہے۔ وزارت صحت نے اس سلسلے میں قانون کا مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اور اس پر پیش رفت جاری ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں وزیر موصوف کی توجہ (ج) کے جواب کی طرف دلائل کا کہ

”چونکہ یہ ادویات ڈرگ ایکٹ 1976 سے مستثنیٰ ہیں اس لئے ان کے بنانے اور فروخت کرنے پر کوئی پابندی نہ ہے۔۔۔“

جناب سیکرٹری! ہومیو پیٹھک ہو یا کوئی بھی ڈرگ جس میں سیر اینڈز وغیرہ آتے ہیں۔ اگر ان کے بنانے اور اشتہار پر پابندی نہیں ہے تو اس کا عمل کیا ہے؟ آپ دکھیں کہ ہومیو پیٹھکی اور ایلو پیٹھکی میں بھی جتنی ادویات فروخت ہو رہی ہیں اور ابھی تک اس ڈرگ ایکٹ میں یہ ترمیم بھی نہیں آئی کہ یہ دوائیاں جو مرضی جانتے جانتے تو اس کا کیا سبب کر رہے ہیں اور آپ کے ہر ہسپتال میں تقریباً ایک ہومیو پیٹھک ڈاکٹر موجود ہے۔ اس پر یہ کیا کر رہے ہیں؟ اس کی یہ وضاحت کر دیں۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! (ج) میں اس کا جواب درج ہے کہ ایسی ادویات جو ڈرگ ایکٹ کے دائرہ کار میں ان کے کیمیکل فارمولے نہیں آتے تو ان ڈرگز کے سیمپل انٹیکشن کے دور ان لئے جاتے ہیں۔ ان ڈرگز میں چاہے وہ ہومیو پیٹھک کی ہوں یا ایلو پیٹھک کی ہوں یا طب کے کسی اور شعبے سے وابستہ ہوں ان سیمپلز کو ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ میں (ب) کی طرف توجہ دلائل کا کہ جس میں ہم نے اس طرح کی ڈرگز کے سیمپل لے کر جہاں ہم نے دیکھا کہ ایلو پیٹھک فارمولے سیر اینڈز یا کوئی antibiotic ہو تو اس کے بنانے والے اور سپلائی کرنے والے کے خلاف بھی ایکشن لیا جاتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ بہت ساری ہومیو پیٹھک ادویات نان ایلو پیٹھک ادویات کے دائرے میں آتی ہیں۔ ہم انہیں herbs کہتے ہیں۔ ان کا کوئی ایسا کیمیکل فارمولا ایلو پیٹھکی میں نہیں ہوتا کہ ہم یہ چیک کر سکیں کہ اس کی concentration کتنی ہے اور کتنی ہونی چاہیے؟ کیونکہ یہ کیمیکل سے نہیں بنائی گئی ہوتیں۔ یہ herbs سے بنائی گئی ہوتی ہیں۔ ان کی چیکنگ کہیں پر بھی نہیں ہوتی۔ ہمارے کسی بھی ہمسائے ملک میں جا کر دیکھ لیں تو herbal medicine کا کوئی control نہیں ہوتا کیونکہ control کیا نہیں ہی جاسکتا لیکن اگر اس کے اندر کوئی سیر اینڈز یا کیمیکل ہم پکڑ لیں تو اس کے خلاف action لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، کیا herbal medicines ہر کوئی اپنی مرضی سے فروخت کر سکتا ہے؟ آپ ایک قانون بنائیں جس کے مطابق وہ چیک ہو سکیں۔ اس طرح آپ الکوئل بیچنا شروع کر دیں گے اور کہیں گے کہ یہ اس میں نہیں آتی اس میں herbs ہیں جو کہ گنے سے حاصل ہو رہی ہیں۔ میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انھوں نے جو کس ڈرگ کورٹ کو ریفر کئے ہیں ان پر کیا فیصلہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! صرف ریفرنس کے طور پر 02-2001 کے دوران 602 سیمپلز لئے گئے تھے اور ان میں سے 48 میں ایلوپیتھک اجزاء پائے گئے تھے۔ ان میں سے 11 ادویات میں سیرائیڈز پائے گئے تھے۔ یہ کس کورٹ میں دیئے گئے تھے۔ اگر یہ کورٹ میں دیئے گئے کیوں کی تفصیل پلستے ہیں تو میرے خیال اس کے لئے نیا سوال بنتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! انھوں نے خود یہ کہا ہے۔ He should have

updated information ان کے پاس updated information کیا ہے، انھوں نے کس پیجے ہیں ان کو یہ follow up نہیں کرتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کس عدالت میں بیج دیا ہے اور یہ بری الذمہ ہو گئے ہیں۔ ٹھکے کو اسے دیکھنا چاہیے۔

جناب سپیکر، یہ اچھی چیک کر کے بعد میں آپ کو بتا دیں گے۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سپیکر! میں وزیر صحت کی توجہ جز (الف) کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ جس میں انھوں نے کہا ہے کہ سڈے میگزین میں جو اشتہار دکھائے، ہومیو پیتھک میڈیسن سے بھرے ہوتے ہیں ان کی منظوری وفاقی حکومت سے لی جاتی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا میڈیسن کے دینے گئے اشتہار کی ان میڈیسن کی جانچ پڑتال کرنے کے بعد ان کی منظوری دی جاتی ہے اور آیا ان میڈیسن کا استعمال لوگوں پر کر دیا گیا اس کا فائدہ دیکھ کر ان کی منظوری دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان میں سے کچھ میڈیسن دہلے کو موٹا کرنے کے لئے اور موٹے کو

دبلا کرنے کے لئے ہوتی ہیں؛ جن میں سیر اینڈز بہت زیادہ تعداد میں موجود ہوتے ہیں، حکیموں کی دوائیوں میں ایلمینٹس بہت زیادہ ہوتے ہیں اور یہ دوائیاں میرے خیال میں پڑھا کھا طبقہ استعمال نہیں کرتا لیکن جو لوگ یہ استعمال کرتے ہیں ان لوگوں کو جو نقصان ہوتا ہے ان کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر نادیہ عزیز، میں ان سے یہی پوچھنا چاہ رہی تھی کہ جو یہ اشتہار دیتے ہیں کیا وہ دوائیاں ان سے نمٹ ہونے کے بعد اشتہار دیا جاتا ہے یا ویسے ہی دے دیتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہم کوئی اشتہار نہیں دیتے۔ یہ پرائیویٹ ادارے یا کوئی پرائیویٹ شخص اشتہار دے دیتا ہے کہ میرے پاس فلاں نسخہ ہے کسی کو چٹلا کرنے کا یا مونا کرنے کا ہے تو ہم اس پر کنٹرول نہیں کر سکتے۔ البتہ کوئی جعلی دوائی کا اشتہار دیتا ہے یا وہ دوائی جو کہ ہمارے دائرہ اختیار میں آتی ہو، کوئی ایلو پیتھی فارمولا ہو اس کے بارے میں اشتہار دے تو ہم اس کے خلاف ایکشن لیتے ہیں۔ اگر کوئی اشتہار دیتا ہے کہ میں ایک شخص کا وزن دو سو کلو گرام چھ مہینوں میں کم کر سکتا ہوں تو میں اس پر کیا control کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جو اشتہار اخبار میں دیا جاتا ہے کیا ان دوائیوں کو چیک کرنے کے بعد ان کی منظوری دی جاتی ہے کہ یہ اشتہار اخبار میں چھاپا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر، محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ جب منظوری دی جاتی ہے تو کیا آپ پہلے یہ چیک کر لیتے ہیں کہ یہ دوائی صحت ہے یا صحت کے لئے صحیح ہے؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس کا جواب جڑ (الف) میں بڑا واضح ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے ایکٹ کے تحت 1976 کوئی دوائی اور بیماری کا اشتہار فیڈرل گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر دینا غیر قانونی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس وقت ایوان میں جو بات ہو رہی ہے۔ میں صرف دو جملے پڑھ دیتا ہوں اس سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

”کیا یہ امر واقع نہیں کہ ہمارے صوبے میں ہر شخص جب چاہے اپنی مرضی سے ادویات بنا کر اشہارات کے ذریعہ فروخت کر سکتا ہے اور لوگوں کی صحت سے کھیل سکتا ہے؟“

چونکہ یہ ادویات ڈرگ ایکٹ 1976 سے مستثنیٰ ہیں اس لئے ان کے بنانے اور فروخت کرنے پر کوئی پابندی نہ ہے۔ وزیر موصوف یہ فرما رہے ہیں کہ ہم جعلی دوائیوں کا ٹونٹس لے سکتے ہیں لیکن ان دوائیوں کا ٹونٹس نہیں لے سکتے۔ اگر ایک دوائی سے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ بیٹا ٹائٹس سی کو ٹھیک کر دے گی یا کینسر اور شوگر کا علاج ہو سکے گا۔ جب اس دوائی سے اس کا علاج ممکن نہیں ہے تو کیا پھر وہ دوائی جعلی نہیں ہے۔ یہ کیسے کہتے ہیں کہ ہم جعلی دوائیوں کے خلاف تو action لے سکتے ہیں لیکن ان کے خلاف action نہیں لے سکتے؟ ایک دوائی کے اوپر لکھا ہے کہ یہ نسخہ اس بیماری کے لئے ہے جبکہ وہ اس بیماری کے لئے نہیں ہے تو پھر وہ جعلی دوائی ہی ہے۔ اس کے خلاف ایکشن لیا جاسکتا ہے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے خود ہی جواب میں کہا ہے کہ وزارت صحت نے اس سلسلے میں قانون کا مسودہ تیار کر لیا ہے اور اس پر پیش رفت جاری ہے۔ اب یہ پیشرفت کب جاری ہوتی ہے اور کب تک جاری رہے گی۔ یہ واقعی اس صوبے کا نہیں بلکہ پورے ملک کے عوام کا مسئلہ ہے۔ یہاں پر حکیم صاحبان یا ہومیو پیتھک ڈاکٹرز دوائی بنا لیتے ہیں اور اس کے اوپر ایسی بیماریاں لکھ دیتے ہیں جن کا علاج حامل دنیا میں کسی جگہ بھی ممکن نہیں ہے۔ لیکن وہ بڑے دعوے سے لگتے ہیں کہ یہ مرض بالکل ٹھیک ہو جانے کا اور شرطیہ علاج ہوتا ہے جب کہ وہ جعلی دوائی ہے۔ اس سلسلے میں یہ فرمائیں کہ کیا یہ ادویات جعلی ہیں؟ اگر یہ جعلی ہیں تو ان کے خلاف محکمہ صحت نے اب تک کارروائی کیوں نہیں کی اور جس مسودے کا انہوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ تیار کر لیا ہے اور اس پر پیش رفت جاری ہے۔ یہ سوال 03-1-26 کو موصول ہوا تھا اور آج 2005 ہے یعنی دو سال میں اس مسودے نے کیا پیشرفت کی ہے؟

جناب سپیکر، جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

وزیر صحت، آج سے کوئی چار مہینے پہلے میٹنگ ہونی تھی۔ فیڈرل گورنمنٹ نے میٹنگ کی hold تھی اس میں وزیر اعظم پاکستان تمام صوبائی وزراء، سیکرٹری ہیلتھ اور ڈی۔ جی ہیلتھ وغیرہ موجود تھے اور یہ discussion ہوئی تھی۔ میں آپ کو اس وقت کی update کارروائی دے دیتا ہوں تو اس وقت یہی فیصلہ ہوا تھا کہ 1976 کے ایکٹ میں پچھلے تقریباً 25 سال میں کسی حکومت نے کوئی تبدیلی نہیں کی اور اس حکومت نے اس ایکٹ میں ترمیم کا process شروع کیا، مسودہ تیار ہو گیا تھا تو اس پر debate اور discussion ہوئی تھی اور اس وقت یہی فیصلہ ہوا تھا کہ اسکے تین چار مہینوں میں اس کو حتمی شکل دے کر اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب! ان کا سوال یہ ہے کہ یہ discussion جنوری 2003 میں ہوئی تھی تو کیا ابھی تک discussion ہی چل رہی ہے یا کسی نتیجے پر بھی پہنچے ہیں؟

وزیر صحت، جن discussion کی میں بات کر رہا ہوں وہ چار مہینے پہلے نیشنل ہیلتھ پالیسی کانفرنس پر ہوئی تھی اور اس وقت صوبوں کو یہ update دی گئی تھی۔ فیڈرل گورنمنٹ کا فیصلہ تھا کہ یہ ایک complex process ہے۔ اس کو ہم مکمل کر کے انشاء اللہ تعلق تین چار مہینوں میں بل کی شکل میں اسمبلی میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ تین چار مہینوں میں آخری شکل دے دیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، آپ answer sheet کو ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ یہ جواب میں نے پڑھا ہے جس میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ وزارت صحت نے اس سلسلے میں قانون کا مسودہ تیار کر لیا ہے اور اس پر ہمیشہ جاری ہے۔ اس جواب کی تاریخ وصولی 03-02-26 ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ discussion ہو رہی ہے۔ یعنی آج سے ایک سال گیارہ ماہ پہلے یہ کہہ رہے ہیں کہ قانون کا مسودہ تیار ہو گیا ہے اور اس میں پیش رفت جاری ہے۔ اب دو سال بعد یہ کہہ رہے ہیں کہ discussion ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! انہیں یہ جانتیں کہ ان دنوں کا پراج تو بے نہیں

کہ ہم صدیوں سے بگڑے ہوئے حالات راتوں رات ہی ٹھیک کر دیں۔ انہوں نے توجہ تو دی نہیں تھی۔ اب ہم نے اس میں امنڈمنت دکھائی ہے کہ بیلک کے لئے کونسی چیز benefit ہے اور کونسی نہیں ہے؛ راتوں رات ہم کہہ دیں کہ ہم نے approve کر دیا، ذرا غور تو فرمایا کریں کہ لکھا کیا ہوا ہے اور مسودہ پر discussion کے لئے سارے ڈاکٹرز کو invite کیا ہوا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دینے کی کوشش کی ہے اس پر آپ نے جو خاموشی اختیار کی ہے کیا یہ permission تھی؟ اس کی ذرا وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر، محترمہ ایگزیکٹو تشریف رکھیں۔ جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

وزیر صحت، جناب سپیکر! مجھے پارلیمانی سیکرٹری صحت پر مکمل اعتماد ہے اور ان کو مجھ سے کوئی permission لینے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن میں عرض کروں کہ انہوں نے کہا کہ مسودہ میں ڈیزم سال لگ گیا ہے۔ یہ 1976 کا قانون تھا اور 1976 کو 25 سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ کتنی حکومتیں اس دور ان آئی ہیں، کتنے جعلی اشتہار چمپے ہیں۔ یہ ہماری ہی حکومت ہے جس نے ڈیزم سال پہلے اس کو exploit کرنے کی کوشش کی ہے، ہمیں تو اس بات کا credit ملنا چاہیے۔ ان کی کئی دفعہ عکرائی رہی ہے انہوں نے پہلے اس کے بارے میں نہیں سوچا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ عکرائی کا سوال نہیں ہے۔ یہ اس وقت ایوان میں ایک سوال پیش ہوا ہے اس کا جواب ان کو سنجیدہ ہو کر دینا چاہیے۔

جناب سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ چار ماہ تک اس کو آخری شکل دے دی جائے گی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس پر ان کا definite جواب چاہوں گا کہ آج سے دو سال پہلے انہوں نے اس مسئلے سے متعلق یہ جواب دیا کہ قانون کا مسودہ تیار ہے اور اس پر پیش رفت ہو رہی ہے۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ تین ماہ پہلے صرف discussion ہوتی تھی۔ ان دونوں میں سے جتا دیں کہ کون سی بات صحیح ہے؟ اگر یہ جواب اس ایوان کو دو سال پہلے غلط دیا گیا ہے تو اس کو یہ admit کریں کہ ان کے ٹککے نے انہیں غلط جواب دیا تھا۔

جناب سپیکر، جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

وزیر صحت، مسودہ تیار ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ مسودہ اسمبلی میں پیش کر دیا جائے۔ مسودہ تیار ہوتا ہے اس کے بعد deliberations, discussions ہوتی ہیں۔ وہ discussions اگر معنی خیز نتیجے پر پہنچیں گی تو تیار اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ ان کا فیصلہ ہوگا کہ کب وہ مکمل طور پر تیار ہوتا ہے، کب اس پر discussion مکمل ہوتی ہے کیونکہ چاروں صوبے اس میں شامل ہیں۔ اس لئے میٹنگ میں بھی ہم نے اس پر discuss کیا۔ اس پر ہم نے کچھ پوائنٹس raise کئے جس کی وجہ سے تھوڑا سا delay ہو گیا۔ 1976 کا یہ قانون تھا اور اگر ہم نے اس قانون کو بہتر شکل دینے میں ڈیڑھ سال لگا دیا ہے تو میرے خیال میں وہ عوام کے حق میں جانے کا لیکن پچیس سال اس قانون کو لے کر باقی حکومتیں بیٹھی رہی ہیں انہوں نے اس پر کوئی عمل نہیں کیا۔ اس نام پر بیڑے کا کوئی ذکر نہیں ہو رہا لیکن اس ڈیڑھ سال کے بارے میں سارے سوال اٹھانے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر، بہت مہربانی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آج اخبارات میں قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے بیان چھپا ہے کہ پچھلے دو سال میں اس ایوان کی بھی اور حکومت کی بڑی بہتر کارکردگی رہی ہے۔ جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ صاحب کا بیان بالکل درست ہے۔

رانا مناء اللہ خان، ہم ایک سال گیارہ ماہ تک صرف اس مسودے کو discuss کرتے رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بڑا تسلی بخش جواب ہے۔ ان کے اس admission کے بعد کہ یہ کسی قانون کو جانے یا لوگوں کی تکالیف اور مسائل سے متعلقہ جو قانون سازی ہے اس پر discussion میں ایک سال گیارہ ماہ لیتے ہیں۔

میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جڑ (الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ درست ہے لیکن زیر دفعہ 24 ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت کسی دوائی اور بیماری کا کسی بھی قسم کا اشتہاد وغیرہ وفاقی وزارت صحت کی منظوری کے بغیر نہیں دیا جاسکتا۔ یہ بتادیں کہ یہ اشتہادات اس میار کے مطابق ہیں۔ اگر یہ اس میار کے مطابق نہیں دینے جا رہے تو ان کے خلاف ان کا حکم اپنے صوبے میں کیا کارروائی کر رہا ہے؟

جناب سیکر، جی، ہیلتھ منسٹر صاحب!

وزیر صحت، جناب سیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ قانون مکمل نہیں ہے اس میں ترامیم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک پرانا قانون ہے جو اس وقت کے حالات کے مطابق بنایا گیا تھا۔ اب ہم اس قانون میں تبدیلی لارہے ہیں۔ میں نے آپ کو ٹائم فریم بھی بتا دیا ہے کہ ساڑھے تین چار مہینے پہلے نیشنل ہیلتھ پالیسی کانفرنس کی میٹنگ میں یہی کہا گیا تھا کہ انشاء اللہ تعلق تین چار مہینوں میں یہ بل اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہمارے ساتھ commitment ہے، ہم نے پنجاب اسمبلی میں اس بل کو پیش نہیں کرنا۔ فیڈرل ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے یہی بل تیار کرنا ہے، ہم نے اس کی implementation کرنی ہے۔ ابھی وہ بل اس حلق تک نہیں پہنچا کہ فیڈرل گورنمنٹ محسوس کرتی ہے کہ یہ پورے پاکستان کے لئے بہتر لاہو گا۔ جب وہ اس میں confident ہوں گے وہ بل پیش کر دیں گے۔ لیکن میں آپ کو صرف ایک ٹائم فریم بتا رہا ہوں جو اس میٹنگ کے ذریعے ہم تک پہنچا تھا کہ یہ تقریباً ساڑھے تین چار مہینے کا عمل ہے۔ انشاء اللہ تعلق یہ بل پیش ہو گا اور 1976 کے قانون میں weaknesses درست کی جائیں گی اور پھر اس قانون کے تحت ہم ان اخبارات اور کمپنیوں کے خلاف ایکشن لیں گے جو اس طرح کے اشتہارات دیتے ہیں۔

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان، جناب سیکر! رانا صاحب کا سوال بڑا clear ہے مگر اس کا جواب clear نہیں آیا۔ اس میں یہ خود کہہ رہے ہیں کہ درست ہے لیکن زیر دفعہ 24 ڈرگ ایکٹ کے تحت کسی دوائی اور بیماری کا کسی بھی قسم کا اشتہاد وغیرہ وفاقی وزارت صحت کی منظوری کے بغیر نہیں دیا جا سکتا۔ رانا صاحب کا سوال یہ تھا کہ اگر ان کی منظوری کے بغیر نہیں دیا جاسکتا تو کیا اخبارات میں آنے والے اشتہارات وفاقی وزارت صحت کی منظوری سے آرہے ہیں اور اگر منظوری سے نہیں آ رہے ہیں تو پھر وہ کیوں آرہے ہیں، صوبائی حکومت اس معاملے میں کیا کر رہی ہے اور وہ کیا

criteria ہے جو وفاقی حکومت نے ایسے اشتہارات کو اخبارات میں دینے کے لیے رکھا ہوا ہے۔
جناب سیکرٹری، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! یہ سوال اگر وفاقی وزارت صحت کے متعلقہ سوال ہے تو یہ ڈائریکٹ وفاقی وزارت صحت سے ہونا چاہیے کہ وفاقی حکومت کیا کر رہی ہے؟ میں تو صرف ان کو یہ بتا رہا ہوں کہ ہم اس چیز کو concede کرتے ہیں۔ ہم میں اتنی جرأت ہے، ہم میں اتنی integrity ہے کہ ہم اس کو concede کرتے ہیں کہ 1976 ایکٹ آج کل کے حالات کے مطابق جس طرح میڈیا کا expansion ہوا، جس طرح دوائیوں کی expansion ہوئی ہے۔ 1976 میں ایلوپتھی کی نوٹل ادویات تقریباً ڈیڑھ ہزار کے قریب تھیں اور آج ساڑھے پانچ ہزار یا ساڑھے سات ہزار ادویات رجسٹرڈ ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک ہمارے موجودہ حالات کے مطابق نہیں ہے اس لیے ہم اس میں ضروری ترامیم لا رہے ہیں۔ جب فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ترامیم آئیں گی تو ہم ان پر implementation کروائیں گے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ اگلا سوال شیخ تنویر صاحب کا ہے۔

شیخ تنویر احمد، سوال نمبر 1848۔

D.H.Q ہسپتال جہلم کے لئے ادویات اور گرانٹ کی تفصیل

* 1848، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک ضلع، جہلم کے ہسپتالوں کو کتنی مالیت کی گرانٹ برائے

خرید ادویات اور کتنی مالیت کی ادویات اس ضلع کے لئے فراہم کی گئی ہیں؟

(ب) مذکورہ عرصے کے دوران ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، جہلم کو کتنی مالیت کی گرانٹ

سے کس مدد کے لئے فراہم کی گئیں اور کن کن مددوں پر خرچ کی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصے کے دوران D.H.Q ہسپتال کو کتنی گرانٹ بابت خرید ادویات برائے

اہل۔ پی اور کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئی ہیں؟

- (د) مذکورہ عرصے کے دوران اس ہسپتال کے لئے کتنی ادویات بذریعہ ایل۔ پی پریچر کی گئی ہیں۔ یہ ادویات کن کن فرموں/کمپنیوں/اداروں/دکانوں سے پریچر کی گئی ہیں؟
- (ه) مذکورہ عرصے کے دوران کتنی مالیت کی ادویات اس ہسپتال کی معرفت کن کن سیاسی اور گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے افراد کو فراہم کی گئی ہیں۔ ان کے نام، عمدہ، گریڈ کیا ہیں؟
- (و) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں داخل کئے گئے بھی مریض کو ادویات فراہم نہیں کی جا رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے ایمر جنسی میں مریض اس شہر کے پرائیویٹ ہسپتالوں کا رخ کرتے ہیں۔ کیا حکومت ہسپتال کی صورت حال درست کرنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) ضلع جہلم کے ہسپتالوں کو ملنے والی گرانٹ اور خرید کی گئی ادویات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

49,85,7,415/-

کل گرانٹ

49,85,7,415/-

خرید کی گئی ادویات کی مالیت

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران مہیا کی گئی گرانٹ (بجٹ) کی کاپی سال وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ملاحظہ ہو نمبر A-1/3, A-2/3, A-3/3 یہ گرانٹ مدوار واضح ہے اور ان ہی مدوں پر خرچ کی گئی ہے۔ جن کے لئے مہیا کی گئی تھی۔

(ج) گرانٹ خریداری ادویات برائے D.H.Q ہسپتال حسب ذیل ہے۔

سال	M.S.D	L.P	EXP.LP
2000-01	2942,000/-	981000/-	59,0,063/-
2001-02	3915000/-	1305000/-	1,28,167/-
2002-03	5600000/-	1875000/-	1,07,8,730/-

(د) سالانہ بجٹ برائے L.P ادویات حسب ذیل ہے۔

سال	بجٹ برائے L.P	اخراجات
2000-01	98,1000/-	5,90,063/-
2001-02	1,30,5,000/-	1,22,8,167/-
2002-03	1,87,5000/-	1,07,8,730/-

II- جن فرموں سے ادویات پر چیز کی گئیں ان کی تفصیل 'B-1/2' 'B-2/2' ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) مضل رپورٹ C صفحہ نمبر 1 تا نمبر 6 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ہسپتال میں موجود ادویات بلا تفریق تقریباً تمام مریضوں کو دی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اس بارے میں میرا ضمنی سوال ہے کہ آیا دی گئی گرانٹ

ڈی-ایچ۔ کیو جہلم کی ضروریات کو پورا کرتی تھی؟

جناب سپیکر، آپ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں؟

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میں جز (الف) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، براہ مہربانی آپ اپنا سوال دہرائیں۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈی-ایچ۔ کیو جہلم کو دی گئی گرانٹ

ڈی-ایچ۔ کیو جہلم کی ضروریات کو پورا کرتی تھی اگر نہیں تو آئندہ سالوں میں حکومت ڈی-ایچ۔ کیو

جہلم کی ضروریات کے مطابق گرانٹ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر، جنی وزیر صحت!

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اس میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ یہ گرانٹ اس کی ضروریات کو پورا

کرتی تھی بلکہ اگر آپ تین سالوں کی ایل۔ پی کا break down دیکھیں تو اس میں جو used

developed component ہے وہ allocated components سے کم ہیں۔ یہاں پر

2000-01 میں 9,81,000/- ایل۔ پی تھی جبکہ اس کی utilization اس سے کم تھی اسی طرح 2001-02 اور 2002-03 میں بھی ایل۔ پی کی utilization کم تھی۔ میرے خیال میں اس لحاظ سے sufficient بجٹ دیا جاتا ہے لیکن اس سال کے لئے ہم نے تمام اضلاع میں اور پورے محکمہ صحت میں بجٹ کی allocation تقریباً 133 فیصد increase کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ضروریات پوری بھی ہیں اور ہم اس کو مزید بڑھائیں گے۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اسی سوال کا جز (ہ) یہ ہے کہ کتنی مائیت کی ادویات اس ہسپتال کی معرفت کن کن سیاسی گریڈ 17 اور اس کے اوپر کے افراد کو فراہم کی گئی ہیں۔ ان کے نام، عمدہ اور گریڈ کیا ہیں؟ ایوان کی میز پر جو جواب رکھا گیا ہے اس کے صفحہ نمبر دو پر ایک نام لکھا ہوا ہے کہ صرف رانا۔ اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا سیاسی افراد نے مراد صرف حکومتی افراد ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! سیاسی افراد سے مراد صرف حکومت کے افراد نہیں ہوتے سیاسی افراد سے مراد ہر وہ شخص جو سیاست سے دلچسپی رکھتا ہے اور جو سیاست میں حصہ لیتے ہیں وہ حکومتی افراد بھی ہو سکتے ہیں اور اپوزیشن کے افراد بھی ہو سکتے ہیں۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! جن کے نام یہاں پر لکھے گئے ہیں وہ ٹھیک ٹھاک امیر ہیں تو کیا ان کو بھی ادویات کی ضرورت پڑ گئی ہے؟

جناب سپیکر، شیخ صاحب! بیمار تو کوئی بھی ہو سکتا ہے۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اصل میں بات یہ ہے کہ کسی بھی غریب آدمی کو وہاں پر ادویات نہیں تھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خاں، جناب سیکرٹری ایڈمنسٹریشن میں ہے اصل میں بات یہ ہے کہ حکومتی ہسپتالوں میں کون سے لوگ entitled ہیں۔ گورنمنٹ آفیسرز entitled ہیں ان کو medical cover ملتا ہے مگر ایک آدمی جو اچھا خاصا امیر ہے اور ٹیکس ادا کرتا ہے اس کے پاس پیسے ہیں۔ شیخ صاحب جو Annexure پڑھ رہے ہیں اس میں وہ نام لے کر بتا سکتے ہیں کہ جو لوگ خود ادویات خرید سکتے ہیں۔ جو لوگ دولت مند ہیں اگر آپ ان کو ادویات دیں گے تو پھر غریبوں کا کیا ہو گا جو ادویات خریدنے کی سکت نہیں رکھتے۔

جناب سیکرٹری، آپ نام بتائیں تاکہ پتا چلے۔

شیخ تنویر احمد، جناب سیکرٹری محمود مرزا، چودھری انور، چودھری محمد اشرف، چودھری بشیر احمد یہ سب لوگ اچھے بھلے کھاتے پیتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ تنویر احمد، سوال نمبر 1850۔

D.H.Q ہسپتال جہلم کے ایم۔ ایس کی تعیناتی

اور انکوائریوں کی تفصیل

*1850، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت محکمہ ہذا میں گریڈ 20 اور اس سے اوپر کے کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جہلم میں M.S کی سینٹ گریڈ 20 کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت مذکورہ سینٹ پر گریڈ 19 کا ڈاکٹر چودھری رشید جاوید کام کر رہا ہے؟

(د) کیا اس کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ایم۔ ایس کے خلاف ان کی شیخوپورہ میں تعیناتی کے حرمہ کی ملٹی بد عنوانیوں کی انکوائریاں محکمہ کے زیر کارروائی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ان انکوائریوں کی تفصیل اور پھر ایک کرہٹ آفیسر کو ایم۔ ایس تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ مسٹر رشید جاوید چودھری کو ایک انکوائری پر سزا بھی ہوئی ہے اور ان کا سزا کے طور پر ایک گریڈ کم کر دیا گیا تھا؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی تعیناتی سے قبل اسی نام کا ایک ایم۔ ایس اس ہسپتال میں تعینات کیا گیا تھا۔ مگر آٹھ دن کے بعد اس کی joining لینے کے باوجود ان کے ایم۔ ایس کے آرڈر واپس لے لئے گئے؟

(ح) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو ایک کرہٹ اور کم گریڈ کے ڈاکٹر کو ایم۔ ایس لگانے کی وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس کو وہاں سے ٹرانسفر کرنے اور کوئی ایٹھارڈ ڈاکٹر گریڈ 20 کا تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) اس وقت گریڈ 20 کے 053 مرد ڈاکٹر کام کر رہے ہیں اور 04 خواتین ڈاکٹر کام کر رہی ہیں۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) اس کی تعیناتی بطور ایم۔ ایس ضلعی حکومت جہلم نے کی ہے۔

(ہ) مذکورہ ڈاکٹر کے خلاف بد عنوانیوں اور انکوائری کی تفصیل پرچہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ صحت نے ڈاکٹر رشید جاوید کو بطور پرنسپل میرا میڈیکل سکول جہلم تعینات کیا ہے۔

- (و) غلط۔ ڈاکٹر رشید جاوید کا کسی انکوائری میں گریڈ کم نہیں ہوا۔
- (ز) ڈاکٹر رشید احمد کو مورخہ 2۔ ستمبر 2002 میں ایم۔ ایس لگایا گیا تھا مگر ضلعی حکومت نے انہیں اپنے عہدے کا چارج نہ لینے دیا اور وہیں محکمہ صحت رپورٹ کرنے کو کہا۔
- (ح) محکمہ صحت جلد ایک گریڈ 20 کے ڈاکٹر کو ایم۔ ایس لگانے کی تجویز بھجوا رہا ہے۔
- جناب سپیکر، آپ ضمنی سوال کریں۔

شیخ تنویر احمد، جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) میں تھا کہ کیا اس کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے تو اس کا جواب یہ آیا ہے کہ اس کی تعیناتی بطور ایم۔ ایس ضلعی حکومت نے کی ہے۔ میں نے تو اس کا میرٹ پوچھا تھا۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت صاحب!

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس سوال کی most update situation یہ ہے کہ ڈاکٹر محمد رشید کو حکومت پنجاب نے 20۔ ستمبر 2004 کو اس کے عہدے سے برطرف کر کے اس کا تیلڈر ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں کیا جبکہ ڈاکٹر ذوالفقار حسین شاہ ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ جہلم کو اعلیٰ چارج دیا گیا۔ اس نے یہ سوال irrelevant ہے۔

جناب سپیکر، شیخ صاحب! یہ بندہ تو فارغ ہو گیا ہے میرے خیال میں اس کے بارے میں مزید کوئی بات کرنا ٹھیک نہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! شیخ صاحب کا یہ سوال تھا کہ اگر آپ کے پاس گریڈ 20 کے ڈاکٹرز available ہوں تو کیا ان کی موجودگی میں آپ ایک جونیئر کو لگانا مناسب سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر، اس کو تو فارغ کر دیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ابھی بھی گئے ہوئے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جس کے خلاف انکوئریز ہو رہی ہیں۔ اگر آپ جڑ تو دیکھیں کہ سزایافتہ ہے اور اس کے خلاف بدعنوانیوں اور انکوئریز کی تفصیل ہے اور اس کو بطور پرنسپل پیرامیڈیکل سکول جہلم لگا دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب بتائیں۔

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ ان کی یہ انفارمیشن غلط ہے۔ ڈاکٹر رحید جاوید گریڈ 20 کا ہی افسر ہے لیکن اس کے باوجود کیونکہ اس کے خلاف شکایت تھیں اس لئے ہم نے اس کا تدارک کر دیا مگر وہ افسر گریڈ 20 کا ہی ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ افسر گریڈ 20 کا ہی تھا لیکن چونکہ اس کے خلاف شکایت تھی اس لئے اس کا تدارک کر دیا۔ اگلا سوال نمبر 2296 حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

MR. TANVIR ASHRAF KAIRA: On his behalf. Question No. 2296.

(حاجی محمد اعجاز کے ایثار پر دریافت کیا گیا)

مرکز صحت انٹاری تحصیل دیپالپور کے مسائل

2296* حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ صحت کا مرکز انٹاری تحصیل دیپال پور ضلع اوکاڑہ میں ایک دور

دراز دیہت میں واقع ہے جو تقریباً 15 سال قبل بنایا گیا اور رقبہ چار ایکڑ پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بجلی کی مین لائن قریب سے گزرنے کے باوجود ہسپتال بجلی

سے محروم ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ مرکز میں ڈاکٹر کی دو اساسیں اور ایک لیزی

ڈاکٹر کی اساسی موجود ہے۔ جب کہ صرف ایک ڈسپنسر چند کھٹنے کے لئے آتا ہے؟

(ج) اگر درج بالا کا جواب اجبت میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی اقدام کرنا چاہتی

ہے کہ دیہت میں غریب لوگوں کے لئے لاکھوں کی تعمیر سے انٹاری ہسپتال چالو ہو

سکے۔ اگر نہیں تو ان کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) درست نہ ہے۔ رقبہ 10 ایکڑ کی بجائے تقریباً چار ایکڑ ہے۔

(ب) I۔ بجلی کی مین لائن سٹر سے کالی دور سے گزرتی ہے جس کے لئے ڈیمانڈ نوٹس نمبر 2112

مورخہ 10-06-03 جس کی مالیت -/94,755 روپے ہے 'S.D.O' واہڈا (لیسکو) بصیر پور نے جاری کر دیا ہے۔ اس کی ادائیگی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ اوکازہ نے بل تیار کر کے دفتر ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر اوکازہ کو بھجوا دیا ہے۔

II۔ یہ درست نہ ہے کہ مرکز صحت اناری میں ڈاکٹر کی دو اسمیں اور لیڈی ڈاکٹر کی ایک اسمی موجود ہے۔ بلکہ اس مرکز میں صرف ایک اسمی مرد ڈاکٹر کی موجود ہے جو کہ دو دھندہ اخبار میں مشہور کرنے کے باوجود غالی ہے اور کسی بھی امیدوار نے اس اسمی پر تعیناتی کے لئے درخواست نہ دی ہے۔

III۔ اس ہسپتال میں درج ذیل عہدہ اس وقت تعینات ہے اور کام کر رہا ہے۔

ایک	1۔ ڈسپنسر
ایک	2۔ ہیلتھ کنکشن
ایک	3۔ مذوائف ادائی
ایک	4۔ نائب قاصد
ایک	5۔ چوکیدار

متعلقہ عہدہ کو ڈیوٹی کاپانڈ کیا گیا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر، جی، ضمنی سوال۔

جناب تنویر اشرف کاڑہ، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ڈیمانڈ نوٹس جمع کروانے کے بعد کیا اب وہاں پر بجلی کا کنکشن مل گیا ہے؟

جناب سپیکر، آپ کون سے جز کی بات کر رہے ہیں۔

جناب تنویر اشرف کاٹروہ، جناب سپیکر! جز (ب) کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! update جواب یہ ہے کہ 13-مارچ 2004 کو وہاں پر بھی بحال کر دی گئی ہے۔

جناب سپیکر، جی کاٹروہ صاحب! وہاں پر بھی بحال کر دی گئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! کیا ایک ڈسپنسر competent ہے کہ وہ ایک ہیلتھ یونٹ چلا سکتا ہے جبکہ یہاں پر ایک ڈسپنسر چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہمارے بہت سارے B.H.Us میں ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں۔ ہم ان کی upgradation کر رہے ہیں اور بہت سارے اضلاع میں ڈاکٹرز بھی مار رہے ہیں لیکن میں اس میں یہ کون گا کہ ڈاکٹر آفتاب اقبال رانا جو کہ ساتھ والے B.H.U میں تعینات تھا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ

Dispenser is not competent person to run a Basic Health Unit.

اب انہوں نے کہا کہ سختی میں ایک دن تو اس طرح بلانے کا concept کیا ہے؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ڈاکٹروں کی shortage سے کہیں کہیں ایسا ہو رہا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ڈاکٹرز تو آج کل فارغ پھر رہے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ آپ کے علاقے میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہوتا تھا اور اب ایک ایک گاؤں میں کئی کئی ڈاکٹرز آگئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرے علاقے میں بہت ڈاکٹرز ہیں۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: There is no shortage of doctors

ان کی یہ پالیسی غلط ہے کہ،

They are not providing jobs to the doctors.

جناب سیکر، اگلا سوال طاہر اختر ملک صاحب کا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، سوال نمبر 2382 (معزز رکن نے جناب طاہر اختر ملک ایم۔ پی۔ اے کے ایامہ پر دریافت کیا)

جناب سیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

رانا مناء اللہ خان، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

D.H.O آفس سیالکوٹ کی آڈٹ رپورٹس

برائے 1998 تا 2002 کی تفصیل

*2382، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرک ہیلتھ آفس سیالکوٹ کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے۔ اگر ہوتا ہے

تو سال 1998 تا 2002 کی آڈٹ رپورٹس کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟
(ب) سال 1998 سے 2002 تک آڈٹ کرنے والے سٹاف کے نام و عہدے کیا ہیں اور

ذکورہ سالوں کا آڈٹ کون کون سی تاریخوں کو شروع اور کب مکمل ہوا۔ کون سی
تاریخوں کو آڈٹ رپورٹ متعلقہ محکمے کو موصول ہوئی۔ تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ج) ذکورہ سالوں میں کتنے آڈٹ پیرے بنے۔ ان کی تفصیل الگ الگ دی جائے۔ ان میں

کتنے paras اب تک settled ہو چکے ہیں اور کتنے زیر التواء ہیں، ان کی تفصیل بھی
بتائی جائے؟

(د) 1998 سے 2002 تک بننے والے آڈٹ پیرے کس سال کی آڈٹ رپورٹ میں شائع

ہونے اور ذکورہ آڈٹ رپورٹ کب اسمبلی میں یا ایڈہاک پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سپرد

کی گئی ہے۔ کیا حکومت جزو (الف) تا (د) کے جوابات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) D.H.O سیا لکوٹ کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے اور سالانہ آڈٹ 2001-02 تک مکمل ہو چکا ہے۔ 1998 تا 2002 کی آڈٹ رپورٹس کی تفصیل الگ الگ (ج) جز کے سوال کے ساتھ منسلک ہے۔

1998-99

Mr Abdul Waheed Qureshi (ب)

Audit Officer of Distt, SKT

Mr. Rehmat Ullah Virk

Assis Audit Officer of District Sialkot

Period of Audit

15-7-1999 to 31-7-1999 (16 Days)

Date of Receipt

25-08-1999

1999-2000

Mr. Iftikhar Ahmed Khan

District Audit Officer Gujrat (Camp at Sialkot)

Period of Audit 12-10-2000 to 30-10-2000 (19 days)

Date of Receipt

30-10-2000

Year of Audit

Name of Audit Officer

2000-2001

Mr. Rehmatullah Virk

Audit officer 13-8-2001

Date of Receipt

to 22-8-2001 (10 days)

1-9-2001

2001-2002 Mr. Iftikhar Ahmed Khan

25-9-2002

District Audit Officer Gujrat

(Camp at SKT)

16-8-2002 to 27-8-2002 (12 days)

Years of Audit	Total Nos of Audit	Settled		Pending		(c)
		Audit	Advance	Audit	Advance	
<u>Observations</u>						
	1998-99	Obs	Paras	obs	Paras	
---	23	04	13	01	13	
1999-2000	16	03	08	-	11	
2000-2001	20	08	-	-	28	
2001-2002	16	07	-	-	23	
	75	22	21	01	75	

زیر التوا، (pending paras) کی para wise تفصیلی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 1998 سے 2002 تک بننے والے آڈٹ اعتراضات میں سے کوئی بھی اعتراض ڈرافٹ پیرا نہیں بنا۔ لہذا کوئی بھی پیرا پبلک اکاؤنٹس کمیشن کے purview میں نہیں آتا۔ اس لئے کوئی بھی پیرا P.A.C کے سپرد نہیں ہوا۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس سوال کا تعلق وزیر موصوف کے ڈسٹرکٹ سے ہے اور اس میں یہ پوچھا گیا تھا کہ آڈٹ رپورٹس کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ انہوں نے 21 آڈٹ پیراز کے متعلق تفصیل دی ہے جن میں لاکھوں کی figure ہر پیرے میں ہے اور اس سے اندازہ ہو گا کہ جو رقم غریب لوگوں کے علاج کے لئے مختص کی جاتی ہے وہ وہاں پر کس طریقے سے irregularity استعمال ہوتی ہے۔ اس کے پیرا نمبر 5 میں دو کروڑ 72 لاکھ 42 ہزار 687 کی amount involve ہے اور ریکارڈس یہ دینے لگے ہیں کہ یہ 30-11-2000 کو میننگ میں discuss ہوئی تھی اور اس کے بعد اس کو ریگولارائزیشن کے لئے pending کر لیا گیا۔ اسی طرح سیریل نمبر 8 میں دو کروڑ 32 لاکھ 96 ہزار 258 کی رقم ہے جبکہ سیریل نمبر 15 کی amount تین کروڑ 24 لاکھ 29 ہزار 957 ہے۔ میں نے صرف وہ amounts پڑھی ہیں جو کروڑوں میں ہیں اور ان کے آگے یہ لکھا ہوا کہ ان کا استعمال irregular ہوا تھا تو ان کو ریگولارائزیشن کے لئے discuss

ہوا اور اس کے بعد ان کو pending کر لیا گیا۔ یہ جانتیں کہ کن لوگوں نے ان کو irregularity استعمال کیا، irregularity کیا تھی اور اس کے بعد انہوں نے اس کو پھر کیسے ریگولر کیا یا ان لوگوں کو کس طرح سے punishment دی؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! جتنے بھی ڈرافٹس، آڈٹرز یا ان کا یہاں پر ذکر ہوا ان میں کوئی بھی ڈرافٹ پیرا نہیں بنتا۔ جب بھی آڈٹ ہوتا ہے تو آڈٹرز ہی بنتی ہیں۔ سیالکوٹ کے آفس کا یا باقی آفسز کا regularly auditing process ہوتا ہے جو کہ ہم باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ اس میں اعتراضات ہوتے ہیں، آڈٹرز ہی ہوتی ہیں۔ جب ایک آڈٹرز کی انویسٹی گیشن یا اس کی جو بھی تحقیق یا اس کے بعد جب وہ ایک اعتراض کی شکل میں آتا ہے اور اس کا ڈرافٹ پیرا بنتا ہے تو وہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے purview میں ہوتا ہے اور وہاں پر بھی پیش کیا جاتا ہے لیکن محض آڈٹرز یا ڈرافٹ اعتراضات پر ہو تو ہمارے پاس بہت سارے کیسز آتے ہیں۔ ہم ان کو انویسٹی گٹ کرتے ہیں۔ اگر کہیں specific situation ہمیں محسوس ہو کہ ایک سسٹم ہے جس کی مجال last time فیصل آباد میں B.H.U آفس سے، تو اس کے خلاف ہم serious action لیتے ہیں۔ لیکن آڈٹرز ہی تو آتی رہتی ہیں۔ ہاں ڈرافٹ پیرا نہیں تو وہ پی۔اے۔سی کو refer کئے جاتے ہیں۔ اگر ایک specific situation کے بارے میں کر سکتے ہیں اور جو یہ کر رہے ہیں تو میں اس کی مزید تحقیق کے لئے آڈٹرز بھی کر سکتا ہوں لیکن جنہاں specific situation نہ ہو near by observation ہوں تو ہم ان کو routine میں لیتے ہیں صرف یہ نہیں بلکہ auditing annual basis پر ہم ہر جگہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔

رانا ممتاز اللہ خان، جناب سپیکر! آڈٹرز ہی انویسٹی گیشن کا base بنا کرتی ہیں۔ انہوں نے heading میں لکھا ہے کہ advance paras اور اس میں 21 آڈٹرز ہی آئی ہیں تو میں نے ان میں سے تین کا حوالہ دیا ہے جس میں کروڑوں کی رقم ہے۔ یہ کسی ایک آڈٹرز سے متعلقہ جانتیں کہ آڈٹرز ہی یہ تھی۔ یہ غلط ثابت ہوئی لہذا ہم نے اس پر کوئی action نہیں لیا۔ اس کی

نوعیت یہ تھی۔ یہ کسی ایک کا تادی۔

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! جواب میں بڑا clearly بتا دیا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی ایسی آبروروشن نہیں تھی، اعتراضات کوئی بھی ایک ایسا نہیں تھا جو ڈرافٹ پیرا بننا اور therefore ٹی۔ اے۔ سی کے purview میں نہیں آیا تو ان سب کی تحقیق کی گئی تھی۔ specific اگر کسی کے بارے میں پوچھنا اور زیادہ انظار میں چاہئیں ہیں تو یہ fresh question کریں تو ہم اس کا جواب دے دیتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بڑی واضح بات ہے کہ تقریباً 10 کروڑ روپے کی رقم ہے جس پر آبروروشن یہ تھی کہ اس میں کوئی irregularity ہوتی ہے اور وہ آبروروشن بعد میں بتول ان کے کہ وہ آڈٹ پیرا نہیں بنی۔ یہ تین کروڑ دو کروڑ ساڑھے تین کروڑ روپے کسی ایک۔۔۔۔۔ جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ تینوں کے بارے میں فرما رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! کیا؟

جناب سپیکر، یہ جو آبروروشن تھیں کہ۔۔۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا موقف یہ ہے کہ ان کی نوعیت تادیوں کہ یہ تین کروڑ روپے کی رقم irregularity نکالے جگہ پر خرچ ہوئی تھی اور اس میں یہ irregularity تھی جو بعد میں ثابت نہیں ہو سکی۔ یہ کسی ایک کا تادی۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اگر آپ نے detail پوچھنی ہے تو پھر fresh question بنتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ question پڑھ لیں اس میں انہوں نے کہا ہے کہ آڈٹ رپورٹس کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔ یہ آڈٹ ہوا ہے اور یہ ایڈوانس پیرا نہیں اس کی یہ تفصیل ہے۔ اس میں 21 ایڈوانس پیرے ہیں جن میں کروڑوں روپے کی رقم involve ہے اور یہ کہ رہے ہیں کہ ہم وہاں سے نکلے کاریکارڈ دکھ کے ان کو بتائیں کہ اس میں

specifically کیا ہوا ہے۔ یہ ان کا کام ہے کہ یہ خود دیکھیں۔

جناب سپیکر! یہ کاپی آپ کے پاس بھی ہے اور اس میں advance paras کا title

ہے جس کے سیریل نمبر 5 میں اڑھائی کروڑ روپے کی رقم ہے۔ اس کے بعد پھر سیریل نمبر 8 میں اڑھائی کروڑ روپے کی رقم ہے اور سیریل نمبر 15 میں ساڑھے تین کروڑ روپے کی رقم ہے اور اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی irregularity تھی۔ جس کی آہزرویشن آئی۔ اب یہ کروڑوں روپے کی رقم کا خرچ ہونا اور وہ بھی جو لوگوں کی صحت کے لئے وہاں پر بھی گئی تھی اس میں irregularity کا آہزو ہونا اگر اس کے اوپر انویسٹی گیشن ہوتی ہے تو منسٹر کو first hand knowledge ہونا چاہئے کہ یہ معاملہ تھا اور اس پر یہ آہزرویشن تھی اور ہم نے investigate کروایا، حجت نہیں ہو سکا۔ یہ 21 ہیں۔ جن میں سے تین کام میں نے حوالہ دیا ہے اور باقی میں رقم لاکھوں میں ہے تو یہ کسی ایک کے متعلق بتادیں۔

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! irregularity کا مطلب ہے کہ اس میں embezzlement

نہیں ہوتی۔ irregularity اور embezzlement میں فرق ہے۔ irregularity does not

means embezzlement جتنے بھی ایڈوائس میرے ہوتے ہیں وہ ہماری ڈی۔ اے۔ سی اور ایس۔ ڈی۔ اے۔ سی میں discuss ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ڈرافٹ میرا کی حجل اختیار کرتا ہے تو وہ

نی۔ اے۔ سی میں چلا جاتا ہے۔ اگر یہ particular انفارمیشن چاہتے ہیں تو وہ fresh question بنتا ہے لیکن irregularity کا مطلب embezzlement نہیں ہے۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! اکاؤنٹس میں جتنی بھی embezzlements ہوتی ہیں وہ

irregularity سے ہی جنم لیتی ہیں۔ وزیر موصوف کو یہ نہیں پتا کہ پہلے کوئی irregular کام

تھا ہے تو اس کے بعد آگے جا کر embezzlement ہوتی ہے۔ جب اس question کے جواب

کے لئے ان کے پاس گل یا پرسوں ڈیپارٹمنٹ بیٹھا تھا، جب یہ answer sheet ان کے پاس آئی

تھی تو انہیں اس وقت چاہئے تھا کہ یہ اس کے متعلق نوٹس لیتے۔ یہ ان کے knowledge میں

نہیں ہے تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس question کو pending فرمائیں۔ یہ ان کے اپنے ڈسٹرکٹ کا مسئلہ ہے۔ یہ نکلنے سے کم از کم یہ پوچھیں کہ کروڑوں روپے کی رقم میں irregularity کیا تھی۔ وزیر موصوف کو یہی نہیں پتا کہ irregularity تھی کیا؟
جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ہماری ڈی۔ اے۔ سی اور ایس ڈی۔ اے۔ سی میں discussion کے بعد یہ settle ہو گئے تھے۔ اس کے بعد۔۔۔۔

جناب سپیکر، سوال یہ ہے کہ irregularity تھیں کیا؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! اگر یہ اس کی detail چاہتے ہیں تو پھر یہ fresh question کریں اور مجھ سے detail جواب لے لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں وزیر صاحب کے علم میں اضافہ کروں کہ یہ

irregularity جو ہوتی ہے ناں اگر for regularization جاتی ہے subject to the approval of the competent authority وہ financial rules اس کو permit نہیں کرتے کیونکہ آپ irregularity کو کس law کے تحت regulate کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ

settle ہو گیا ہے یہ بتائیں کہ اس Competent Authority نے under which provision اس کو کیسے settle کر دیا ہے۔ جو settle کرنا ہے that is the P.A.C body اگر P.A.C نے settle نہیں کیا تو یہ کیسے settle ہو گیا ہے یہ ایسے نہیں کر سکتے۔ the P.A.C

recommends آپ Competent Authority کے پاس جائیں for regularization کرنے کے لئے وہ واپس P.A.C کے پاس جانے صرف P.A.C is the only Authority which

can settle it اور even that recommendation is not binding on the P.A.C to

settle. That is the prerogative of the P.A.C accept کرے یا نہ کرے۔ رانا صاحب نے بہت اچھا پوائنٹ اٹھایا ہے کہ کروڑوں روپے کی irregularity ہے اس پر یہ کیا کر رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ابھی اس سے پہلے محترم بٹ صاحب جواب دے رہے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ یہ آڈٹ پیرا بنای نہیں۔ جب یہ بجای نہیں تو پھر انہوں نے settle کیسے کر دیا؟

جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں تصحیح کرتا ہوں میں نے ڈرافٹ پیرا کہا تھا آڈٹ پیرا نہیں کہا تھا۔ P.A.C کے پاس تو اس وقت جاتے ہیں جب ڈرافٹ پیرا... ہم نے تو اپنے Department level پر ہی Departmental Audit Committee level کے ذریعے settle کر دیا تھا۔ جناب سپیکر، جی رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ نہیں کر سکتے جب ایک ڈرافٹ پیرا بن جاتا ہے یہ کمپنی settle نہیں کر سکتی that has to go the P.A.C یہ مجھے بتائیں کہ under which rule ایک ڈرافٹ پیرا ایک ڈیپارٹمنٹ settle کر سکتا ہے without the permission of the P.A.C جناب سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ڈرافٹ پیرا تو بجای نہیں۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! تین کروڑ بیسٹیس لاکھ روپے رقم جو observation آئی کہ اس کے استعمال میں irregularity ہوئی ہے تو یہ بتائیں کہ irregularity کی نوعیت کیا تھی، انہوں نے اس کو discuss کیا ہے انہیں پتا ہونا چاہیے یہ بتائیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ فرما رہے ہیں کہ اس کے لئے آپ fresh question دے دیں آپ کو تفصیل بتا دی جانے گی کیونکہ ابھی ان کے علم میں نہیں ہے لہذا آپ fresh

question کر دیں۔ بس ٹھیک ہے اس پر کافی بحث ہو گئی ہے۔
 رانا منیا اللہ خان، ٹھیک ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کافی ہو گئی ہے تو پھر ٹھیک ہے۔
 جناب سپیکر، اگلا سوال ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈو کر صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔
 رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2459 (معزز رکن نے ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو
 ڈو کو ایم۔ پی۔ اے کے ایام پر دریافت کیا) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

T.H.Q ہسپتال بورے والا کے لئے فنڈز اور ادویات کی تفصیل
 *2459 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھوڈو گر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) سال 2001 سے آج تک T.H.Q ہسپتال بورے والا کو کتنی مالیت کی کون کون سی
 ادویات اور فنڈز فراہم کئے گئے؟
 (ب) اس عرصے کے دوران اس ہسپتال میں روزانہ کتنے مریض داخل ہونے اور ان کو روزانہ
 فراہم کردہ ادویات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں ایمرجنسی میں مریضوں کو ادویات فراہم کرنے
 کے لئے دستیاب نہ ہیں۔ جس کی وجہ سے مریض بہت زیادہ پریشان ہیں؟
 (د) کیا حکومت اس ہسپتال میں ادویات اور فنڈز اس میں داخل ہونے والے مریضوں کی
 تعداد کے مطابق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
 وزیر صحت،

(الف) سال 2001 سے 2003 تک فراہم کی گئی ادویات اور فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر
 رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصے میں روزانہ کتنے مریض داخل ہونے اور ان کو جو ادویات دی گئی ہیں ان کی
 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ کہ ہسپتال میں ایمر جنسی میں مریضوں کو ادویات فراہم کرنے کے لئے دستیاب نہ ہیں۔ ایمر جنسی میں مریضوں کو جو ادویات فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلعی حکومت نے ادویات کے فڈز کو 2003-04 میں مریضوں کی تعداد کے مطابق زیادہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (ج) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس ہسپتال میں ایمر جنسی میں مریضوں کو ادویات فراہم کرنے کے لئے دستیاب نہ ہیں۔ جس کی وجہ سے مریض بہت زیادہ پریشان ہیں۔ اب اس کے جواب میں یہ کہہ دیا کہ یہ درست نہ ہے کہ ہسپتال میں ایمر جنسی میں مریضوں کو ادویات فراہم کرنے کے لئے دستیاب نہ ہیں۔ ایمر جنسی میں مریضوں کو جو ادویات فراہم کی گئی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پوچھا یہ کیا تھا کہ کیا ادویات کافی تعداد میں موجود ہے یا نہیں ہے؟ اس کا تو بنایا نہیں گیا اور جو لسٹ دی ہے اس سے یہ ثابت تو نہیں ہوتا کہ جتنے مریض آئے ہیں ان کو ادویات ملی یا نہیں، ان کو admit کیا گیا یا نہیں؟ یہ بڑا specific question تھا۔ اسی طرح جز (د) میں پوچھا گیا کہ کیا حکومت اس ہسپتال میں ادویات اور فڈز اس میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد کے مطابق فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟ اس کے جواب میں ہے کہ ضلعی حکومت نے ادویات کے فڈز کو 2003-04 میں مریضوں کی تعداد کے مطابق زیادہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جناب والا! اس سوال کی تاریخ وصولی 03-06-14 اور تاریخ ترسیل 20-06-2003 ہے۔ آج 2005 آ گیا ہے وہ وعدہ جو ضلعی حکومتوں کا ان کے ذریعے ہوا تھا اور ہم تو ویسے ہی اب وعدوں پر اعتبار نہیں کرتے کیونکہ جنرل مشرف نے بھی وردی اتارنے کا وعدہ کیا تھا اور آج اس نے آکر انکار کر دیا۔ تو یہ ذرا جانیں کہ اس وعدے پر کیا ہوا ہے؟ وضاحت کر دیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! میں اس کا updated answer دے دیتا ہوں میرا خیال ہے کہ یہ مطمئن ہو جائیں گے۔ ان کا بجٹ 2003-04 میں 22 لاکھ تھا۔ اس سال ہم نے 8 لاکھ بڑھا کر 30 لاکھ روپے بجٹ کر دیا ہے۔ جو بھی ضروریات ہوں گی وہ انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جائیں گی۔

جناب سیکرٹری، ان کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے بجٹ میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سیکرٹری! میرا سوال نمبر 2460 (معزز رکن نے ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر ایم پی اے کی ایامہ دریافت کیا) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

T.H.Q ہسپتال بورے والامیں آبادی کے لحاظ

سے سہولیات کی فراہمی

- 2460* ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بورے والا کی آبادی تحصیل وہاڑی سے زیادہ ہے، مگر اس کے باوجود بورے والا میں T.H.Q ہسپتال ہے۔ جبکہ بورے والا 32 یونین کونسل اور تحصیل وہاڑی 26 یونین کونسل پر مشتمل ہے؟
- (ب) کیا حکومت بورے والا کے T.H.Q ہسپتال کو D.H.Q ہسپتال کے برابر درجہ اور سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) یہ درست ہے کہ تحصیل بورے والا کی آبادی تحصیل وہاڑی سے زیادہ ہے اور یہاں پر بورے والا میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال موجود ہے۔
- (ب) حکومت محقریب T.H.Q ہسپتال بورے والا کو اپ گریڈ کر کے زیادہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب کے جز (ب) میں ہے کہ حکومت عنقریب T.H.Q ہسپتال بورے والا کو اپ گریڈ کر کے زیادہ سولیت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ سوال یہ تھا کہ بورے والا میں 32 یونٹیں کونسلیں آتی ہیں جبکہ تحصیل واہڑی میں 26 ہیں۔ تحصیل واہڑی میں D.H.Q موجود ہے اور بورے والا میں موجود نہیں ہے۔ سوال یہ کیا گیا تھا کہ اس کو D.H.Q کے برابر دیا جانے کا یا نہیں تو یہ اس کا صحیح جواب نہیں دے پائے یہ صرف احتجاجاً دیں کہ D.H.Q کیا جانے کا یا نہیں کیا جانے گا۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس کا فیصلہ بھی کر لیا گیا ہے اور اس کی اپ گریڈیشن کے لئے 96 لاکھ روپے release بھی کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، یہ اپ گریڈ ہو رہا ہے۔ اگلا سوال لالہ شکیل الرحمن صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2470 (معزز رکن نے لالہ شکیل الرحمن کی ایام پر دریافت کیا) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔
جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

D.H.Q ہسپتال گوجرانوالہ، پوسٹ مارٹم سٹاف

اور ادویات کا مسئلہ

*2470، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں عورتوں کے پوسٹ مارٹم کے لئے کوئی لیزی ڈاکٹر موجود نہ ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عورتوں کے پوسٹ مارٹم گوجرانوالہ کی تحصیل وزیر آباد اور کاسوکی میں کئے جاتے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کے شعبہ اسمرجنسی میں کوئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کسی وقت بھی موجود نہ ہوتا ہے اور جو عملہ موجود ہوتا ہے وہ serious مریضوں کو لاہور refer کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہو جاتا ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ غریب اور نادار لوگوں کو ہسپتال کی طرف سے دوائیں نہیں دی جاتیں اور وہ دوائیاں میڈیکل سٹورز پر چلی جاتی ہیں؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آگ لگنے اور بدن جھلس جانے کے علاج معالجہ کے لئے کوئی burn unit نہ ہے؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال کی زیادہ تر مشینری اور آلات ناکارہ ہو چکے ہیں اور لیبارٹری کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے؟
- (ز) اگر جزد ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت سول ہسپتال گوجرانوالہ کے مسائل حل کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) یہ درست نہ ہے۔
- (ب) جی ہاں! متعلقہ تحصیلوں کے پوسٹ مارٹم انسپشنر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں کئے جاتے ہیں۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔ تمام سپیشلسٹ حضرات اپنی ذیوبی رومز کے مطابق on call ہوتے ہیں اور ماتحت ڈاکٹر ذیوبی پر موجود ہوتے ہیں اور صرف وہ مریض refer کئے جاتے ہیں۔ جن کے علاج معالجہ کے لئے refer کرنا ضروری ہوتا ہے۔
- (د) یہ درست نہ ہے۔
- (ه) یہ درست ہے۔
- (و) یہ درست نہ ہے۔

(ز) No comments

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوال کے جز (الف) میں کہا گیا کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں عورتوں کے پوسٹ مارٹم کے لئے کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہے۔ میں وزیر صحت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں لیڈی ڈاکٹر کی کل کتنی سیٹیں ہیں اور وہاں کتنی لیڈی ڈاکٹر کام کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! پوسٹ مارٹم کے لئے لیڈی ڈاکٹر موجود ہے۔

جناب سپیکر، وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنی تعداد میں وہاں لیڈی ڈاکٹر موجود ہیں کیا وہاں ایک ہی ہے یا ایک سے زیادہ ہے؟

وزیر صحت، میڈیکولجی کے لئے ایک ہی لیڈی ڈاکٹر ہے۔

جناب سپیکر، وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ ایک ہی لیڈی ڈاکٹر ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب والا! دو تین دن پہلے اخبارات میں آیا کہ گوجرانوالہ کے علاقہ کنگنی والا میں ایک لڑکے اور لڑکی نے خود کشی کر لی۔ لڑکے کا پوسٹ مارٹم توجلدی ہو گیا لیکن لڑکی کے پوسٹ مارٹم کے لئے ایک دن تک لاش ہسپتال کے مردہ خانہ میں پڑی رہی کیونکہ وہاں کوئی لیڈی ڈاکٹر موجود نہیں تھی۔ نیز یہ بھی لکھا تھا کہ عام طور پر جب کوئی لڑکی قتل ہو جاتی ہے یا اس قسم کا کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو اس کا پوسٹ مارٹم کروانے کے لئے گوجرانوالہ کی تحصیل کامونگی یا پھر وزیر آباد لے جانا پڑتا ہے۔ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پر کوئی لیڈی ڈاکٹر کام نہیں کرتی بلکہ یہ کام تحصیلوں میں ہوتا ہے اور میں اس کا معنی شاہد ہوں۔ ایک مرتبہ میرے علاقے میں ایک لڑکی قتل ہو گئی تھی تو وزیر آباد جا کر پوسٹ مارٹم کرایا گیا تھا۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ وہاں لیڈی ڈاکٹر موجود ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری، میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بڑ (ہ) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آگ لگنے اور بدن مجلس جانے کے علاج معالجہ کے لئے کوئی burn unit نہ ہے۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا گورنمنٹ ارادہ رکھتی ہے کہ گوجرانوالہ میں بھی burn unit قائم ہو جائے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، ذرا سوال دہرا دیں۔ سمجھ نہیں آتی۔

چودھری زاہد پرویز، میرا سوال یہ ہے کہ بڑ (ہ) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آگ لگنے اور بدن مجلس جانے کے علاج معالجہ کے لئے کوئی burn unit نہ ہے۔ اس کا جواب ہے کہ یہ درست ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ گوجرانوالہ میں بھی burn unit قائم ہو جائے جیسا کہ فیصل آباد میں چمچھے دنوں ہوا ہے۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری اصل میں آواز نہیں آرہی ہے۔

جناب سیکرٹری، مہربانی فرما کر ذرا اونچی آواز سے دوبارہ پڑھ دیں۔ برائے مہربانی خاموشی سے سنیں۔

جناب طاہر اختر ملک، جناب سیکرٹری! میں یہ سوال پڑھ دیتا ہوں۔ بڑ (ہ) میں لکھا ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ سول ہسپتال گوجرانوالہ میں آگ لگنے اور بدن مجلس جانے کے علاج معالجہ کے لئے کوئی burn unit نہ ہے۔ اس کا جواب انہوں نے لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں پر burn unit ہے جب کہ وہاں نہیں ہے۔ اس کی وضاحت کریں۔

جناب سیکرٹری، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! وہاں پر سیٹلٹ ڈاکٹر موجود ہیں بلکہ ہم نے تو 140 ----

جناب سیکرٹری، نہیں وہ burn unit کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر ہے یا نہیں؟

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! وہاں پر burn unit موجود نہیں ہے۔ پنجاب میں effective burn

unit صرف ایک میو ہسپتال لاہور میں ہے لیکن ہماری حکومت ایک نیا burn unit ----

جناب طاہر اختر ملک، جناب سٹیجیکر اس سوال یہ تھا کہ وہاں پر burn unit ہے یا نہیں؟ انہوں نے سوال کے مطابق کہا کہ وہاں پر ہے جبکہ وہاں پر نہیں ہے۔

وزیر صحت، وہاں پر burn کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے جس طرح باقی D.H.Qs میں کیا جاتا ہے۔ سرجیکل وارڈ کے اندر ہم کچھ بیڈز burn کے مریضوں کے لئے الٹ کر دیتے ہیں لیکن ایسا burn centre وہاں پر نہیں ہے اور وہ ہر ہسپتال میں بنایا نہیں جاسکتا۔

جناب سٹیجیکر، نہیں، وہ فرما رہے ہیں کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر burn unit موجود ہے۔

جناب سٹیجیکر، نہیں، وہ فرما رہے ہیں کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں پر burn unit موجود ہے۔

وزیر صحت، burn patients کے treatment کے لئے surgical beds allocated ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، ضمنی سوال۔

جناب سٹیجیکر، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سٹیجیکر اس سوال کے جز (و) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ ”کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال کی زیادہ تر مشینری اور آلت ناکارہ ہو چکے ہیں اور لیڈری کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے؟“ اس کے جواب میں یہ ارتداد فرمایا گیا ہے کہ ”یہ درست نہ ہے“ تو کیا یہ بات درست ہے کہ وہاں پر سارے آلت اور ساری مشینری بہت اچھی حالت میں ہے، بہت ٹھیک حالت میں ہے، بہت صحیح طرح کام کر رہی ہے، یہ صورتحال ہے؟

جناب سٹیجیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سٹیجیکر اس سوال کا جز (و) انہوں نے خود پڑھا ہے کہ ”کیا یہ درست ہے کہ ہسپتال کی زیادہ تر مشینری“ ان کے سوال میں قید ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ساری مشینری انہوں نے کہا ہے کہ زیادہ تر مشینری اس کا جواب دے دیا گیا ہے کہ وہ درست ہے۔

جناب سٹیجیکر، زیادہ تر اچھی حالت میں ہے۔ جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! سوال کے بز (ز) میں ہے کہ "اگر بز واپٹے بلا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سول ہسپتال گوبرنور کے مسائل حل کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟" جواب میں پہلے تو یہ، معمولی سچی طفل تسلیں دے رہے تھے اب یہ نکلے کی طرف سے ایک نئی چیز آئی ہے کہ no comments یہ چیز پہلی بار آئی ہے۔ اس کی وضاحت ذرا کر دیں کہ یہ نئی روایت جو no comments کی سامنے آئی ہے یہ کیوں آئی ہے؟ یہ کسی نکلے کی طرف سے پہلی بار ہے ورنہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔ اس طرح ہو گا اور اس طرح ہو گا۔ یہ no comments کی وضاحت ذرا کر دیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، اس کا جواب actually یہ ہے کہ ہم نے اس ہسپتال کو مزید equip کرنے کے لئے دس کروڑ روپے کی سکیم approve کی ہے۔ جو اس وقت پی اینڈ ڈی کے پاس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پی اینڈ ڈی سے clear ہو کر دس کروڑ روپے کا نیا سامان مزید لیا جائے گا۔ جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پھر محکمہ ہیلتھ کو کہا جاتا کہ یہ no comments کی بجائے اگر یہ جواب آجاتا جو ابھی وزیر موصوف دے رہے ہیں تو آئندہ کے لئے no comments کا سلسلہ ہوتا۔

جناب سپیکر، آئندہ احتیاط کریں گے۔ اگلا سوال لادہ کلیل الرحمن صاحب!

CH ZAHID PERVEZ: On his behalf.

جناب سپیکر، On his behalf، آپ سوال نمبر پکاریں پلیز!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے صحت، جناب سپیکر! میری اس سوال سے متعلق بات ہے۔۔۔

جناب سپیکر، محترم! آپ تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال آ گیا ہے۔ پچھلے سوال کا جواب وزیر صاحب نے دے دیا ہے۔ مگر ان کے جواب سے مطمئن ہیں۔ (قطع کلامیں)

آرڈر پلیز۔ جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! یہ گوجرانوالہ میں رستے ہیں تو ان کو یہ نہیں معلوم کہ ابھی ہم نے وہاں ایکسپریس پلانٹ لگوا دیا ہے۔ ہماری معزز ممبر شگفتہ صاحبہ نے بیس لاکھ کی گرانٹ سے انٹراساؤنڈ مشین لگوا کر دی ہے۔ یہ صرف سوال ہی کرتے ہیں۔ وہاں جا کر دیکھا بھی کریں۔

جناب سپیکر، نہیں، نہیں۔ وہ آپ کے جواب سے مطمئن ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، یہ ادھر جاتے ہی نہیں ہیں، انہیں پتا ہی نہیں ہے کہ ہے کیا؟ پہلے up-to-date information لیا کریں پھر سوالات کیا کریں۔ (قطع کلامیں)

جناب سپیکر، بھوڑیں سمیع اللہ خان صاحب، یہ اگلا سوال آ گیا ہے۔ جی، پلیز! آپ سوال کا نمبر پکاریں گے۔ سوال نمبر 2471

چودھری زاہد پرویز، سوال نمبر 2471 (معزز رکن۔ ن۔ لہ شکیل الرحمن کی ایما پر دریافت کیا)

گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج کے قیام اور D.H.Q ہسپتال

کی اپ گریڈیشن کا مسئلہ

*2471، لہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانوالہ میں میڈیکل کالج کے قیام کا اعلان

کیا تھا۔ حکومت گوجرانوالہ میں کب تک میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لانے گی؟

کیا یہ درست ہے کہ ضلع گوجرانوالہ کے ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال میں ڈائمنڈ اور سی۔ ٹی۔ سکین کی سہولیات میسر نہ ہیں؟

(ب) کیا حکومت ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی اپ گریڈیشن کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کب تک یہ سہولیات ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کو مہیا کر دی جائیں گی۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) ہاں یہ درست ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانواد میں اپنے دورے کے دوران 07-07-03 کو میڈیکل کالج کا اعلان کیا تھا۔ حکومت گوجرانواد میڈیکل کالج میں نئے تعلیمی سال جس کا آغاز اکتوبر 2004 سے ہونا ہے۔ کلاسز کے آغاز کا منصوبہ رکھتی ہے۔

(ب) اس ہسپتال میں ڈائینٹری یونٹ موجود ہے۔ جو انجمن انسانیت کالج بہود ہسپتال کے تعاون سے چلا رہی ہے اور سی۔ ٹی سکین کی سہولت ابھی میسر نہ ہے۔ ایسی سہولت صرف بچنگ ہسپتالوں میں موجود ہے۔

(ج) ضلعی حکومت ڈسٹرکٹ ہسپتال کو اپ گریڈ کر رہی ہے۔ اس بات کا ثبوت یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حال ہی میں اپنے دورہ کے دوران ٹرانا سنٹر کے قیام کا سنگ بنیاد رکھا ہے اور ایک نیا کالڈیالوجی وارڈ بھی اس سال مکمل ہو چکا ہے۔ اسی طرح اناک انرجی سنٹر کا قیام بھی زیرِ غور ہے۔

(د) اس کا جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکریٹری! اس سوال کا جز (الف) ہے "کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانواد میں میڈیکل کالج کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ حکومت گوجرانواد میں کب تک میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لانے گی؟" اس کے جواب جز (الف) میں یہ لکھا ہے کہ "ہاں یہ درست ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانواد میں اپنے دورے کے دوران 07-07-03 کو میڈیکل کالج کا اعلان کیا تھا۔ حکومت گوجرانواد میڈیکل کالج میں نئے تعلیمی سال جس کا آغاز اکتوبر 2004 سے ہونا ہے، کلاسز کے آغاز کا منصوبہ رکھتی ہے۔" میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ کیا گوجرانواد میں میڈیکل کالج کی کلاسوں کا اجراء ہو گیا ہے؟

جناب سیکریٹری، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سیکریٹری! یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانواد میں میڈیکل کالج کے قیام کا اعلان کیا تھا اور اس وقت بہت سارے پرائیویٹ ادارے جو اس میں دلچسپی رکھتے ہیں کہ

حکومت کے ساتھ مل کر ایک محلی میڈیکل کلج بنایا جائے۔ اس پر ورکنگ ہو رہی ہے۔
جناب سپیکر، جی، اس پر سوچ بچار ہو رہی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے اعلان کیا تھا کہ یہ اکتوبر 2004 میں ہو جانے کا۔ اب اکتوبر بھی گزر گیا، نومبر بھی گزر گیا، دسمبر بھی گزر گیا، 2004 بھی گزر گیا اور اب 2005 آ گیا ہے۔

جناب سپیکر، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ اس پر سوچ بچار ہو رہی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، اب منسٹر صاحب جانیں کہ کب کاموں کا اجراء ہو گا؟

جناب سپیکر، کوئی اندازہ ہے کہ کب تک، کوئی سال، ڈیڑھ، دو سال تک، کب تک؟
وزیر صحت، انشاء اللہ جلدی ہو جانے کا۔

جناب سپیکر، کوشش کر رہے ہیں۔ جلدی انشاء اللہ تعالیٰ۔ جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب! سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ اس سے پہلے جناب! نے یہاں پر ایک فیصلہ فرمایا تھا کہ جب یہاں ہاؤس میں سوالات پیش کئے جابا کریں تو ان کی latest صورت حال بیان کی جانی چاہیے۔ یہ لکھا کھایا جو جواب چھ مہینے پہلے کا آیا ہوا ہے وہ آج پڑھ دیا گیا ہے اور اس میں حکومت کی سبکی کی بات ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس میں جو لکھا گیا ہے کہ "آغاز اکتوبر 2004 سے ہونا ہے"۔ یعنی 1 اکتوبر 2004 سے آغاز نہیں ہوا تو پھر اس سے کو اس میں سے نکال دیں۔ منسٹر صاحب نے اگر رات کو تیاری کی ہوتی، بیٹھ کر دیکھا ہوتا وہ ضرور اس کے لئے ان کو کہتے۔ یہاں پر واضح بات آئی چاہیے اور latest بات یہاں پر آئی چاہیے۔

جناب سپیکر، یہ آپ کی بات درست ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب! نے پہلے بھی یہ فیصلہ فرمایا تھا لیکن اس کی compliance یہاں پر نہیں ہو رہی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف یا ان کی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ۔۔۔

جناب سپیکر، نہیں۔ وزیر موصوف تک ہی رکھیں کیونکہ وزیر صاحب تشریف فرما ہیں۔
سید احسان اللہ وقاص، نہیں، وہ بھی جواب دے سکتی ہیں۔ تیاری وہ زیادہ کرتی ہیں۔ ان کی
تیاری پر ہمیں ذرا زیادہ اطمینان ہے۔ (قطع کلامیاں)
جناب سپیکر، جی 'فرمائیں۔ آرڈر پلزز۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ جو میڈیکل کالج بنایا جا رہا ہے اس میں سیلف فنانس کی کتنی سہولتیں
ہوں گی اور گورنمنٹ sponsored سہولتیں کتنی ہوں گی؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، احسان اللہ وقاص صاحب ہم پوری تیاری کر کے آتے ہیں۔
آپ کی طرح صرف رٹے رٹانے سوال آ کر نہیں بول دیتے۔ آپ سوال پوچھیں، منسٹر صاحب بھی
جواب دیں گے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بھی جواب دے گی۔ آپ سوال پوچھیں، ہم کام کرتے
ہیں۔

جناب سپیکر، انصوں نے سوال پوچھا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، مجھے تو آپ کی آواز ہی نہیں سمجھ آ رہی۔ آپ پوچھیں، سوال
نمبر 1، جانیں، کیا پوچھنا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر، محترم! ان کا سوال یہ ہے کہ یہ جو کالج گوجرانوالہ میں بن رہا ہے اس میں سیلف
فنانس کے تحت کتنی سہولتیں ہوں گی اور باقی عام جرنل سہولتیں کتنے فیصد ہوں گی؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، یہ کس کا کہہ رہے ہیں؟ یہ بولیں تو صحیح نال۔

جناب سپیکر، ابھی جو گوجرانوالہ میں کالج بنا رہا ہے اس میں سیلف فنانس کے تحت کتنے فیصد
سہولتیں ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! وہ سوال کریں نال۔ وہ مجھ سے direct پوچھیں
تو میں پھر بتاؤں گی۔

جناب سپیکر، جی، آپ کریں۔ آپ کریں گے تو جواب ملے گا۔ (قہقہے)

جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب! انہیں آپ پر اعتبار نہیں ہے۔

جناب سپیکر، آپ ذرا repeat کر دیں۔ (قطع کلامیں) آرڈر پلیز۔

سید احسان اللہ وقاص، میں محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کی خدمت میں یہ سوال عرض کرتا ہوں کہ جو گورنواؤں میں کالج بنایا جا رہا ہے اس میں کل کتنی سیٹیں ہوں گی نمبر 1 اور نمبر 2 یہ ہے کہ اس میں سیلف فنانس کی کتنی سیٹیں ہوں گی اور اس میں گورنمنٹ سپونسرڈ کی جنرل میرٹ کیئر کی کتنی سیٹیں ہوں گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ہم نے گورنواؤں اور ارد گرد کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے سوچا ہے کہ 200 کے قریب سیٹیں create کریں۔ سیلف فنانس کی سیٹیں درخواستیں آنے کے بعد ہی decide ہوں گی کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مارے کے مارے سنوڈ میں اس میں fit آجائیں۔ سیلف فنانس کی K.E میں بھی سیٹیں ہیں اور دوسرے کالجوں میں بھی ہیں۔ اس کے بعد ہی ہم دیکھیں گے کہ کتنی سیٹیں ہیں۔ ابھی کہانی sel نہیں ہوئی تو اس کے اداکار پہلے ہی بتا دیں کہ کیا کیا ہیں؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! یہ بالکل غلط جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! جواب تو بڑی تفصیل کے ساتھ آیا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، جی، سید مجاہد حسین شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! ***** | قہقہے)

جناب سپیکر، شکریہ جی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ مناسب language use کریں۔ انھیں پتا نہیں ہے کہ ایوان میں لیڈز شیڈی ہوتی ہیں۔ اتنی بد تمیزی کے ساتھ فضول باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی! یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی، نوانی صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ان کو manner سکھانے جائیں۔ ان کو خواتین کے ساتھ بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔

جناب سپیکر، محترم! میں نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ آپ بار بار خود ہی repeat کر رہی ہیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! آئندہ یہ احتیاط کریں۔

جناب سپیکر، جی، آئندہ میری گزارش ہے کہ شاہ صاحب احتیاط کریں گے۔ جی، نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! انھوں نے کہا ہے کہ ایک تو ڈاکٹر صاحب پر محکمے کا وزن ہے اور دوسرا پارلیمانی سیکرٹری کا۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری چاہے کسی محکمے کے ہوں ان کا مندر پر کوئی وزن نہیں ہوتا بلکہ ان کے تمام اخراجات حکومت ادا کرتی ہے۔ انھیں گاڑی بھی گورنمنٹ نے دی ہوئی ہے۔ وہ ہماری ساتھی ہیں اور ہم احترام کے ساتھ انھیں اپنے محکمے میں share کرتے ہیں اور ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہاؤس کی کارروائی میں پارلیمانی سیکرٹری حصہ لیں اور وہ اپنا بھر پور کردار ادا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام محکموں کے پارلیمانی سیکرٹریز میں سب سے اعلیٰ کارکردگی پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت کی ہے۔ اگر آپ اس ہاؤس کا ریکارڈ دیکھیں تو سب سے زیادہ پوائنٹ آف آرڈر ان کے ہیں اور جو بھی ان کے ذہن میں آتا وہ اس کے مطابق جواب دیتی ہیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سیکرٹری جنرل، کوئی بھی آدمی اس ہاؤس کی کارروائی میں حصہ لیتا ہے تو ہمیں اسے appreciate کرنا چاہیے اور اسے encourage کرنا چاہیے۔ شکریہ جناب سیکرٹری جنرل۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری جنرل، رانا مناء اللہ خان صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری جنرل نے بالکل درست فرمایا ہے کہ جو معزز رکن بھی ایوان کی کارروائی میں حصہ لے اسے appreciate کرنا چاہیے۔ ہم بالکل اس بات کو appreciate کرتے ہیں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بڑی تیاری سے آئی ہیں لیکن ہماری صرف یہ گزارش ہے کہ ان کی تیاری بالکل ٹھیک ہوتی ہے۔ لہذا جن اہلکاروں سے ان کی تیاری ہوتی ہے ڈاکٹر صاحب بھی ان سے تیار ہو کر آیا کریں تاکہ ان کی تیاری بھی ان کی طرح بہتر ہو کرے۔ جناب سیکرٹری جنرل، شکریہ۔

جناب مسبخت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب والا! یہاں پر تیاریوں کا تھیلی موازنہ نہ کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری جنرل، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری جنرل کی کسی ادارے کی قانون سازی نہیں ہو جاتی آپ اس پر کوئی comments نہیں کر سکتے۔ محال کے طور پر جیسے گورنر انوار میڈیکل کالج ایسی exist نہیں کر رہا۔ ابھی اس نے ہاؤس میں آنا ہے اور پھر اس پر قانون سازی ہوتی ہے اس کے بعد آپ سینوں کا تعین کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کس اقتدار کی تحت سٹیٹمنٹ دی ہے؟ فاضل وزیر نوابی صاحب نے کہا ہے کہ یہ بہت قابل ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ان کے ٹکے کا بہت بڑا حال ہے تو یہ ان کو اپنے ٹکے میں پارلیمانی سیکرٹری کیوں نہیں لے جاتے؟

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! اگر حکومت ان کو میرے ٹکے کا پارلیمانی سیکرٹری بنا دے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، حاجی محمد اعجاز صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب بھی دن رات کام کرتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ کوئی particular نہیں ہے۔ میں محکمہ صحت میں بھی کام کر رہی ہوں اور باقیوں کے لئے بھی کرتی ہوں۔ اس لئے کہ ہمارا کام اپنی قوم کی قسمت سنوارنا ہے۔ آپ کی طرح نہیں کہ وہاں بیٹھے ہی رہنا ہے۔ میں جیل خانہ جات، تعلیم، ارمیشن اور سب محکموں میں کام کرتی ہوں۔ انہیں کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ حاجی محمد اعجاز صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔

محترمہ طاہرہ منیر، سوال نمبر 2479 (معزز رکن حاجی محمد اعجاز ایم پی اے کے ایسا پر دریافت کیا) اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

جناب سپیکر، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈسپنسری موضع خانپور سیدان تحصیل پسرور

میڈیکل آفیسر کے غیر ذمہ دارانہ رویہ کی تفصیل

*2479، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع خانپور سیدان تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کی گورنمنٹ

ڈسپنسری میں تعینات میڈیکل آفیسر آج تک اپنی ذیوائی پر حاضر نہ ہوا ہے۔ جس سے

مریضوں کو فوری طبی امداد کے سلسلے میں ازحد مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرکہ ڈسپنسری کے ساتھ ہی ایک untrained اور

unqualified شخص اپنا کلینک چلا رہا ہے۔ جس کا مذکورہ میڈیکل آفیسر کے ساتھ

معاہدہ ہے کہ آپ اپنی ذیوبی پر نہ آیا کریں۔ بلکہ معقول منتقلی حصہ مجھ سے لے لیا کریں؟

(ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ گورنمنٹ ڈسپنسر میں تعینات میڈیکل آفیسر کی حاضری کو یقینی بنانے اور وہاں کے unqualified ڈسپنسر کا ڈپلومہ اسٹاڈیجک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) بنیادی مرکز صحت خانپور سیداں میں 2000-1-19 سے لے کر اب تک کوئی میڈیکل آفیسر تعینات نہ ہوا ہے۔ تاہم محمد عظیم ڈسپنسر تعینات ہے۔

(ب) مذکورہ بنیادی مرکز صحت کے ساتھ کوئی بھی کلینک نہ ہے اور نہ ہی کوئی میڈیکل آفیسر تعینات ہے لہذا منتقلی کا سوال متعلقہ نہ ہے۔ البتہ گاڈن خانپور سیداں میں محسن نامی کلینک ہے جس کے خلاف فوری کارروائی کی ہدایت ڈرگ انسپیکٹر سیالکوٹ کو کر دی گئی ہے۔

(ج) بنیادی مرکز صحت خانپور میں کوئی بھی میڈیکل آفیسر تعینات نہ ہے اور وہاں محمد عظیم کو الیٹائیڈ ڈسپنسر تعینات ہے اور اس کے خلاف دفتر ہذا کے ریکارڈ کے مطابق کوئی شکایت نہ ہے اور اس کی حاضری تسلی بخش ہے۔

جناب سیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟ آرڈر پلیز۔

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سیکر! یہ پوچھا گیا تھا کہ بنیادی ہیلتھ یونٹ میں میڈیکل آفیسر ذیوبی پر نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کوئی میڈیکل آفیسر تعینات نہ ہوا ہے تاہم محمد عظیم ڈسپنسر تعینات ہے۔ تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا بنیادی مرکز صحت میں ایک ڈسپنسر ڈاکٹر کی ذمہ داری ادا کر سکتا ہے؟ اور جب اتنے ڈاکٹر بے روزگار ہیں تو وہاں پر کوئی ڈاکٹر تعینات کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! ڈاکٹر کی ڈیوٹی ڈسپنسر نہیں کر سکتا لیکن current status یہ ہے کہ وہیں پر ڈاکٹر جاوید گل تعینات کر دیا گیا ہے جو وہیں پر ڈاکٹر کی ڈیوٹی انجام دے رہا ہے۔ جناب سپیکر، جی محترمہ! وہیں پر ڈاکٹر تعینات کر دیا گیا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ وزیر صحت، میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ جناب سپیکر، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں ٹی۔ بی کے علاج کے لئے سینوٹوریم کی تفصیل

762۹۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) پنجاب بھر میں حکومت پنجاب کے زیر اہتمام کس کس جگہ خصوصی طور پر ٹی۔ بی کے علاج کے لئے کئے sanatorium قائم کئے گئے ہیں؟ انہیں سالانہ کتنے فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں؟ ہر ایک سینوٹوریم کو ملنے والی امداد الگ الگ بیان فرمائیں؟
(ب) کس سینوٹوریم سے ٹی۔ بی کے مریضوں کی باقاعدگی سے مفت ادویات کی فراہمی کا انتظام ہے؟ گزشتہ سال 2002 میں کتنے مریضوں کو ٹی۔ بی کی مفت ادویات فراہم کی گئیں ہیں؟ اس پر کتنا خرچ آیا؟ پنجاب میں آپ کے اندازے کے مطابق ٹی۔ بی سے متاثرہ مریضوں کی تعداد کیا ہے؟ جیلوں میں موجود ٹی۔ بی کے مریضوں کے علاج اور ادویات کی فراہمی کا کیا انتظام ہے؟

(ج) مری کے قریب واقعہ سائی سینوٹوریم کو گزشتہ سال 2002 میں کتنی امداد دی گئی؟ کون کون سی نئی مشینری فراہم کی گئی اور اس سال کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) دو ٹی۔ بی ہسپتال حکومت کی زیر سرپرستی کام کر رہے ہیں۔

1- سالی سینوٹوریم ہسپتال مری۔ 2- ماڈل چسٹ کلینک گلگت مری ہسپتال لاہور

I- سالی سینوٹوریم مری۔ -/35885000 روپے

II- ماڈل چسٹ کلینک لاہور۔ -/24250000 روپے

(ب) حکومت پنجاب کے زیر سایہ چلنے والے ٹی۔ بی سالی سینوٹوریم ہسپتال مری اور ماڈل

چسٹ کلینک گلگت مری ہسپتال لاہور کو حکومت باقاعدگی سے مفت ادویات فراہم کر رہی ہے۔ تقریباً ہر مریض جو ان مراکز میں علاج کے لئے آتا ہے اسے مفت دو ٹی دی جاتی

ہے۔ حکومت پنجاب کے زیر سایہ چلنے والے ہسپتالوں میں خرچ ٹوٹل -/3831,00000 روپے برائے سال 2001-02 میں ہوا۔

مریضوں کی کل تعداد -/26000 ماڈل چسٹ کلینک۔

مریضوں کی کل تعداد -/21000 سالی سینوٹوریم ہسپتال مری۔

جیلوں میں ٹی۔ بی کے مریضوں کو ادویات کی فراہمی، N.G.O's کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے گزشتہ سال 2001-02 میں سینوٹوریم سالی ہسپتال میں

-/35,8850000 روپے کی امداد دی گئی ہے اور اس سال 2002-03 میں -/410470000

روپے امداد فراہم کی گئی ہے۔ نئی مشینری فراہم نہیں کی گئی۔ پرانی ہی سے کام چلایا

جا رہا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں غیر قانونی میڈیکل سٹورز

اور پریکٹیشنرز کی تفصیل

*2487، چودھری بلال اصغر وڑائچ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع نوبہ یک سنگھ میں کتنے غیر قانونی میڈیکل سٹور اور غیر رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنرز بغیر لائسنس ادویات فروخت کرتے ہیں۔ نیز سال 1999 سے مئی 2003 تک کتنے ایسے میڈیکل سٹورز اور پریکٹیشنرز کے چالان کئے گئے۔ تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) ضلع نوبہ یک سنگھ میں کتنے جعلی ڈاکٹر اور حکیم ہیں جو لوگوں کی زندگیوں سے کھیل رہے ہیں۔ ان کے خلاف 1999 سے مئی 2003 تک حکمہ صحت نے کیا کارروائی کی۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ ضلع نوبہ یک سنگھ میں سال 1999 سے مئی 2003 تک 472 چالان کئے گئے۔ ان میں سے بغیر لائسنس میڈیکل سٹور غیر رجسٹرڈ پریکٹیشنرز کے 292 چالان کئے گئے اور ان کو سبیل کیا گیا تھا۔ ڈرگ کورٹ فیصل آباد سے مبلغ نو لاکھ چوراسی ہزار پانچ سو روپے جرمانہ کرایا گیا۔ جبکہ ستر چالان ابھی تک ڈرگ کورٹ میں زیر سماعت ہیں اس وقت کوئی بھی میڈیکل سٹور بغیر لائسنس نہیں چل رہا۔

(ب) ضلع نوبہ یک سنگھ میں جعلی ڈاکٹر، حکما اور ہومیوپیتھک کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ سال 1999 سے مئی 2003 تک جعلی ڈاکٹر و حکما کے خلاف حکمہ صحت نے 3 سو چالان مجسٹریٹ صاحبان کی عدالتوں میں سمجھوائے ان پر مبلغ دو لاکھ پچیس ہزار دو سو دس روپے جرمانہ کیا گیا۔

میو ہسپتال لاہور میں سرکاری ملازمین

کے لئے پرجی فیس کا مسئلہ

*2616، جناب علی عباس، کیا وزیر صحت اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سرکاری ملازمین سے پرجی فیس وصول نہیں کی جاتی؟

(ب) اگر جزی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو میو ہسپتال لاہور میں سرکاری ملازمین سے پرچی فیس (15 روپے) کس ضابطے کے تحت وصول کی جاتی ہے اور کیا حکومت دیگر سرکاری ہسپتالوں کی طرح میو ہسپتال لاہور میں بھی سرکاری ملازمین کو پرچی فیس سے مستثنیٰ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہ بیان کی جائیں؟

وزیر صحت،

(الف) جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے عرض ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں میں سرکاری ملازمین سے حسب ضابطہ پرچی فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ میو ہسپتال لاہور میں سرکاری ملازمین سے پرچی فیس (15 روپے) وصول کی جاتی ہے۔ تاہم اس ہسپتال میں بھی حسب ضابطہ سرکاری ملازمین سے پرچی فیس وصول کی جاتی ہے۔

جنرل ہسپتال لاہور سی۔ ٹی سکین

کی سہولیات کا مسئلہ

*2650، رانا سر فرراز احمد خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جنرل ہسپتال لاہور پنجاب بھر میں سب سے بڑا ہڈیوں اور دماغی امراض کا ہسپتال ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ دماغ کے آپریشن کے نئے مریضوں کا سی۔ ٹی سکین کرانا بے حد ضروری ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہسپتال میں ایک سی۔ ٹی سکین کافی عرصہ سے خراب پڑی ہے جو کچھ لاگت سے ٹھیک ہو سکتی ہے جبکہ دوسری سی۔ ٹی سکین بھی اکثر خراب رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے پنجاب بھر سے آنے والے مریض بے حد پریشان رہتے ہیں؟

(د) اگر جزو بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت سی۔ٹی سکین مشین ٹھیک کروانے اور مزید مشین مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب میں جنرل ہسپتال میں ہی نیورو سرجری کا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ اس کے علاوہ آرٹھوپیدک کاشیہ بھی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ دماغ کے آپریشن کے لئے C.T سکین کرنا ضروری ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ ہسپتال ہذا میں دو C-T سکین مشینیں ہیں۔ پرانی مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے نئی مشین خریدی گئی ہے جو کہ فروری 2003 سے صحیح کام کر رہی ہے اور مریض پریشان نہیں ہوتا۔

(د) C-T سکین مشین پہلے سے ہی خریدی جا چکی ہے اور صحیح کام کر رہی ہے۔ پرانی C-T سکین مشین کو بھی ٹھیک کروانے کے لئے کوشش جاری ہے۔

ملتان میں چلڈرن کمپلیکس کے قیام کی موجودہ صورتحال

2739، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ملتان میں چلڈرن کمپلیکس بنانے کا اعلان کیا

تھا۔ اگر ہاں تو اب تک کیا عملی اقدامات اٹھانے گئے ہیں اور آیا اس سال اس کی تعمیر

کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ اگر ہاں تو کتنے، اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ کمپلیکس سول ہسپتال ملتان کی پرانی بلڈنگ میں بنانے کا ارادہ ہے یا اس کے

لئے کوئی نئی بلڈنگ تعمیر کی جانے گی اور کب تک، چلڈرن کمپلیکس قائم کر دیا جانے

گا۔ تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر صحت،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ ساہو وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کے مطابق 40 بستروں پر مشتمل چلڈرن ہسپتال سول ہسپتال ملتان میں قائم کیا جا چکا ہے۔ اس ہسپتال کے لئے پراجیکٹ ڈائریکٹر کی تعیناتی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ ضروری عہدہ بھی فراہم کر دیا گیا ہے۔ موجودہ وزیر اعلیٰ نے سول ہسپتال ملتان کی جگہ چلڈرن ہسپتال کی توسیع کے لئے مختص کرنے کی منظوری بھی دے دی ہے۔ اس سال 19.9 ملین کی رقم برائے تعمیر اور خریداری آلات فراہم کی گئی ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ پنجاب نے سول ہسپتال ملتان کی جگہ چلڈرن ہسپتال ملتان کے لئے مختص کرنے کی منظوری عطا کی ہے۔ سول ہسپتال ملتان کی منتقلی کے بعد ضروری adjustment کرنے کے بعد دیکھا جانے کا کہ چلڈرن ہسپتال کے لئے مزید کیا چاہیے اور اس کے مطابق سکیم بنائی جانے گی۔

ملتان میں آبادی کے لحاظ سے مزید ہسپتالوں کا قیام

* 2740 ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے دورہ ملتان میں 300 بیڈز کا ہسپتال بنانے کا اعلان کیا تھا اور 2 ماہ کا عرصہ گزر جانے کے باوجود کوئی عملی اقدامات نہیں اٹھانے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے 120 سال سے ملتان میں صرف ایک ہسپتال (خستر) بنایا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت ملتان شہر کی آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے 100,100 بیڈز کے تین ہسپتال جو کہ شیر شاہ روڈ، نیو ملتان اور بہاول پور روڈ پر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک 'ا' کر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے 300 بیڈز کا ہسپتال بنانے کا اعلان کیا تھا تاہم وزیر اعلیٰ پنجاب نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ سول ہسپتال ملتان کی جگہ چلڈرن ہسپتال ملتان کے لئے مخصوص ہوگی جبکہ D.H.Q ہسپتال ملتان کے لئے متبادل جگہ حاصل کرنے کے بعد ضروری کارروائی عمل میں لائی جانے گی۔ ضلعی حکومت ملتان کو مناسب جگہ کی تلاش کے لئے ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ حکومت پنجاب نے 1998 میں چلڈرن ہسپتال ملتان قائم کیا اور موجودہ سال انٹینیوٹ آف کارڈیا لوجی ملتان قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس کے لئے موجودہ مالی سال کے بجٹ میں رقم مختص کر دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔ تاہم 300 بیڈز کے D.H.Q ہسپتال کے لئے ضلعی حکومت ملتان کو مناسب جگہ کی فراہمی کے لئے ہدایت جاری کر دی گئی ہیں۔ جوں ہی جگہ فراہم کی جانے گی ضروری کارروائی عمل میں لائی جانے گی۔

ملتان میں B.H.U.s کی تعداد اور سٹاف کی تفصیل

*2752، محترمہ زین النساء قریشی، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ملتان میں بی۔ ایچ۔ یو۔س کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) ان مراکز صحت میں تعینات ایل۔ ایچ۔ وی اور ڈسپنسر کی تعداد ان کے نام اور پتہ جات

کیا ہیں۔ نیز ان مراکز صحت میں پارٹ ٹائم کام کرنے والوں کی تعداد اور نام کیا ہے؟

(ج) جن سنٹرز میں ڈاکٹر تعینات نہیں تو کیا حکومت ان میں ڈاکٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائیں؟

وزیر صحت،

- (الف) ضلع مظان میں بنیادی مراکز صحت کی تعداد 72 ہے۔
- (ب) لیڈی ہیلتھ وزیرز اور ڈسپنسروں کی تعداد چھابٹ ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ نیز پارٹ ٹائم کوئی ملازم نہ ہے۔
- (ج) محکمہ صحت حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ ریکورمنٹ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ان بنیادی مراکز صحت پر ڈاکٹروں کے تعیناتی کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔

جنوری 1999 سے اگست 2003 تک لاہور کے ہسپتالوں کے لئے

بیت المال حکومت کے جاری فنڈز اور استعمال کی تفصیلات

*2762 بیگم ریحانہ جمیل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع لاہور میں واقع سرکاری ہسپتالوں کے نام اور انچارج صاحبان کے نام بیان فرمائیں؛
- (ب) ہر ہسپتال میں جنوری 1999 سے اگست 2003 تک محکمہ بیت المال یا حکومت پنجاب نے جو زکوٰۃ فنڈز سے رقم فراہم کی۔ ہسپتال اور سال وائز تفصیل فراہم فرمائیں؛

وزیر صحت،

- (الف) لاہور میں واقع سرکاری ہسپتالوں کے نام اور انچارج صاحبان کے نام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ہسپتال کا نام	انچارج کا نام
1- یو ہسپتال لاہور	پرنسپل پروفسر ڈاکٹر ممتاز حسن
2- لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور	ایم۔ ایس ڈاکٹر فیاض راہمہ
3- لیڈی اگیٹن ہسپتال لاہور	ایم۔ ایس ڈاکٹر سر سجاد احمد
4- پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور	ایم۔ ایس ڈاکٹر تنہیہ ایاز
	ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر جواد سہد خان
	ایم۔ ایس ڈاکٹر محمد جاوید

- 5۔ سر گلزار ام ہسپتال لاہور
پرنسپل: محمد اکبر چودھری
ایم۔ ایس ڈاکٹر فضل محمود
- 6۔ جناح ہسپتال لاہور
پرنسپل: پروفیسر ڈاکٹر سبط الحسنین سید
ایم۔ ایس ڈاکٹر زاہد پرویز
پرنسپل ڈاکٹر اجود شاہ
- 7۔ لاہور جنرل ہسپتال لاہور
پرنسپل ڈاکٹر اجود شاہ
ایم۔ ایس شیخ اعجاز احمد ایاز
- 8۔ لاہور پلڈرن ہسپتال لاہور
ڈین: پروفیسر ڈاکٹر ساجد مقبول
ایم۔ ایس احسن حمید راضی
- 9۔ سرو سنز ہسپتال لاہور
پرنسپل ڈاکٹر فیصل مسعود
ایم۔ ایس ڈاکٹر ریاض چودھری
- 10۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال لاہور
ایم۔ ایس ڈاکٹر شفقت
- 11۔ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف میڈیٹل ہیلتھ لاہور
بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر سعید اسے اختر
- 12۔ پنجاب ڈینٹل ہسپتال لاہور
ڈی مونت انسٹیوٹ آف ڈینٹل سائنسز
پرائیٹ ڈانٹیکر (ڈین) پروفیسر ڈاکٹر محمد رفیق خان
- 13۔ گورنمنٹ بزرگ ہسپتال: میہ نظامی روڈ لاہور ڈاکٹر اختر رحیم
- 14۔ گورنمنٹ ہسپتال کوٹ خواجہ سعید
ڈاکٹر محمد جعفر سلیم
شاد باغ سکیم نمبر 11 لاہور
- (ب) فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

R.H.C کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ، ڈاکٹرز کی اسامیاں اور ایمبولینس کی صورتحال

- *2800، جناب طاہر اختر ملک، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) رورل ہیلتھ سنٹر کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ میں ڈاکٹروں کی کتنی اسامیاں موجود ہیں؟
- (ب) کیا رورل ہیلتھ سنٹر مذکورہ بالا میں ایمبولینس موجود اور در کنگ کنڈیشن میں ہے؟
- (ج) R.H.C مذکورہ میں ڈاکٹروں کی رہائش کا کیا انتظام ہے؟

وزیر صحت،

(الف) جناب رورل ہیلتھ سنٹر کوئی لوہاراں میں ڈاکٹروں کی کل چار درج ذیل اسامیاں ہیں۔

1- سینئر میڈیکل آفیسر

2- میڈیکل آفیسر

3- ڈومین میڈیکل آفیسر

4- ڈینٹل سرجن

نوٹ، اس وقت صرف ایک میڈیکل آفیسر تعینات ہے جب کہ تین اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) رورل ہیلتھ سنٹر میں اسمبولینس موجود اور ورکنگ کنڈیشن میں ہے۔

(ج) مذکورہ بالا رورل ہیلتھ سنٹر میں ڈاکٹروں کی دو عدد رہائش گاہیں ہیں اور ابھی حالت میں

ہیں۔

T.H.Q ہسپتال تاندلیانوالہ کے تعمیراتی کوائف، اسامیوں

اور سہولیات کی تفصیل

*2824، ملک خالد محمود وٹو، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل ہیز کوائر ہسپتال تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد کتنے کروڑ روپے کی لاگت سے کب

اور کتنے عرصہ میں مکمل ہوا؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد کتنی ہے۔ کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

ان خالی اسامیوں کو حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال میں زیر استعمال آلات و طبی مشینری کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ

فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) تحصیل ہیز کوائر ہسپتال، تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد پر دو کروڑ انیس لاکھ انتر ہزار

روپے سے مکمل ہوا تعمیراتی کام کا آغاز 25۔ اگست 1996 کو ہوا اور 29۔ مئی 1999 میں

مکمل ہوا۔ اس طرح تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹانڈلیانوالہ ضلع فیصل آباد کا تعمیراتی کام دو سال نو ماہ اور چار دن میں مکمل ہوا۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹانڈلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 102 ہے اور جن میں سے 66 اسامیوں غالی ہیں۔ اخبار میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز میڈیکل آفیسرز اور ڈکن میڈیکل آفیسرز کی بھرتی کے لئے اشتہار دیا جا چکا ہے۔ ہر ماہ کی 15 تاریخ تک درخواستیں وصول کی جاتی ہیں۔ جس کے مطابق سپیشلسٹ ڈاکٹرز کے انٹرویو ہر ماہ کی 22 تاریخ کو ہوتے ہیں اور میڈیکل آفیسرز اور وٹمن میڈیکل آفیسرز کے انٹرویو ہر ماہ کی 25 تاریخ کو ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم سے سکیل ایک سے پندرہ سکیل تک بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے اور مرحلہ وار غالی اسامیوں کی تعداد کے برابر بھرتی مکمل ہو جانے گی۔

(ج) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹانڈلیانوالہ میں زیر استعمال مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ٹانڈلیانوالہ ضلع فیصل آباد

میں مشینری کی تفصیل

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد
1-	اسمبولینس	1
2-	ڈینٹل یونٹ	1
3-	موبائیل سکین یونٹ	1
4-	سر جیکل ڈائیاٹرمی	1
5-	ایکسرے یونٹ	1
6-	وہیل پیئر	2
7-	ڈی اینڈ سی سیٹ	4
8-	ایکسرے الیومینیئر	10

آٹو کھو 5	9-
اسٹریچر 20	10-
ٹائٹس اوکسائیڈ سیلنڈر 4	11-
بے بی سکر مشین 1	12-
اتھیزیا ٹرائی سینٹ 2	13-
آکسیجن سیلنڈر ریگولینر 10	14-
اتھیزیا فرنٹ لائین فوکس سسٹم 1	15-
کاسکو ویکٹریل سیکولم 10	16-
ایکس رے کیٹ 10	17-
آئرن بیڈ 40	18-
بی پی ایپریس 20	19-
اسٹینٹھو سکوپ 20	20-
ڈوئی ریپریکیٹر 6	21-
ایگزائمنیشن کاؤچ 10	21-
سکٹن نیوب ایڈ ایٹل 3	22-
ویننگ مشین 5	23-
نیو لائزر 1	25-

پی پی۔ 64 فیصل آباد میں B.H.U.s کی تعداد

فنڈز اور عملہ کی تفصیلات

*2844، جناب جہانزیب امتیاز گل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) پی۔ پی۔ 64 فیصل آباد میں کتنے B.H.Us ہیں۔ ہر B.H.U کی location بیان فرمائیں؟
- (ب) Fiscal year 2002-03 میں ان کو کتنے فنڈز سہا کئے گئے اور کس مد میں؟
- (ج) عہدہ کی تعداد نام اور تاریخ appointment بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

- (الف) ملحقہ پی پی 64 فیصل آباد میں کل گیارہ B.H.Us ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مختلف مدوں میں فنڈز کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ملحقہ پی۔ پی۔ 64 فیصل آباد میں گیارہ بنیادی مراکز صحت میں کل ملازمین کی تعداد 100 ہے۔ جن کے نام، عہدہ اور تاریخ تقرری کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری ہسپتالوں کی پرچی فیس میں یکسانیت کا مسئلہ

*2869، محترمہ نمینہ نوید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں عوام الناس سے پرچی فیس 10 روپے وصول کی جاتی ہے اور سرکاری ملازمین پرچی فیس سے مستثنیٰ ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سروسز ہسپتال کے علاوہ دیگر سرکاری ہسپتالوں میں عوام الناس سے قبل ازیں پرچی فیس 2 روپے وصول کی جاتی تھی جبکہ اب 5 روپے کر دی گئی ہے اور سرکاری ملازمین سے بھی پرچی فیس 5 روپے وصول کی جاتی ہے؟
- (ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سروسز ہسپتال اور دیگر سرکاری ہسپتالوں میں عام شہری کے لئے پرچی فیس 2 روپے نیز ملازمین کو عام سرکاری ہسپتالوں میں پرچی فیس سے مستثنیٰ کرنے کو تیار ہے؟

وزیر صحت،

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں عام مریضوں سے پرہی فیس 10 روپے لی جاتی ہے اور سرکاری

ملازمین پرہی فیس سے مستثنیٰ ہیں۔

(ب) درست ہے۔

(ج) پالیسی زیر غور ہے۔

بہاولپور و کٹوریہ ہسپتال اساتذہ کی منظور شدہ

اور خالی اسامیوں کی تفصیلات

*2873، ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) بہاولپور و کٹوریہ ہسپتال، بہاول پور میں میڈیکل آفیسر، رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی

ایٹ پروفیسر اور پروفیسر کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد شعبہ و انز فراہم کی جائے۔ کون

کون سے کیڈر کی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی ہیں؟ نیز خالی اسامیوں کو پُر نہ کرنے کی

وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کاتنی وارڈ میں میڈیکل آفیسر، رجسٹرار، اسسٹنٹ پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر اور

پروفیسر کی منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تعداد کی تفصیل نیز کاتنی وارڈ میں پروفیسر

(کاتنی) کی اسامی کب سے اور کس وجہ سے خالی ہے۔ نیز اس پر کب تک تعیناتی کر دی

جائے گی؟

وزیر صحت،

(الف) جناب والا! بہاولپور و کٹوریہ ہسپتال ایک نیچنگ ہسپتال ہے جو کہ قائد اعظم میڈیکل کالج

کے ساتھ الحاق شدہ ہے۔ ہسپتال بڑا میں ڈاکٹرز کی کل اسامیاں 153 ہیں اس وقت

10 اسامیاں خالی ہیں۔ ہسپتال بڑا کے زیر control ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر

بی۔ ایس 19، سینئر میڈیکل آفیسر بی۔ ایس 18 اور میڈیکل آفیسر بی۔ ایس 17 کی مختلف

اسامیاں ہیں۔ علاوہ ازیں ہسپتال ہذا کے زیر کنٹرول سینٹرز رجسٹرار کی 27 اسامیاں بھی ہیں۔ جن میں 18 اسامیاں خالی ہیں جو اوپر دی گئی کل اسامیوں کے علاوہ ہیں۔ جن کی تفصیل شعبہ واریوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)	پروفیسرز	ایسوسی ایٹ پروفیسرز	اسسٹنٹ پروفیسرز
	2	2	2
			منظور شدہ اسامیاں
	1	2	2
			خالی اسامیاں

بہاولپور و کٹوریہ ہسپتال کی زیر نگرانی اسامیوں یعنی سینٹرز رجسٹرار، سینٹرز میڈیکل آفیسرز اور میڈیکل آفیسرز کی کاغذی وارڈز کی تعداد بارے تفصیل جڑ (الف) میں دی گئی ہے نیز ہسپتال انتظامیہ وارڈز کی ضرورت کے مطابق میڈیکل آفیسرز کی تعداد میں رد و بدل کرتی رہتی ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں ہومیو پیٹھک

ڈاکٹرز کی تعیناتی

2887* محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ایک ہومیو پیٹھک ڈاکٹر تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں کئی ہسپتال ایسے ہیں جن میں مذکورہ اسامی خالی ہے؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل شکر گڑھ ہسپتال شکر گڑھ میں بھی مذکورہ اسامی عرصہ 8 سال سے خالی ہے؟

(د) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت صوبہ میں مذکورہ اسامیوں کو پُر کرنے کے ساتھ ساتھ شکر گڑھ ہسپتال میں بھی خالی اسامی کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو جو ہمت کیا ہے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ بات تقریباً درست ہے کہ پنجاب میں کل 65 T.H.Q ہسپتال ہیں لیکن ان میں سے 62 میں ہومیو ڈاکٹرز کی منظور شدہ اسمیاں ہیں اور صرف تین میں ہومیو ڈاکٹرز کی اسمی نہ ہے۔

(ب) پنجاب میں زیادہ تر تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ایسے ہیں جن میں ہومیو ڈاکٹرز تعینات کئے گئے ہیں۔ صرف سات ہسپتال ایسے ہیں جن میں ڈاکٹر کی پوسٹ خالی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ یہ اسمی 24-10-02 سے خالی ہے۔ اس سے پہلے یہاں ہومیو ڈاکٹر تعینات رہا ہے۔

(د) بھرتی پر پابندی کی وجہ سے خالی سیٹوں پر تقرری ممکن نہ ہو سکی اب بھرتیوں کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جوئی بھرتیوں کا عمل مکمل ہو جانے کا اس وقت شکر گزہ میں خالی سیٹ بھی پُر کی جانے گی۔

میڈیکل کالجز میں پسماندہ علاقوں کے لئے

مختص نشستوں کی صورتحال

*3014، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل مری، کوئٹہ، ستیاں، کوئٹہ ضلع راولپنڈی کی پسماندگی کے پیش نظر راولپنڈی میڈیکل کالج میں مذکورہ تحصیلوں کے طلبہ کے لئے 4 نشستوں کا کونا مقرر تھا۔ کیا مقامی طلبہ کو اس کونامیں داخلہ دیا گیا ہے۔ اگر جواب ہاں تو تفصیل بیان فرمائیں۔ اگر جواب نہیں تو اس کی وجوہت بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ہائیکورٹ لاہور نے اپریل 2003 ضلع راولپنڈی سمیت پنجاب کے دیگر under develop علاقوں کے مختص شدہ کونابٹ میڈیکل کالج واقع ضلع بہاولپور، راولپنڈی بحال کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس کی رو سے پنجاب میں واقع میڈیکل کالجوں کی تقریباً 78 سینٹیں بحال کی گئیں۔ کیا اس فیصلہ پر عمل درآمد کیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب / وزارت صحت نے مذکورہ فیصلہ کو عدالت عالیہ میں چیلنج کیا ہے۔ کیا حکومت ہمسادہ علاقوں کے عوام اور طلبہ کے مفاد میں عدالت عالیہ سے اپیل واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ان علاقوں کے طلبہ کے لئے سیٹوں کا کونا مقرر تھا۔ لیکن سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ کے فیصلوں کے مطابق یہ کونا ختم کر دیا گیا تھا۔ اس کے پیش نظر 01-2000 کے بعد کسی کو بھی اس میں داخلہ نہیں دیا گیا۔

(ب) جی ہاں۔ لیکن ہائیکورٹ کے اس فیصلے کے خلاف حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی ہے۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا فیصلہ تا حکم جانی مغل کر دیا ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ج) جی ہاں۔ مذکورہ فیصلہ کو چیلنج کیا ہے اور جواب اوپر پیرا (ب) میں دیا جا چکا ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا اپیل واپس لینے کا ارادہ نہیں ہے۔ چونکہ پنجاب کے تمام اضلاع کے طلباء اب بغیر تخصیص کے اوپن میرٹ پر بلا امتیاز مناسب تعداد میں داخلے حاصل کر رہے ہیں۔

لاہور۔ محکمہ صحت کی ڈسپنسریوں، سٹاف

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*3025، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور شہر میں کتنی ایسی ڈسپنسریاں ہیں جو محکمہ صحت کے زیر انتظام ہیں۔ ان کی تعداد نام، جگہ، سٹاف اور انچارج میڈیکل آفیسرز کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں میڈیکل آفیسرز کے علاوہ سٹاف کے نام، عہدہ جو عرصہ 3 سال سے زائد ڈیوٹی کر رہے ہیں اور ان کا تبادلہ نہیں کیا گیا؟

(ج) مذکورہ ڈسپنسریوں میں مالی سال 2002-03 میں کتنی ادویات استعمال ہوئیں؟ ان کے نام، کتنے مریضوں کو مفت دی گئیں؟ کتنی وصول پائیں۔ ان کے اخراجات / آمدن کی تفصیل دی جائے؟

(د) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عرصہ تین سال سے زائد گزارنے والے میڈیکل آفیسرز اور سٹاف کو تبدیل کرنے اور پالیسی پر عمل نہ کروانے پر متعلقہ اہلکاران / افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) لاہور ڈسٹرکٹ میں دفتر ہڈا کے زیر control ڈسپنسریوں کے نام، جگہ، سٹاف اور انچارج میڈیکل آفیسرز کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل اسے، بی اور سی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل پریم اے، بی اور سی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ادویات کی تفصیل برائے سال 2002 اور 2003 پریم ڈی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گورنمنٹ عرصہ تین سال سے زائد گزارنے والے میڈیکل آفیسرز اور سٹاف کو گھبے بگاھے تبدیل کرتی رہتی ہے۔

نشر ہسپتال ملتان۔ رہائشی ملازمین کی ہاؤس رینٹ کٹوتی

اور رہائشی سہولت کا مسئلہ

*3056، جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشر ہسپتال ملتان میں سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر ملازمین کی

تنخواہ کا 5 فی صد ہاؤس رینٹ کی کٹوتی شروع کر دی گئی ہے۔ جب کہ پہلے ایسا نہیں

تھا؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملازمین کے رہائشی کوارٹروں کی عرصہ دراز سے

maintenance بھی نہیں ہوتی ہے۔ پینے کو گندہ پانی اور بجلی کی سپلائی بھی ذیل

فیس سے سنگل فیس کر دی گئی ہے؛

(ج) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت 5 فیصد ہاؤس رینٹ

deduction ختم کرنے اور رہائشی کوارٹروں کی تعمیر و مرمت وغیرہ کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؛

وزیر صحت،

(الف) نشر ہسپتال ملتان میں سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر ملازمین کی تنخواہ کا 5 فیصد ہاؤس

رینٹ کی کٹوتی rules کے مطابق ہو رہی ہے۔

(ب) نشر ہسپتال کے ملازمین کے کوارٹروں کی maintenance سالانہ بنیادوں پر کی جاتی

ہے۔ تاہم ان کی تعداد کا تعین M&R کی مدد میں میسر فڈز کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ نشر

ہسپتال کے وہ کوارٹرز جن کی Maintenance سال 2002-03 میں کی گئی ہے۔ ان

کے نمبر درج ذیل ہیں۔

1۔ کوارٹر نمبر 124 تا 132 اور 52 '114 '104 '93 '43 '53 '72 '83 '167

'134 '162 '189 '13/B '9/E '186 '104/E '144 '135 '79 '102

'106 '66 '50 '138 '141

معمول کے مرمت کے کام جن میں سینٹری، سیوریج اور الیکٹریسیٹی کے کام شامل ہیں روزانہ کی بنیاد پر کئے جاتے ہیں اور اس مد میں کوئی کام زیر التوا نہیں ہے۔

II- کوارٹروں میں پینے کے لئے پانی اور ریڈ ٹینکیوں کے ذریعے فراہم کیا جاتا ہے اور ان ٹینکیوں کی باقاعدگی سے صفائی کروائی جاتی ہے۔ بلکہ اب تو ان کی کلورینیشن کے لئے جدید پلانٹ کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا ہے۔ جس کی تحصیل ایک ماہ کے اندر اندر ہو جانے گی۔

III- بجلی کی سپلائی روز اول سے ہی سنگل فیز سے دی جا رہی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ سپلائی اب ڈبل سے سنگل فیز کر دی گئی ہے۔

(ج) 5 فیصد ہاؤس رینٹ کی کٹوتی حسب ضابطہ ہو رہی ہے۔ کوارٹروں کی تعمیر و مرمت صبر ضرورت ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔

نشتر ہسپتال ملتان۔ وارڈز، بیڈز اور نرسز کی منظور شدہ اسمیاں

اور موجودہ صورتحال

3057* جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) نشتر ہسپتال ملتان میں وارڈز اور بیڈز کی منظور شدہ تعداد کتنی ہے۔ اس وقت کتنے موجود

ہیں؟

(ب) مذکورہ ہسپتال میں نرسوں کی منظور شدہ تعداد کیا ہے۔ اس وقت کتنی اسمیاں کتنے

عرصہ سے غفلت ہیں۔ ان کی کم تعداد ہونے کی وجہ سے نرسوں کو اپنے مذہبی توار کے

لئے چھٹی لینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ کیا حکومت مسلم اور کرپشن نرسوں کی تعداد

فشی فشی کرنے کو تیار ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں وارڈز، بیڈز اور نرسوں کی منظور شدہ تعداد کو مکمل کرنا چاہتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) نشتر ہسپتال ملتان 30 وارڈز اور 1103 بیڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) نشتر ہسپتال ملتان میں نرسوں کی منظور شدہ تعداد 422 ہے۔ اس وقت ہیڈ نرسز کی 5 اسامیاں خالی ہیں۔ تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کو مذہبی توازن پر حکومت کے فیصلے کے مطابق چھدیں دی جاتی ہیں۔ مسلم اور کرسچن نرسوں کی تعداد فہنی فہنی کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ نرسنگ سٹاف کو اوپن میرٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا میں وارڈز، بیڈز اور نرسوں کی منظور شدہ تعداد مکمل ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور کی کنٹینن کے ٹھیکہ

میں بے قاعدگیوں اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3086، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی کنٹینن 2003 میں کتنے سال کے لئے ٹھیکہ بردارینے کے لئے اخبار میں اشتہار ہوا۔ اخبار کا نام 'تاریخ اور مینڈر جمع کروانے والوں کے نام اور پتاجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) موصول شدہ تمام مینڈرز منسوخ کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں اور کیا دوبارہ مینڈرز جمع کروانے کا اشتہار دیا گیا تو اخبار کا نام، تاریخ اور تاریخ وغیرہ مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کنٹینن کے لئے سب سے زیادہ بولی مبلغ -/2,50,000 روپے کی بجائے سب سے کم بولی مبلغ -/1,50,000 روپے کو منظور کیا گیا۔ کم بولی منظور کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) اگر جزو ہانے بلا کا جواب اجبت میں ہے تو کیا حکومت موجودہ پرنسپل کے خلاف حکومت کو ملٹی نیشنل پمپخانے کے علاوہ کلچ کے تھرس کو پامال کرنے پر تبدیل کرنے اور ایکشن لینے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو وجوہت کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) سال 2003 کے ٹھیکے کا اشتہار ایک سال کے لئے دیا گیا۔ پمپخانہ ٹھیکہ مورخہ 09-02-03 کو ختم ہوا۔ چٹھی نمبر 1929/پی۔ ای بتاریخ 17-2-03 کو اشتہار ناظم تعلقات عامہ کے دفتر میں بھیجا گیا۔ جو 23-2-03 کو روزنامہ "توانے" وقت "میں مچھا۔ جس میں ٹینڈر لینے کی آخری تاریخ 27-2-03 تھی۔ تین ٹینڈرز فروخت ہوئے۔ مگر صرف ایک ٹینڈر واپس موصول ہوا۔ جو کہ کمپنی نے بغیر کھولے واپس کر دیا اور cancel بھی کر دیا۔ کیونکہ اس کے مطالبے میں کوئی دوسرا ٹینڈر نہیں تھا۔

(ب) ٹینڈرز منسوخ اس لئے کئے گئے کہ صرف ایک ٹینڈر وصول ہوا اور اس کے ساتھ مطالبے میں کوئی نہیں تھا اور صرف ایک ٹینڈر پر ٹھیکہ نہیں دیا جاسکتا۔ ٹینڈرز کا دوبارہ اشتہار روزنامہ "توانے" وقت "میں مورخہ 22-3-2003 کو شائع ہوا اور ٹینڈرز وصول کرنے کی آخری تاریخ 31 مارچ 2003 مقرر کی گئی۔ اس سلسلے میں ہمیں مندرجہ ذیل ٹینڈرز وصول ہوئے۔

1- محترمہ نبیدہ صاحبہ، مکان نمبر 1902، کشمیری بازار، لاہور
(ایک لاکھ چھتر ہزار روپے)

2- محترمہ نورین شاہد صاحبہ، مکان نمبر 595 بی نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور
(دو لاکھ پانچ سو روپے)

3- محترمہ زرینہ آمنہ صاحبہ، مکان نمبر 47، داتا گنج بخش، لاہور
(ایک لاکھ چھتیس ہزار سات سو پچھاسی روپے)

4- محترمہ غلامہ صاحبہ، مکان نمبر 1، جلال دین روڈ منگ، لاہور
(دو لاکھ پانچ ہزار روپے)

محترم علامہ بیگم صاحبہ کی سب سے زیادہ رقم کی پیشکش جو کہ مبلغ 2 لاکھ پانچ ہزار تھی کو دیکھتے ہوئے انہیں چھٹی نمبری 5721 بتاریخ 03-5-17 کے تحت ٹھیکہ دے کر واجبات جمع کروانے کو کہا گیا۔ مگر یہ واجبات جمع نہ کروا سکے۔ بعد میں انہیں چھٹی نمبری 6312 بتاریخ 2003-6-4 نمبر 8548 بتاریخ 03-7-5 کے ذریعے بھی کہا گیا۔ مگر یہ واجبات جمع کروانے میں ناکام رہے۔ بلکہ چھٹی نمبری 8548 بتاریخ 03-6-4 کے لفافے پر پوسٹ میں کے یہ الفاظ لکھے تھے (بار بار دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مکان نمبر ایک میں اس نام کی کوئی مسماۃ نہیں رہتی) لہذا واجبات وقت پر نہ جمع کروانے کی وجہ سے ٹینڈر اور ٹھیکہ منسوخ کر دیا گیا۔

(ج) یہ درست نہیں۔ دراصل مورخہ 03-8-5 کو روزنامہ "توانے وقت" میں تیسری دفعہ ٹینڈرز کے لئے اگست 5 ہوا اور ٹینڈر وصول کرنے کی آخری تاریخ مورخہ 03-8-12 رکھی گئی اور ہمیں مندرجہ ذیل ٹینڈر وصول ہوئے۔

- 1- محترمہ فرحت عارف صاحبہ 5۔ سی او ان کاروڈ کرشن نگر، لاہور
(ایک لاکھ بیس ہزار روپے)
- 2- محترمہ آمنہ آفتاب صاحبہ 192۔ بنی گلشن راوی، لاہور
(ایک لاکھ پانچ ہزار روپے)
- 3- محترمہ نبیدہ ہارون صاحبہ 40۔ دلکش روڈ، لاہور
(ایک لاکھ تفتالیس ہزار روپے)

مذکورہ بالا ٹینڈرز میں سے سب سے زیادہ بولی -/1,43,000 روپے تھی بعد میں بحث کر کے اس بولی کو -/1,60,000 روپے تک لے جایا گیا اور ٹھیکہ اس پارٹی یعنی محترمہ نبیدہ ہارون کو دے دیا گیا۔

(د) تمام ٹینڈرز حکومت کی مجوزہ پالیسی کے تحت ہونے اور نہ ہی کسی قسم کا حکومت کو مالی نقصان پہنچا۔ اس لئے حکومت پرنسپل کو تبدیل کرنے اور ایکشن لینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور کے سرکاری ہسپتالوں میں قائم برن یونٹس

اور سروسز ہسپتال کے برن یونٹ میں داخل مریضوں کی تفصیل

*3116، محترمہ شازیہ جامد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور کے کتنے سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ کب سے قائم ہیں۔ مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا سروسز ہسپتال لاہور میں برن یونٹ قائم ہے۔ اگر قائم ہے تو کب سے قائم ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) یکم جنوری 2003 سے لے کر آج تک سروسز ہسپتال میں کتنے مریض چوہا پھٹنے اور سلنڈر پھٹنے سے ہسپتال میں داخل ہوئے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) یکم جنوری 2003 سے آج تک سروسز ہسپتال کے برن یونٹ میں داخل ہونے والے کتنے مریض صحت یاب ہوئے اور کتنے ابھی تک زیر علاج ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت،

(الف) لاہور میں صرف میو ہسپتال میں دس بیڈ (پانچ) مرد اور پانچ (زنائن) کا برن یونٹ 1986 میں قائم کیا گیا تھا۔

(ب) بیت الممال کے تعاون سے جناح ہسپتال میں ایک برن یونٹ بنایا جا رہا ہے۔

(ج) یکم جنوری 2003 سے لے کر آج تک سروسز ہسپتال لاہور میں برن کے 200 مریض علاج کے لئے آئے جن میں سے 124 مریضوں کو فوری علاج کے بعد فارغ کر دیا گیا۔

تفصیل درج ذیل ہے۔

تفصیل برن کیسز

- 97 1- شدہ چلنے اور آکھازی سے
- 13 2- چوہا پھٹنے سے
- 21 3- گیس کھلی رستنہ سے
- 04 4- سلنڈر پھٹنے سے
- 31 5- بھاپ اور گرم پانی سے
- 34 6- ایلکٹرک برن

(د) یکم جنوری 2003 سے لے کر آج تک سروسز ہسپتال لاہور میں آنے والے 200 مریضوں میں سے 124 مریضوں کو فوری علاج کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ 76 مریضوں کو مستقل علاج کے لئے داخل کیا گیا۔ جن میں سے 74 مریض ضروری علاج معالجہ کے بعد فارغ کر دیئے گئے جبکہ 02 مریض نامال ہسپتال میں داخل ہیں۔

جناح ہسپتال لاہور۔ ایمبولینس کی تعداد، دستیاب سہولیات

اور چارجز کی تفصیل

*3117، محترمہ شازیہ چاند، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں۔ ان کے نام اور یہ کہیں کہاں واقع ہیں۔ مکمل

تفصیل فراہم کی جانے؟

(ب) جناح ہسپتال لاہور میں کتنی ایمبولینس ہیں۔ ان میں سے کتنی چالو حالت میں ہیں اور

کتنی کب سے خراب پڑی ہیں۔ تفصیل فراہم کی جانے؟

(ج) کیا یہ ایمبولینس ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کی ضروریات پوری کرنے کے

لئے کافی ہیں۔ اگر کم ہیں تو حکومت کب تک مزید ایمبولینس فراہم کر رہی ہے؟

- (د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ اسپولینس میں سرکاری طور پر میت لے جانے پر پابندی ہے؟
- (ه) کیا لاہور سے باہر میت لے جانے کی بلا معاوضہ سولت ہے یا لواحقین سے چارج وصول کئے جاتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے فی کلومیٹر کتنا کرایہ وصول کرنے کی اجازت ہے؟
- (و) مذکورہ ہسپتال میں امراض دل کے مریضوں کے لئے کتنی اور کس کس قسم کی اسپولینس ہیں۔ کیا ان میں ایمر جنسی کے لئے عام سولیات ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر صحت،

(الف) لاہور میں مندرجہ ذیل سرکاری ہسپتال ہیں۔

- 1- میو ہسپتال نزد انارکلی، لاہور
- 2- لیڈی ایچی سن ہسپتال، ہسپتال روڈ نزد میو ہسپتال، لاہور
- 3- لیڈی ونگٹن ہسپتال راوی روڈ نزد یادگار پاکستان، لاہور
- 4- سر گلکارام ہسپتال قاسم جناح روڈ منگ، لاہور
- 5- سرومنز ہسپتال، غوث اعظم روڈ (جیل روڈ)، لاہور
- 6- پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، غوث اعظم روڈ، لاہور
- 7- گورنمنٹ سینٹل ہسپتال غوث اعظم روڈ، لاہور
- 8- ڈینٹل ہسپتال نزد فیکلٹی گیت سرکھ روڈ، لاہور
- 9- جناح ہسپتال، فیصل ٹاؤن، لاہور
- 10- لاہور جنرل ہسپتال نزد چوکی امر سدھو، لاہور
- 11- چلڈرن ہسپتال، لاہور

ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ لاہور کے زیر انتظام ہسپتال مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- گورنمنٹ منشی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بند روڈ، لاہور
- 2- گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال سکیم نمبر 2 شاد باغ، لاہور
- 3- گورنمنٹ مزنگ ہسپتال ٹھیل روڈ، لاہور
- 4- گورنمنٹ سید منحا ہسپتال اندرون لوہاری گیٹ، لاہور
- 5- گورنمنٹ نواز شریف، ہسپتال یکی گیٹ، لاہور
- 6- گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال چوہان روڈ ساندہ کلاں، لاہور
- 7- گورنمنٹ میٹرنٹی ہسپتال یاقہی گراؤنڈ، کوالمنڈی، لاہور
- 8- گورنمنٹ ہسپتال برائے پولیس لائن قربان لائن گبرگ، لاہور

(ب) اس وقت جناح ہسپتال میں کل 6 عدد اسمبولینس موجود ہیں۔ جو کہ چالو حالت میں ہیں۔

(ج) یہ اسمبولینس جناح ہسپتال میں داخل ہونے والے مریضوں کے لئے کافی ہیں۔

(د) حکومت کی طرف سے فراہم کردہ اسمبولینسز میں سرکاری طور پر میت لے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

(ہ) جناح ہسپتال لاہور کی اسمبولینسز لاہور سے باہر نہیں بھیجی جاتی ہیں۔

(و) دل کے مریضوں کے لئے علیحدہ اسمبولینسوں کی کوئی خاص ضرورت موجود نہیں ہے۔

کیونکہ دل کے مریضوں کا علاج اور دیکھ بھال ہسپتال ہی میں ہو سکتی ہے۔ ان کا جلد از جلد ہسپتال پہنچنا ضروری ہے۔

مچھروں کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں

کی روک تھام کے لئے سپرے کے پروگرام کا دوبارہ اجراء

3148، محترمہ ثمنہ نوید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ قبل ازیں محکمہ شہروں اور گاؤں میں پمپروں سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی روک تھام کے لئے سپرے کیا کرتا تھا
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کئی سالوں سے محکمہ نے سپرے کرنا بند کر دیا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپرے نہ ہونے کی وجہ سے شہروں اور گاؤں میں پمپروں کی بہتات ہو گئی ہے اور بیماریوں نے شہروں اور گاؤں گاؤں ذیرے ہمارے کئے ہیں؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپرے کی مد میں اب بھی فنڈز مختص کئے جاتے ہیں تو سالانہ کتنی رقم مختص کی جاتی ہے۔ اور کہاں کہاں خرچ کی جاتی ہے؟
- (ه) اگر جزو (الف تا ه) کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت بیماریوں کی روک تھام کے لئے دوبارہ سپرے جیسے پروگرام کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) اگرچہ سوالات (الف) تا (ه) جناب وزیر مٹھی حکومت و دیسی ترقی سے پوچھے گئے ہیں۔ تاہم اس سلسلے میں محکمہ صحت کی جانب سے درج ذیل جواب حاضر ہے۔

یہ درست ہے کہ قبل ازیں محکمہ صحت سپرے کا بندوبست کرتا تھا، مگر صرف ان دیہاتوں میں جہاں میڈیکل سپرے اور میڈیکل ہیلپ کے والے مخصوص پمپروں کی بہتات ہوتی تھی اور یہ دیہات عالمی ادارہ صحت کی سپرے پالیسی پر پورا اترتے تھے۔ شہروں میں پمپر مار سپرے کی ذمہ داری ضلعی حکومت کی تھی۔

(ب) نہیں، یہ درست نہیں ہے۔ میڈیکل پروگرام کے آغاز سے لے کر رول ایک میڈیکل پالیسی تک ہر سال متواتر سپرے ہوتا ہے۔ پمپر مار دوائی کی دستیابی کے لحاظ سے صرف ان مخصوص اضلاع کے مخصوص دیہاتوں میں سپرے کیا جاتا ہے جو عالمی ادارہ صحت کی وضع کردہ پالیسی پر پورا اترتے ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ اس سال صرف مظفر گڑھ، راجن پور، ڈیرہ غازی خان، جھنگ، بھکر، انک، اوکاڑہ، ساہیوال، قصور، سرگودھا، ملتان اور بہاول پور میں میڈیکل سپرے معمول سے کچھ زیادہ

ہونے۔ اول الذکر 2 اضلاع میں سیرے کا بندوبست کر دیا گیا۔ جب کہ ملتان اور بہاول پور میں سیرے نہ کیا جاسکا۔ کیونکہ ایک تو مجھ مار دوائی کم تھی۔ دوسرے ان اضلاع میں طیریا کیسز اکتوبر 2003 میں ہونے۔ جب سیرے کا فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ سردی شروع ہوئی تھی اور سردی میں مجھ خود ہی ختم ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں گزشتہ سال ضلع چکوال میں ہیٹمیٹیا کے کیسز چند دیہات میں ہونے۔ جہاں سیرے کروایا گیا۔ اس سال اکتوبر نومبر میں نوسرہ ضلع خوشاب میں dengue fever کے کچھ کیس ہونے۔ وہاں بھی محکمہ صحت نے سیرے کروایا۔

(د) سال 2003 کے سیرے تک انسٹیٹیوٹس وفاق حکومت نے عالمی ادارہ صحت کے تعاون سے صوبائی حکومت کو دیا۔ اب وفاق حکومت دوائی میاں کرے گی۔ بلکہ صوبائی محکمہ صحت اپنے پی۔ سی۔ 1 کے مختص کردہ بجٹ کے مطابق مالی سال 2003-04 '20 میٹرک ٹن ڈیٹا پتھرین 5 فیصد W.P خریدے گی جو ان اضلاع میں استعمال ہو گی جو عالمی ادارہ صحت کی پالیسی پر پورا اتریں گے۔

(ه) 2003 '2007 '20 میٹرک ٹن مجھ مار دوائی صرف ان اضلاع میں استعمال کی جانے گی جو عالمی ادارہ صحت کی پالیسی کے مطابق ہونگے اور پیش آمدہ حالات کے مطابق اضافہ ضرورت ہو گی۔ کیونکہ اس پالیسی سے انحراف محکمہ صحت پنجاب کے بس میں نہیں ہے۔

پولیس سٹیشن لنگرانہ، جھنگ کی حدود میں R.H.C کا قیام

*3288، سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی موجودہ پالیسی کے مطابق پورے پنجاب میں

تھانے کی سطح پر R.H.C ہونا لازمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تھانہ لنگرانہ تحصیل و ضلع جھنگ میں کوئی R.H.C نہیں ہے؟

(ج) اگر درج بالا جزو ہانے کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک تھانہ لنگرانہ کی سطح پر

R.H.C بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت،

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) ضلعی حکومت جھنگ کو تھلا نگرانہ کی حدود میں R.H.C کے قیام کی تجویز دستاویز کر کے A.D.P2004-05 میں شامل کرنے کے لئے پہلے ہی بجوائی جا چکی ہے۔

ضلع جھنگ میں L.H.W,s کی بھرتی کا مسئلہ

- *3289 سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں L.H.W's بھرتی کی گئی ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع جھنگ میں ابھی تک L.H.W's بھرتی نہیں کی گئی؟
- (ج) اگر جزو ہونے والا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع جھنگ میں کب تک L.H.W's بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت،

- (الف) یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں لیڈی ہیلتھ ورکرز بھرتی کی گئی ہیں اور اس وقت 34754 لیڈی ہیلتھ ورکرز پنجاب کے 134 اضلاع میں لوگوں کو خاندانی منصوبہ بندی و بنیادی صحت کی خدمات ان کے گھر کی دہلیز پر ہم پہنچا رہی ہیں۔
- (ب) یہ غلط ہے کہ ضلع جھنگ میں L.H.W's کی بھرتی نہ کی گئی ہے۔ اس وقت ضلع جھنگ میں 849 لیڈی ہیلتھ ورکرز کام کر رہی ہیں۔
- (ج) پروگرام کی phase-VI میں مزید 19280 اسامیاں پنجاب کے تمام اضلاع کے لئے وفاقی حکومت نے مختص کی ہیں جن میں سے ضلع جھنگ کو مزید 901 اسامیاں دی گئی ہیں۔ ان پر تمام اضلاع بشمول ضلع جھنگ میں بھرتی کا عمل جاری ہے۔ جو اس سال کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

جناح ہسپتال لاہور میں ایم۔ایس۔اے ایم۔ایس

اور ڈی۔ایم۔ایس کی اسامیوں اور تعینات آفیسرز کی تفصیل

261، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جناح ہسپتال لاہور میں ایم۔ایس۔ ایڈیشنل ایم۔ایس اور ڈی۔ایم۔ایس کی منظور شدہ اور پر

شدہ اسامیوں کی تعداد اور ان پر کام کرنے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کو قواعد میں نرمی کر کے ان عہدہ جات پر تعینات کیا گیا ہے نیز قواعد میں نرمی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) ان میں سے جن ملازمین کے خلاف محکمہ قانونی کارروائی ہو رہی ہے ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے ایک ہی جگہ پر کن وجوہات کی بنا پر کام کر رہے ہیں؟

(ه) ان ملازمین کو سال 2002 سے آج تک تنخواہوں اور ٹی۔اے اڈی۔اے کی مدوں میں جو ادائیگی کی گئی ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت:

منظور شدہ اسامی	پر شدہ اسامی	غلی	عہدہ (الف)
1	1	0	ایم۔ایس
5	2+5	0	اے۔ایم۔ایس
10	6	4	ڈی۔ایم۔ایس

نوٹ۔ (باقی ماندہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

- (ب) کسی ملازم کو بھی قواعد میں نرمی کر کے ان عہدوں پر تعینات نہیں کیا گیا۔
- (ج) ان میں سے کسی کے خلاف کوئی مہلت کارروائی نہیں ہو رہی ہے۔
- (د) ان میں سے سات ڈاکٹر صاحبان عرصہ تین سال سے اس جگہ پر اپنی اعلیٰ کارکردگی اور انتظامی دفنی امور میں مہارت کی بناء پر کام کر رہے ہیں۔
- (ه) ان ملازمین کو سال 2002 سے 31- اگست 2004 تک تنخواہوں کی مد میں 66,60, -/266- روپے ادا کئے گئے ہیں۔ ٹی اے اڈی اے کی مد میں 73,5591- روپے ادا کئے گئے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

گریڈ 18 کے ملازم ڈاکٹر فیاض رانجھا کی گریڈ 20 میں ترقی

جناب سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ زب النساء قریشی، جناب سپیکر! میں بھی سوال کے متعلق بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر، محترمہ تشریف رکھیں۔ میں نے سمیع اللہ خان صاحب کو فلور دیا ہے۔ پلیر ان کو سنیں۔

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کا موقع

دیا۔ ان غیر نشان زدہ سوالات میں ایک سوال نمبر 260 ہے۔ یہ سوال پانچویں مہینے میں کیا گیا تھا اور

یعنی بات ہے کہ اس کا جواب written آنا ہوتا ہے اور ایوان میں اس پر بحث نہیں ہوتی لیکن

7/8 ماہ تک محکمے نے اس سوال کا جواب نہیں دیا۔ یہ بہت اہم سوال ہے اس میں میو ہسپتال کے

ایم۔ ایس سے لے کر نیچے تک کچھ تفصیلات مانگی گئی تھیں لیکن محکمے نے اس حوالے سے کوئی

تفصیل نہیں دی۔ یہ سوال گریڈ 18 کے ملازم ڈاکٹر فیاض رانجھا کے متعلق تھا تو میں وزیر موصوف

سے کہوں گا کہ ان کے خلاف ----

(اس مرحلے پر جناب ذہنی سپیکر کرسی صدارت پر مستحسن ہونے)

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے غیر نشان زدہ سوال نمبر 260 کی نشاندہی کی ہے جس کا نکلنے نے جواب نہیں دیا۔ میں بھی اس سوال کا کچھ جواب دے سکتا ہوں کہ ایک ایسا شخص جس کے خلاف 8 انکوائریاں pending ہیں اور 2002 میں اسے demote کیا گیا اور انکوائری آفیسر نے اس کی سروس سے dismissal کی بھی recommendation کی۔ پی۔اے۔سی میں اس شخص کے خلاف 80 کروڑ روپے کے آڈٹ پیرے چل رہے ہیں لیکن اس شخص کو کل یا پرسوں 20 ویں گریڈ میں promote کیا گیا ہے۔ لہذا اس سوال کا جواب ہاؤس میں آنا اتہائی ضروری ہے کہ ایک ایسا شخص جس پر ملی بے قاعدگیوں کے اتنے بڑے الزامات ہیں جو پی۔اے۔سی میں بھی چل رہے ہیں اور اس کے خلاف 8 انکوائریاں بھی چل رہی ہیں اس شخص کو ایشیا کے سب سے بڑے ہسپتال میں 20 ویں گریڈ میں پر مشور دی گئی ہے۔ اس کی story اور ہے کہ وزیر اعلیٰ کے کسی رشتہ دار سے اس کا بہت قریبی تعلق ہے جس وجہ سے اسے 18 ویں گریڈ سے اٹھا کر 20 ویں گریڈ میں پر مشور دی گئی ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ اس سوال کا جواب جلد از جلد ایوان میں پیش کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب والا! جو غیر نشان زدہ سوالات ہیں ان کے جوابات جلد پیش کر دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! issue یہ نہیں ہے۔ بلکہ issue یہ ہے کہ صوبائی چیف ایگزیکٹو چودھری پرویز الہی صاحب نے ایک ڈائریکٹو جاری کیا ہے کہ جس افسر کے خلاف ڈرافٹ پیرے ہیں اور جتنی دیر تک اس کے ڈرافٹ پیرے clear نہیں ہو جاتے اس کی پر مشور نہیں ہو سکتی۔ ڈاکٹر فیاض رانجھا جس کی بات ہو رہی ہے ابھی اس کے خلاف ڈرافٹ پیرے pending ہیں subject to that clearance and settlement اس کی پر مشور نہیں ہو سکتی۔ آج اخبارات میں خبر ہے کہ وہ promote ہو گئے ہیں۔ under which law? یہ تو چیف ایگزیکٹو صاحب کے آرڈرز کو flout کیا گیا ہے۔ یہاں منسٹر صاحب نے under which law, rules relax کئے ہیں منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، منتر صاحب! آپ اس کا جواب اگے سیشن میں دیں گے۔
وزیر صحت، جناب سیکرٹری ایہ کل promote ہوا ہے۔ یہ سوال دیں تو ہم چیک کر کے جواب دے
دیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! First of all, this is breach of privilege of a member
کہ اس کا 8 دن کے اندر جواب نہیں آیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے
آرڈر کو flout کیا گیا ہے اور انہوں نے اس کی compliance نہیں کی تو یہ اس کے لئے کیا
action لیں گے؟ ہم کہہ رہے ہیں کہ ایسی ان کے خلاف ڈرافٹ پیڑے exist کر رہے ہیں۔ وہ
ہمارے پاس آنے تھے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ اب میرے نوٹس میں یہ بات آئی ہے تو اس کا
جواب پیش کر دیا جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! He is so ignorant ان کو پتا نہیں کہ نکلے میں
promotions پوری ہیں؟ یہ سوال نمبر 260 ہے۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ایہ بات پوائنٹ آف آرڈر پر ہو سکتی ہے۔ یہ رولز آف پروسیجر
کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں آپ ہی کا جواب دے رہا ہوں۔ آپ بات تو سن لیں۔
رانا آفتاب احمد خان، جی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو اس کا تفصیلاً جواب دیا جائے گا۔ آپ نے جو
point raise کیا ہے let the answer come اس کے بعد Again you can take up
the issue.

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب والا! یہ پوائنٹ آف آرڈر کیا جا چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اس وقت موجود نہیں تھا۔ I did not know کہ کیا discussion ہوئی ہے۔ اس وقت سپیکر صاحب موجود تھے لیکن اب آپ جو میرے سامنے بات کر رہے ہیں۔ میں تو اس پر کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس کا جواب پیش کر دیا جانے کا۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Within the mandatory period it should be placed on the table of the House.

لیکن وہ نہیں ہوا اور 9 ماہ میں جواب نہیں آیا۔ ہم نے اخبار کی خبر پر point out کیا ہے جس کی بنیاد پر آپ تحریک اتوانے کا admit کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، in any case اگر یہ place نہیں کیا گیا تو اس کا نوٹس لیا جانے اور آئندہ

اس کو place ہونا چاہیے۔ Now we take up privilege motions.

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمانے!

لاہور کے ایک ٹاؤن ناظم کی کروڑوں روپے کی خور و برد

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! چونکہ وزیر بلدیات یہاں تشریف رکھتے ہیں اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ لاہور کے ایک ٹاؤن ناظم نے کروڑوں روپے کی embezzlement کی ہے اور شنید یہ ہے کہ وہ پیسے کھا کر ملک سے باہر بھاگ گیا ہے۔ لاہور کے عوام بڑے پریشان ہیں۔ لاہور کے دو اور ٹاؤنز میں بھی اسی نوعیت کی لوٹ مار چلی ہوئی ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ سارے ٹاؤنز میں لوٹ مار چلی ہوئی ہے۔ نہ ان کو اور نہ ان کے سرپرست کو کوئی پوچھنے والا ہے۔ جو آدمی اس ٹاؤن ناظم کو لانے والا ہے وہ یہاں پر ہی ہے۔ اس سے پوچھیں کہ وہ کہاں گیا ہے؟ جناب والا! کروڑوں روپے کی کرپشن ہوئی ہے اور خود حکومت نے اس کو پکڑا ہے اور پانچ کروڑ روپے سے زائد کی embezzlement اس شخص نے کی ہے یا تو وہ یہاں کہیں چھپا ہوا یا پھر ملک سے

باہر بھاگ گیا ہے۔ یہ لاہور کے شہریوں کا بہت بڑا burning issue ہے۔ ایک شخص ان کے حقوق پر اتنا بڑا ڈاکا ڈالتا ہے اور اس ڈاکو کو یہاں پر ٹاؤن ناظم بنانے والا کون تھا اس سے بھی پوچھیں کہ اس طرح کے ڈاکوؤں کو آپ نے ٹاؤن ناظم بنوایا ہوا ہے۔ جو لوگوں کو دن دھاڑے لوٹ رہے ہیں اور گورنمنٹ کے پیسوں سے پلاڑے بنا کر اس کے پیسے کھا رہے ہیں۔ اس کے متعلق حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے اور اس کی گرفتاری کے کیا امکانات ہیں اور اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپییکر، اس کے بارے میں کل بھی کلنی discussion ہوئی تھی اور وزیر قانون نے اس بارے میں وضاحت بھی کی تھی کہ اس کے بارے میں ایک دو روز میں رولز بھی بن رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا یہ وہ معاملہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپییکر، ٹھیک ہے لیکن It is one of those cases. کل بھی ایک معاملہ یہاں پر زیر بحث آیا تھا اب انہوں نے ایک اور point out کیا ہے۔ یہ تمام cases جو ہیں They relate to the same issue. ایک دو روز میں جیسے ہی رولز بنیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا یہ لوکل گورنمنٹ کا معاملہ ہے اور کل جو معاملہ اٹھایا گیا تھا وہ land developers سے متعلقہ تھا ان کی آپس میں کوئی مطابقت ہی نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا اس سلسلے میں تو اتنی کرپشن کورٹ نے اس کی گرفتاری کے آرڈر جاری کئے ہوئے ہیں اس کی ضمانت کی درخواست بھی reject ہو چکی ہے۔ پولیس اور محکمے کے لوگ اس کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اب وہ ڈسٹرکٹ ناظم کے پاس چھپا ہوا ہے یا کہاں چھپا ہوا ہے؟ جہاں پر پولیس چھلے نہیں مار سکتی یا گرفتار نہیں کر سکتی یا پھر وہ ملک سے بھاگ گیا ہے؟ اگر تو وہ ملک سے بھاگ گیا ہے تو کیسے بھاگ گیا ہے آخر وہ کس ایئر پورٹ سے گیا ہے خود اس کے اپنے پر تو نہیں لگ گئے؟ 5 کروڑ روپے کی کرپشن کا تو خود حکومت نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اس نے لوٹ مار کی ہے۔ اس کے متعلق کوئی مہربانی کر کے

ہمیں فرمائیں کہ کب تک اسے گرفتار کریں گے؟ اس نے لوگوں کا کروڑوں روپیہ کھایا ہے وہ اس سے کیسے وصول کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ وزیر جیل غلذات!

وزیر جیل غلذات، جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح شاہ صاحب اتنی لمبی چوڑی تقریر فرما رہے ہیں یہ اسی گورنمنٹ کو credit جاتا ہے کہ اسی گورنمنٹ کے related لوگوں نے کریشن کی اور اس گورنمنٹ نے ان کے خلاف انکوائری کی 'انکوائری میں یہ حمایت ہو۔ پرچہ رجسٹرڈ ہوا گورنمنٹ کے کسی آدمی نے نہ تو اس کو support کیا چاہے وہ گورنمنٹ پارٹی سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ یہ گورنمنٹ کو credit جاتا ہے کہ وہ corruption پر کسی کے ساتھ compromise نہیں کرتی اور جناب والا! ایک عدالت سے اس کی bail reject ہو گئی اور وہ پیش نہیں ہوا۔ وہ کہیں پر چھپا ہوا ہے لیکن گورنمنٹ efforts کر رہی ہے کہ وہ سامنے آنے اور اس کو arrest کیا جائے۔ یہ بات کرتے ہیں کہ وہ ابھی تک arrest نہیں ہوا لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یہ پوری کارروائی کس گورنمنٹ کے دور میں ہوئی ہے؟ کس نے اس کو اس بیج تک پہنچایا ہے کہ اب وہ جیل میں جانے گا۔ sitting government کی پارٹی سے وہ تعلق رکھتا تھا لیکن اس گورنمنٹ نے اس کو support نہیں کیا۔ اگر وہ corruption میں involve ہے تو وہ اپنی پوری سزا کٹنے گا۔ لہذا میں یہ کہوں گا کہ اس گورنمنٹ کو یہ credit جاتا ہے کہ یہ corruption پر کسی کے ساتھ compromise نہیں کرتی چاہے اس کا اپنا کوئی آدمی ہو چاہے کوئی دوسرا آدمی ہو۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا مناء اللہ خان!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! نوانی صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ گورنمنٹ کو یہ credit جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسی گورنمنٹ میں یہ سب کچھ ہوا ہے اسی دور میں ہوا ہے جس کی continuity یہ claim کر رہے ہیں کہ پانچ پانچ سو کروڑ روپے کے ڈاکے ڈالتے والے ڈاکو انہوں نے پکڑے اور ان سے پھر صرف 46 کروڑ روپے لے

کر 454 کروڑ ان کو معاف کر دیئے۔ اس گورنمنٹ کو یہ credit جاتا ہے کہ انہوں نے تمام corrupt لوگوں کو، تمام ڈاکوؤں کو N.A.B نے clearance certificate دینے میں اور یہ جو بات کر رہے ہیں پانچ کروڑ والے ڈاکوؤں کی وہ تو ایک مجموعہ سا ڈاکو ہے۔ میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ان کو proper حصہ نہیں دیا یا ان کا حصہ بڑھ گیا ہے پہلے پہلے یہ پندرہ بیس فیصد لیتے تھے۔ جس آدمی نے 10 کروڑ کا ڈاکہ مارا اسے کہتے تھے کہ 2 کروڑ دے دو اور معاملہ صاف ہو جاتا تھا۔ میرے خیال میں اس نے اگر 5 کروڑ کا ڈاکہ مارا ہے یہ شاید اس سے تین یا چار کروڑ مانگ رہے ہیں اس لئے یہ معاملہ settle نہیں ہو رہا۔ اگر معاملہ settle ہو جاتا تو اس کو بھی کسی نے نہیں پکڑنا تھا۔ اس لئے یہ ان کو credit نہیں جاتا ان کو تو اس بات کا discredit جاتا ہے کہ انہوں نے قومی مجرموں کو clearance certificate دینے میں۔ بحریہ ناؤں کا معاملہ بھی ایوان میں اٹھا اس کے بعد اس کی N.A.B نے انکو آڑی کی، میر سے لے کر بریگیڈیر تک کی رپورٹ اس کے خلاف آئی اور اس کے بعد N.A.B کے اہلکار خود جا کر بحریہ ناؤں کے چیف ایگزیکٹو کو گھر جا کر clearance certificate دے کر آئے۔ وہ رپورٹ آج بھی ریکارڈ کا حصہ ہے کہ تمام رپورٹ ان کے خلاف تھی۔

جناب سلیکر! credit یہ اسی گورنمنٹ کو جاتا ہے کہ انہوں نے تمام ڈاکوؤں اور تمام قومی مجرموں کو clearance certificate دینے میں۔ موصوف وزیر جیل خانہ جات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب جیلیں تو بنانی ہی نہیں چاہئیں اور وزیر جیل خانہ جات بھی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ جیلوں کا تصور قوموں میں اس لئے تھا کہ قومیں اپنے قومی مجرموں اور قانون شکنوں کو جیلوں میں رکھتی تھیں۔ ہمارا تو بلوا آدمی نرالا ہے۔ ہم تو اپنے قومی مجرموں کو گورنمنٹ ہاؤسز اور منسٹرز کالونیز میں رکھتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پریزیڈنٹ ہاؤس بنائیں، گورنر ہاؤس بنائیں، منسٹرز کالونیز زیادہ سے زیادہ بنائیں تاکہ زیادہ سے زیادہ قومی مجرم وہاں پر جا کر رہ سکیں۔

جناب ڈپٹی سلیکر، جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات، جناب والا! میں تو یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس گورنمنٹ نے جن لوگوں کو اگر یہ سمجھا کہ وہ corrupt ہیں تو انہوں نے ان کو تھپتھپ نہیں دیا۔ رانا صاحب نے ایک لمبی تقریر

فرمائی ہے کہ N.A.B والوں نے ان سے bargaining کی ہے۔ میں یہ بھی ان کو clear کرنا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی ریفرنس بنے ان کے قانون میں یہ تھا کہ اگر کوئی bargaining کرنا چاہتا ہے تو جو پیسے ریفرنس میں بنتے ہیں اسی کے اوپر settlement ہوتی ہے اور اسی کے مطابق وہ پیسے لیتے ہیں۔ اس سے جب settlement ہوتی ہے۔ اگر کسی کے اوپر ایک کروڑ روپے کا ریفرنس ہے تو اس کو کروڑ روپیہ دینا پڑتا ہے یا ایک کروڑ دس لاکھ روپے دینا پڑتا ہے۔ otherwise اس کو اس طریقے سے معافی نہیں ملتی۔ یہ بات یہاں کہہ دینا کہ وہاں پر ٹکس کی انکوائری ہوتی تھی اور اس کی انکوائری اس کے خلاف ہے اور انہوں نے اس کو clearance certificate دے دیا ہے۔ ریکارڈ کے بغیر ایسے بات کہہ دینا مناسب نہیں ہے۔ جو لوگ اس ملک میں ہسٹری کارکردگی دکھا رہے ہیں اور اس ملک کو خوب صورت بنانے کے لئے کام کر رہے ہیں اگر ان کے اوپر کوئی الزام لگتا ہے اور انکوائری کے بعد وہ clear ہو جاتے ہیں اگر ان کو clearance certificate بھی دے دیا جاتا ہے کیونکہ یہ بھی N.A.B کے رولز میں ہے کہ ان کو certificate دے دیا جائے تاکہ وہ آئندہ تسلی سے کام کر سکے۔ یہ ایک قانون ہے جس کے تحت وہاں پر کام ہو رہا ہے۔ ان کو یہ بات بھی سوجنی اور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جتنے لوگوں سے پیسے وصول ہونے ہیں وہ کس دور میں لوٹے گئے اور کس دور میں یہ وصول ہونے ہیں۔ جہاں اربوں روپے وصول کئے گئے ہیں ان کا credit نہیں ہے۔ جہاں اربوں روپے کھانے گئے ہیں یہ credit انہی کو دینا چاہتے ہیں جن کے دور میں یہ کھانے گئے ہیں۔ جنہوں نے یہ وصول کئے ہیں ان کو یہ credit نہیں دیتے کہ انہوں نے وصول کر کے قومی خزانے میں وہ پیسے جمع کروائے۔ یہ اب اس کو percentage کہتے ہیں کہ اگر ایک کروڑ روپے کارپوریشن ہے اگر ایک کروڑ انہوں نے واپس لے لیا ہے اور قومی خزانے میں جمع کر دیا ہے یہ credit نہیں ہے۔ یہ credit ہے کہ کروڑ روپیہ پچھلے دور میں کھایا گیا۔ تو جب کھایا گیا تھا تو پھر اس کو واپس کیوں لیا یہ ان کا ملمع نظر ہے کہ جو واپس لے گئے ہیں یہ credit نہیں ہے۔

رانا منام اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذمہ سٹیجیکر، یہ کوئی عام بحث نہیں ہے۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ نے پوری وضاحت کی ہے اور اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب والا میں ایک فقرے میں اپنی بات مکمل کر لوں گا۔

جناب ذمہ سٹیجیکر، یہ کوئی open discussion نہیں ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب والا میری بس اتنی گزارش ہے کہ گورنمنٹ آفیسرز پبلک آفیسرز ہیں ہم ان کے متعلق تو یہ رائے رکھتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ directive ہے کہ جس آفیسرز کے خلاف کوئی Audit para pending ہو اس کو promote نہ کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی سراسر نا انصافی ہے کہ گورنمنٹ آفیسرز کے متعلق وزیر اعلیٰ صاحب یہ directive جاری کر دے کہ جس کے خلاف Audit para pending ہو اس کو promote نہیں کیا جاسکتا جبکہ اس ملک میں حال یہ ہے کہ جن لوگوں کے خلاف کروڑوں روپے کے عین کے ریفرنس pending ہیں جن کے خلاف نیب کی عدالتوں میں cases pending ہیں وہ وزیر داخلہ اور وزیر خزانہ بن سکتے ہیں وہ وزارتیں لے سکتے ہیں تو پھر آفیسرز کا کیا قصور ہے؟ جب اس ملک میں ایسے چل رہا ہے تو پھر ایسے چلنے دیں۔۔۔

جناب ذمہ سٹیجیکر، رانا صاحب! الزام ایک اور چیز ہے۔

رانا منہا اللہ خان، پھر آفیسرز کی promotion بھی نہ روکیں۔ جن کے خلاف ریفرنس ہیں وہ اگر

منسٹر بن سکتا ہے وزیراعظم بن سکتا ہے، وزیر اعلیٰ بن سکتا ہے پھر یہ کہاں کا انصاف ہے؟

جناب ذمہ سٹیجیکر، رانا صاحب! یہ تو آپ اپنی بات خود کر رہے ہیں۔ ریفرنس کا مطلب یہ نہیں

جرم ٹھہرا دیا گیا ہے۔ ریفرنس میں ایک آدمی کا ذکر ہے لیکن اس کا جرم اگر ثابت نہیں ہوا

تو

He has every right to become a member of the Parliament and Minister also.

جب تک وہ مجرم ثابت نہیں ہوتا۔ اگر عدالت اسے مجرم قرار دے دیتی ہے تو اس کے بعد بے شک کر دیں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! جن لوگوں کو منسٹر بنا دیا جاتا ہے ان کے خلاف عدالتیں کبھی فیصلے نہیں کرتیں۔ وہ کبھی عدالتوں میں پیش نہیں ہوتے۔ وہ کیسز pending ہی رکھے جلتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہ منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ معاملہ بہت سیدھا سا تھا۔ احسن اللہ وقاص صاحب نے ایک ٹاؤن ناظم کے متعلق بات کی تھی لیکن یہ بات اور طرف چل نکلی۔ میں دو حوالوں سے اس کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک مخصوص شخص ٹاؤن ناظم سے متعلق بات کی کہ اس کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے تو بعد میں انہوں نے خود ہی اس بات کو تسلیم کیا کہ اس کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنی بات آگے بڑھاتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ باقی لوگ جنہوں نے کرپشن کی ہے، تو میں بلدیاتی اداروں کے حوالے سے ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ جو لوگ کرپشن میں ملوث تھے ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے اور ہمارے ہاں باقاعدہ انپکشن کا ایک سلسلہ ہے، باقاعدہ انپکشنز ہوتی ہیں اور ہم ہر ماہ باقاعدہ ایک شیڈول طے کرتے ہیں جس کے تحت تمام بلدیاتی اداروں کی انپکشنز ہوتی ہیں۔ انپکشنز میں اگر کوئی irregularities آتی ہیں اور اگر وہ serious نوعیت کی ہوں تو پھر ان کے خلاف کارروائی بھی کی جاتی ہے اور یہ ایک مسلسل عمل ہے۔ اسی طرح جس ناظم سے متعلق انہوں نے بات کی، اس وقت اس کی جو بھی صورت حال ہے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے انتہاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ جس شخص نے کرپشن کی ہے یا قانون کی خلاف ورزی کی ہے اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ رانا صاحب نے دوسری بات نیب کے متعلق کی ہے اور جناب سپیکر! آپ کی بہت درست observation ہے کہ جن لوگوں کے خلاف اس وقت کیسز پیئڈنگ ہیں جب تک ان کا فیصلہ نہیں ہو جاتا، میں سمجھتا ہوں انہیں کسی لحاظ سے کسی چیز کے

debar نہیں کیا جا سکتا۔ اب جو شخص ایکشن لڑنے کا اہل ہے اور اس کی کوئی disqualification نہیں ہے تو پھر وہ وزیر بننے کا بھی اہل ہے۔ پھر رانا صاحب نے فرمایا کہ جو وزیر بن جاتا ہے وہ پھر عدالتوں میں پیش نہیں ہوتا تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ جن لوگوں کا انہوں نے اشارتاً کہا تھا وہ لوگ عدالتوں میں بھی پیش ہو رہے ہیں۔ ہمارے وزراء اور میں خود 'میرے خلاف ایکشن پیینڈنگ ہے' میں عدالت میں پیش ہوتا ہوں۔ باقی ہمارے وزراء اور ممبران اسمبلی ایکشن پیینڈنگ میں عدالتوں میں پیش ہوتے ہیں اور جن لوگوں کی آپ نے نشاندہی کی ہے وہ لوگ ریفرنسز میں بھی پیش ہو رہے ہیں اور عدالتی کارروائی جاری ہے۔ اگر وہ مجرم ثابت ہوں گے تو پھر قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی ہوگی لیکن پہلے سے یہ assume کر لینا کہ کسی نے جرم کیا ہے اس لئے اسے debar کر دیا جانے میں سمجھتا ہوں یہ زیادتی ہوگی۔

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! جو بات وزیر قانون صاحب نے فرمائی ہے یہ داستان اتنی سادہ نہیں ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ حکومت یہ کارروائی کرے گی اور کوئی ایسی بات نہیں ہے، میں اس بات کی یقین دہانی کراتا ہوں۔ یہاں پر ڈسٹرکٹ ناظم فیصل آباد کی کرپشن سے متعلق بات ہوئی۔ اس adjournment motion پر کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی میں وزیر موصوف راجہ بشارت صاحب خود ہمارے ساتھ بیٹھے۔ اس کمیٹی میں آگے ایک سب کمیٹی بنی۔ اس سب کمیٹی نے انکوآڑی کر کے تقریباً 7 کروڑ روپے کی کرپشن سے متعلق رپورٹ دی اور انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف یہ کارروائی ہونی چاہیے اور ان سے یہ پیسے وصول کئے جانے چاہئیں۔ اس رپورٹ کے بعد ڈسٹرکٹ ناظم اپنے بھائی اور دیگر صاحبان کو اپنے ساتھ لے کر سی ایم ہاؤس گیا اور وہی رپورٹ جس میں کہا یہ criminal Act ہے، ان کے خلاف پروجہ ہونا چاہیے، ان سے یہ ریکوری ہونی چاہیے، ان کے موصوف کو پتا ہے کہ اس رپورٹ کے سارے operating portion کو کٹ کر لکھا گیا کہ انہیں وارننگ دے دی جانے اور وارننگ دے کر انہیں regularize کر دیا جانے اور وہ ساری رپورٹ ختم ہو گئی۔ جناب والا! کروڑوں روپے کی کرپشن پر انکوآڑی ہونے کے بعد جب یہ حال ہو گا تو پھر ہم اس پر احتجاج کے علاوہ اور کیا کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، لاہ منسٹر!۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! یہ distortion of facts ہے اور میں انتہائی ذمہ داری اور انتہائی اعتماد کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ تو وزیر اعلیٰ صاحب اور نہ ہی وزیر اعلیٰ سیکرٹری کی طرف سے کوئی ہدایت جاری ہوئی ہے اور نہ ہی اس انکوائری کے operating para کو ختم کیا گیا ہے۔ میں اب بھی اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ انپکشن رپورٹ ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں جو جو observations ہیں، ہم ان کے مطابق کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی کریں گے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری! رپورٹ کی کاپی میرے پاس بھی پڑی ہوئی ہے۔ یہ بتادیں کہ کیا observation ہے؟ (قطع کلامیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں نے اس رپورٹ کو کوئی زبانی یاد نہیں کیا ہوا۔ رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری! انہوں نے اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کرنا تھا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! اس رپورٹ کو ایوان میں پیش نہیں کرنا تھا۔ میں نے وہ کاپی رانا منہا اللہ کو دی ہے اور اسمبلی سیکرٹری کو دی ہے۔

رانا منہا اللہ خان، تو پھر بتائیں اس میں کیا observation ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، observation میں نے زبانی یاد کر کے رکھی ہوئی ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری! اس میں 7 کروڑ روپے کی کرپشن ثابت ہے۔ آپ deny کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! جیسے رانا صاحب نے کہا، یہ بڑا serious معاملہ ہے۔ جیسے

نوائی صاحب نے بھی کہا ہے۔ اس رپورٹ میں prove ہو گیا ہے کہ irregularities بھی ہوئی

ہیں 'financial indiscipline' بھی تھا۔ جب یہ چیزیں ہوں گی اور financial rules میں کوئی

ایسی provision نہیں ہے کہ جسے آپ regularize کریں یا انہیں ختم کر دیں۔ وہ کرپشن

prove ہو گئی تھی، اس کی ساری legality تھی اور یہ بھی prove ہو گیا تھا کہ ٹیل ٹیکس یا

پروفیشنل ٹیکس غلط لگایا گیا تھا۔ جب یہ ساری چیز ہو گئی تو پھر آپ نے ان پر مہربانی کی۔ under

the rule جو رپورٹ اس ہاؤس میں lay ہوتی ہے اس پر آپ general discussion کے لئے time fix کرتے ہیں لیکن آپ نے اس کو اپنی suo moto powers پر ختم کر دیا ہے۔ ہماری تو ابھی بھی یہ گزارش ہے کہ اگر راجا صاحب کہیں تو اسی رپورٹ کو lay کر کے اس پر general discussion کر لیں۔

تحاریک استحقاق

MR DEPUTY SPEAKER: Anyhow, now we take up the Privilege Motions.

سید رفیع الدین بخاری صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 12 '60۔ جنوری تک pending ہو گئی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 62 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔ چودھری صاحب! آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ تحریک Monday تک کے لئے pending ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر اسد معتم صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 66 ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کی اس تحریک کو withdraw کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ رانا حمزہ اللہ خان صاحب!

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! یہ اس ایوان کے تقدس کا معاملہ ہے کہ یہاں پر کروڑوں روپے کی کرپشن کی بات ہوتی، انکوائری ہوتی اور انکوائری میں وہ بات ثابت ہو گئی۔ راجہ صاحب اس بات کو deny نہیں کر سکتے تو اب اگر یہ کروڑوں روپے کی کرپشن ثابت ہونے کے بعد بھی یہ کہتے ہیں کہ ہم ایکشن لیں گے اور اس بات کو تقریباً 4 ماہ گزر گئے ہیں تو پھر یہ کس مزے سے کہتے ہیں کہ ہم کرپشن کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، نہیں۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ action نہیں ہوگا۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم action لینے والے ہیں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ کب تک action لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے گزارش یہ کی تھی کہ ہم نے سپیشل انسپشن کروائی، اس کے بعد observations آئیں، ان observations کے نتیجے میں جو جو کارروائی تجویز کی گئی ہے ہم وہ تمام کارروائی کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد کریں گے اور میں ابھی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہوگا لیکن چونکہ اس وقت یہ معاملہ زیر بحث نہیں تھا، انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے تو میں چیک کر کے یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ اس وقت تک کارروائی کیا ہوئی ہے؛ لیکن میں یہ چیک کرنے کے بعد بتا سکتا ہوں۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! راج صاحب چیک کر کے کل بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ ان سے رابطہ کر لیں یہ آپ کو مطمئن کر دیں گے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! یہ اگلے دن ہمیں بتادیں کہ یہ کارروائی کب تک کریں گے۔ جناب سپیکر! یہ ڈسٹرکٹ ناظم اس وردی والے کی ٹیم ہے۔ ان کے خلاف ان سے کارروائی نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ 'لاہ منسٹر صاحب سے جمیمر میں رابطہ کر کے ان سے discuss کر لیں! اگر مطمئن ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے، نہیں تو

You can take up this issue tomorrow

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! جب میں ان سے جمیمر میں رابطہ کروں گا تو وہاں یہ مجھے اصل بات بتادیں گے کہ کیا اصل بات تو یہ ہے، اب ہجوموں کو جاننے دو۔ (قتیضے)

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! اب آپ تحریک استحقاق پیش کریں۔

دی پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ 1976

کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے میں تاخیر

رانا ثناء اللہ خان، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دہلی اندازی کا محتاجی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ،

"The Punjab Development of Cities Act, 1976(Punjab Act XIX of 1976).

کے Section 35 میں provided ہے کہ،

The Authority shall prepare for every year a report of its activities during that year and submit the report to the Tehsil Municipal Administration in which the maximum area under the jurisdiction of the Authority falls, and the Provincial Government in such form and on or before such date, as may be prescribed.

The report referred to in sub-section(1) shall be laid before the Provincial Assembly of the Punjab with in six months of its receipt by the Government.

متذکرہ قانونی تعلقے کے باوجود رپورٹ برائے سال 2002 اور 2003 اسمبلی میں پیش نہ کر کے اراکین کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے۔ قانون کی اس خلاف ورزی سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ قانونی تعلقہ ہے کہ یہ اتھارٹیز اپنی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ نہ صرف تحصیل کونسل میں پیش کریں بلکہ اس کی رپورٹ اس معزز ہاؤس میں بھی پیش ہوتا کہ یہاں پر

بحث ہو سکے اور اراکین کو ان کے بارے میں علم ہو سکے لیکن پچھلے دو سال سے قانونی تھاٹھاپورا نہیں کیا گیا اور رپورٹس پیش نہیں کی گئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ یہ پورے پنجاب سے متعلقہ معاملہ ہے۔ میری یہ استدعا ہے کہ اس معاملے کو ایک دفعہ استحقاق کمپنی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس بارے میں پوری طرح سے cognizance لی جائے اور متعلقہ اتھارٹیز کو اس بات کا پابند کیا جائے کہ وہ اپنی کارکردگی کی رپورٹ اس ایوان میں by date and by time پیش کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری، یہ معاملہ وزیر ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ وہ آج تشریف نہیں لائے۔ اس لئے میری استدعا ہوتی ہے کہ اسے کل تک pending کر لیا جائے، وہ کل تشریف لائیں گے تو اس کے بارے میں جواب دے دیں گے۔

رانا منیا اللہ خان، یہ قانونی معاملہ ہے اور وزیر قانون صاحب بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، متعلقہ وزیر کون ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، وزیر ہاؤسنگ!

رانا منیا اللہ خان، جناب سیکرٹری! یہ معاملہ وزیر ہاؤسنگ سے متعلقہ نہیں ہے۔ یہ پارلیمانی ایئرز سے متعلقہ ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، لاڈ منسٹر صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ رانا صاحب نے اپنی تقریر میں خود یہ فرمایا ہوا ہے کہ،

"The Punjab Development of Cities Act, 1976(Punjab

Act XIX of 1976).

کے تحت یہ رپورٹ آئی ہے تو یہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے۔ پہلے متعلقہ محکمے کی طرف سے جواب آنے کا۔ وہ وجوہات بیان کریں گے کہ اس وقت تک انہوں نے رپورٹ کیوں نہیں دی تو پھر میں کوئی جواب دے سکتا ہوں۔ اگر محکمے کی طرف سے خالی جواب ہی آیا ہوتا تو بھی میں گزارش

کر سکتا تھا لیکن چونکہ اس وقت متعلقہ وزیر بھی موجود نہیں ہیں اور ٹھکے کی طرف سے جواب بھی نہیں آیا ہوا۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس کو آپ pending فرمائیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔

رانا منہا اللہ خان، میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جتنی بھی قراردادیں ہیں یہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت ہیں اور لوکل گورنمنٹ کے انچارج راجہ صاحب ہیں۔ اب ہاؤس میں یہ رپورٹ پیش نہیں ہوئی اور یہ حقیقت ہے کہ ہاؤس میں رپورٹ پیش نہیں ہوئی۔ اس بات کی تصدیق اسمبلی سیکرٹریٹ کر سکتا ہے۔ اس میں وزیر ہاؤسنگ کیا جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، قراردادیں لوکل گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہیں۔ ڈومینٹ قراردادیں ہاؤسنگ کے ماتحت ہیں۔ اس لئے ٹھکے کی طرف سے جواب آجانے تو پھر بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔ جی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! ابھی کچھ دیر پہلے یہاں ہاؤس میں عدلیہ اور انصاف کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں کہ جو کہتے لوگ جیلوں میں گئے ہیں۔ ان کو انصاف مل رہا ہے اور وہ آب زم زم سے نہا کر باہر آ رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر مجھے اتھانی افسوس ہوتا ہے کہ پاکستان کے اوپر ایسا وقت آ گیا ہے کہ جو ہمارا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ کل اس پر بات ہو چکی ہے۔ آپ کل نہیں تھے۔ جی، محترمہ علی زاہد بخاری!

سروسز ہسپتال لاہور کے ڈاکٹرز صاحبان کا خاتون

رکن اسمبلی سے عدم تعاون

محترمہ علی زاہد بخاری، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27 دسمبر 2004 کی صبح میں نے ٹیلیفون پر ایم۔ ایس سروسز

ہسپتال سے بات کرنی چاہی مگر ایم۔ ایس موجود نہ ہونے پر ڈی۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر سید سے فون پر بات ہوئی ان سے اپنی والدہ کو دکھانے کے لئے 10:30 بجے کا وقت طے ہوا۔ طے شدہ وقت پر میں نے ڈاکٹر جاوید اقبال ڈی۔ ایم۔ ایس۔ ایس امرجنسی کے پاس گئی مگر وہ کمرے میں موجود نہ تھے۔ میرے پیغام سمجھنے کے باوجود وہ کمرے میں نہ آئے۔ اس کے بعد میں ڈاکٹر سید ڈی۔ ایم۔ ایس کے کمرے میں گئی مگر وہ بھی اپنی سیٹ پر موجود نہ تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد ان کے نائب قاصد کو ساتھ لے کر ڈاکٹر دل آویز کے کمرے میں گئی۔ ڈاکٹر موصوف بھی اپنے کمرے میں نہ تھے وہ کسی دوسرے کمرے میں اپنے ساتھی ڈاکٹروں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے اور ان کے کمرے کے باہر مریضوں کی ایک بڑی لائن لگی ہوئی تھی جب وہ اپنے کمرے میں آئے تو آتے ہی کرہ بند کر لیا اور کسی مریض کو نہ دیکھا بلکہ مجھے بھی کمرے کے باہر کھڑے رکھا تقریباً پندرہ منٹ کھڑے رکھنے کے بعد ڈاکٹر موصوف نے مجھے کہا کہ پرچی بنا کر لاؤ۔ ڈاکٹر صاحبان کے رویہ کی وجہ سے اپنی والدہ کو دکھانے بغیر واپس چلی آئی۔ ایک رکن اسمبلی کو طے شدہ ٹائم کے مطابق attend نہ کرنے اور ڈاکٹر صاحبان کے ناروا سلوک سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

اس تحریک استحقاق پر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ آج بڑی اہم بات ہے کہ آج ہی محکمہ صحت کے متعلقہ سوالات ہو رہے تھے اور میری یہ تحریک استحقاق آئی ہے۔ اب مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ تیاری کے باوجود اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میں ان سے بھی کہنا چاہتی تھی اور وزیر صحت ڈاکٹر صاحب سے یہ کہنا چاہوں گی کہ جب ہم سنتے تھے اور کہتے تھے تو واقعی میں آج یہ تسلیم کرتی ہوں کہ مجھے کبھی سروسز ہسپتال میں یا کسی سرکاری ہسپتال میں اس طرح جانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ جب مجھے اپنی والدہ کو دکھانے کا معاملہ درپیش آیا تو میں نے یہ سوچا کیونکہ میں بڑے دنوں سے سوچ رہی تھی کہ کسی ہسپتال کا visit کیا جائے کیونکہ ہماری پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ فونو گرافوں کی فوج کے ساتھ جب ہسپتالوں میں جاتی ہیں اور وہ ہمیشہ سب اچھا کی رپورٹ لاکر ایوان میں بتاتی ہیں کہ بہت اچھا طریقہ کار ہے اور سب کچھ بہت

اچھا چل رہا ہے۔

جناب سیکرٹری! جب میں وہاں ایمرجنسی کے ڈی۔ ایم۔ ایس کے پاس پہنچی تو ڈی۔ ایم۔ ایس صاحب اپنے کمرے سے ملحقہ ایک کمرے کے اندر بیئر گا کر بیٹھے تھے۔ میرے بار بار knock کرنے کے باوجود وہ موصوف باہر تشریف نہیں لائے۔ یہ ایمرجنسی کے ڈی۔ ایم۔ ایس کا حال ہے۔ اس کے بعد میں جب ڈی۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر سعید صاحب کے پاس گئی تو وہ بھی حسب عادت اپنی سیٹ پر موجود نہیں تھے۔ ان کا انتظار کرنے کے بعد میں نائب قائد کو لے کر ڈاکٹر دل آویز صاحب کے پاس گئی۔ وہ بھی اپنے کمرے میں موجود نہیں تھے۔ جو حالت میں نے سر دسز ہسپتال میں مریضوں کی دیکھی وہ میں آپ کو بتا نہیں سکتی۔ چار مریض سٹریچر پر ڈاکٹر دل آویز کے کمرے کے باہر موجود تھے، آہ و بکا کر رہے تھے، بہت تکلیف میں تھے لیکن ڈاکٹر دل آویز صاحب کسی دوسرے ڈاکٹر صاحب کے کمرے میں بیٹھ کر چلنے پنی رہے تھے اور ان کے پاس ناٹم نہیں تھا کہ وہ اپنے مریضوں کو دیکھ سکیں۔

جناب سیکرٹری! جہاں تک میری تحریک استحقاق کا معاملہ اور اسے پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ایوان میں ان تمام بچائیوں کو سامنے لایا جانے کہ ان تمام سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کا رویہ کیا ہے؟ یہ کس طرح سے مریضوں کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اگر رکن اسمبلی کے ساتھ یہ کر رہے ہیں تو آپ سوچتے کہ جو مریض وہاں باہر لائنوں میں کھڑے تھے ان کے ساتھ یہ کیا کرتے ہوں گے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی ڈاکٹر صاحب!

وزیر صحت، جناب سیکرٹری! اس کا تفصیلی جواب آیا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں کہ ہماری سمن نے جن چیزوں کا ذکر کیا ہے تو وہاں پر ہمارے ڈی۔ ایم۔ ایس ڈاکٹر سعید احمد ڈاکٹر جاوید اقبال اور ایسوسی ایٹ پروفیسر نے ہمیں جواب میں یہی کہا ہے کہ ہم نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی کہ ان کی عزت کو ٹھیس پہنچانی جائے۔ لیکن یہ ہماری معزز رکن ہیں اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو اگر یہ تحریک privilege کمیٹی کو پیش کر دی جائے تو مجھے کوئی اعتراض

نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک privilege کمیٹی کو refer کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک جناب پرویز رفیق صاحب کی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز ایوان میں ایجوکیشن منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اور یہ متعلقہ بھی ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے ایک اہم مسئلہ کی طرف ان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میں آج سے دو ماہ قبل کوئی بیس کے قریب طلباء کو یونیورسٹی سے expel کر دیا گیا اور ان کا تصور یہ تھا کہ وہ اپنے باسٹل کے اندر درس قرآن منقطع کروا رہے تھے یا اس طرح کا کوئی معاملہ تھا۔ اب طلباء ان کے والدین، ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اور وہاں کی دیگر این۔جی۔ اوز نے وائس چانسلر صاحب سے درخواست کی ہے کہ آپ انہیں اتنی بڑی سزا نہ دیں کیونکہ والدین اپنا پیٹ کٹ کر اور پتا نہیں کہ کن مصیبتوں سے گزر کر اپنے بچوں کو پڑھانے کے لئے اداروں میں بھیجتے ہیں تو اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہے تو آپ مہربانی کریں۔ ان پر شفقت کرتے ہوئے انہیں بحال کر دیں تاکہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔ ایک ماہ کے بعد ان کے امتحانات سر پر آنے ہونے ہیں تو میری آپ سے بڑی humble request ہے کہ ایجوکیشن منسٹر صاحب اس بارے رپورٹ منگوائیں اور ایگریکلچر منسٹر صاحب بھی تشریف فرمائیں۔ یہ بڑے نرم خو اور نرم دل منسٹر ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اور فراخ دل بھی ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جی، فراخ دل بھی ہیں۔ میری گزارش ہے کہ یہ اس مسئلے کو ٹیک اپ کریں اور ٹیک اپ کرنے کے بعد ان طلباء کا مستقبل تارک ہونے سے بچائیں۔ میں ایگریکلچر منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی سیٹیفٹ یہاں پر دے دیں تاکہ وہ کوئی انکوائری اس پر نکالیں۔

وزیر زراعت، جناب سیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ایجوکیشن کی بات ہے، طلباء کے بارے میں بات ہے۔ مجھے وہاں سے رپورٹ تو ابھی وصول نہیں ہوئی لیکن ایک دوست نے مجھے یہ بتایا تھا کہ یہ واقعہ وہاں پر ہوا ہے۔ اگر آپ اس میں ایک دن مجھے دیں تو میں تفصیلی رپورٹ یہاں پیش کر سکتا ہوں۔ جو میں کر سکوں گا وہ انشاء اللہ تعالیٰ میں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سیکر، لودھی صاحب! اس پر میں بھی پر زور معاش کروں گا کہ اس پر ہمدردانہ غور کریں۔ شکریہ۔

وزیر زراعت، انشاء اللہ تعالیٰ جناب!

شیخ اعجاز احمد، میراخیل ہے کہ Monday کو رپورٹ بھی آجانے گی۔

وزیر زراعت، Monday کی بجائے Tuesday کر دیں کیونکہ Monday کو میں مصروف ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکر، ٹھیک ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکر! ایک معمولی سی گزارش اور کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکر، جی، فرمائیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکر! گزارش یہ ہے کہ سونامی طوفان کے حوالے سے پوری دنیا میں اس مسئلے کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے اور مختلف این۔جی۔اوز گورنمنٹ اپنی امداد پہنچا رہی ہیں بلکہ یو ڈھری جماعت صاحب نے بھی کہا ہے کہ تمام اراکین قومی اسمبلی، سینٹرز اور صوبائی اسمبلی کے ممبران ایک دن کی تنخواہ سونامی طوفان کے لئے دیں گے۔ اب اگر ایک طرف تو ہم تنخواہیں دے رہے ہوں اور اس کے علاوہ لوگ بڑے متذبذب ہوں اور وہ اس پر اپنی بڑی کوششیں کر رہے ہوں۔ دوسری طرف ایک ماہ کے بعد ہمارے پنجاب کے اندر بسنت میلہ منایا جانا ہے تو میں حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا کہ وہ بسنت میلے کو سرکاری سطح پر ختم کرنے کا اعلان فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سیکر، آرڈر پلےز۔ جی، لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرے بھائی نے ایک قدرتی آفت کا ذکر کیا ہے جس سے ہمارے پڑوسی اور برادرزما ملک متاثر ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اتنا light نہ لیا جائے کہ اس کو ہم بست کے ساتھ شامل کر لیں۔ لیکن میں اس منزز ایوان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل ہم ٹریڈری پنچر کی طرف سے ایک قرارداد لے کر آ رہے ہیں اس سلسلے میں، میں نے قاسم حیدر، صاحب، رانا منہا، اللہ صاحب اور سید احسن اللہ و قاسم صاحب سے بھی بات کرنی تھی تو میری ایوزیشن کے بھائیوں سے یہ درخواست ہوگی کہ ہم ایک تو مشترکہ قرارداد لے کر آئیں اور دوسرا ہم پنجاب اسمبلی میں یہ فیصلہ کریں کہ ہم اپنی ایک دن کی تنخواہ ٹوکلن سے متاثرین بھائیوں کے لئے دیں۔ کل ہم اس سلسلے میں قرارداد لارہے ہیں۔

رانا منہا، اللہ خان، جناب سپیکر! ہمیں بالکل رابر بھارت صاحب کی اس بات سے اتفاق ہے اور صرف ٹریڈری پنچر کی طرف سے نہیں بلکہ پورے ایوان کی طرف سے متفقہ طور پر یہ قرارداد بھی لائیں اور تنخواہ سے متعلقہ جو یہ فرما رہے ہیں اس کے لئے بھی ہم سب تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

چودھری عبدالغفور خان، شکر ہے۔ جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں تھانہ گرین ٹاؤن کیا تو تھانے کا مین گیٹ بند تھا اور پھولے دروازے کے آگے ایک پولیس کا گن مین کھڑا ہوا تھا۔ جب میں تھانے کے اندر جانے لگا تو گن مین نے کہا کہ آپ اندر نہیں جا سکتے، آپ نے کس سے مناجات کی؟ میں نے کہا کہ تھانے تو تمام عوام کے لئے کھلے ہیں، کوئی بھی تھانے کے اندر جا سکتا ہے اس میں ملنے یا نہ ملنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ میں یہاں ایک بت mention کرتا چلوں کہ میں on the floor of the House جو بات کروں گا on oath کروں گا۔ اس کے بعد اس نے کہا کہ میں آپ کو اندر نہیں جانے دیتا۔ پھر میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایم۔ پی۔ اے ہوں اور اندر جانا چاہتا ہوں میرے حلقے کا کوئی کام ہے اور جب میں اندر جانے لگا تو اس نے اپنی گن آگے کر کے گیٹ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ میں آپ کو اندر

نہیں جانے دیتا۔ اسی دوران ان کے ایس۔ ایچ۔ او بھی آگے اور ان سب کا لہجہ بالکل اسی طرح تھا۔ خدا کے لئے اس ایوان کی عزت کب اور کون بحال کروانے کا؟ میں آج یہ بات یہاں پر on the floor of the House کر رہا ہوں۔ میرے اور بہت سے ساتھیوں کے دل میں یہ بات اٹھ رہی ہوگی کہ اس طرح کا واقعہ صرف میرے ساتھ نہیں ہوا۔ آج پولیس ڈیپارٹمنٹ بالکل مزور ہو چکا ہے۔ لاہور جیسے شہر کے اندر لاہور سے منتخب ہونے والے ایم۔ پی۔ اے کو اس گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے تو مجھے بتائیے کہ کون شخص اس گھر کے اندر داخل ہوگا؟ ہم اپنے کاموں کے لئے ذاتی مسائل کے لئے کون سا دروازہ کھٹکھٹائیں گے؟ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنائی اور انہیں بلائیں۔ اگر میں اس پر جموٹا ہوں، ایک ایک لفظ میں نے غلط کہا ہے تو میں اسی وقت اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دینے کو تیار ہوں۔ لیکن اگر انہوں نے یہ misbehave کیا ہے تو یہ بڑی زیادتی ہے۔ پولیس کو مکالمہ ڈالی جانے، انہیں بلایا جانے۔ یہ لوگ پولیس سروس کے اندر رہنے کے اہل نہیں ہیں ان کو فوری طور پر ملازمت سے برخواست کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہور صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کروں گا کہ میں قطعی طور پر یہ نہیں سمجھتا کہ میرے بھائی غلط کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جو فرمایا بالکل درست ہے اور اگر آپ تمہاری سی محنت دیں تو میں پتا کر لیتا ہوں۔ اس کا بھی پتا کرتا ہوں کہ وہ کانسٹیبل کون ہے؟ اور ایس۔ ایچ۔ او کا بھی پتا کرتا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دونوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

چوہدری عبدالغفور خان، کانسٹیبل اور ایس۔ ایچ۔ او کے علاوہ اور بھی پولیس والے آئے تھے۔ سب کو بلایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جن لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ بد تمیزی کی ہے ان کے خلاف آج ہی کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ وزیر قانون صاحب کو مل لیں۔ اگر ایسی بات ہوئی ہے تو وہ ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب یاسر عرفات خان جتوئی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

جناب یاسر عرفات خان جتوئی، جناب سیکرٹری! میں آپ کی وساطت سے وزیر آب پاشی کے نوٹس میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ بیڈ پنجنڈہ پر pound area کا وزیر صاحب کو بھی پتا ہے۔ وہاں پر غریب لوگ رہ رہے ہیں چونکہ اب دریا میں پانی نہیں ہے تو وہ غریب لوگ وہاں پر ایک ایکڑ، دو ایکڑ، چار ایکڑ اراضی کاشت کرتے تھے۔ کچھ دن پہلے ان کی ملاقات سیکرٹری صاحب سے ہوئی۔ وہ لوگ آئینہ بھی دیتے تھے مگر اب حکومت کی پالیسی آئی ہے کہ وہاں پر موجود کاشتکاروں کے مکان وغیرہ توڑ پھوڑ دینے جائیں اور وہاں پر جنگل بنایا جائے۔ آپ کو پتا ہے کہ ایک جنگل میں پہلے بھی بوسن گینگ ہے اگر یہاں پر ایک دوسرا جنگل بن گیا تو دوسرا بوسن گینگ یہاں بھی بن جانے کا۔ سب سے مزے کی بات یہ ہے کہ وہاں پر اعزازی کیم وارڈن مصطفیٰ کھر صاحب کو لگا دیا گیا ہے۔ جیسا کہ کہتے ہیں کہ ”دودھ کا راکھا بلے کو بٹھا دیا جائے تو پھر وہ دودھ کیسے بچ سکتا ہے“ جس طرح ان کی رفتار مٹا، اللہ خدا میں کرنے کی ہوتی ہے اسی طرح ان کی رفتار قبضہ کرنے کی بھی ہوتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ملادی وہ پھوڑ دیتے ہیں لیکن زمین نہیں پھوڑتے۔

جناب والا! وہاں پر انہوں نے اپنی ایک جیل بنائی ہوئی ہے کل عام انہوں نے ایک گھر سے چھ گورتیں اٹھالی ہیں کیونکہ انہوں نے قبضہ نہیں پھوڑا۔ ان لوگوں کے بچے اٹھائے گئے ہیں۔ یہاں پر وزیر قانون بھی تشریف رکھتے ہیں، وزیر آب پاشی بھی تشریف رکھتے ہیں میری درخواست یہ ہے ایک تو ان کو اعزازی کیم وارڈن سے ہٹایا جائے تاکہ وہاں کے غریب لوگ سکے کا سانس لے سکیں۔ پرسوں بھی بیڈ پنجنڈہ روڈ بند ہو گئی تھی میں نے ان لوگوں کی منتیں کی ہیں اور کہا ہے کہ آپ مہربانی کریں میں اسمبلی میں جا رہا ہوں میں وہاں پر اس موضوع پر ضرور بات کروں گا۔ جناب والا! وہ لوگ زمین کا ٹھیکہ دینے کے لئے تیار ہیں، وہ لیز پر لینے کے لئے بھی تیار

ہیں اور پیسے دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ کون سا موضوع ہے، کون سا علاقہ ہے؟

جناب یاسر عرفات خان جتوئی، جناب سپیکر! یہ علی پور کا علاقہ ہیڈ ہیڈ ہے۔ وزیر صاحب کو بھی اس بات کا پتا ہے۔ وہاں پر اعزازی کیم وارڈن نہایت ہی ظالم آدمی ہے اور ان کے حواری لوگوں کو اٹھانے اور مارنے میں کوئی دیر نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ وزیر جنگلت سے بات کرنا چاہیں گے یا وزیر آب پاشی سے بات کرنا چاہیں گے؟

جناب یاسر عرفات خان جتوئی، جناب سپیکر! یہ دونوں کے متعلق ہے۔ وزیر جنگلت کے بھی متعلق ہے اور وزیر آب پاشی کے بھی متعلق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'وزیر جنگلت!'

وزیر جنگلت، جناب سپیکر! اگر معزز ممبر اس معاملے کو properly لے کر آئیں تو اس کو take up کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ وزیر صاحب کو ان کے جمیبر میں مل لیں۔

جناب یاسر عرفات خان جتوئی، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ وہاں پر مکان وغیرہ گرانے جا رہے ہیں۔ ابھی مجھے فون پر اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر لوگوں نے جو گندم اگانا ہونی ہے اس پر بھی مل چلنے جا رہے ہیں۔ وہاں پر بہت ظلم ہو رہا ہے۔ کم از کم اس بات کو تو فوری طور پر روکا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اس سلسلے میں ابھی ان سے مل لیں۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمائیں!'

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کی وسالت سے وزیر قانون کی توجہ چاہتا ہوں۔ آج کے روزنامہ "جنگ" میں پچھلے صفحہ پر دو کالمی خبر ہے کہ آڈیٹر جنرل نے ایک رپورٹ پیش کی ہے کہ محکمہ داغہ پنجاب میں پالیس کروڑ روپے کی embezzlement ہوئی ہے۔ اس میں خاص طور پر

ایس۔ ایس۔ پی لاہور اور ایس۔ ایس۔ پی راولپنڈی کا باقاعدہ ذکر ہے۔ ایس۔ ایس۔ پی راولپنڈی کے حوالے سے یہ بات ہے کہ اس نے ڈیزہ کروڑ روپے غیر قانونی طور پر 2001-02 میں ڈیزہ کروڑ روپے خرچ کئے ہیں۔ ٹی۔ اے۔ اڈی۔ اے الاؤنسز میں گھپلا 'ہاؤس رینٹ وغیرہ کی مد میں چالیس کروڑ روپے کا گھپلا ہوا ہے اور محکمہ داغہ پنجاب کے افسران نے قومی خزانے کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس سے پورے صوبہ میں تشویش کی لہر ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ محکمہ جس نے امن وامان کو control کرنا ہے اور جس کے بارے میں کل وزیر قانون بہت اچھی باتیں کر رہے تھے اس کے ذمہ داران کے بارے میں یہ باتیں آجائیں تو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ on the floor of the House وزیر قانون صاحب اس بارے میں ہمیں بتائیں اور اس بارے میں کوئی کمیٹی جانی جائے اور اس کی باقاعدہ انکوائری کی جائے۔ آڈیٹر جنرل کا ادارہ ایک ذمہ دار ادارہ ہے اگر انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو ان لوگوں کو فوری طور پر مہطل کیا جانا چاہیے اور ان کو ان کے عہدوں سے ہٹانا چاہیے۔ براہ مہربانی وزیر صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب ذمہ سیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکر! یہ ایک اخباری خبر ہے جس کی بنیاد پر میرے بھائی نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے۔ اس میں دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی آڈٹ میرا ہے تو اس کو کیسے settle کرنا ہے؟ اگر کسی کی ذمہ داری پائی گئی تو اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ یہ ایک routine matter ہے۔ محکموں میں یہ چلتا ہے لیکن ایک اخباری خبر کی بنیاد پر ان کے خلاف کارروائی شروع کر دی جائے اور ان کو مہطل کر دیا جائے یا کوئی تباہی کارروائی شروع کر دی جائے تو یہ مناسب نہیں ہے۔ بہر حال جو بھی قانون اور ضابطے کے مطابق کارروائی ہے وہ حکومت کرتی بھی ہے اور آئندہ بھی کرے گی۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکر! یہ روزنامہ "جنگ" ایک موقر ادارہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے۔ اس رپورٹ پر کارروائی کی جانی چاہیے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس رپورٹ کے محتق بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر آڈیٹر جنرل کی رپورٹ ہے تو پھر اس پر ضرور کارروائی ہوگی۔
جناب ظہور احمد خان ڈاٹا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب ظہور احمد خان ڈاٹا، جناب سپیکر! میں آپ کے حکم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے پندرہ بیس دن سے اسمبلی کے ڈاکٹر سرور سز ہسپتال میں جو prescriptions دیکھتے ہیں وہ وائس آ جاتی ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس جو فنڈ اس مقصد کے لئے دیا گیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی اس کا انتظام کیا جائے تاکہ ادویات وقت پر مل سکیں۔ ڈاکٹر صاحب کل بھی بار بار کئی ممبرز سے کہہ رہے تھے کہ جناب! آپ اسمبلی میں سپیکر صاحب سے اجازت لیں اور ان کو بتائیں کہ یہ معاملہ اس طرح چل رہا ہے اور کئی مریض اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بات کل سپیکر صاحب کے پاس take up ہوتی تھی اور سپیکر صاحب نے ہدایت کی ہے کہ سیکرٹری فنانس سے رابطہ کر کے اس کا بندوبست کریں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، شکر ہے۔ جناب سپیکر! میں ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی جانب توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پی۔ ایس۔ ایف پنجاب کے صدر خالد نواز بوبلی صاحب کے بھائی راولپنڈی میں قتل ہو گئے ہیں۔ جس پر تھانہ نیوٹاون میں مقدمہ نمبر 610 درج ہوا۔ ابھی تک ملازم گرفتار نہیں ہونے ہمارے مطالبہ ہے کہ ان ملازموں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور انصاف مہیا کیا جائے۔ اس پر وزیر قانون صاحب مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ ان کا شہر بھی ہے اور ہمارے پی۔ ایس۔ ایف پنجاب کے صدر کے بھائی قاتل نہیں پکڑے جا رہے، ہمیں انصاف مہیا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جیسا کہ راجہ صاحب نے فرمایا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان کے حکم کی تعمیل ہوگی۔ میری استدعا یہ ہے کہ یہ وفد پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ ہمیں ایوان

کی کارروائی چلائی جاسیے ہر طرف سے پوائنٹ آف آرڈر آرہے ہیں جو کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی کارروائی سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں ایوان کی کارروائی کو آگے بڑھانا چاہیے۔ پوائنٹ آف آرڈر اگر relevant ہے تو آپ ضرور اجازت دیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری اس کاٹو جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں نے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ تحریک التوائے کار نمبر 785/04 محترمہ زین النساء صاحبہ کی ہے لیکن ان کی چٹ آگنی ہے کہ اس کو pending کیا جائے تو یہ پیر تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 787/04 ملائیکل الرمن ایڈووکیٹ اور چودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔ جی 1

ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں عملے کی قلت

چودھری زاہد پرویز، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گوجرانوالہ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف وغیرہ کی اسامیاں زیادہ تر decades back منظور کی گئی تھیں جو اب اس ضلع کی آبادی 40 لاکھ کے قریب ہونے کی وجہ سے موجودہ ضروریات پوری نہ کر رہا ہے۔ یہ واحد ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے جو صوبہ کے چھ بڑے شہروں کو صحت کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ مگر صوبے کے اس شہر سے کم آبادی والے شہر رحیم یار خان، بہاولپور اور راولپنڈی میں گوجرانوالہ کی نسبت بہتر طبی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں ان شہروں میں میڈیکل کالج اور ہسپتال بھی کام کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر

اونچا کر دیں یا انہیں کہیں کہ وہ نیچے ہو کر بات کر لیا کریں یا پھر مائیکس کا کچھ کریں۔ ہمیں کچھ پلے نہیں پڑ رہا۔ ابھی ڈاکٹر صاحب جو فرما رہے ہیں ہمیں کچھ سمجھ نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ مائیک سسٹم کو صحیح کیا جانے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! محترم شاہ صاحب کی بات یہ بالکل درست ہے۔ یہ آج کی بات نہیں ہے۔ پچھلے دو سال سے ہم مسلسل بینت رہے ہیں کہ آپ کا سسٹم ٹھیک نہیں ہے۔ حدار اس کو ایک دن ٹھیک کروالیں بگے نیا لگوالیں۔ اگر حکومت کی طرف سے اسمبلی کو اس سلسلے میں کوئی assistance چاہیے تو ہم تیار ہیں۔ ہم وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی یہ درخواست کرنے کے لئے تیار ہیں اور اس کے لئے نئے فنڈز دینے کے لئے تیار ہیں لیکن حدار اس کا کوئی بندوبست کیا جانے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سیکرٹری صاحب! آپ اس کو نوٹ کر لیں اور اس پر جتنی جلد ایکشن ہو سکے کریں یا نیا لگوالیں جو بھی کریں جلدی کریں۔ جی وزیر صحت! آپ جو اب دے رہے تھے۔ وزیر صحت، جناب سپیکر! فنانس ڈیپارٹمنٹ تقریباً دو ماہ میں ہمیں منظوری دے دے گا اور ضروری اسامیوں کو ہم پڑ کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ decades back پرانی اسامیاں ہیں اتنی دی جا رہی ہیں یا اس سے زیادہ دی جا رہی ہیں؟

وزیر صحت، جناب سپیکر! اس سے زیادہ دی جا رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس سے زیادہ اسامیاں دی جا رہی ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! وزیر صاحب کی بات مجھے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ جناب ڈپٹی سپیکر، انہوں نے یہ کہا ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو لکھا ہوا ہے دو ماہ میں اس کی اجازت مل جائے گی۔ اس سے آپ کو زیادہ سینیں ملیں گی۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! گوجرانوالہ میں کئی اور ہسپتال مختلف برادریوں نے بنا رکھے ہیں جنہوں نے سرکاری ہسپتال کا بڑا بوجھ بانٹ رکھا ہے۔ اگر وہ نہ ہوں تو جتنی آبادی بڑھ چکی ہے

تو میرا خیال ہے کہ ٹیڈ غریب لوگ علاج نہ ہونے کی وجہ سے مرجائیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ حکومت اس بجٹ یا اسکے بجٹ میں گوجرانوالہ کی آبادی کے پیش نظر ڈاکٹروں اور باقی میڈیکل سٹاف کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔ دوبارہ دوہرائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ان کا سوال بڑا simple ہے کہ پاپولیشن گروتھ کے ساتھ ساتھ گوجرانوالہ ایک بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہے جو ارد گرد کے ڈسٹرکٹس کو بھی کیز کر رہا ہے۔ وہاں پر ڈاکٹر قموڑے اور مریض زیادہ ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ آبادی کے پیش نظر ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل سٹاف کی تعداد اور میڈیسن کا کونا بڑھانا ہے یا اس کی اسٹیلٹمنٹ بڑھانی ہے تو یہ اسکے بجٹ میں ہوگی یا ابھی کر لیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! فنانس کے پاس گیا ہوا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ دو مہینے کے اندر اندر اسی بجٹ میں ہم اس کی approval دے دیں گے اور سیٹیں بڑھادی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دو ماہ کے دوران اسی بجٹ میں ہو جانے کی۔ یہ dispose of ہوتی۔ جی! رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مشہود احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت Adjournment Motions take up ہوتی ہوتی ہیں اور انتہائی اہمیت کے مسائل پر یہاں بات ہوتی ہے تو میں آج پاؤس کے سامنے ایک انتہائی اہم مسئلہ رکھنا چاہتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ منجانب کے لئے خاص طور پر یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ بیگم لڈیم کی تعمیر ہو رہی ہے اور پاکستان کی نیم وہاں پر گئی اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! This is federal subject This is not point of

order.

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! اس پر میری submission تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے۔ اس پر پہلے ہی ڈسکشن ہو رہی ہے اور نہیں گنی ہوئی تیں۔

This is federal subject and it should be discussed in the National Assembly This is not point of order.

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! مجھے ایک دفعہ موقع تو دیں۔ میری ایک بات سن لیں اس کے بعد میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ جی!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! جب بگھار ڈیم بن رہا تھا تو تب گورنمنٹ کو ایکٹ لینا پڑا تھا۔ اس کی تعمیر 1999 میں شروع ہوئی تھی جس وقت پرویز مشرف صاحب نے اس ملک کے اقتدار پر قبضہ کیا تھا۔ جناب والا! میں اس ہاؤس کے سامنے جو بات لے کر آنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آج بگھار ڈیم کی تعمیر سے پنجاب کا پانی، پنجاب کا پانی ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن بد قسمتی کی بات یہ ہے کہ جب انڈیا میں اس ڈیم کی تعمیر شروع ہوئی تھی تو اس وقت اس پاکستان کے اندر ایک جرنیل کے اقتدار کو بچانے کی کوششیں ہو رہی تھیں جس کی وجہ سے اس پر بات نہ کی گئی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ کی بات بجا ہے لیکن یہ فیڈرل معاملہ ہے۔ Let it be

It will be taken up first discussed there یہ قومی مسئلہ ہے اور یہ پاکستان کا مسئلہ ہے۔

at that level انشاء اللہ اس پر کوئی پیش رفت ہو گی۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بگھار ڈیم سے پنجاب نے effect ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے رانا صاحب! لیکن یہ ہے تو قومی مسئلہ نا۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے یہ قومی مسئلہ ہے تو کیا اس کے اوپر یہ ایوان اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ضرور کرے لیکن اس کے پہلے نتائج تو سامنے آئیں۔ پھر اس کے بعد آپ یہاں بھی اعتراضات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب اس کے نتائج ہی آجائیں گے تو پھر یہاں پر اس بارے میں کیا بات ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ نے پہلے ہی انڈیا میں وہ سمجھا ہوا ہے وہاں بات چیت ہو رہی ہے اس پر کوئی ایک چیز سامنے آنے تو پھر کوئی بات ہو گی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یعنی مرکزی حکومت اس پر بات کر رہی ہے لیکن وہ مسئلہ جس طرح سے مل ہو رہا ہے یا اس پر فیڈرل گورنمنٹ کے سٹینڈ کے بارے میں میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی طرف سے بھی input آئی چلتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ضرور آنے لیکن اس پر جب علیحدہ بات ہو گی تو ہو گی کیونکہ اس وقت تحریک اتوانے کا ریل رہی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے پھر اس پر ہم ایک علیحدہ motion لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! جب آرگنیشن پر بحث ہو یعنی جب آرگنیشن کا دن ہو تو آپ اس دن بات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آرگنیشن کا دن ابھی fix نہیں ہوا تو ہم اس پر ایک علیحدہ Adjournment Motion لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں جی اس وقت جمعہ نماز ایک بجے ہوتی ہے۔ یہ ایسا اہم ایٹو ہے کہ اس

پر ایک آدمہ کھٹنے میں بحث نہیں ہو سکتی اور I will adjourn the House at 12.30

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہم اس پر Adjournment Motion لے آتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جس دن اراکین میں بحث ہو تو کر لیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! ایک وضاحت کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی! بی بی!

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! بگینڈ ڈیم کی تعمیر بھارت نے فروری 1999 میں شروع کی جب نواز شریف نے واجپائی کو یہاں بلایا اور ان سے بگینڈ ہونے تب ان کو یہ جرأت ہوئی اور انہوں نے اس وقت اس کی تعمیر شروع کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، Let us not discuss it. یہ بڑا delicate issue ہے we should

not discuss here. اگلی تحریک محترمہ شہناز سلیم 801/04 کی ہے۔ She is not present.

disposed of. اگلی تحریک 804 ہے جو کہ چودھری زاہد پرویز، لاکھیل الرحمن ایڈووکیٹ اور

چودھری محمد اشرف کبوتہ صاحب۔

چودھری زاہد پرویز، میری تحریک کا نمبر 804 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاکھیل الرحمن صاحب ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! وہ آج آئے نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری محمد اشرف کبوتہ ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، وہ بھی نہیں آئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ بھی نہیں ہیں تو آپ پیش کریں۔

گوجرانوالہ میں پولیس کی فائرنگ سے سردار

نامی شخص کی ہلاکت

چودھری زاہد پرویز، گلبرہ جناب سیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ہفتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پولیس کا عام آدمیوں پر تشدد اور ان کو بغیر کسی وجہ کے مارنا معمول بن گیا ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ 27 ستمبر 2004 کے روزنامہ "پاکستان" لاہور میں چھپا ہے۔ جس کے مطابق چچاس سلاہ زمیندار سردار ولد خوشی محمد کوناس کے پر گاڑی نہ روکنے پر پولیس نے مار ڈالا اس واقعہ کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ بوتلا شرم سنگھ ضلع گوجرانوالہ کا چچاس سلاہ زمیندار سردار گزشتہ رات گئے کار نمبر 2299 ایف۔ ڈی پر اپنے بھتیجے ساجد اور دو ساتھیوں کے ہمراہ جا رہا تھا کہ موضع لالو پور کے نزدیک ایس۔ ایچ۔ او تھانہ اسمن آباد نے انہیں روکنے کا اشارہ کیا مگر انہوں نے گاڑی نہ روکی۔ ایس۔ ایچ۔ او نے واٹرلیس پر پیغام نشر کر دیا۔ ایس۔ ایچ۔ او واہنڈو نے کوٹھی نواب پل پر ناکہ بندی کر لی اور اس دوران سردار کی کار بھی وہاں پہنچ گئی پولیس نے گاڑی پر فائرنگ کر دی جس سے سردار ہلاک ہو گیا۔ اس خبر کے شائع ہونے سے عوام میں شدید اضطراب پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ذمہ سیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، گلبرہ۔ جناب سیکر! یہ بالکل بجا ہے جن حدتات کامیر سے بتائی نے ذکر کیا وہ اس وقوع سے متعلق ہیں اور بالکل یہ واقعہ ہوا ہے لیکن میں ایک بات کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر قلمی طور پر غلط ہے کہ اگر پولیس کسی شہری کے ساتھ زیادتی کرتی ہے تو ان کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی۔ میں اس کیس کے حوالے سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس واقعہ کی ایف۔ آئی۔ آر ساجد نسیم امین شخص نے درج کروائی اور ایف۔ آئی۔ آر درج ہونے کے بعد ایس۔ پی انویسٹی گیشن گوجرانوالہ کو تفتیش کے لئے مامور کیا گیا لیکن کل جب میں اس

کی بریفنگ لے رہا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ ایس۔ پی صاحب نے خود انویسٹی گیشن نہیں کی بلکہ انہوں نے ڈی۔ ایس۔ پی کو انویسٹی گیشن پر مہمور کیا۔ ہم نے اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ جب تفتیش ایس۔ پی انویسٹی گیشن کو دی گئی تھی تو پھر انہوں نے آگے ڈی۔ ایس۔ پی کو منتقل کیوں کی؟ اس سلسلے میں ایک تو ان سے جواب طلب کیا گیا ہے اور دوسرا انہیں یہ کہا گیا ہے کہ اس مقدمے کی انویسٹی گیشن صرف اور صرف ایس۔ پی انویسٹی گیشن خود کریں گے۔

جناب سپیکر! اس مقدمہ میں ٹوٹ پولیس ملازمین ٹوٹ یا جن کا ایف۔ آئی۔ آر میں ذکر کیا گیا تھا ان میں سے ظفر عباس، یاقوت علی اور محمد علی شامل تفتیش ہونے اور شامل تفتیش ہونے کے بعد پولیس کے موقف کے مطابق ان کے خلاف کوئی ایسا ٹھوس ثبوت نہیں ملا۔ اس کے بعد مزید جو جواب میں کہا گیا ہے کہ سیشن جج نے دو ملازمین کی ضمانت قبل از گرفتاری بھی لی ہے۔ جب میں کل اس تحریک اتوانے کلر کی بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے پولیس کو ہدایت کی کہ جن دو ملازمین کی ضمانت قبل از گرفتاری نہیں ہوئی تو ان کی ضمانت نہیں ہونی چاہیے اور اگر عدالت عالیہ سے یہ ضمانت ہو گئی ہے تو پھر عدالت سے یہ ضمانت cancel کرانے کے لئے رجوع کیا جائے۔ یہ بھی ہدایت کی ہے کہ جو پولیس ملازمین اس میں ٹوٹ تھے ان کے خلاف کارروائی کر کے مجھے بتایا جائے۔ میں اپنے معزز دوست کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں اس وقت تک پولیس نے جو کارروائی کی تھی اس سے میں ذاتی طور پر مطمئن نہیں تھا لہذا آنے ہوئے ڈی۔ پی۔ او کو میں نے خود یہ ہدایت جاری کی ہے کہ اس مقدمہ کی تفتیش کی نگرانی وہ ذاتی طور پر کریں گے اور ہمیں رپورٹ دیں گے کہ عدالت میں ان لوگوں کے خلاف چالان پیش ہونا چاہیے جو اس واقعہ میں ٹوٹ تھے اور ان کے خلاف مہملہ کارروائی بھی کی جائے۔ میں اپنے جملی کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعلقان دونوں پر عملدرآمد ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹیک ہے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر اپوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں وزیر تعلیم کی توجہ چاہوں گا کہ یہاں پر ستمبر میں جو آخری اجلاس general discussion on education ہوا تھا اس میں ایک بہت ہی اہم issue regarding پرائیویٹ سیکٹر میں سکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں تھیں۔ ہمارے پاس ان کی کوئی regulatory body نہیں ہے۔ یہاں تفصیلی بحث کے بعد ایک کمیٹی قائم ہونی تھی I fail to understand that within 4 months that Committee could not meet تو آپ وزیر صاحب کو کوئی ایسی ہدایت دے دیں اگر یہ مصروف ہیں تو you can inform another person to head that Committee اب تو اس کی بس recommendations آئی ہیں۔ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ there is no control on the private sector میں آپ کو گزارش کروں گا جیسے آپ نے وہ کمیٹی بنوائی تھی یا تو آپ ان کو ہدایت دے دیں اگر ان کے پاس ٹائم نہیں ہے یا ان کے پاس وہ اہلیت نہیں ہے تو برائے مہربانی ہدایت دیں تاکہ اس پر میٹنگ ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری ان میں اہلیت تو ہے خیر ایسی تو کوئی بات نہیں۔ جی وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، شکریہ! جناب سیکرٹری! رانا صاحب کو عادت ہے he tries to play the gallery اس طرح کی سٹینٹ دیتے رہتے ہیں۔ جتنی طرف سے ruling آئی تھی اور فیصلہ کیا گیا تھا کہ کمیٹی بنلائی گئی اور تمام جماعتوں سے ایک ایک نمائندہ لے لیں گے۔ ہم نے اس کمیٹی کا کنوینر ملک احمد خان صاحب کو بنایا تھا چونکہ انہوں نے یہ move کیا تھا with all the support of the members جناب سیکرٹری! وہ کمیٹی بن چکی ہے اور ambit بنا رہے ہیں کہ کس طرح سے کام کرنا ہے؟ اس اجلاس کے دوران ہی انشاء اللہ تعلق اس کی پہلی میٹنگ ہو جانے کی اور اس کو تمام معزز ممبرز کے ساتھ ہمارے کنوینر ہینڈ کریں گے۔ شکریہ

محترمہ خالدہ منصور، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، محترمہ!

محترمہ خالدہ منصور، شکریہ! جناب سیکرٹری میں اس ہاؤس میں اور خصوصاً وزیر تعلیم کی توجہ کے لئے

فیصل آباد کا ایک اہم مسئلہ لانا چاہتی ہوں۔ فیصل آباد میں ایم۔ سی گرز ہائی سکول جھل ستیڈ روڈ پر واقع بچیوں کا بست پرانا سکول ہے جہاں بچیوں کی کثیر تعداد ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ اس سکول کے کئی سالوں سے 11 کمرے بند پڑے ہیں اور بچیوں کو باہر بیٹھنا پڑتا ہے۔ جو کمرے ہیں ان کی حالت بہت خستہ ہے اور چار پانچ سالوں سے حکومت کی طرف سے اس کو dangerous قرار دیا جا چکا ہے۔ 8 دسمبر کی رات آٹھ بجے دو کمروں کی چھت گر گئی خوش قسمتی سے رات کا وقت تھا جس کی وجہ سے بچیاں نہیں تھیں۔ جب افسران بلا سے اس سلسلے میں رابطہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اوپر اطلاع کر دی ہے۔ وزیر اعلیٰ ایجوکیشن فنڈ کا بست پرچہ ہے اگر واقعی ایسا فنڈ ہے تو میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ ذاتی دلچسپی لیں اور اس سکول کو priority دیتے ہوئے اس کی نئی بلڈنگ بنائی جائے۔ یہ فیصل آباد کے شہریوں اور بچیوں کے والدین کا بست بڑا مسئلہ ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! جس سکول کی محترمہ نے نشاندہی کی ہے میں اس کو دیکھ لیتا ہوں یہ بست اہم واقعہ ہے اور میں کوشش کروں گا کہ ہلدے P.S.R.B کے پروگرام میں وہ سکول شامل ہو جانے اور کمرے وغیرہ بن جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔ کلروانی چلنے دیں فیصل آباد کے بارے میں بست باتیں ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی پنجاب کے دوسرے علاقے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری صرف ایک گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ وزیر صاحب استاجتا دیں کہ محترمہ نے کس سکول کی نشاندہی کی ہے؟ اگر یہ بتا دیں گے تو ہم سمجھیں گے کہ ان میں اہلیت ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، دیکھیں اس سلسلے میں محترم ان سے مل کر بات کر لیں گی۔
 راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری وزیر صواب سکول کا نام ہی بتادیں کہ کس جگہ واقع ہے۔ اگر آپ
 نے ان کی مدد کرنی ہے تو وہ علیحدہ بات ہے لیکن ان کو سکول کا ہی پتا نہیں ہے۔
 جناب ڈپٹی سیکرٹری، ایسی بات نہیں ہے جب وہ محترم سے ملیں گے تو سکول کا بھی پتا مل
 جائے گا۔

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری ان کے چہنچہ سے ان کی کابلیت ظہر نہیں ہو گی انہیں کہیں کہ جینا
 بند کریں۔ ہماری معزز رکن نے ایک چیز کی نشاندہی کی ہے اور اس کا تعلق ایسا ہے کہ اجلاس
 ختم ہونے کے بعد ہم محترم سے رابطہ کریں گے اور اس چیز کی انشاء اللہ تعالیٰ تکمیل کریں گے۔
 چہنچہ سے کوئی کام نہیں ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، محترم!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری یہ جو بات کر رہے ہیں یہ نو خود اتے پڑے لکے
 نہیں ہیں ان کو تو خود نہیں پتا کہ فیصل آباد میں کون سا کالج اور کون سا سکول ہے۔ ذہنی یہ کبھی
 وہاں جاتے ہیں یہ صرف سنی سنائی بات دوہرا دیتے ہیں کہ کسی طرح ہمیں بونے کا موقع مل جائے۔
 اگر آپ کو پتا ہو تو وزیر تعلیم نے بہت زیادہ کام کیا ہے آپ تو صرف مخالفت برائے مخالفت ہی
 کرتے ہیں بجائے اس کے کہ آپ appreciate کریں صرف مخالفت ہی کرتے ہیں۔ آپ کو کچھ
 آتا تو ہے نہیں۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ 2003

کا پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے محترم! آپ تشریف رکھیں۔ اب پنجاب پبلک سروس کمیشن کی
 رپورٹ پیش ہوتی ہے۔ جی، وزیر خوراک!

MINISTER FOR FOOD : I lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2003.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2003 has been laid.

اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اجلاس بروز پیر مورچہ 10۔ جنوری 2005ء صبح 3.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 10 - جنوری 2005

- 1- تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2- سوالات (حکمران، خصوصی تعلیم اور انہرمیشن ٹیکنالوجی)
 - 1- نطن زده سوالات اور ان کے جوابات
 - 2- غیر نطن زده سوالات اور ان کے جواب
- 3- سرکاری کارروائی
 - قرارداد
 - قرارداد زیر تھدہ 115 قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997
 - سونامی کے طوفان سے متاثرین افراد کی امداد
- 4- مسودات قانون (جو زیر غور آئیں گے)
 - مسودہ قانون 'مٹاشی ورش کاؤنڈیشن' مصدرہ 2004
 - مسودہ قانون 'تنظہ صافین' مصدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

پیر 10 - جنوری 2005

(یوم الاثنین 28 ذی القعدہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 4.00 بجے
زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل سہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الفیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ
الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْغَنِيُّ يَعْلَمُ مَا يَلْمِزُ فِي
الْأَرْضِ وَمَا يُخْرِجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرَبُ
فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْعَفُوفُ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا
السَّاعَةُ قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عِلْمُ الْغَيْبِ لَا يُعْزَبُ عَنْهُ
مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ
وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ تَأْتِي جِزْيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَعْمَلُوا
الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

سورۃ سبأ آیات ۴۶۱

سب تعریفِ ہدای کو (سزاوار) ہے (جو سب چیزوں کا مالک ہے یعنی) وہ کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
سب اسی کا ہے اور اُکرت میں بھی اسی کی تعریف ہے اور وہ حکمت والا (اور) ببردار ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور
جو اس میں سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس پر چڑھتا ہے سب اس کو معلوم ہے اور وہ مہربان (اور) بخشنے
والا ہے اور کھڑکتے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی ہم پر نہیں آنے گی۔ کہ دو کیوں نہیں (آئگی) میرے پروردگار کی قسم وہ
تم پر ضرور آکر رہے گی (وہ پروردگار) غیب کا جاننے والا (ہے) ذرا بھر چیز بھی اُس سے پوشیدہ نہیں (نہ) آسمانوں میں اور نہ
زمین میں اور کوئی چیز اس سے محولی یا برہنی نہیں مگر کتابِ روشن میں (لکھی ہوئی) ہے اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اور
عمل نیک کرتے رہے ان کو پاد دے۔ جی میں جن کے لئے بخشش اور عزت کی روزی ہے وما علیہ الا البلاغ

سوالات (محکمہ خزانہ، خصوصی تعلیم اور انفارمیشن ٹیکنالوجی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجلاس پر محکمہ خزانہ، خصوصی تعلیم اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب محمد اشرف خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، اشرف صاحب!

جناب محمد اشرف خان، جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ ہونے والی ایک بہت بڑی زیادتی سے ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ گزشتہ اجلاس کے دوران وردی پر قرارداد کے موقع پر میں نے اپنے ضمیر اور پارٹی پالیسی کے تحت اس کی مخالفت کی تھی۔ مجھے بہت دکھ ہوا کہ جب سارے پنجاب میں سے صرف میرے حلقے میں ترقیاتی سکیموں پر فوری طور پر کام روک دیا گیا۔ میں ایک ایسے وزیر اعلیٰ سے مخاطب ہوں جو سیاست میں رواداری، بردباری اور عدم سیاسی انتظام کی بات کرتے ہیں۔ اس دن کے بعد سے خاص طور پر ڈی۔سی۔ او او کاڑھ کو ان سکیموں پر فوری طور پر کام بند کرنے کا کہا گیا۔ اب حالت یہ ہے کہ کہیں سپورٹج کے لئے کھدائی ہوئی پڑی ہے اور لوگ اس میں گر رہے ہیں۔ کہیں سڑک اکھاڑ کر رکھ دی گئی ہے اور لوگوں کا گزرنا مشکل ہے اور کہیں لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں۔

جناب والا! میں آپ سے عرض کروں گا کہ میں ایک ایسے حلقے سے منتخب ہوا ہوں کہ جہاں پر وفاق کے سینٹر منسٹر اور آپ کی حکومت بھی کہتی ہے کہ وفاقی حکومت پینریٹس کی وجہ سے وجود میں آئی ہے۔ میں چاہتا تو یہاں یہ مطالبہ کرنے کی بجائے ایک جھلانگ لگا کر وہاں ہوتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں وزیر قانون سے یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مجھے اس بات کا جواب دیں کہ کیا تین مہینے گزرنے کے بعد بلاشاہ سلامت کے موڈ میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا میں اپنے احتجاجی پروگرام کا اعلان کروں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ کافی بات ہو گئی ہے۔ جی 'وزیر قانون'

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح معزز رکن نے فرمایا ہے کہ ان کے محلے میں کام شروع تھے اور بند کر دینے گئے ہیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے تو یہ تاجر ختم ہونا چاہیے کہ اپوزیشن کو فکڑ نہیں دینے ہوتے اپوزیشن کو فکڑ دینے گئے تھے تو اس کے بعد اس معزز رکن کے محلے میں کام شروع ہوا ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاجر پہلے ختم ہونا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ معزز رکن نے کہا ہے کہ وہیں پر جو کام شروع تھے ان کو روک دیا گیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایسا کیا ہے اور نہ ہی کسی اور فرد نے ایسا کیا ہے۔ اگر کہیں کام میں رکاوٹ ہے یا دیر ہو رہی ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو کام شروع کیا گیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب طاہر اختر ملک، یونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی 'فرمانے'!

جناب طاہر اختر ملک، جناب سپیکر! راجہ صاحب بڑے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ فکڑ دینے گئے ہیں۔ مجھ سمیت بیٹھنے والی کے دس سے زیادہ اراکین ہیں جن کو ایک لیڈی بیٹا نہیں دیا گیا۔ یہ کس طرح کہہ رہے ہیں کہ ہم نے فکڑ دیا ہے؟

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ آپ ان کو چیمبر میں مل لیں۔ آپ کے مددگار دور کر دیں گے۔ رانا تجمل حسین صاحب کا سوال ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید احسان اللہ و قاسم صاحب کا ہے۔

ایم۔ ڈی پنجاب بینک کے معاہدے میں توسیع

*1451، سید احسان اللہ و قاسم، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بینک کے ایم۔ ڈی، سلیم جان نے اپنے بااثر دوستوں سے مل کر منتخب حکومت کے آنے سے چند ہفتے قبل اپنے معاہدے میں دو سال کا مزید اضافہ کروایا جبکہ معاہدہ ختم ہونے میں ابھی چھ ماہ باقی تھے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ بینک کی ملکیت سوئی گیس کے آٹھ کروڑ بے زائد مالیت کے شیئرز 2001 میں بینک کے سربراہ کی منظوری سے کسی برو کر کو دے دیئے گئے اور اس کے بعد اب تک نہ شیئرز اور نہ ہی ان کی قیمت بینک کو واپس ملی؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بینک کی چکوال برانچ اور ماڈل ناؤن برانچ میں فراڈ ہونے۔ کتنی رقم کے فراڈ ہونے، کتنی رقم بینک کو واپس ملی۔ ان فراڈز کی مختصراً تفصیل بیان کی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ آئندہ اس کے سدباب کا کیا اہتمام کیا گیا ہے؟

وزیر خزانہ:

- (الف) درست نہ ہے۔
- (ب) بینک آف پنجاب کے ملکیتی سوئی گیس کمپنی کے شیئرز کی مالیت تین کروڑ سٹاسی لاکھ روپے تھی مزید برآں شیئرز کی فروخت کا فیصلہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے 1999 میں باہرین کی مشاورت سے کیا تھا۔ حال ہی میں یہ معاملہ ایف۔ آئی۔ اے سے قومی احتساب بیورو کو منتقل کر دیا گیا ہے اور اب یہ معاملہ قومی احتساب بیورو میں زیر تفتیش ہے۔ برو کر شامل ایف۔ آئی۔ اے کی تحویل میں ہے۔
- (ج) (i) درست ہے۔
- (ii) چکوال برانچ میں دو کروڑ انیس لاکھ کا فراڈ ہوا۔
- ماڈل ناؤن برانچ میں 6 لاکھ ستر ہزار کا فراڈ ہوا۔
- (iii) چکوال کیس میں 50 لاکھ روپے ریکور ہوئے۔
- ماڈل ناؤن میں مکمل ریکوری ہوئی۔

- (iv) یکوال برانچ میں تقریباً دو کروڑ اسی لاکھ روپے کا فراڈ بینک کے شیئرنے بذریعہ متوازی بینکنگ اور غیر مجاز منہائی رقم مختلف کھاتہ جات سے کیا۔
- بنک آف پنجاب کی ماڈل ٹاؤن برانچ لاہور سے بذریعہ جعلی چیک نامعلوم ملزمان نے مبلغ چھ لاکھ انتہر ہزار روپے نکلوائے تھے۔
- (v) بینک نے اپنے آڈٹ صاف کو مزید چوکس اور چوکنا کیا ہے۔ مجاز افسران مناسب وقفوں سے برانچوں میں اپنا تک چیکنگ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں indirectly انھوں نے تسلیم کیا ہے کہ سوئی گیس کے تین کروڑ سٹاسی لاکھ روپے کے شیئرز کسی بینک کے سربراہ کی منظوری سے کسی بروکر کو دینے گئے تھے۔ بینک کو نہ ہی وہ شیئرز ملے ہیں اور نہ ان کی قیمت واپس ملی ہے۔ اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ یہ معاملہ ایف۔ آئی۔ اے سے قومی احتساب بورڈ کو منتقل کر دیا گیا ہے اور وہاں پر زیر تفتیش ہے۔ کیا کوئی آدمی گرفتار ہوا ہے؟ ان شیئرز کا کیا بنا ہے اور کیا صورتحال ہے؟ اس بارے میں جواب موجود نہیں ہے۔ یہ حوام کے کروڑوں روپے یہاں سے لوٹنے گئے ہیں۔ ان کا کیا مستقبل ہے؟

جناب سپیکر، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! 1999 میں بینک کی انتظامیہ نے اپنے سوئی گیس کے تقریباً اٹھاون لاکھ کے شیئرز پر انویسٹ بر کروڑ کو بیچنے کا فیصلہ کیا تاکہ بینک اپنی liquidity بہتر کر سکے۔ 1999 سے 2001 تک یہ سلسلہ بخوبی چلتا رہا۔ قریباً لاکھ شیئرز کی رقم بروکر بینک کو ادا کرتا رہا لیکن اٹھائیس لاکھ شیئرز کے ساتھ وہ بروکر حجاب ہو گیا جس کے بعد اس معاملے کی تفتیش شروع کی گئی۔ پہلے یہ معاملہ ایف۔ آئی۔ اے میں رہا، اس کے بعد یہ معاملہ نیب کے سپرد کر دیا گیا۔ نیب نے سات لوگوں کے خلاف کارروائی کا فیصلہ کیا۔ جن میں سے تین لوگ راحت علی تبسم، انبساط الحق اور سخاوت حسین بخاری بدستور نیب کی حراست میں ہیں۔ ایک

صاحب نوازش علی بھاری ملک سے پھر گئے ہونے ہیں۔ بنک کے تین افسران کو بھی اس معاملے میں ٹوٹ پا کر گرفتار کیا گیا۔ ڈاکٹر آصف حفیظ شیخ، مسعود احمد شیخ، چودھری محمد یونس میں سے دو افراد کو نیب نے اس الزام سے بری اللزمہ قرار دیا ہے۔ آصف حفیظ شیخ plea bargain میں رہا ہونے ہیں، راحت علی تبسم plea bargain میں رہا ہونے ہیں۔ انبساط الحسن plea bargain میں رہا ہونے ہیں۔ انھوں نے نیب کو یہ یقین دلانی کرانی ہے کہ ہم دو کروڑ روپے بنک کو ادا کریں گے۔ علاوہ ازیں ستر لاکھ روپیہ Stock Exchange نے اس پروگرام کی بروکریج کو بیچ کر بنک کو ادا کیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری انھوں نے جو فرمایا ہے۔ اس میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ تین کروڑ سٹاسی لاکھ روپے کے جو شیئرز تھے اور کچھ لوگ bargaining کر کے رہا ہونے ہیں۔ کیا بنک کو یہ تین کروڑ سٹاسی لاکھ روپے مکمل واپس مل گئے ہیں؟
جناب سیکرٹری، وزیر خزانہ

وزیر خزانہ، جناب سیکرٹری تین کروڑ سٹاسی لاکھ میں سے دو کروڑ ستر لاکھ کے متعلق میں نے گزارش کی ہے کہ دو کروڑ روپیہ plea bargaining کے ذریعے نیب سے ہمیں ملے گا اور ستر لاکھ روپیہ۔۔۔۔۔

جناب سیکرٹری، وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ مل گیا ہے یا ملے گا؟

وزیر خزانہ، جناب سیکرٹری دو کروڑ روپیہ ملے گا، ستر لاکھ روپیہ بنک کو وصول ہو چکا ہے۔ جب مفروضہ افراد پکڑے جائیں گے تو باقی رقم ان سے حاصل کی جائے گی۔
جناب سیکرٹری، ستر لاکھ روپیہ بنک کو مل چکا ہے اور باقی دو کروڑ ملنے کی امید ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سیکرٹری آج تک تو ہم نے یہ سنا تھا کہ نیب نے plea bargaining کے system میں وہ جس ڈاکو کو پکڑتے ہیں اس سے پیسے وصول کر کے اسے بھروسہ دیتے ہیں۔ کیا اب کوئی نئی اصلاح وضع کی ہے کہ اب اس ڈاکو سے وعدہ لے کر کہ تم دو کروڑ روپیہ ہمیں دو گے۔ اب باز اور جا کر لوٹو اور وہاں سے ہمیں پھر دو کروڑ روپیہ واپس کر دینا۔ یہ کون

سی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے دو کروڑ دینے کی commitment کی ہے جس پر انہوں نے ان کو محمود دیا ہے۔ تین کروڑ ستاسی لاکھ روپے میں سے ستر لاکھ روپے لے کر ان ڈاکوؤں کو محمود دیا ہے کہ آپ جائیں اس ملک و قوم کو اور لوٹیں اور پھر اس میں سے حصہ واپس کر دیں۔ ہم دو سال سے یہ کہتے آ رہے ہیں کہ اس ملک میں جرم جرم نہیں ہے۔ اس کا سائز جرم ہے۔ یہاں پر بڑے ڈاکو کو نہیں پکڑا جاتا۔ اس سے حصہ وصول کر کے محمود دیا جاتا ہے اور جو محمود ہے اس کو اس لئے پکڑا جاتا ہے کہ تم نے بڑا ڈاکا کیوں نہیں مارا؟

جناب سٹیٹیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

رانا شہناز اللہ خان، سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ منجانب بینک کی چیکوال برانچ اور ماڈل ٹاؤن برانچ میں فراڈ ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ چیکوال برانچ میں دو کروڑ انیس لاکھ روپے کا فراڈ ہوا اور ماڈل ٹاؤن برانچ میں چھ لاکھ ستر ہزار روپے کا فراڈ ہوا۔ جناب سٹیٹیکر! اب آپ اسی سے اندازہ کر لیں کہ [*****]

جناب سٹیٹیکر، یہ الاعا میں کلاروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا شہناز اللہ خان، ماڈل ٹاؤن میں مکمل ریکوری ہوئی ہے۔ جہاں پر تین کروڑ 79 لاکھ کا ڈاکا تھا، چیکوال برانچ میں دو کروڑ 19 لاکھ کا فراڈ ہوا اور وہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ چھاس لاکھ روپے ریکوری ہوئے ہیں۔ یہ تو بات کر رہے ہیں کہ ہم نے وہاں پر commit کر لیا ہے ان کو محمود دیا ہے وہ جائیں گے اور جو بھاگ گئے ہیں ان کو پکڑ کر واپس لائیں گے اور پیسے واپس کریں گے۔ انہوں نے کس کو پکڑ کر لانا ہے؟ یعنی چار کروڑ روپے کی رقم ہے اور ڈاکوؤں کے ساتھ plea bargaining اور مک مکا کر لیا ہے اس جواب سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محمود نے ڈاکو سے ریکوری ہو گئی ہے اور جو بڑے تھے ان کے ساتھ مک مکا ہو گیا ہے۔

جناب سٹیٹیکر، جی، فنانس منسٹر صاحب!

* منجانب سٹیٹیکر الاعا کلاروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! رانا مناء اللہ صاحب نے ماڈل ٹاؤن برانچ کی embezzlement کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ فراڈ کسی بنک کے employee نے نہیں کیا تھا بلکہ ایک پرائیویٹ بندے نے کیا تھا جو آج تک ہم سے پکڑا نہیں گیا۔ ہم نے وہ کیس ایف۔ آئی۔ اے میں بھیجا ہوا ہے لیکن وہ بندہ مفرور ہے اس کا ہمیں کچھ پتا نہیں کہ وہ کہاں رہے۔ جو ہم نے ریکوری کی ہے وہ پانچ لاکھ روپے انشورنس سے ملا ہے اور ایک لاکھ 70 ہزار روپیہ بنک کے افسران سے ریکور کیا گیا ہے جن کی negligence کی وجہ سے یہ فراڈ ہوا۔

جناب سپیکر، جی 'رانا صاحب!'

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! بنک میں چار کروڑ روپے کا فراڈ ہوا ہے اس میں انہوں نے واضح طور پر درج کیا ہے کہ یہ فیصد بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ماہرین کی مشاورت سے کیا تھا اور 2001 میں آٹھ کروڑ سے زائد مالیت کے شیرز بنک کے سربراہ کی منظوری سے خرید کئے گئے تھے۔ یہ مجھے بتائیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز جس نے یہ فیصد کیا تھا اور بنک آف پنجاب کے سربراہ جن کی صدارت میں یہ فیصد ہوا تھا ان کے خلاف انہوں نے کیا کارروائی کی ہے؟ یہ جن کے نام ہیں وہ تو مدارے ٹرک ہیں 'کوئی ہیڈ ٹرک ہے' اور کوئی کیشئر ہے؟

جناب سپیکر، جی 'فائنس منسٹر صاحب!'

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! بنک کے اُس وقت سلیم جان صاحب میجنگ ڈائریکٹر تھے انہوں نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی مشاورت سے اپنے شیرز کو liquidate کرنے کا فیصلہ کیا اس فیصلے کے بارے میں 'میں نے گزارش کی ہے کہ جنوری 2000 میں ان کی sale شروع ہوئی 2001 تک متعلقہ برد کر بالکل صحیح چلتا رہا اور آخر میں اس نے فراڈ کیا۔ جس کے بعد اس کے خلاف ہم ایف۔ آئی۔ اے اور نیب میں قانونی چارہ جوئی کر رہے ہیں۔ جہاں تک متعلقہ ایم۔ ڈی صاحب کا تعلق ہے وہ اب اس بنک سے جاپچکے ہیں بلکہ ان کو حکومت پنجاب نے بنک سے خارج کر دیا

جناب سپیکر، ان کے خلاف مزید کوئی کارروائی نہیں ہوئی صرف فارغ کیا ہے؛
وزیر خزانہ، جی۔

جناب سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ یہ بتائیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز جس نے اس بات کی منظوری دی تھی ان کے خلاف یا اس وقت جو بینک کے سربراہ تھے ان کے خلاف اس فراڈ کیس سے متعلق کوئی کارروائی ہوئی ہے؟ صرف ہاں یا نل میں جواب دیں۔

جناب سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ احتساب عدالت میں ان کے خلاف کیس چل رہا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ یہی جانتے ہیں نل؟

رانا منہا اللہ خان، احتساب عدالت میں تو کوئی کیس بھی نہیں چل رہا۔
وزیر خزانہ، چل رہا ہے۔

جناب سپیکر، یہ ڈائریکٹرز وغیرہ بھی اس میں involved ہیں۔

وزیر خزانہ، ڈائریکٹرز نہیں ہیں۔ ڈائریکٹرز نے تو ایک فیصد کیا جو ایک برو کر کے ساتھ کیا گیا۔ برو کرنے فراڈ کیا، اس برو کر کے خلاف فیصد سو فیصد درست تھا، غلط نہیں تھا۔ اس برو کر کے خلاف نیب میں کارروائی چل رہی ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! جب انہوں نے فیصد کیا تو اس میں ان روز کا ضمانتوں کا، ان سکیوریز کا خیال نہیں رکھا گیا کہ یہ عوام کا پیسا ہے۔ یہ آٹھ کروڑ یا چار کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم ہے ہم یہ پیسا جس آدمی کے سپرد کر رہے ہیں اور جن لوگوں نے اس سے کوئی ضمانت، انشورنس یا کسی قسم کی کوئی گارنٹی نہیں لی وہ لوگ ذمہ دار تھے ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ پانچ سات ہیڈ کرک یا کیشئر پکڑے ہیں اور ان سے لکھوا لیا ہوگا کہ ہمیں مجوز دیں ہم بد میں آپ کو دو کروڑ روپے دے دیں گے۔ یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ چکوال کیس میں چھاس لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ یعنی چار کروڑ میں سے چھاس لاکھ روپے لے کر سامنے

تین کروڑ روپے ان کو معاف کر دینے ہیں۔ اس طرح سے انہوں نے مک مکا کیا ہے اور اسی طرح سے باقی کیسوں میں بھی ہو رہا ہے۔ جو بھی کروڑوں روپے کا ڈاکہ ڈالتا ہے اس کے ساتھ اسی طرح سے مک مکا ہوتا ہے۔ لاکھوں ہزاروں اور سینکڑوں والے پکڑے جاتے ہیں۔ اس ملک کا قانون ہی یہ ہے کہ کوئی جتنا بڑا جرم کرے اس کو اتنا بڑا عہدہ officer ہوتا ہے۔ جو پورے ملک پر قبضہ کرے، پورے ملک پر ڈاکہ ڈالے اسے سب سے اونچی جگہ پر بٹھایا جاتا ہے۔

جناب منظور احمد خان ڈاٹا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سٹیپھر، ڈاٹا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب منظور احمد خان ڈاٹا، جناب سٹیپھر! یہ بار بار فرما رہے ہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز جس میں ایم۔ ڈی وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی ہوتی ہے؟ بورڈ آف ڈائریکٹرز ہو یا کسی ادارے کا سربراہ ہو۔ کبھی کسی ادارے میں ایسا ہوا ہے کہ اس میں کبھی چوری یا ڈکیتی ہو جانے اور وہ اس کو پکڑے کہ تم نے کیا ہے۔ اس کا فرض یہ ہے کہ جو بھی investigating اہلچشمیاں ہیں وہ کیس ان کے سپرد کر دے۔ انہوں نے یہ سارا کیس احتساب بورو کے حوالے کر دیا ہے اب جو ان کا نتیجہ ہو گا

Ehtisab Bureau اب بورو کے ذریعے جو فیصلہ ہو گا وہ ہمیں بورو بتانے کا کہ اس کا یہ فیصلہ ہوا ہے۔ اتنے پیسے recoverable تھے ہم نے وہ کرائے ہیں۔ یہی ہم نے کرنا تھا اور ہر آدمی یہ کرتا ہے۔ میرے گھر میں اگر چوری ہو تو وہ مجھے نہیں پکڑتا۔ میں پولیس کو بتاتا ہوں اور پولیس اس کی تحقیق کرتی ہے۔ اسی طرح باقی اداروں کا طریق کار بھی یہی ہے۔ اس میں بورڈ آف ڈائریکٹرز کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اگر بینک کے کسی employee نے فراڈ کیا ہے تو بورڈ آف ڈائریکٹرز ذمہ دار نہیں ہے اور جو فراڈ کرنے والا ہے اس کے درمیان ان کی کسی قسم کی کوئی connivance ہے پھر تو ٹھیک ہے۔ لیکن اس قسم کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ لہذا management نے یہی کرنا تھا جو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے کیا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ اگر چور اور کھالے ہونے ہوں تو میرے صرف چور کو ہی نہیں پوچھنا چاہیے، کتے کو بھی ضرور پوچھنا چاہیے۔ یہ ساری بات جو رانا صاحب نے کی ہے وہ کتے سے بھی پوچھنے کے بارے میں ہے کہ جس کو بنک کے خزانے کی حفاظت کے لئے رکھا گیا تھا۔ بہر حال میں ایک اور ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جواب میں یہ فرمایا ہے کہ یکوال برانچ میں دو کروڑ 19 لاکھ روپے کا فراڈ بنک کے منیجر نے بذریعہ متوازی بینکنگ اور غیر مجاز مہلتی رقم مختلف کھاتے جات سے کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سارا فراڈ وہاں کے بنک کے منیجر نے مختلف لوگوں سے مل کر کیا ہے۔ اس بنک منیجر کا کیا بنا، کیا اس کو گرفتار کیا گیا ہے یا اس کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، صاحب! ان کو اتھارٹی کے رپورٹ پیش کر دیا ہے اور انویسٹی گیشن کر رہی ہے۔ منیجر ہو یا کوئی employee، یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جنہوں نے بھی یہ فعل کام کیا ہے ان کے خلاف کارروائی شروع ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی اس میں شامل ہوں گے ان کو سزا دی جائے گی۔

جناب سیکرٹری، جی، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! ایک معمولی سا سوال ہے اس کا بھی ساتھ جواب دے دیں۔ یہ جو میں نے آخری جزی میں گزارش کی ہوئی ہے کہ آئندہ کے لئے سبب کیا گیا ہے۔ انہوں نے "مگروں لسنے والا" جواب دیا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بھی مہربانی کریں کہ بنک کے اندر آڈٹ کے نظام کو properly establish کریں کہ جس کی وجہ سے پنجاب بنک کو نقصان ہوا ہے۔ یہ پنجاب گورنمنٹ کو نقصان ہوا ہے۔ اس کا نقصان ہمارا نقصان ہے۔ اس کا کوئی اہتمام ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر، جی، فنانس منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! جہاں تک چکوال فراڈ کیس کا تعلق ہے جہاں پر راجہ اسد ریاض نامی مینجر تھا جس کا کچھ contractors کے ساتھ اعتماد کا رشتہ اس حد تک تھا کہ ان contractors نے اپنی چیک بکس سائن کر کے اس مینجر کو دی ہوئی تھیں۔ وہ ان کے پیسے سے اور ان کی سائن چیک بکس کو استعمال کر کے مختلف جگہوں پر invest کرتا رہا اور ایک دن دو کروڑ 19 لاکھ روپے لے کر بنک سے طاب ہو گیا۔ اس کے خلاف ہم نے ایف۔ آئی۔ اے میں کارروائی کی ' ایف۔ آئی۔ اے میں اس کے خلاف کیس رجسٹرڈ کروایا۔ فوری طور پر ملازمت سے برخواست کیا۔ آج تک وہ بندہ ایف۔ آئی۔ آر سے نہیں پکڑا گیا۔ اس کا کچھ پتا نہیں ہے کہ وہ کہاں پر ہے ہم regularly ایف۔ آئی۔ اے میں اور بلنگ کورٹ میں اس معاملے کو follow up کر رہے ہیں۔ یہاں پر ایک اور تاثر دیا گیا ہے کہ شیئرز کی رقوم موام کا پیسا تھا۔ جناب والا! indirectly یہ موام کا پیسا ضرور تھا لیکن کسی اکاؤنٹ ہولڈر کا نہ تھا۔ یہ بنک کا اپنا ذاتی اثاثہ تھا جس کو اس نے liquidate کیا۔ سید احسان اللہ و خاص صاحب نے آڈٹ کے متعلق پوچھا ہے کہ آڈٹ کے نظام کو کس طرح بہتر کیا گیا ہے۔ اس وقت کے بعد 2003 میں ایک Crisis Check Unit بنایا گیا جو کہ تمام برانچز کا گاہے بگاہے سرپرٹز وزٹ کرتا ہے اس کے علاوہ 2003 میں ایک Compliance Unit وجود میں آیا ہے اور حال ہی میں Internal Control Unit کچھ ہی ماہ پہلے بنک نے establish کیا ہے جو روزانہ کی بنیاد پر بنک کی تمام ٹرانزیکشن مانیٹر کرتا ہے اور خصوصی طور پر ایسی ٹرانزیکشن چیک کرتا ہے جن میں ابہام یا فراڈ ممکن ہو۔ ان تمام اقدامات کے بعد نتیجتاً کوئی بھی فراڈ بنک میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ رانا صاحب! کالی سوال ہو چکے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا عثمان اللہ خان، میرا سوال یہ ہے کہ چار کروڑ روپے کے فراڈ کے حوالے سے تو وزیر صاحب نے زبانی بتایا کہ 70 ہزار روپے ان سے برآمد ہوا ہے اور باقی رقم کا انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ دوبارہ برسر روز کار ہو کر لوٹا دیں گے۔ اس کے علاوہ وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ مینجر صاحب نے

فراڈ کیا اور فراڈ کرنے کے بعد بھاگ گئے اور آج تک گرفتار نہیں ہوئے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ پچاس لاکھ روپے کی ریکوری ہوئی ہے۔ یہ کہل سے ہوئی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر خزانہ

وزیر خزانہ، جناب سپیکر 150 لاکھ روپے آدم جی انشورنس کمپنی نے بنک کو ادا کئے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر، وزیر موصوف کتنی سلامتی سے بیان کرتے ہیں کہ یہ منجانب بنک کا اپنا asset تھا جس کو اس نے liquidate کیا تھا یا یہاں پر invest کیا تھا یہ عوام کا پیسا نہیں تھا۔ وزیر موصوف کو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ بنکوں کے پاس جتنے بھی اثاثے ہوتے ہیں وہ سارے عوام کے ہوتے ہیں، وہ پیسے لوگوں کے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ انشورنس کمپنی کے پاس جو پیسے آتے ہیں وہ بھی عوام کے پیسے ہوتے ہیں۔ یہ ایک طرف سے ڈاکے ڈلوا رہے ہیں اور دوسری طرف سے وصول کر رہے ہیں۔ وہاں بھی عوام کا پیسا ہے یہاں بھی عوام کا پیسا ہے۔ وزیر صاحب ایف۔ آئی۔ اے اور احتساب یورو کاڈ کر کر رہے ہیں۔ مجھے یہ بتائیں کہ [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، کیا احتساب یورو نے لوگوں کو اور عوام کو کوئی فائدہ دیا ہے؟

جناب سپیکر، وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ وہ بھاگ گیا ہے اور ابھی تک پکڑا نہیں گیا اور اس کے خلاف ایف۔ آئی۔ آر lodge ہو چکی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر، آپ یہ جواب کی کاپی پڑھیں۔ یہاں پر انہوں نے برو کر کاڈ کر کیا ہے کہ جس برو کر کو انہوں نے آٹھ کروڑ روپے کے شیئرز دینے تھے وہ تاحال ایف۔ آئی۔ اے کی تحویل میں ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ تقریباً چار سال سے بروکر ایف۔ آئی۔ اے کی تحویل میں ہے۔ میں پوری کارروائی سے کہتا ہوں کہ آپ اس برو کر کے گھر کا پتا کروائیں

تو معلوم ہو گا کہ اس کے گھر بچوں کے کھانے کے لئے روٹی بھی نہیں ہے۔ اس کے گھر کا بجلی کا کنکشن non-payment کی وجہ سے کٹ چکا ہو گا۔ برو کر تو چار سال سے ان کے پاس ہے اس سے ان کو کیا ملے گا؟ وہ جو ڈائیکٹرز تھے، جو ایم۔ ڈی تھے اور جو چیئر مین تھان میں سے تو کسی کو انہوں نے نہیں پوچھا۔ جو بھاگ گیا اور پکڑا نہیں گیا اس سے تو کچھ نہیں ملا اور برو کر ان کی تحویل میں ہے۔ یہ بتائیں کہ اس برو کر سے انہوں نے کیا برآمد کیا؟ دوسرا یہ فرمائیں کہ چار سال سے ایف۔ آئی۔ اے نے یا امتتب یورو نے اس برو کر کو کس مقدمے اور کس قانون کے تحت کس عدالت سے ریمانڈ لے کر اب تک گرفتار کیا ہوا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! میں ایک clarification کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب دو چیزوں کو آپس میں in-intentionally یا unintentionally کس کر رہے ہیں۔ جو منجر بھاگا ہے وہ چکوال برانچ سے بھاگا ہے۔ منجر کا سونی گیس کے شیئرز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں دوبارہ سوال کے اس حصہ کو دہراتا ہے ہوں۔ ٹوٹل سات افراد تھے کہ جن۔۔۔۔۔

رانا منہا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! علیہ میں وزیر موصوف صاحب کو ابھی طرح سمجھانیں سکا۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ منجر نے فراڈ کیا اور بھاگ گیا۔ اس نے دو کروڑ انیس لاکھ کا فراڈ کیا تھا وہ کسی کے پاس گیا ہو گا کسی بڑے گھر میں، کسی سرکاری ادارے کے پاس گیا ہو گا اور وہیں کچھ دیا ہو گا اور وہ باہر نکل گیا ہو گا وہ پکڑا نہیں جانے کا۔ جواب ہی میں لکھا ہوا ہے کہ چھ لاکھ والے نامعلوم مزم پکڑے گئے ہیں اور جناب والا جس کا نام درج ہے وہ نکل گیا ہے۔ اس کے پاس دو کروڑ انیس لاکھ روپے تھے۔ اس نے ایک کروڑ روپیہ خرچ کیا ہو گا اور نکل گیا ہو گا۔ وہ علیحدہ کیس ہے وہ پکڑا نہیں جانے کا اور پیسے بھی نہیں ملیں گے۔ یہ جو برو کر ہے جس نے چار کروڑ روپے کے شیئرز کا فراڈ کیا ہے۔ جنہوں نے فراڈ کروایا ہے ان کو انہوں نے نہیں پکڑا جو برو کر پکڑا گیا ہے اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ حامل ایف۔ آئی۔ اے کی تحویل میں ہے۔ وزیر صاحب یہ فرمائیں کہ اس چار کروڑ روپے میں سے اس

بروکر سے کتنی برآمدگی ہونی ہے اور اس کو انہوں نے کس مقدمے میں چار سال سے گرفتار کیا ہوا ہے۔ کس قانون کے تحت وہ اب تک ایف۔آئی۔اے کی حراست میں ہے؟ کس عدالت میں اس کا جوڈیشل ریمانڈ ہے اور یہ اس بروکر کے گھر کے حالات کا پتہ کر دالیں کہ اس سے چار کروڑ تو کیا چار روپے بھی برآمد نہیں ہوں گے اس کے بچے بھوکے مر رہے ہوں گے اور جن کے پاس پیسے ہیں وہ گھر جا چکے ہوں گے۔

جناب سپیکر، جی وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! نوٹل سٹ لٹ لمز تھے جن کے خلاف ایف۔آئی۔اے میں مقدمہ درج کروایا گیا۔ جس میں سے چار لمز بروکر سٹوٹ اینڈ سٹوٹ بخاری پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی کے ڈائریکٹرز اور شیئر ہولڈرز تھے۔ ایک کا نام راحت علی تبسم ہے جو ایف۔آئی۔اے نے گرفتار کیا اور اب نیب کے پاس ہے۔ دوسرا انبساط الحسن جس کو ایف۔آئی۔اے نے گرفتار کیا اور اب نیب کے پاس ہے۔ دو آدمی سٹوٹ حسین بخاری اور نواز علی بخاری absconder میں جو تاحل گرفتار نہیں ہو سکے۔ بنک کا ایک ملازم ڈاکٹر آصف حفیظ شیخ گرفتار ہوا اور ایف۔آئی۔اے کے بعد نیب کے پاس پہنچا۔ یہ جو تین لوگ گرفتار ہونے تھے انہوں نے plea bargaining کی اور نیب کے ساتھ ایک معاہدہ کیا کہ ہم دو کروڑ روپے مالیت کی رقم بنک آف پنجاب کو لوٹا دیں گے۔ ایف۔آئی۔اے میں مسعود احمد شیخ اور چودھری محمد یونس کے خلاف بھی مقدمہ درج کروایا تھا مگر نیب نے ان کو release کر دیا کہ ان کا اس فراڈ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جناب سپیکر، ان کا سوال یہ ہے کہ جو افراد اس وقت نیب کی حراست میں ہیں ان سے کوئی ریکوری ہوتی ہے؟

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! نیب کے پاس تین افراد تھے جو دو کروڑ روپے کی plea bargain کے اور گارنٹی دے کر رہا ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ نیب کے پاس اب کوئی آدمی نہیں ہے۔

وزیر خزانہ، جی 'جناب والا! plea bargaining کے بعد کوئی حراست میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر، وہ plea bargaining کر کے رہا ہو چکے ہیں ابھی نیب کے پاس کوئی آدی نہیں ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جو فرما رہے ہیں کہ سات آدمیوں کے خلاف پریچہ درج ہوا۔ دو تو absconder ہیں اور پکڑے نہیں گئے۔ جن پانچ آدمیوں کو پکڑا تھا ان میں سے تین کو plea bargaining کر کے معذور دیا گیا کہ وہ دو کروڑ روپے واپس دیں گے۔ میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے کسی تاریخ کو understanding دی ہے کہ ہم دو کروڑ روپیہ لوٹائیں گے اور اس کا عرصہ کیا ہے کتنے عرصے میں وہ دو کروڑ روپیہ ادا کریں گے اور اس understanding کی کارروائی کے طور انہوں نے ایف۔ آئی۔ اے یا نیب کو کوئی کارروائی دی ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! اس کے لئے تمام تفصیلات نیب انتظامیہ سے لے کر منسٹر رکن کی خدمت میں پیش کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ابھی ان کے علم میں نہیں ہے۔ on the floor of the House منسٹر صاحب نے یہ commit کیا ہے کہ نیب سے یہ انفارمیشن لے کر آپ کو inform کر دیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! نیب ان کے ماتحت ہے؟ نیب ان کو کیسے انفارمیشن دے دے گی؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! انفارمیشن تو لے سکتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، زجی زقوبہ ان کو انفارمیشن کون دے گا تو پھر اس کو pending کر لیں؟ جناب سپیکر، رانا صاحب! اس پر ایک گھنٹہ ہو گیا ہے بحث کرتے ہوئے تو اب اس کو کیسے pending کر لیں؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ یہ چار کروڑ روپے کافرڈ on earth ہوا ہے لیکن آپ یہ تو بتائیں کہ قوم کے پلے کیا پڑا ہے۔

جناب سپیکر، آپ کو بتادیں گے کہ ان کے ساتھ جو ان کی plea-bargaining ہوتی ہے۔ وہ agreement کیا ہے، رقم کب تک انہوں نے واپس کرنی ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! لیکن پھر قوم کے پلے کیا پڑا ہے۔ اس ہاؤس سے اب یہی پیغام جانے گا کہ مزموں ہو، حیدر ہو، کروڑوں کا ڈاکا مارو، چھوٹا ڈاکا مت مارو۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! ایسی کوئی بات نہیں لیکن جو بات ابھی تک ان کے علم میں نہیں ہے۔ on the floor of the House وہ کیسے کہہ دیں کہ ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے۔ کیسے ریکوری کرنی ہے اور کیسے نہیں کرنی؟ وہ انفارمیشن لے کر آپ کو inform کر دیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! مجھے آپ یہ بتائیں کہ آپ ان باتوں سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ کسی آدمی کو custody میں 4 سال تک انویسٹی گیشن custody میں رکھا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ تو فرما رہے ہیں کہ ان کو فارغ کر دیا گیا ہے۔ یہ تو جب جواب آیا تھا تو اس دن تک وہ custody میں تھے۔ اب تو وہ فارغ کر دینے لگے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، سارے ہی فارغ کر دینے لگے ہیں؟

جناب سپیکر، جی! تمام کے تمام فارغ ہو گئے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، تمام کے تمام فارغ ہو گئے ہیں اور کوئی چیز نہیں ملی۔

جناب سپیکر، اٹکا سوال نمبر 2367 محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ کا ہے۔

ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کے میڈیکل Reimbursement کا مسئلہ

2367، محترمہ طلعت یعقوب، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو میڈیکل بزز کی re-imburement کی سہولت دی گئی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو اپنے متعلقہ محکمہ سے بل منظور کروا کر ضلعی خزانہ سے رقم حاصل کرنا ہوتی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر اوقات ضلعی خزانہ کے اہلکار رقم نہ ہونے کا بہانہ بنا کر رقم کی ادائیگی نہیں کرتے؟
- (د) اگر جزو ہونے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت میڈیکل بلوں کی ادائیگی کی پالیسی تبدیل کرنے کو تیار ہے، تاکہ ریٹائرڈ سرکاری ملازم کو اپنے متعلقہ محکمہ سے ہی ادائیگی ہو سکے۔

وزیر خزانہ،

(الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) موجودہ پالیسی کے مطابق حکومت ملی سال شروع ہوتے ہی مناسب رقم ضلع وار

مختص کر کے تمام ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسرز / ٹریژری آفیسرز کو مطلع کر دیتی ہے۔

یہ افسران اس مختص شدہ رقم میں سے درست بزز کی ادائیگی کے پابند ہیں۔

نامکملی طور پر اگر میڈیکل بزز زیادہ آجائیں اور مختص شدہ رقم ختم ہو جائے تو متعلقہ

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر / ٹریژری آفیسر کی درخواست پر حکومت مزید رقم فراہم کر

دیتی ہے۔ اس لئے حکومت اس میں تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کرتی۔

محترمہ طلعت یعقوب، جناب سیکرٹری اس حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بزز (ج) میں یہ

دریافت کیا گیا ہے کہ۔

”اکثر اوقات ضلعی خزانہ کے اہلکار رقم نہ ہونے کا بہانہ بنا کر رقم کی ادائیگی

نہیں کرتے۔“

جواب میں کہا گیا ہے کہ۔

یہ درست نہیں ہے۔

جبکہ اکثر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین یہ شکایت کرتے ہیں کہ ضلعی اہلکار رقم نہ ہونے کا بہانہ بنا کر رقم کی ادائیگی نہیں کرتے اور رخصت دینے پر ادائیگی کر دیتے ہیں۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی اس شکایت کو دور کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سیکرٹری، جی وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سیکرٹری سب سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی بھی ریٹائرڈ سرکاری ملازم یا serving سرکاری ملازم اپنا re-imburement کا میڈیکل بل حکومت کو جمع کراتا ہے جو مستحق اتھارٹی سے approved ہو جو بھی competent authorities میں تو وہ حکومت کی liability بن جاتی ہے کہ ہم نے وہ بل ضرور pay کرنا ہے۔ اس کے اندر اتنی pending ضرور ہو سکتی ہے کہ کسی وقت کوئی صاحب جائیں اور اکاؤنٹس آفیسر کے پاس رقم نہ ہو تو وہ فوراً نہ دے سکیں لیکن وہ گورنمنٹ کی مستقل liability بن جاتی ہے جس کی میں آپ کے سامنے مختصر وضاحت کرتا ہوں کہ 2002-03 میں medical re-imburement کے لئے تقریباً 38 لاکھ روپے بجٹ میں رکھے گئے لیکن بڑ زیادہ آنے تو اس 38 لاکھ کو بڑھا کر 46 لاکھ روپے کر دیا گیا تاکہ جو کمی ہے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر اسے make up کر سکے۔ ہم ہر سال میڈیکل بلز کی 100 فیصد رقم مہیا کرتے ہیں۔ جہاں تک انہوں نے منسٹرز کو ہونے والی دقت کی نشاندہی کی ہے تو ان کے لئے ہم نے ایک علیحدہ مدد بنائی ہوئی ہے تاکہ ان کی رقم قرضی طور پر effect نہ ہوں۔ ایک عام مزاج دیکھا گیا ہے کہ serving officer کو اس کی re-imburement جلدی مل جاتی ہیں۔ منسٹرز کے علیحدہ بینڈ میں رکھے گئے ہیں۔ ان کا existing serving officer کے ساتھ قلماً کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے تو ان کو کوئی دقت نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سنا یہ گیا ہے کہ اگر میڈیکل بل کے سلسلے میں جب زیادہ اخراجات ہو جائیں اور مزید پیسے منگوانے ہوں، جس طرح کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ گورنمنٹ بیج دستی ہے تو دیکھایا گیا ہے کہ سٹین راجن پور، بھکر اور میانوالی کے اضلاع سے جب زائد پیسوں کی ضرورت کیلئے حکومت پنجاب کو لکھا جاتا ہے تو انہیں تین تین ماہ تک جواب نہیں آتا اور اگر صوبائی دار الحکومت اور اس کے قریبی اضلاع کی طرف سے ڈیمانڈ جاتی ہے تو وہ اگلے دن ہی پوری ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اس طرف کے لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ درست ہے یا ہمیں غلط بتایا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! جس بھی ضلع سے ڈیمانڈ آتی ہے تو ہم اس کو meet کرتے ہیں۔ اگر ملتان سے ڈیمانڈ آئی ہو گی تو اس کو ضرور meet کیا جائے گا۔ علی الحساب ان کو ڈیمانڈ کے مطابق پیسے نہیں دیے جاتے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال نمبر 2620 سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

1998 سے 2000 تک محکمہ خزانہ میں P.P.S.C کے ذریعے

بھرتی کی تفصیل

*2620 سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) محکمہ خزانہ میں سال 1998، 1999 اور 2000 میں کتنی اسمیں گریڈ 17 اور اس سے

اوپر والے گریڈ کی فالی ہوئیں؟

- (ب) محکمہ خزانہ نے جز (الف) میں بیان کردہ کتنی اسمیوں کو پر کرنے کے لئے requisition پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ارسال کی اور کب؟
- (ج) کیا محکمہ کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسمیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کرنے کی پابندی ہے؟
- (د) اگر جز (ج) کا جواب اجابت میں ہے تو محکمہ نے قواعد کی خلاف ورزی کرنے والے افسران کے خلاف کیا کارروائی ہے؟ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خزانہ:

(الف)

- (i) سال 1997-98 کے دوران محکمہ خزانہ میں 7 اسمیاں گریڈ 17 اور اس کے اوپر کی غالی ہوئیں۔
- (ii) سال 1998-99 کے دوران محکمہ خزانہ میں 5 اسمیاں گریڈ 17 اور اس کے اوپر کی غالی ہوئیں۔
- (iii) سال 1999-2000 کے دوران محکمہ خزانہ میں 5 اسمیاں گریڈ 17 اور اس کے اوپر کی غالی ہوئیں۔
- (ب) سال 1998-99، 2000-2000 اور 2000-01 کے دوران ملازمت پر پابندی کی وجہ سے پبلک سروس کمیشن کو کوئی ریکروٹیشن نہ ارسال کی گئی۔
- (ج) محکمہ کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسمیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پر کرنے کی پابندی ہے۔
- (د) جز (ج) کا جواب اجابت میں ہے تاہم (ب) کے جواب کے مطابق محکمہ کے کسی آفیسر نے قواعد کی خلاف ورزی نہ کی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا ہے کہ 1998 سے لے کر 2000 تک گریڈ 17 کی کتنی اسمیاں غالی ہوئیں تو اس کے جواب میں دی گئی تفصیل کے مطابق تقریباً 17 اسمیاں غالی ہوئی تھیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ اسمیاں جو غالی ہیں تو جز (ب)

میں بتایا گیا ہے کہ اس کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریگولیشن نہیں بھی گئی ہے تو جو 17 سینیں غالی ہوئیں ان کو آپ نے کیسے fill up کیا ہے؟ کیا کسی کو ایڈجاک کیا گیا یا کسی کی ٹرانسفر کی گئی یا کسی کی پروموشن کی گئی یا کسی کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا؟
جناب سپیکر، جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! یہ سینیں اُس وقت سے تاحال غالی ہیں۔ کسی کو contract پر بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! ابھی تک تمام سینیں غالی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جڑ (ج) میں فرمایا گیا ہے کہ محکمے کے رائج الوقت قوانین کے مطابق ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کی پابندی ہے۔ کیا محکمہ میں کبھی بھی کوئی سینٹ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے fill up نہیں کرتے اور کیا ان 17 غالی سینوں کے حوالے سے یہ جواب دیا گیا یا مستقل طور پر پابندی ہے اور ساری سلیکشن وزارت خزانہ بذات خود کرتی ہے؟ کیا یہ درست ہے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، جناب سپیکر! گریڈ 11 اور اس سے اوپر کی تمام اسامیاں بذریعہ پبلک سروس کمیشن پر کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، اگلا سوال بیگم رحمانہ جمیل صاحبہ کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ سوال کا نمبر پکھاریں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! سوال نمبر 2706 ہے۔ (معزز رکن نے بیگم رحمانہ جمیل

کے ایام پر دریافت کیا)

لوکل فنڈ آڈٹ پنجاب سلیکشن گریڈ بی۔ ایس 17 لینے والے
اور منتظر آفیسرز کی تفصیلات

2676* بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر خزانہ ازراہ نواز ش نواز ش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سال 1993 سے آج تک لوکل فنڈ آڈٹ پنجاب میں کتنے آفیسرز کو سلیکشن گریڈ
بی۔ ایس 17 دیا گیا ہے۔ ان کے نام، موجودہ تعیناتی اور عرصہ بیان فرمائیں؟ جن آڈٹ
آفیسرز کو 1993 کے بعد سلیکشن گریڈ بی۔ ایس 17 نہیں دیا گیا، ان کے نام، موجودہ
تعیناتی اور وجہ بیان فرمائیں؟

(ب) جن آڈٹ آفیسرز کو سلیکشن گریڈ نہیں دیا گیا۔ حکومت کب تک انہیں سلیکشن گریڈ
دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(ج) سال 1993 سے آج تک سلیکشن گریڈ کے سلسلے میں سلیکشن کمیٹی کا اجلاس کس کس
تاریخ کو ہوا۔ تاریخیں بیان فرمائیں۔ آئندہ اجلاس کی تاریخ نہیں مقرر کی گئی تو وجہ
بیان فرمائیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) سال 1993 سے آج تک لوکل فنڈ آڈٹ پنجاب کے کسی بھی آڈٹ آفیسر کو سلیکشن
گریڈ بی۔ ایس 17 نہیں دیا گیا۔ ان آڈٹ آفیسرز کے نام اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل
ضمیمہ (الف) پر ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر بی۔ ایس 17 کی اسامی پر منتقل ترقی نہ ہونے
کی وجہ سے آڈٹ آفیسرز کو سلیکشن گریڈ بی۔ ایس 17 نہیں دیا گیا۔

(ب) حکومت 01-12-2001 سے سلیکشن گریڈ سکیم ختم کر چکی ہے۔

(ج) 1993 سے 01-12-2001 تک سلیکشن گریڈ کمیٹی کا کوئی اجلاس برائے آڈٹ آفیسر
نہ بلایا گیا کیونکہ کوئی اسامی غلط نہ تھی۔ آئندہ اجلاس سلیکشن گریڈ سکیم ختم ہونے کی
وجہ سے ضروری نہ ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری یہ بہن جن کا تعلق ایوزیشن سے

تھا اور وہ بہت اچھے اور مثبت سوالات کیا کرتی تھیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! ضمنی سوال کریں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سر! انہی کے متعلق بات کرتا ہوں، انہی سے متعلق سوال ہے کہ وہ ہمیں آج کل نظر نہیں آ رہیں جس کی وجہ سے ہمیں بڑی پریشانی ہے کہ کہیں ان کو زبردستی تو ہاؤس میں آنے سے نہیں روکا گیا کیونکہ وہ اس ہاؤس میں قابل قدر اضافہ کرتی تھیں۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! اس کے لئے تموزی سی مہلت دے دیں۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! پہلے floor ڈاکٹر صاحب کو دیا ہوا ہے لہذا پہلے انہیں سن لیں پھر آپ کو بھی موقع دیا جائے گا۔ جی، صدیقی صاحب! ضمنی سوال کریں۔ اگر سوال نہیں ہے تو پھر آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا مناء اللہ صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ ہماری یہ بہن ہاؤس میں نہیں آئیں جس کی وجہ سے انہیں پریشانی ہے کہ وہ کہیں نظر نہیں آ رہیں تو جناب والا! میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ وہ بہن آخری مرتبہ چیف منسٹر ہاؤس میں دیکھی گئی تھیں۔ یہ جبر ہم تک اخراجات اور ٹی۔وی کے ذریعے پہنچی ہے۔

جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب! آپ نے جواب سن لیا ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے آج تین ڈیپارٹمنٹ رکھے تھے تو کیا یہ مناسب نہیں کہ دوسرے ڈیپارٹمنٹس سے بھی کوئی ایک دو سوال لئے جائیں۔

جناب سپیکر، آپ کون سے ڈیپارٹمنٹ کا سوال چاہتے ہیں؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے آج تین ڈیپارٹمنٹ رکھے تھے تو کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ دوسرے ڈیپارٹمنٹ کے بھی کوئی ایک دو سوال لئے جائیں؟

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ جیسے کہتے ہیں ویسے ہی کر لیتے ہیں۔ اب آپ کون سے ڈیپارٹمنٹ کے سوال کرنا چاہ رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! سپیشل ایجوکیشن کے سوالات لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر، وزیر قانون! کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے 'جی' رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! صفحہ نمبر 16 پر سوال نمبر 5315 ہے۔

جناب سپیکر، یہ سوال جناب ملک اصغر علی قیصر کا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5315 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے۔

جناب سپیکر، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ سپیشل ایجوکیشن فیصل آباد، 2002-04

فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*5315، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر برائے سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع فیصل آباد کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی

رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم surrender کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین افسران کو لی۔ اسے اڈی۔ اسے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟

- (۵) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟
 (۶) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت ایندول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
 (۷) کتنی رقم یونٹیلیٹی بڑی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
 (۸) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر خصوصی تعلیم،

(الف) سال 2002-03 میں مبلغ -/99,90,353 روپے فراہم کئے گئے اور سال 2003-04 میں مبلغ -/1,15,04,116 روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع فیصل آباد میں سال 2002-23 کل -/76,55,210 روپے خرچ ہونے اور مبلغ -/23,35,143 روپے کی رقم surrender کی گئی جبکہ سال 2003-04 میں مبلغ -/9850296 روپے خرچ ہونے اور مبلغ -/1653820 روپے کی رقم surrender ہوئی۔

(ج) سال 2002-03 سرکاری ملازمین و افسران کی تنخواہ کی مد میں کل -/63,35,160 روپے خرچ ہونے اور سال 2003-04 میں اپریل تک تنخواہ کی مد میں کل -/83,96,801 روپے خرچ ہونے۔

(د) سال 2002-03 سرکاری ملازمین و افسران کو مبلغ -/53,444 روپے ٹی۔ اے ڈی۔ اے دیا گیا اور سال 2003-04 میں اپریل 2004 تک مبلغ -/89,900 روپے خرچ ہوئے۔

(۵) سال 2002-03 اور سال 2003-04 میں سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(۶) سال 2002-03 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت و ایندول وغیرہ کا کل خرچہ مبلغ 2,21,453/- روپے ہوا اور سال 2003-04 میں اپریل 2004 تک کل خرچہ مبلغ 4,03,815/- روپے ہوا۔

- (ز) سال 2002-03 میں یوٹیلیٹی بڑ کی ادائیگی پر کل -/3,04,919 روپے خرچ ہونے اور سال 2003-04 میں اپریل 2004 تک کل خرچ -/2,35,706 روپے ہوا۔
- (ح) سال 2002-03 اور سال 2003-04 کے دوران ضلع فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبوں پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔
- جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؛

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جڑ (ب) میں جواب دیا گیا ہے اس میں محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع فیصل آباد میں سال 2002-03 کل -/76,55,210 روپے خرچ ہونے اور مبلغ -/23,35,143 روپے کی رقم surrender کی گئی۔ جبکہ سال 2003-04 میں مبلغ -/9850296 روپے خرچ ہونے اور مبلغ -/1653820 روپے کی رقم surrender ہوئی۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پورے فیصل آباد کے سکولوں، کالجوں یا اداروں میں کسیوں کو فراہم کر دینے گئے تھے جو یہ رقم surrender کی گئی؟ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ افسران کی نالی ہے جو دی ہوئی رقم خرچ نہیں کر سکے اور ضلع کو facilitate نہیں کر سکے اور اگر ایسا ہے تو ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

MR SPEAKER: Minister for Special Education.

وزیر خصوصی تعلیم، بنیم اللہ الرحمن الرحیم ۵ شکر یہ، جناب سپیکر! ان کا جو ضمنی سوال ہے اس سلسلے میں پہلی بات تو میں یہ عرض کرتی چلوں کہ صوبائی حکومت کے تحت اب براہ راست institutions of Sepecial Education نہیں آتے۔ devolution plan کے تحت پورے پنجاب میں سے 49 ادارے devolve ہو کر ضلعی حکومت میں گئے ہیں جس کی وجہ سے یہ رقم جو ہم دیتے ہیں اور فنانس ڈیپارٹمنٹ release کرتا ہے اور یہ رقم ضلعی حکومت کو جلتی ہے اور وہیں پر ناظم اور ڈی۔سی۔ اوز اس کے انچارج ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے یہ جو 2003-04 کی بات ہے تو 2003 میں تو منسٹری کا قیام وجود میں آیا تھا یہ یکم اکتوبر 2003 کو معرض وجود میں آئی تھی۔ اس کے حوالے سے اس وقت بجٹ بھی اس کا بہت کم تھا اگر آپ 2002-03 کا

بجٹ دیکھ لیں تو اس کے حساب سے اب بیس گنا زیادہ بجٹ ہے کیونکہ پہلے دو کروڑ کا بجٹ ہوتا تھا۔

جناب سپیکر، محترم! ان کا سوال یہ ہے کہ جو فنڈز آپ نے release کئے اس میں سے surrender کئے گئے تو کیا وہ ڈیمانڈ تو نہیں کر رہے تھے کہ فنڈز کم لے لیں ہمیں زیادہ ملنے چاہئیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! اس حوالے سے ڈی۔سی۔او سے بھی بات ہوئی ہے کہ آئندہ آنے والے وقت میں کوئی رقم surrender نہ کی جائے بلکہ اس کا باج ڈی۔سی۔او اور ناظم خود سنبھالیں۔

جناب سپیکر، نہیں نہیں محترم! ان کا سوال یہ ہے کہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر یہ رقم surrender ہوئی۔ کیا آپ نے اس بارے میں ڈی۔سی۔او سے پوچھا ہے؟

وزیر خصوصی تعلیم، جی ہاں جناب سپیکر! میں نے ڈی۔سی۔او سے پوچھا ہے کیونکہ اس وقت اداروں میں بچوں کی enrolment بہت کم تھی اور اب بچوں کی enrolment بڑھ گئی ہے۔ آپ دیکھیں کہ پہلے 4,200 enrolment تھی اور اب اس میں بیس گنا اضافہ ہوا ہے اور یہ 4,837 ہو گئی ہے۔ ضلعی حکومتوں نے enrolment کم ہونے کی وجہ سے رقم surrender کیں۔ میں آپ کو میانوالی کی مثال دیتی ہوں کہ میانوالی کے ڈی۔سی۔او نے خط لکھا تھا کہ آپ بڈنگ واپس لے لیں یا کسی اور مہضد کے لئے استعمال میں لانے دیا جائے کیونکہ یہاں پر کوئی بچہ نہیں ہے۔ اب وہاں پر پچاس بچے ہیں۔

جناب سپیکر، جی شکریہ۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر، جی!

راجہ ریاض احمد، شکریہ، جناب سپیکر! یہ جو رقم surrender کی گئی ہے اس کا ایک آسان طریقہ

یہ تھا [*****]

جناب سیکرٹری، یہ العاطم میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جی رانا مناء اللہ صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ سپیشل ایجوکیشن کا محکمہ devolve ہو کر ضمنی سطح پر چلا گیا ہے۔ جب یہ محکمہ devolve ہو کر ڈسٹرکٹ میں چلا گیا ہے تو پھر یہ وزیر صاحب یہاں کیا کر رہی ہیں انہیں مستعفی ہونا چاہیے۔ دوسرا میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو رقم surrender والی بات ہے آپ دیکھیں کہ 2003-04 میں 99,90,353/- رقم مختص کی گئی اس میں سے 83,96,801/- تنخواہوں میں خرچ ہو گیا۔ یہ وزیر صاحب جو اپنے سپیشل ایجوکیشن کے محکمہ کا اوپلا کرتی ہیں یہ اپنے محکمے کی دو سال کی کارکردگی کو دکھائیں اور اس کے بعد اس قوم کو حساب دیں کہ یہ کس طرح سے ہینٹائیس ہینٹائیس منسٹرز اور نوٹس تو سے پارلیمانی سیکرٹریز سرکاری گاڑیوں پر جھنڈے لگا کر گھومتے پھرتے ہیں یہ قوم کو کیا دے رہے ہیں۔ یہ تقریباً ایک کروڑ کی رقم تھی یہ وہاں پر گئی ہے اور 83,96,801/- روپے کی رقم تنخواہوں میں خرچ ہو گئے اور 89,900/- اے اڈی۔ اے میں خرچ ہوئے۔ جناب سیکرٹری! جب وہاں پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے تو یہ ٹی۔ اے اڈی۔ اے کس سلسلے میں بن رہا ہے۔ پھر گاڑیوں کی repairing میں 4,03,815/- خرچ ہونے اس کے بعد آگے یونینٹی بزمیں 2,35,706/- روپے خرچ ہو گئے۔ یہ کل رقم تقریباً 91,26,222/- جناب سیکرٹری! اس میں سے پھر بھایا کیا رہ گیا تھا جو انہوں نے وہاں پر لوگوں پر خرچ کرنا تھا۔ پچھلے سال 2002-03 میں تنخواہوں پر 63,35,160/- روپے ٹی۔ اے اڈی۔ اے پر 53,444/- روپے گاڑیوں کی ریٹائرنگ پر 2,21,453/- روپے اور یونینٹی بزم پر 3,409,191/- روپے خرچ ہونے یعنی جتنی رقم ان سے تنخواہوں ٹی۔ اے اڈی۔ اے اور یونینٹی بزم پر خرچ ہو سکی وہ انہوں نے خرچ کر لی اور باقی دونوں سالوں میں پانچ سات لاکھ روپے کی بچت show کر دی۔ انہوں نے پکا پکا حساب رکھا ہے کہ جس سال میں 99 لاکھ روپے مختص ہونے ہیں اس

* محکمہ جناب سیکرٹری العاطم کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سے انہوں نے سات لاکھ روپے کی بجٹ show کی ہے دوسرے سال میں بھی اتنی رقم show کی ہے۔ جو رقم ان سے خرچ نہ ہو سکی وہ انہوں نے surrender کر دی ہے اور باقی رقم خرچ کر دی گئی ہے۔ وزیر صاحبہ فرمائیں اور یہاں پر پوری حکومت بیٹھی ہے یہ فرمانے کہ یہ جو کروڑوں روپیہ معذور بچوں کے نام پر کس سلسلے میں خرچ ہوا ہے؟ یہ بھی بتائیں کہ یہ یہاں پر بیٹھ کر کیا مانیٹر کر رہے ہیں؟ ایک ایک محکمے کو دس جگہ تقسیم کر کے اس ایجوکیشن کی منسٹری کو سات حصوں میں تقسیم کیا ہوا ہے اور ان کی کارکردگی یہ ہے کہ لاکھوں روپے تحواہوں اور دوسرے کاموں پر خرچ کئے گئے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر صاحبہ!

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! میں اس حوالے سے یہ بتانا چاہوں گی کہ یہ جو ذکر فیصل آباد کا کر رہے ہیں یہ جو 42 سو بچے ہیں ہم لوگوں نے ان بچوں کی نگہبانی کرنی ہوتی ہے اور یہ اس حوالے سے ضلع فیصل آباد کے علاوہ دوسرے اضلاع بھی ہیں ان کے بھی اخراجات ہیں جو ہم نے دیئے ہیں۔ ہم نے مانیٹرنگ سسٹم کو بہت valuate کیا ہے میرے معزز رکن کا خیال ہے کہ صرف ایک ڈی۔ او فیصل آباد ہے بلکہ ہمارے آٹھ ڈی او سپیشل ایجوکیشن ہیں اور ایک کے پاس کم از کم چار چار اضلاع ہیں اس نے باہر بھی نکلتا ہے اور اس نے باہر بھی جاتا ہے اس نے کلاہ بھی جاتا ہے اس نے ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی جاتا ہے اور دوسرے اضلاع بھی cover کرنا ہے۔ کیا اس کاٹی۔ اے اڈی۔ اے نہیں بنے گا؟ جب آپ سرکاری ملازموں کو سہولیات نہیں دیں گے تو پھر وہ کمروں میں بند ہو کر بیٹھ جائیں گے اور آپ کا monitoring inspection system ٹھیک نہیں رہے گا۔ ہم نے ابھی اسی سال جنوری سے ڈائریکوریٹ اور سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے بھی مانیٹرنگ سیل بنا دیا ہے اس طرح سے مانیٹرنگ سسٹم بنا دیا گیا ہے اور یہ ٹی۔ اے اڈی۔ اے اس حوالے سے ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ جو ٹی۔ اے اڈی۔ اے ہے یعنی نہ منسٹروں کی کوئی کارکردگی نہ اس گورنمنٹ کی کوئی کارکردگی یہ منسٹر صاحبہ جو ٹی۔ اے اڈی۔ اے کا کہہ رہی ہیں

کہ کلیہ جانا ہوتا ہے، نوبہ یک سنگہ جانا ہوتا ہے، جب کلیہ میں کوئی سپیشل ایجوکیشن کا ادارہ ہی نہیں ہے تو وہ کلیہ کیا کرنے جاتی ہے؟ وہ وہیں پر کوئی سیر و تفریح کرنے جاتی ہے یا کسی دوست سے ملنے جاتی ہے۔ اچھا اب نوبہ یک سنگہ جو ہے، یہ اس سوال سے جو پہلا سوال ہے اس میں انہوں نے 27 ادارے دیئے ہیں کہ پورے پنجاب میں یہ ہمارے ادارے ہیں۔ یہ بتائیں کہ کلیہ میں ادارہ کون سا ہے؟ نوبہ یک سنگہ میں ادارہ کون سا ہے؟ کلیہ میں ان کا ڈی۔ ای۔ او کیا کرنے گیا تھا؟ وہ نوبہ یک سنگہ میں کیا کرنے گیا تھا؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر سپیشل ایجوکیشن! --- رانا صاحب! تشریف رکھیں، اب ان کا جواب سنیں۔

رانا مناء اللہ خان، میری بات کو واضح ہونے دیں تاکہ یہ جواب دیں۔ (قطع کلامیوں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! فیصل آباد میں صرف ایک ادارہ سپیشل ایجوکیشن کا ہے، یہ انہوں نے جواب میں لکھا ہے۔ صرف ایک ادارہ ہے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ اس ایک ادارے میں وہ اتنی گاڑیاں ادارے کے اندر ہی چلائے رہے کہ ان پر چھ لاکھ روپیہ مرمت پر ہی خرچ ہو گیا، وہ کیا کرتے رہے؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر صاحب، جواب دے رہی ہیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سپیکر! میں اس حوالے سے جادوں کے mis-printing ---

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! پتے دیں۔ جواب تو سن لیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری بہت ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اسی میں نے یہاں پر کرشن کے حوالے سے بات کی اور آپ

نے کہا کہ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ مجھے آپ اس پر صرف یہ روٹنگ دے دیں کہ اگر میں نے غلط کہا ہے یا میں ثابت نہ کر سکوں تو پھر تو آپ اس کو حذف کریں۔ اس طرح کس طرح آپ نے کہہ دیا کہ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے، میں نے کوئی گلی تو نہیں نکالی۔

جناب سپیکر، یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں اس لئے میں نے حذف کئے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، میں چیئنج کے ساتھ ہینل پر کھتا ہوں [*****] پاکستان میں کوئی نہیں اور اگر آپ نے ان کو حذف کرنا ہے تو مجھے اس پر روٹنگ دیں۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

جناب سپیکر، جی، چودھری اصغر علی گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! اگر یہ بات ملن لی جانے کہ کسی ناظم پر کرپشن کا الزام لگانا غیر پارلیمانی لفظ ہے، ہم اس کو تسلیم کر لیتے ہیں، کیا یہ بات غیر پارلیمانی ہے کہ ایک ناظم کو یہ اختیار ہے کہ وہ تھانوں سے رھوت لے؛ کیا اس کو یہ اختیار ہے کہ وہ ہٹواریوں اور تحصیل داروں سے رھوت لے؛ کیا اس کو یہ اختیار ہے کہ وہ openly ٹھیکیداروں کو بھا کر میدان کے اندر اس بات کو decide کرے کہ آپ پہلے مجھے اتنا کمیشن دیں اس کے بعد آپ کو کام دوں گا؟ اگر آپ کو یہ بھی غیر پارلیمانی لفظ نظر آتے ہیں، اگر یہ بات درست ہے تو میں اس ایوان کے اندر اس بات کو چیئنج کرتا ہوں کہ آپ اپنے ایوان کے اندر ایک کمیٹی مقرر کریں اور سب سے پہلے ضلعیہ کا انتخاب کریں۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ انہوں نے openly کمیشن لئے ہیں۔ وہ openly رھوت لیتے ہیں، ہٹواریوں سے لیتے ہیں، تھانوں سے لیتے ہیں، ٹھیکیداروں سے لیتے ہیں، آپ اس کو کیسے غیر پارلیمانی لفظ کہتے ہیں؟

جناب سپیکر، جی، شکر ہے۔ چودھری صاحب! تشریف رکھیں۔

حاجی اعجاز احمد، جناب سیکرٹری! یہ لاہور میں بات ثابت ہو چکی ہے۔

جناب سیکرٹری، اعجاز صاحب! تشریف رکھیں۔ چودھری صاحب! میں گزارش یہ کرتا ہوں کہ یہ وفد سوالات چل رہا ہے اور سوالات فنانس اور سپیشل ایجوکیشن کے متعلق تھے، درمیان میں ضلع ناظم فیصل آباد یا ضلع ناظم یہ کہہ رہے آگئے۔ وہ چونکہ ان کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں تھا۔ میں نے ان کو اجازت نہیں دی۔ اس لئے میں نے کہا کہ یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ جب لوکل گورنمنٹ کی کوئی بات ہو گی تو پھر آپ کی بات تفصیل کے ساتھ سنیں گے۔ پھر میرٹ دیکھا جانے کا کہ کیا بنتا ہے، کیا نہیں بنتا؟

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری!

جناب سیکرٹری، جی، راجہ صاحب!۔۔۔ راجہ صاحب کو میں نے floor دیا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! میری عرض یہ ہے کہ آپ مجھے کہتے ہیں کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر میں reject کرتا ہوں، valid نہیں ہے، آپ نے یہ کہا ہے کہ یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔ میری گزارش ہے کہ مہربانی کریں، یہ آپ نے جو الفاظ کہے ہیں، میرے الفاظ کو حذف نہ کیا جائے اور آپ مہربانی کریں اپنے الفاظ واپس لے لیں۔۔۔

جناب سیکرٹری، میں نے یہ حذف کر دیئے ہیں۔ جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ وفد سوالات کی سنجیدگی سے متعلق

ہے۔ یہ answer sheet آپ کے سامنے پڑی ہے کہ جو answer sheet ہمیں دو دن پہلے

provide کی گئی، جیسا کہ ایک دن پہلے provide کی جاتی ہے، اس answer sheet میں

میرا خیال ہے کہ کل سو دن یا سترہ سوالات ہیں، اس میں بارہ سوالات کے نیچے لکھا تھا کہ جواب

موصول نہیں ہوا۔ اب آپ یہ دیکھ لیں کہ اس وقت جو ہمیں یہ answer sheet پہلے پر ملی ہے

اس میں کوئی بارہ بجہ پر یہ پت چھپیں کی گئی ہے کہ جواب صفحہ نمبر 25 پر ملاحظہ فرمائیں۔ اس کے

بعد آئے آپ دیکھیں کہ یہ اگلا سوال نمبر 2620 ہے، پھر اس کے بعد سوال نمبر 2706 ہے، اس

کے 3016 یعنی اگر محکمے کی سنجیدگی کا یہ عالم ہے کہ وہ پندرہ دن پہلے کانفرنس جاری ہوتا ہے

کہ کوئی بھی اجلاس شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے محکمہ اپنے جوابات اس ہاؤس میں پہنچانے لیکن محکمہ تین دن پہلے بھی جواب سیکرٹریٹ کو نہیں پہنچاتا اور پھر جو چیز ہمیں یہاں پر ملے گی تو اس کی پھر کس طور پر بات ہو سکے گی؟

جناب سپییکر، نہیں، رانا صاحب! یہ ہوا ایسے ہے کہ محکموں نے up-to-date جواب دینے ہیں۔ اگلے دن ایوان میں یہ سوال raise کیا گیا تھا کہ فرض کریں کہ اگر ایک سال پہلے کا سوال ہے تو اس کا جواب نو ماہ پہلے یا گیارہ ماہ پہلے آیا ہے تو اسی طرح یہ 2004 میں جیسے میرا خیال ہے کہ 6 یا 7 تاریخ کو کسی محکمے کی باری تھی تو 2004 میں جو جواب آیا تھا 'as it is' پڑھ دیا تو معزز اراکین اسمبلی کا یہ موقف تھا کہ یہ جو جواب دینے جاتے ہیں یہ up-to-date دینے جائیں تو انہوں نے جوابات دینے ہیں لیکن آخر میں ان کو up-to-date کیا ہے۔

رانا حنا اللہ خان، جناب سپییکر! آپ کو یہ غلط information دی گئی ہے۔ یہ answer sheet جو دو دن پہلے یعنی یہاں پر دی گئی ہے یہ اس کی کاپی میرے پاس ہے۔ اس میں جو محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ہے، جس کے ماٹہ اللہ پورے وزیر 'یہاں پر تشریف فرما ہیں' آپ یہ دیکھیں کہ یہ جو محکمے کے سات سوالات ہیں اور سات میں سے چار پر یہ جو answer sheet ہمیں کے روز ہمیں یہاں پر دی گئی ہے۔ ان سات میں سے چار کے نیچے لکھا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ اگر up-to-date کرنے والی بات ہوتی تو یہاں پر جواب درج ہوتا اور اس کے بعد آج ہمیں ایک extra paper دیا جاتا ہے کہ جو جواب یہاں پر درج ہے اس میں یہ یہ amendment ہے۔ اس answer sheet میں جو ہمیں کے روز ہمیں دی گئی ہے اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپییکر، متعلقہ وزیر سن رہے ہیں میں گزارش کرتا ہوں کہ آئندہ ذرا احتیاط کریں اور بروقت جوابات آنے چاہئیں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، جی، ٹھیک ہے۔

رانا حنا اللہ خان، یعنی سات میں سے چار میں یہ پوزیشن ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، ضمنی سوال۔

جناب سیکر، جی، سپیشل ایجوکیشن سے متعلقہ ضمنی سوال ہے۔ فرمائیں!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سیکر! دو سال میں سوادو کروڑ روپیہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی مدد میں ضلع فیصل آباد کو دیا گیا۔ کیا وزیر موصوف یہ بتانا بندہ کریں گی کہ اس سوادو کروڑ روپے میں سے ایک بھی کوئی کمپیوٹر یا فیصل آباد میں فراہم کی گئی اس ادارے کا نام کیا ہے جہاں پر ایک بھی کمپیوٹر دیا گیا ہو؟

جناب سیکر، جی، منسٹر سپیشل ایجوکیشن!

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سیکر! ایک تو میں معزز رکن رانا منا، اللہ صاحب کی اس حوالے سے ریکارڈ کی درستی کرنا چاہوں گی۔ انہوں نے جو پتلے کہا تھا کہ فیصل آباد میں ایک ادارہ ہے۔ یہاں پرنٹ بھی ہوا ہے کہ ایک ادارہ ہے لیکن یہ mis-printing ہوتی ہے۔ فیصل آباد میں ایک ادارہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سیکر، معزز اصغر علی قیصر صاحب نے جو سوال کیا ہے اس کا جواب دیں۔

وزیر خصوصی تعلیم، جناب سیکر! یہ بھی سوال کر چکے ہیں۔ انہوں نے بھی سوال کیا ہے تو ابھی مجھے دو سوالوں کا جواب دینا ہے۔

جناب سیکر، اچھا، پلیس پتلے رانا صاحب کے سوال کا جواب دے لیں۔ فرمائیں، کیا کسنا چاہ رہی ہیں؟ (قطع کلامیں) آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

وزیر خصوصی تعلیم، پتلے یہ ہے کہ اس وقت فیصل آباد میں حکومت پنجاب کے تین ادارے کام کر رہے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کا ایک ادارہ ہے اور این۔ جی۔ اوز کے چار ادارے کام کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ہمارے ادارے کام کر رہے ہیں۔ یہ جو انہوں نے پوچھا ہے کہ کمپیوٹر یا کسی ادارے میں فراہم کیا گیا ہے یا نہیں؟ تو وہاں پر ہمارا جو ڈی۔ ای۔ او سپیشل ایجوکیشن ہے وہ اس وقت جو لڑکیوں کا وہاں گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈیٹیکٹو ہیرنگ پانی سکول ہے اور گورنمنٹ

ڈیف اینڈ ڈیپلٹو بیرنگ سکول فار بوائز ان دونوں میں کمپیوٹر فراہم کر رہے ہیں۔ تو یہ کسی کو اس خیال میں نہیں رہنا چاہیے کہ وہاں پر کوئی کمپیوٹر فراہم نہیں کیا جا رہا ہے۔ فیصل آباد میں بالکل کمپیوٹر فراہم کئے جا رہے ہیں اور ابھی ایک سوال۔ ماں سے آیا تھا کہ کالیہ میں ادارہ نہیں ہے تو میں یہاں جانا چاہتی ہوں کہ by the end of this financial year کوئی 91 تحصیلوں میں، پہلے میں 90 تحصیلیں کمتی رہی اب چونکہ ضلع سیالکوٹ کی سڑیاں کو بھی تحصیل کا درجہ دے دیا گیا ہے تو 91 تحصیلوں میں ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ کالیہ میں ادارہ قائم ہو چکا ہے۔ وہاں پر hearing-aids بھی ہم نے دیئے ہیں۔ بورے والا میں 3 جنوری سے 55 بچوں کے ساتھ ادارے نے کام شروع کر دیا ہے۔ میلسی اور جڑانوالہ میں ادارے کھل چکے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب سپیکر امیر! صرف یہ سوال تھا کہ جو سوادو کروڑ روپے فراہم کئے گئے ہیں کیا اس میں سے کمپیوٹر یا کمپیوٹریب کسی ادارے کو فراہم کی گئی ہے؟ وزیر موصوف صاحب تو فرما رہی ہیں کہ ابھی ہم کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ تو running budget سے ہو رہا ہو گا۔ میں تو ان سوادو کروڑ روپوں کی بات کر رہا ہوں جو پہلے فراہم کئے گئے ہیں۔ کیا اس میں سے کوئی کمپیوٹر خرید ا گیا ہے؟ دوسرا میں یہ بتا دوں کہ تحصیل بورے والا فیصل آباد میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خصوصی تعلیم!

وزیر خصوصی تعلیم: جناب سپیکر! میں یہ تصحیح کر دوں کہ ہم جو کمپیوٹر فراہم کر رہے ہیں وہ ایک الگ رقم سے کر رہے ہیں۔ معزز رکن جس رقم کا ذکر کر رہے ہیں وہ تمام non-development فنڈز کی رقم ہے۔ اس سے تنخواہیں اور دوسرے اخراجات تو کئے جاسکتے ہیں لیکن اس میں سے کمپیوٹر نہیں خریدے جاسکتے۔

جناب سپیکر: ٹھیک۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر خصوصی تعلیم: جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سالانہ اضافی تعلیمی ترقی برائے سول ملازمین

*973، رانا تاج محل حسین، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب اپنے سول ملازمین کو سالانہ اضافی ترقی دے رہی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ عرصہ سے حکومت نے اپنے ملازمین کو سالانہ تعلیمی ترقی سے محروم کر رکھا ہے؟

(ج) اگر جز (الف) تا (ب) کا جواب اجبات میں ہے تو کیا حکومت اپنے ملازمین کو سالانہ اضافی تعلیمی ترقی دوبارہ دینے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ حکومت پنجاب اپنے سول ملازمین کو سالانہ اضافی تعلیمی ترقی دے رہی تھی۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) چونکہ جز (الف) تا (ب) کا جواب اجبات کی بجائے نفی میں ہے لہذا ج (ج) کے جواب ضرورت نہ ہے۔

مکان کی تعمیر / خرید کے لئے ملنے والی رقم میں اضافے

اور شرائط میں نرمی

- 3016* محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت سرکاری ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی مد میں مبلغ پچاس ہزار روپے کا قرضہ جاری کرتی ہے جو اقساط کی صورت میں واپس لیتی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور جیسے بڑے اور ہنگے شہر کا مکان تو کجا ایک مردہ زمین بھی پچاس ہزار میں نہیں خریدی جاسکتی؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت ملازمین کی تنخواہ میں سے مسلسل ماہانہ کٹوتی کے علاوہ زمین یا مکان کی خرید کے کٹھنات رہن رکھتی ہے، جبکہ حکومت کو بھی معلوم ہے کہ پچاس ہزار روپے میں پلاٹ یا مکان نہیں خرید جاسکتا؟
- (د) اگر جزد ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت پچاس ہزار کے عوض زمین یا مکان کے کٹھنات رہن نہ رکھنے کو تیار ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو مذکورہ رقم کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

- (الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب اپنے سرکاری ملازمین کو مکان کی تعمیر یا خرید میں معاونت کے لئے زیادہ سے زیادہ مبلغ 50,000/- روپے بطور قرض مہیا کرتی رہی ہے جو اقساط کی صورت میں واپس لیا جاتا ہے۔
- (ب) محکمہ خزانہ حکومت پنجاب اس سلسلہ میں معلومات نہیں رکھتا۔
- (ج) جہاں تک سوال کے پہلے حصے کا تعلق ہے یہ درست ہے۔ سوال کے آخری حصہ کے متعلق وضاحت جز (ب) میں کر دی گئی ہے۔
- (د) حکومت نے 2004-05 سے سرکاری ملازمین کے لئے لون یا ایسی ستم کر دی ہے۔

ٹریڈری آفس لاہور میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات

ملازمین کی تفصیلات

- 3062، بیگم رحمانہ جمیل، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ٹریڈری آفس لاہور میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتہ ڈومیسائل ولدیت اور لاہور میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اس دفتر میں جو ملازمین عرصہ تین سال سے زائد تعینات ہیں، ان کے نام اور دیگر تفصیل نیز حکومت ان کو لاہور سے باہر کیوں تبدیل نہیں کرتی؟
- (ج) اس دفتر میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف جھگڑا اور اپنی کرپشن کی انکوائری چل رہی ہیں۔ ان کے نام اور دیگر تفصیل الگ فراہم کی جائے؟
- وزیر خزانہ،

- (الف) ٹریڈری آفس لاہور میں تعینات تمام ملازمین کی مکمل تفصیل، نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، مستقل پتہ، ڈومیسائل اور لاہور میں تعیناتی کی تفصیل لف ہے۔
- ضمیمہ (الف) ان تمام ملازمین کی تفصیل جو ٹریڈری آفس لاہور میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات ہیں، لف ہے۔ ضمیمہ (ب)
- (ب) حکومت پنجاب کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت جو ملازمین گریڈ نمبر 1 سے 15 تک کے ہیں ان کو ضلع میں تعیناتی کے دوران تین سال کے عرصہ کے بعد ٹریڈری آفس ہی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کیا جاتا ہے اس طرح ان کے کام کی نوعیت تین سال کے بعد تبدیل کر دی جاتی ہے۔
- (ج) ٹریڈری آفس لاہور میں تعینات جن ملازمین کے خلاف جھگڑا اور اپنی کرپشن کی انکوائری چل رہی ہیں، ان کی تفصیل لف ہے۔ ضمیمہ (ج)

ملازمین کے ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم میں اضافہ

اور موٹر سائیکل / کار ایڈوانس پر سود کے خاتمے کا مسئلہ

*3181، محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب اپنے ملازمین کو مکان یا پلاٹ خریدنے کے لئے

ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم میں زیادہ سے زیادہ مبلغ -/50,000 روپے فی کس فراہم

کرتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم بغیر سود کے جبکہ موٹر

سائیکل اور کار خریدنے کے لئے فراہم کردہ رقم پر سود وصول کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور جیسے بڑے اور بھنگے ترین شہر میں -/50,000 روپے

میں پلاٹ یا مکان نہیں خریدا جاسکتا۔ ملازمین اس رقم کو کہیں اور خرچ کر لیتے ہیں۔

اس طرح وہ ہمیشہ ہمیشہ بے گھر ہی رہتے ہیں؟

(د) اگر جزو ہونے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت کنونین خریدنے کی رقم پر

سود ختم کرنے اور ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ (جس سے

کم از کم) تین مرد کا مکان خریدا جاسکے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب 2004-05 سے قبل اپنے ملازمین کو مکان کی تعمیر یا

خرید میں معاونت کے لئے زیادہ سے زیادہ سے زیادہ مبلغ -/50,000 روپے فی کس

بلور قرض مہیا کرتی رہی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم (سکیل نمبر 16 16

کے ملازمین کو) بغیر سود کے جبکہ موٹر سائیکل اور کار خریدنے کے لئے فراہم کردہ رقم

پر مارک اپ وصول کرتی رہی ہے۔

- (ج) محکمہ خزانہ لاہور کے زمین کے ریٹ کے متعلق معلومات نہیں رکھتا۔
- (د) حکومت نے 2004-05 سے سرکاری ملازمین کے لئے لون پالیسی ختم کر دی ہے۔

ملازمین کے ہافس بلڈنگ ایڈوانس کے لئے ارکان اسمبلی

کے کوٹا کی بحالی

- *3188 محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2002-03 میں حکومت نے ملازمین کے لئے ہافس بلڈنگ ایڈوانس کی مد میں ایم۔ پی۔ ایز کو ایک اور وزیر کو دو درخواستوں کی حد تک اسحق دیا تھا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2003-04 میں مذکورہ مد (ہافس بلڈنگ ایڈوانس) میں ایم۔ پی۔ ایز کو دیا گیا اسحق واپس لے لیا گیا ہے؟
- (ج) اگر جڑواہنے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ایم۔ پی۔ ایز کو مذکورہ اسحق دوبارہ دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

- (الف) اسحق کی مد تک درست نہ ہے۔ البتہ courtesy کے طور پر ان کی حد تک کو ممکن مد تک ملے بلکہ پہلے کی کوشش کی گئی تھی۔
- (ب) یہ درست نہ ہے بلکہ وزیر اعلیٰ کی مرجعہ پالیسی کے تحت ایم۔ پی۔ اے بلا تعداد حد تک کر سکتے ہیں۔
- (ج) حکومت نے 2004-05 سے سرکاری ملازمین کے لئے لون پالیسی ختم کر دی ہے۔

سرکاری ملازمین کو ملنے والے ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس

کی رقم میں اضافہ کا مسئلہ

*3307، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سرکاری ملازمین کے لئے ہاؤس بلڈنگ کی رقم میں رقم مختص کی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم میں زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے فی ملازم جاری کرتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں -/50,000 روپے میں ایک مرد زمین بھی نہیں خریدی جاسکتی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اپنے مستقل ملازم سے -/50,000 روپے کے عوض خرید کردہ زمین یا مکان کے کاغذات رہن رکھواتی ہیں؟

(ه) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملازمین کو ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس کی رقم میں رقم بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہت کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب اپنے سرکاری ملازمین کو مکان کی تعمیر یا خرید میں معاونت کے لئے زیادہ سے زیادہ مبلغ -/50,000 روپے بطور قرض مہیا کرتی رہی ہے۔

(ج) اس کے متعلق محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کوئی رائے نہیں دے سکتا۔

(د) یہ درست ہے کہ حکومت اپنے مستقل ملازم سے -/50,000 روپے کے عوض خرید کردہ زمین یا مکان کے کاغذات رہن رکھواتی رہی ہے۔

(ه) حکومت نے 2004-05 سے سرکاری ملازمین کے لئے لون پالیسی ختم کر دی ہے۔

ملازمین کو ملنے والے ماہانہ کمپیوٹر الاؤنس میں اضافے کا مسئلہ

- *3353، جناب سميع اللہ خان، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت کمپیوٹر پر کام کرنے والے ملازمین کو -450/- روپے ماہانہ الاؤنس دے رہی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وفاقی اور سندھ حکومت اپنے ملازمین کو -750/- روپے بطور کمپیوٹر الاؤنس ماہانہ دے رہی ہیں؟
- (ج) اگر جزد ہونے والا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا پنجاب حکومت اپنے ملازمین کا کمپیوٹر الاؤنس بڑھانے کے لئے تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب Key punch operator / key punch verifying operator/data entry operators کو ماہانہ -450/- روپے کمپیوٹر الاؤنس دے رہی تھی جس کو مورخہ 27-12-04 سے بڑھا کر -750/- روپے ماہانہ کر دیا گیا ہے۔

(ب) پنجاب حکومت کے متعلقہ ہے۔

(ج) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں جز (ج) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

دی بینک آف پنجاب کے قرضہ جات کی شرائط

اور مارک اپ میں تضاد کا جواز

- *3376، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ دی بینک آف پنجاب صنعتی قرضے 7 فیصد اور زرعی قرضے 11 فیصد شرح ماہ ک اپ پر دیتا ہے؟

(ب) مذکورہ بینک صنعتی اور زرعی قرضہ جات کن کن شرائط پر فراہم کرتا ہے اور ان کی واپسی کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) اگر جز (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو صنعتی اور زرعی قرضہ جات کے شرح مارک اپ میں تھلا کی وجوہات کیا ہے کیا حکومت درج بالا دونوں مقاصد کے لئے فراہم کردہ قرضہ جات پر شرح مارک اپ 7 فیصد کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) بینک آف پنجاب صنعتی اور زرعی قرضہ جات مندرجہ ذیل شرائط پر فراہم کر رہا ہے۔
صنعتی قرضہ جات، صنعتی قرضہ قرض خواہ کی علیہ اور متوقع مللی حالت اس کا اپنے شعبے میں مقام، سیکورٹی کا معیار، قرضہ کی قسم اور قرضہ دینے کے بعد جو کوئی اضافی پرنس بینک کو حاصل ہونا ہو، تو دیکھ کر دیا جاتا ہے۔

زرعی قرضہ جات، ہر اس کسان کو جو کم از کم 15 ایکڑ اراضی کا مالک ہو، فارم پر رہائش پذیر ہو اور خود کاشت کرتا ہو۔ ان قرضہ جات کی واپسی کا طریقہ درج ذیل ہے۔
صنعتی قرضہ، ایک سال کے لئے ہوتا ہے جو کہ قابل تجدید ہے۔

زرعی قرضہ، قرضے کی رقم 8 تا 10 سہ ماہی اقساط میں ادا کی جاسکتی ہے۔

(ج) اس سلسلے میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ بہ نسبت صنعتی قرضے زرعی قرضوں کی واپسی کا سلسلہ قرضہ دینے والے بینک کو زیادہ منگتا پڑتا ہے کیونکہ خاص تعداد میں ریکوری آفیسرز اس کام کے لئے مختص کئے جاتے ہیں اور اس زرعی قرضوں کو دینے کی کاست بڑھ جاتی ہے۔ زرعی قرضوں پر credit risk زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے زرعی قرضوں پر شرح سود بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں تک ان قرضہ جات کو 7 فیصد کرنے کا معاملہ ہے یہ بینک کی پالیسی کے مطابق مقررہ وقت پر زیر غور آئے گا۔ البتہ حکومت کی یہ خواہش ہے کہ شرح مارک اپ کو کم ترین حد تک لایا جائے۔

بنک آف پنجاب سال 2001-02 اور 2003-04

معافی قرضہ کی تفصیل

4760* جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بنک آف پنجاب نے سال 2001-02 اور 2003-04 میں مختلف افراد اور فرموں کے قرضے معاف کئے ہیں؟

(ب) اگر جزو بلا کا جواب اثبات میں ہے تو قرضے معاف کرانے والوں کے نام 'سچے' عرصے ادائیگی، نام پرائیکٹس، ملیت قرضہ کن وجوہات کی بنا پر اور کس اتھارٹی کے حکم سے قرضہ معاف کیا گیا۔ حکم کی کاپی اور تمام تر تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر خزانہ،

(الف) درست ہے۔

(ب) بنک ہذا قرضوں میں معافی یا مہموت کی تفصیل برائے بکنگ کمپنیز آرڈیننس مجریہ 1962 بمطابق حق نمبر A-33 ذیلی حق نمبر 3 اپنے سالانہ حبلت میں شائع کرتا ہے۔ تاکہ تمام کلمتہ داران، عوام اناس کے حکم میں آجائے لہذا بنک کے سالانہ حبلت برائے سال 2001-02 اور 2003 میں مستند مواد کے صفحات کی نقول منسکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سرکاری ملازمین کے ہافس الاؤنس کا مسئلہ

4761* جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے سرکاری ملازمین کو 1991 کے پے سکیلز کے مطابق ہافس الاؤنس دیا جا رہا ہے؟

(ب) اگر جزو ہونے بلا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئے پے سکیلز کے مطابق الاؤنس دینے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جزو ہونے والا کا جواب اجبت میں ہے۔ وفاق اور دیگر تمام صوبائی حکومتیں 1991 کے پے سکیل کے مطابق ہاؤس الاؤنس دے رہی ہیں۔ فی الحال حکومت پنجاب ہاؤس الاؤنس میں تبدیلی کا ارادہ نہیں رکھتی۔

گوجرانوالہ 2003 تا حال، محکمہ خزانہ

اور ماتحت اداروں میں بھرتی کی تفصیل

*4961، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ خزانہ اور اس کے ماتحت اداروں ضلع گوجرانوالہ میں

جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ جانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ جانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر خزانہ،

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ خزانہ اور اس کے ماتحت اداروں (ضلع دفتر خزانہ اور لوکل فنڈ آڈٹ ڈیپارٹمنٹ) میں ضلع گوجرانوالہ کوئی بھرتی نہیں کی گئی؟

(ب) بوجہ جواب جز (الف) اس کا جواز نہ ہے۔

(ج) - ایضاً۔

(د) - ایضاً۔

(ہ) - ایضاً۔

مظفر گڑھ D.A.O کے جی۔ پی۔ فنڈ اکاؤنٹ میں خورد برد

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

5075*، ملک محمد جاوید اقبال اعلیٰ، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آڈیٹر جنرل پاکستان نے مظفر گڑھ کے ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے جی۔ پی۔ فنڈ اکاؤنٹ برائے سال 1990 تا 2001 کا سیشنل آڈٹ کیا ہے جس کی رپورٹ 2002 میں شائع کی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس مظفر گڑھ کے عملے نے علیحدگی سے محکمہ تعلیم، آبپاشی بالخصوص اور دیگر محکمہ جات کے ملازمین کے جی۔ پی۔ فنڈ میں خورد برد کر کے حکومت پنجاب کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا؟

(ج) اگر جزو ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب نے جی۔ پی۔ فنڈ میں سے فراڈ سے نکلوانی گئی رقم اور منافع کی ریکوری کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ کیا متعلقہ افسران و اہلکاران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ پنجاب کے باقی 33 اضلاع کے اکاؤنٹس آفس کے بارے میں جی۔ پی۔ فنڈ سے متعلق تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جانے اور کیا حکومت فراڈ میں ملوث افسران و اہلکاران کے خلاف کارروائی کرنے کا

ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خزانہ،

(الف) درست ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے۔

(ج) درست ہے۔ خورد برد کی گئی کل رقم تقریباً مبلغ -/64,59,222 روپے میں سے مبلغ

-/22,80,450 روپے طوٹ ارااد سے وصول کرنے کے بعد متعلقہ ملازمین کو واپس

کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں -/1,75,730 روپے محکمہ تعلیم کے کیشئر مہر عبدالرشید نے

خزانہ سرکار میں جمع کروانے۔ مزید برآں طوٹ ملازمین کے خلاف قواعد و ضوابط کے

مطابق کارروائی کرتے ہوئے اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سینئر آڈیٹرز احمد بخش جھکلی،

کیم اللہ اور امجد حمید مہاروی کو نوکری سے برطرف کر دیا جبکہ ملک اصغر سینئر آڈیٹر کی

سالانہ ترقی روک دی ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ تعلیم نے طوٹ ملازمین کے خلاف کارروائی کی اور محمد صدیقی اختر سابق

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، شیر محمد ساہو اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر، مسٹر نیاز احمد

جوینر کلرک، مہر عبدالرشید کیشئر، سینئر کلرک اور مسٹر مقبول احمد (آئی سی) یونین

کونسل کو نوکری سے برخواست کر دیا اور کمیٹی طور پر -/39,36,381 روپے کی

ریکوری کا حکم جاری کیا۔ جب کے علاوہ محمد سید اختر سابق سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر اختر

رننگ کوارڈینیٹر کو تنہا (censure) کی گئی۔ اس کے علاوہ تعزیریاتی کارروائی کے

تحت کیس Special Judge Anti-Corruption منظر گزارہ کی عدالت میں زیر

سماعت ہے۔

باقی 33 اضلاع میں جی۔ پی۔ فڈ کے معاملات عمومی طور پر تسلی بخش ہیں اور ان میں

بہتری لانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

محکمہ جات کی مساوی پوسٹوں اور کمانڈ سنیارٹی لسٹ میں شامل آفیسرز کے پرسنل گریڈ کے اجراء میں امتیازی رویے کا جواز 6006* محترمہ مصباح کو کب (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر خزانہ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کے فیصلہ بمطابق سرکھ لیر FD.PC. 18-1/90 مورخ 23- ستمبر 1991 کے نتیجہ میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر کو گریڈ 17 (پرسنل) دیا گیا تھا جبکہ اس پوسٹ کے مساوی دیگر 173 سپروائزری آفیسرز کی پوسٹوں مثلاً اسٹیشنمنٹ آفیسر، پراگرس آفیسر، اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسرز وغیرہ جو کہ حکومت پنجاب کے ہی مختلف محکموں میں تھیں، ان کو اس ملی کام سے سے محروم رکھا گیا

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کے بعض محکموں میں ایڈمنسٹریو آفیسرز اور اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسرز کی کمانڈ سنیارٹی لسٹ ہونے پر 23-09-1991 تا 01-12-2001 کے عرصہ میں جو تیر ایڈمنسٹریو آفیسرز گریڈ 17 حاصل کر چکے ہیں مگر سینئر اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسرز گریڈ 17 (پرسنل) حاصل نہ کر سکے جو کہ سراسر ناانصافی پر مبنی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ معاملہ انٹر پرائونشل فنانس سیکرٹریوں کی کونڈ میٹنگ منہدہ 25-08-95 اور 24-09-1996 کو مظفر آباد میں زیر بحث آیا مگر حال اس امتیازی سلوک اور فرق کا حکومت پنجاب نے کوئی حل نہیں نکالا۔

(د) کیا حکومت پنجاب اس فائنل ڈسپوزیشن کو ختم کرتے ہوئے اور انصاف کے تقاضوں کو بردنے کا لستے ہوئے ان دیگر مساوی سپروائزری آفیسرز کو عرصہ 23-09-1991 تا 01-02-2001 کے عرصے کے لئے گریڈ 17 (پرسنل) دینے کو تیار ہے؟ اگر جواب "ہاں" میں ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں؟

وزیر خزانہ،

- (الف) یہ درست ہے۔
- (ب) یہ جزوی طور پر درست ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔ سال 1995 اور 1996 میں انٹر پرائز اور فنڈ سیکریٹریوں کی میٹنگ منعقد نہ ہوئی ہے۔
- (د) دسمبر 2001 میں حکومت پنجاب نے نئے پے سکیل جاری کرتے وقت سلیکشن گریڈ کی سکیم تمام ملازمین کے لئے ختم کر دی جس سے ایڈمنسٹریٹو آفیسرز کا پرسنل سکیل (17) بھی ختم ہو گیا۔ اس لئے سپروائزری اسامیوں کو پرسنل سکیل 17 موجودہ تاریخ یا سابقہ تاریخوں سے دینے پر غور نہیں کیا جاسکتا۔

محکمہ سپیشل ایجوکیشن

معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے

قائم سکولوں / اداروں کی تفصیل

- 4433*، رانا سر فرراز احمد خان، کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں حکومت کے زیر سایہ کتنے ایسے سکولز / ادارہ جات ہیں۔ جہاں معذور بچوں کو تعلیم و تربیت اور ہنر سکھانے جاتے ہیں۔ یہ کہاں کہاں قائم ہیں اور طالب علموں کی کیا تعداد ہے؟
- (ب) کیا مذکورہ سکولز / ادارہ جات ضروریات کے مطابق ہیں اور کیا حکومت حسب ضروریات ان اداروں کی تعداد بڑھانے کے لئے تیار ہے۔ تو کب تک اور نجی طور پر کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت ان لاپارہ اور اپانچ معذور بچوں کو ملانے بنیاد پر وظائف دینے کے لئے تیار ہے۔ نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب میں حکومت کے زیر انتظام معذور بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے 49 ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں معذور بچوں کو روایتی تعلیم کے علاوہ فنی تربیت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ اس وقت پنجاب کے 34 اضلاع میں سے 27 اضلاع میں معذور بچوں کے تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔ صرف 7 اضلاع میں معذور بچوں کے تعلیمی ادارے موجود نہیں ہیں۔ اداروں کی تفصیلی ضلع وار درج ذیل ہے۔

تعداد ادارہ	نمبر شمار ضلع	تعداد ادارہ	نمبر شمار ضلع
1	رحیم یار خان	2	بہاولپور
1	سنگھ گڑھ	2	ڈی جی خان
1	فیصل آباد	1	راولپنڈی
2	جھنگ	1	نی ٹی سنگھ
1	گجرات	2	گوبرنوالہ
9	لاہور	1	سیالکوٹ
1	اوکاڑہ	1	قصور
5	مٹھان	1	شیخوپورہ
1	غانیوال	1	ساہیوال
1	پاکپتن	1	وہاڑی
1	پکووال	3	راولپنڈی
1	انگ	1	بہمن
1	میانوالی	3	سرگودھا
		1	غوجاٹ

معذور طلباء کی تعداد 4200 ہے۔ جو ان اداروں میں زیر تعلیم ہیں۔

(ب) موجودہ ادارہ جات معذور بچوں کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے لئے انتہائی ناکافی ہیں۔ اس وقت سکول جانے کی عمر کے معذور بچوں کی صوبہ پنجاب میں کل تعداد 6,05,695 ہے جبکہ سرکاری اور پرائیویٹ سکولز میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد

10,500 ہے۔ حکومت نے سکولوں کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب کی 90 تحصیلوں میں معذور بچوں کے لئے نئے ادارے قائم کرنے کے لئے پروگرام ترتیب دیا ہے۔ جس کی اصولی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب نے دے دی ہے۔ اس وقت پنجاب میں مختلف N.G.O's کے زیر انتظام 53 نجی ادارے کام کر رہے ہیں۔

(ج) موجودہ حکومت نے معذور بچوں کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے اور زیادہ سے زیادہ معذور بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے یکم جنوری 2004 سے پنجاب حکومت کے زیر انتظام اداروں کے معذور بچوں کو مبلغ 200/- روپے ماہانہ وظیفہ دینے کی منظوری دے دی ہے۔

محکمہ سپیشل ایجوکیشن فیصل آباد 2002-04

فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

- *5315 ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ سپیشل ایجوکیشن ضلع فیصل آباد کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟
- (ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی surrender کی گئی؟
- (ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟
- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کوئی۔ اے اڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم سرکاری کازپوں کی خرید خرچ ہوئی؟
- (و) کتنی رقم سرکاری کازپوں کی مرمت / بنرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
- (ز) کتنی رقم یونینوں کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
- (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر خصوصی تعلیم:

- (الف) سال 2002-03 میں مبلغ -/99,90,353 روپے فراہم کئے گئے اور سال 2003-04 میں مبلغ -/1,15,04,116 روپے فراہم کئے گئے۔
- (ب) عسکر سپیشل ایجوکیشن ضلع فیصل آباد میں سال 2002-03 میں کل -/76,55,210 روپے خرچ ہونے اور مبلغ -/23,35,143 روپے کی رقم surrender کی گئی جبکہ سال 2003-04 میں مبلغ -/98,50,296 روپے خرچ ہونے اور مبلغ 16,53,820/- روپے کی رقم surrender ہوئی۔
- (ج) سال 2002-03 سرکاری ملازمین و افسران کی تنخواہ کی مد میں کل -/63,35,160 روپے خرچ ہونے اور سال 2003-04 میں اپریل تک تنخواہ کی مد میں کل -/83,96,801 روپے خرچ ہونے۔
- (د) سال 2002-03 میں سرکاری ملازمین و افسران کو مبلغ -/53,444 روپے ملی۔ اسے 1 ڈی۔ اے دیا گیا اور سال 2003-04 میں اپریل 2004 تک مبلغ -/89,900 روپے خرچ ہونے۔
- (ه) سال 2002-03 اور سال 2003-04 میں سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔
- (و) سال 2002-03 میں سرکاری گاڑیوں کی مرمت و پٹرول وغیرہ کا کل خرچہ مبلغ 2,21,453/- روپے ہوا اور سال 2003-04 میں اپریل 2004 تک کل خرچہ مبلغ -/4,03,815 روپے ہوا۔
- (ز) سال 2002-03 میں یونینیں بزنس ادارتوں پر کل -/3,04,919 روپے خرچ ہونے اور سال 2003-04 میں اپریل 2004 تک کل خرچہ -/2,35,706 روپے ہوا۔
- (ح) سال 2002-03 اور سال 2003-04 کے دوران ضلع فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبوں پر کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

رحیم یار خان، سپیشل ایجوکیشن کے مثل سکول

کی اپ گریڈیشن اور بلڈنگ کی تعمیر کا مسئلہ

*5319، شیخ عزیز اسلم اور جناب جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر سپیشل ایجوکیشن اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 60 لاکھ نفوس کے ضلع رحیم یار خان میں گونگے بہرے بچوں کے لئے ایک مل سکول "پولسٹن ایجوکیشن سنٹر" کے نام پر کرایہ کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکول کے لئے سابقہ دور میں 7-1 ایکڑ سے زائد رقبہ مختص کیا گیا تھا۔ اس پر یہ سکول قائم ہونا تھا اور اس سکول کو اپ گریڈ کر کے ڈگری کالج کا درجہ دینے کی تجویز بھی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس سکول کی نہ تو عمارت اس مختص رقبہ پر تعمیر کی گئی ہے اور نہ ہی اس کو اپ گریڈ کر کے ڈگری کالج کا درجہ دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ضلع کے گونگے بہرے طالب علموں کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے اسلام آباد، کراچی اور لاہور کے کالجوں اسکولوں میں داخلہ لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ اس ضلع کے 600 کلومیٹر چاروں طرف گونگے بہرے طالب علموں کے لئے کوئی کالج نہ ہے؟

(ه) کیا حکومت "پولسٹن ایجوکیشن سنٹر" کو اپ گریڈ کر کے ڈگری کالج کا درجہ دینے اور اس کی اپنی عمارت اس کے لئے مختص رقبہ پر قائم کرنے کا جلد از جلد ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کی ہیں؟

وزیر خصوصی تعلیم،

صوبائی حکومت کا کوئی گونگے بہرے بچوں کا ڈل سکول رحیم یار خان میں کام نہیں
رہا البتہ "پولسٹن ایجوکیشن سنٹر" کے نام پر وفاقی حکومت کے ماتحت ایک ادارے کام
کر رہا ہے۔

محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی

محکمہ I.T کے دفاتر، ملازمین اور اسامیوں کی تفصیل

*1725، ملک محمد اقبال چنڑ، کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ،

(الف) صوبہ میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ کب قائم ہوا ہے۔ اس کے آج تک کتنے دفاتر قائم
کئے گئے ہیں؟

(ب) لاہور میں اس وقت اس محکمہ کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں
منظور شدہ اسامیوں اور علی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) آج تک اس محکمہ میں کتنے افراد کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے۔ کنٹریکٹ پر بھرتی
ہونے والے گریڈ ۱۱ اور اوپر کے ملازمین کے نام 'عمدہ' 'ولایت' گریڈ اور موجودہ
تعمیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس محکمہ میں زیادہ تر افراد کو کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا جا رہا
ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا حکومت کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل
کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی بھی وجوہات بین فرمائیں؟

(ه) کیا حکومت اس محکمہ میں علی اسامیوں پر بھی بھرتی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں
تو کب، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی،

(الف) انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محکمہ 10- ستمبر 2001 کو قائم ہوا۔ اس کا سیکرٹریٹ کا دفتر دوسری منزل تیسری عمارت ایوان اقبال کمپلیکس میں قائم کیا گیا ہے۔ ضلعی سطح پر فی الحال E.D.O(I.T) کے دفاتر تمام اضلاع میں قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) لاہور میں اس محکمہ کا صرف ایک دفتر ہے جو دوسری منزل تیسری عمارت ایوان اقبال کمپلیکس میں قائم کیا گیا ہے۔ اس محکمہ میں منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) contract ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	ولایت	عہدہ	
دیسم اسحاق	محمد اسحاق	نیٹ ورک مینجر	Rs.25,000/- P/M
دیسم عیاد دھری	ضلع، الفریخ دھری	سافٹ ویئر انجینئر	Rs.30,000/- P/M
لعلہ گوٹھی	عبدالجید	ویب ڈیزائنر	Rs.20,000/- P/M
تویر عباس	محمد عباس ذوق	ویب ڈیزائنر	Rs.20,000/- P/M
جماد سعید ملک	سعید احمد ملک	ہارڈ ویئر انجینئر	Rs.3,385/- Basic
عامر منیر	محمد منیر	ہارڈ ویئر انجینئر	Rs.3,385/- Basic
محمد رحمان	ظہور احمد	ڈیٹا انٹری آپریٹر	Rs.3,135/- Basic
شیر حسین	فتح محمد کیم	ڈیٹا انٹری آپریٹر	Rs.3,135/- Basic

(د) اس محکمہ میں contract پر بھرتی کئے گئے اسامیوں کے لئے رکھی جا رہی ہیں کہ

Government Schools پر ایسے ماہرین میسر نہیں آتے اور اچھی سروس فراہم

نہیں کرتے۔ یہ کام بہت ہی ٹیکنیکل ہے اور میٹار پر کوئی Compromise نہیں کیا

جا سکتا۔ سرکاری اداروں میں ایسے ماہر میسر نہیں ہیں۔ لہذا مجبوراً کنٹریکٹ پر بھرتی کیا

جاتا ہے۔ جہاں تک ترقیاتی سکیموں کا تعلق ہے۔ وہاں پر کنٹریکٹ پر بھرتی اس لئے

کی جاتی ہے کہ پراجیکٹ ختم ہونے کے بعد ان لوگوں کو رکھنا ضروری نہیں ہوتا اور

حکومت ان کی مستقل ملی ذمہ داری اٹھانے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ اس محکمے میں جو

- اسامیں کنٹریکٹ کے لئے گورنمنٹ سے منظور شدہ ہیں صرف انہی اسامیوں پر کنٹریکٹ بھرتی کی جا رہی ہے اور یہ حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے۔
- (۵) محکمہ نے مختلف عالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے کارروائی شروع کی ہوئی تھی۔ لیکن پنجاب حکومت کی طرف سے بھرتی پر عارضی پابندی کے بعد عمل درآمد روک دیا گیا ہے۔

P.I.T.B کے قیام، دفاتر اور سٹاف کی تفصیلات

- *2301: ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:
- (الف) صوبہ میں P.I.T.B کب قائم ہوا۔ اس کے تحت آج تک کتنے دفاتر کس کس جگہ اور ضلع میں قائم ہونے ہیں؟
- (ب) لاہور میں اس وقت اس کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں منظور شدہ اسامیوں اور عالی اسامیوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) آج تک اس میں کتنے افراد کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا۔ کنٹریکٹ پر بھرتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ نیز کنٹریکٹ پر بھرتی ہونے والے گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات، ڈوسیاٹل، ولایت اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کیا حکومت کنٹریکٹ پر بھرتی کردہ افراد کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (۵) کیا حکومت P.I.T.B میں عالی اسامیوں کو پڑ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

- (الف) P.I.T.B مورخہ 27 مارچ 1999 کو بذریعہ نوٹیفکیشن قائم کیا گیا۔ (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس کا ایک مرکزی دفتر شارع ایوان تجارت میں کام کر رہا ہے۔

علاوہ ازیں تین آئی ٹی سنٹرز لاہور، فیصل آباد اور بہاولپور میں قائم کئے گئے ہیں۔ یہ سنٹرز براہ راست ہیڈ آفس سے کنٹرول ہوتے ہیں۔

(ب) لاہور میں P.I.T.B کا ایک ہی دفتر ہے۔ P.I.T.B کی منظور شدہ اسمیوں کی تعداد 32 ہے۔ جس کی تفصیل بر Annexure-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ 6 علی اسمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسمی	تعداد	نام اسمی	تعداد
چھترین	1	جرنل منیر	1
پراجیکٹ منیر	2	ذہنی پراجیکٹ منیر	2

(ج) P.I.T.B میں آج تک کل 104 ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا۔ موجودہ 26 ملازمین کے علاوہ باقی لوگ مختلف اوقات میں ملازمت محمود کر چکے ہیں۔

II- انفارمیشن ٹیکنالوجی اتھارٹی تیزی سے تبدیل ہونے والا شعبہ ہے۔ حکومتی ڈیپارٹمنٹ کے مطابق ایسے ماہرین کی دستیابی ایک مشکل امر ہے۔ پرائیویٹ مڈ کیٹ میں اس شعبہ کے ماہرین کی تنخواہ حکومتی سکیوں سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ IT کی تربیت اتھارٹی ہنگے داموں میسر آتی ہے۔ ان ماہرین کی خدمات حاصل کرنے کے لئے ان کو حکومتی سکیوں سے بہتر معاوضہ دینا پڑتا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حامل افراد بھی بہتر مستقبل کے حوالے سے مستقل ملازمت جاری نہ رکھتے ہیں۔ لہذا دفتری ضروریات کے مطابق ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جاتے ہیں جو بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی میں ضروری معاونت کا باعث بنتے ہیں۔ ان ملازمین کو ان کی تعلیمی صلاحیت اور تجربے کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے

III- P.I.T.B میں بنیادی سکیل رائج نہ ہیں۔ تاہم سیر وائزرز کی تفصیل بر Annexure-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا جواب میں عرض کیا گیا ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تیزی سے بدلتی ہوئی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مستقل ملازمین نہ رکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں

ٹیکنالوجی کے up-grades اور specialization تقریباً ہر سال بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً Oracle-6 کا تربیت یافتہ Oracle-9 کے بغیر قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

(ہ) موجودہ حکومت P.I.T.B کے آئندہ رول کے بارے میں فیصلہ کر رہی ہے۔ تاکہ اس کو مزید خن اور موثر بنایا جاسکے۔ لہذا خلی اسمبلی ضرورت کے مطابق یہ کی جائیں گی۔ اس معاملے میں اتھارٹی تیزی سے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

محکمہ I.T اور P.I.T.B کے اغراض و مقاصد

اور دیگر متعلقہ تفصیل

*4668، لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ،

- (الف) P.I.T.B کب قائم ہوا۔ اس کے آج تک کتنے دفاتر قائم کئے گئے ہیں؟
- (ب) لاہور میں اس وقت کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم کئے گئے ہیں۔ ان میں منظور شدہ اور خلی اسمبلی کی تفصیل فراہم کی جانے؟
- (ج) مذکورہ ادارے کے اغراض و مقاصد اور آج تک اس کی performance کیا ہے؟
- (د) کیا مذکورہ ادارے نے اپنے مقرر کردہ اہداف پورے کئے ہیں۔ اگر نہیں تو وجہ بیان کریں؟
- (ہ) کیا حکومت اس ادارے کو بند کرنا چاہتی ہے۔ اگر جواب اجابت میں ہے تو وجہات بیان کریں؟
- (و) مذکورہ ادارے کی موجودگی میں الگ طور پر I.T ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کی کیا وجہات ہیں؟
- (ز) I.T ڈیپارٹمنٹ اور P.I.T.B کے اغراض و مقاصد میں کیا فرق ہے؟
- (ح) کیا I.T ڈیپارٹمنٹ اپنے اہداف پورے کر رہا ہے اور اگر نہیں تو کیا وجہ ہے کہ سیکرٹری I.T ڈیپارٹمنٹ کو P.I.T.B کا ایڈیشنل چارج بھی دے دیا گیا ہے؟

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی:

(الف) P.I.T.B محکمہ نہ ہے بلکہ ایک خود مختار ادارہ ہے جو محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ماتحت کام کرتا ہے۔ یہ ادارہ مورخہ 27-مارچ 1999 کو بذریعہ آرڈیننس قائم کیا گیا۔ اس کا ایک مرکزی دفتر ایوان اقبال، ایسٹرن روڈ لاہور پر کام کر رہا ہے۔ علاوہ ازیں تین Training-I.T سٹر لاہور، فیصل آباد اور بہاولپور میں قائم کئے گئے ہیں۔ جن کی حیثیت ذیلی دفاتر کی ہے۔

(ب) لاہور میں P.I.T.B کا ایک مرکزی دفتر ہے۔ P.I.T.B کی کل منظور شدہ اسمیوں کی تعداد 34 ہے جس میں سے درج ذیل 8 اسمیں خالی ہیں۔

تعداد	نام اسمی	تعداد	نام اسمی
1	سسٹم آرکیٹیکٹ	1	چیف ٹیکنالوجی آفیسر
1	ڈیپارٹمنٹ ایڈمنسٹریٹر	1	سیورٹی سپیشلسٹ
1	گرائف ڈیزائنر	2	سافٹ ویئر انجینئر
		1	ویب ڈویلپر

(ج) آرڈیننس کی کلاز 4 کے مطابق P.I.T.B اپنے انتظامی امور اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی و ترویج اور اس کے بابت ضروری اور مناسب اقدامات کرنے میں بااختیار ہے۔ P.I.T.B کی پرفارمنس کی مختصر روداد درج ذیل ہے۔

- 1- P.I.T.B کی توسط سے اوریکل کارپوریشن امریکہ نے ابتدائی طور پر 13.5 ملین ڈالر امداد بشکل سوفٹ ویئر، ٹریننگ مینریل رعایتی استحقاقی ووچرز اور فری ٹیسٹنگ فراہم کی بعد ازاں اس میں اضافہ کر کے رقم 20 ملین ڈالر کر دی گئی۔
- 2- مائیکروسوفٹ کارپوریشن امریکہ کے فراہم کردہ تعلیمی نصاب کے ذریعے 200 اساتذہ کو ٹریننگ فراہم کی گئی۔ 8 یونیورسٹی اور 2 گورنمنٹ کالجز میں I.T Lab فراہم کی گئیں جن میں گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگرام شروع کروانے گئے۔ علاوہ ازیں خصوصی ٹیکنالوجی کی حامل I.T Lab درج اداروں میں بنوائی گئیں۔

NCA Multimedia Technology Center

UET Lahore Computer Communication Laboratory

BZU Multan Sun Solaris

طلباء کی تعلیمی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے مختلف کورسز کروائے جن میں Java, C.O.D.

M, New Oracle Technology, Calibration Testing, Oracle Hands on

Training, Mastering in V.B شامل ہیں۔ ان پروگراموں میں 4353 طلباء مستفید ہوئے۔

سکول کے بچوں کے لئے پروگرام میں 911 بچوں کو کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم فراہم کی گئی۔ ورکرز کے بچوں کو کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم دی گئی جس میں 1371 وظائف دینے گئے۔ اساتذہ کی تعلیمی استعداد بڑھانے کے لئے Software Engineering, M.C.S.D, D.C. S Training, Java updating skills وغیرہ کے تربیتی پروگرام کروائے گئے جن میں 586 اساتذہ کی تربیت مکمل ہوئی۔

ورکشاپ اور سیمینارز

مختلف موضوعات پر ورکشاپ منعقد کرانی گئی جن میں مٹی میڈیا ورکشاپ، اوریکل مینڈز آن ٹریننگ وغیرہ شامل ہیں۔

گورنمنٹ آفیسرز ٹریننگ پروگرام

4500 سرکاری ملازمین کو کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم فراہم کی گئی۔ مزید برآں محکمہ خوراک، محکمہ شہاریات وغیرہ کے 462 ملازمین کو مختلف مدارج کی تربیت فراہم کی گئی۔

محکمہ تعلیم کی معاونت

محکمہ تعلیم کو پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ منصوبہ میں مکمل معاونت فراہم کی گئی۔ ان منصوبہ کے تحت 329 کالجز میں I.C.S/A.C.H کے لیول پر اور 219 ہائرسیکنڈری سکولوں میں کمپیوٹر ٹرین متعارف کروائی گئی۔ I.C.S کا چودہ سالہ پرانا نصاب تبدیل کروادیا گیا اور اس کو موجودہ ٹیکنالوجی کے مطابق ترتیب کر کے منظور کروایا گیا۔

اس نصاب تعلیم کے تحت 703 پرائیویٹ اور سرکاری اساتذہ کی تربیت کی گئی۔
لاہور، بہاولپور اور فیصل آباد میں ماڈل لیبر فرام کی گئی جن کے انتظامی امور P.I.T.B
چلا رہا ہے۔

سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ

P.I.T.B نے چیفہ دفاتر جیسے Privatization Board اور Governor House
Medical Centre کے لئے File Management and Tracking System
اور محکمہ آئی۔ٹی کے لئے Training, Monitoring کا نظام قائم کیا ہے۔ مزید
براہ چیف منسٹر سیکرٹریٹ پورنل، پنجاب سہل انڈسٹریز، پیپسی کے لئے ویب سائٹس
تیار کی ہیں جن کی Testing جاری ہے۔

(د) ادارہ اپنے اہداف کو حاصل کرنے میں کامیاب ہے اور I.T Department کی رہنمائی
میں کامیابی کے ساتھ صوبہ میں I.T کلچر کے فروغ اور ترویج کا کام بخوبی سرانجام
دے رہا ہے۔

(ه) ادارہ ہذا کو بند کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

(و) P.I.T.B ایک خود مختار ادارہ ہے۔ حکومت سے معاملات چلانے کے لئے اس کا کسی

بھی انتظامی محکمہ ماتحت ہونا ضروری ہے۔ ابتدائی طور پر اس ادارے کا

Administrative Department محکمہ صنعت کو مقرر کیا گیا بعد ازاں I.T Policy

کو بہتر انداز سے لاگو کرنے E-Governance کے منصوبے کی تکمیل اور I.T

Board کو بھرپور سپورٹ فراہم کرنے کے لئے I.T Department قائم کیا گیا۔

(ز) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے I.T Department بحیثیت Administrative

Department حکومتی پالیسی اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے گائیڈ لائن تشکیل

دیتا ہے اور اس پر عملدرآمد کروانے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کے علاوہ اپنے

ذیلی / خود مختار ادارہ کی مختلف حکومتی اداروں کے ساتھ سرکاری امور کی انجام دہی کو

بھی مانیر کرتا ہے۔ یہ کام رولز آف بزنس کے مطابق تمام Administrative

Departments سرانجام دیتے ہیں۔ P.I.T.B نہ تو پالیسی ساز ادارہ ہے اور نہ ہی اس کی ترقیاتی منصوبوں کو از خود منظور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ اختیار I.T Department کے پاس ہے اور P.I.T.B منصوبہ جات کی تیاری اور منظور شدہ منصوبہ جات کی تکمیل کا کام سرانجام دیتا ہے۔

(ج) محکمہ I.T اپنی کم عمری کے باوجود اس وقت کارکردگی کے لحاظ سے باقی تمام صوبوں کے مقابلے میں بہت آگے ہے۔ تین سال سے کم عرصے میں اس نے پالیسی سازی میں بنیادی Technical Documents

Manual for Software Development Standards

I.T Product Procurement Procedure

Security Policy

وغیرہ تیار کر کے منظور کروانے ہیں۔ I.T Department پچھلے تین سال سے پنجاب حکومت کی ویب سائٹ بہت کامیابی سے چلا رہا ہے جس کا شمار چند اہم حکومتی ویب سائٹس میں ہوتا ہے۔ محکمہ نے باقی تمام محکموں کو مدد فراہم کرنے کے لئے ماہرین بھرتی کئے ہیں جو دوسرے محکموں کی سکیموں کی تیاری اور تکمیل میں مدد کر رہے ہیں۔ چند اہم منصوبوں کی لسٹ Annex-A پر لٹ ہے۔

مورخہ 16-12-04 کو P.I.T.B کے لئے ہر وقت چیئر مین کا باقاعدہ تقرر کر دیا گیا ہے۔ نذا سیکرٹری I.T کے پاس چیئر مین P.I.T.B کا اعلیٰ چارج نہ ہے۔ P.I.T.B کے چند منصوبہ جات کی اوپر بیان کی گئی ہے۔ مزید تفصیل Annex A/B لٹ ہے۔

ضلع گوجرانوالہ 2003 تا حال محکمہ I.T میں بھرتی

کی تمام تر تفصیلات

*4969، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

- (الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ضلع گوجرانوڈ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذوی مسائل اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا۔ تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکرومنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اشادات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اشادات کے نام تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی اوپر بیان کی گئی ہے۔ مزید تفصیل Annex- A&B لف ہے۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی

- (الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی ضلع گوجرانوڈ میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، گریڈ، قابلیت، ذوی مسائل اور پتہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام مع ولدیت	عمدہ / گریڈ	تعمیم / ذوی مسائل
1-	حافظ منیر ولد محمد منیر	بی۔ اے۔ 151	بی اے / گوجرانوڈ
2-	علامہ خٹ و محمد اسم	سنیٹو گراڈ 120	ایف اے / گوجرانوڈ
3-	محمد مام علی	اسسٹنٹ 111	بی اے / گوجرانوڈ
	محمد علی		سٹریٹ کراچی ٹیکری ژوہرل سنڈ کھو کر کی گوجرانوڈ

4-	محمد رحمان ولد عبدالحید	جوئرز ٹراک 51	ایم۔ اے اگروانوالہ	کی شریف وکیل دہلی دہلی گورنمنٹ
5-	نویہ اشرف ولد محمد اشرف	سٹور کیم 51	بی۔ اے اگروانوالہ	محمد جمیل پرنسز کئی روڈ اور پمپ سٹن گورنمنٹ
6-	غورحید احمد ولد وکاس اللہ	ڈرائیور 41	ڈپل اگروانوالہ	جنرل اسپتال کلاں کی نمبر 20 ٹیڑو ڈھرو روڈ گورنمنٹ
7-	ذکاء اللہ ولد محمد سعید	پبل سبج 11	ڈپل اگروانوالہ	کلاں میڈیکل کالج تھریل اسپتال کلاں گورنمنٹ
8-	ہاشم علی محمد رحمان	ٹائپ کلمہ 11	میرک اگروانوالہ	کلاں ٹیڑی سٹی تھریل دہلی گورنمنٹ
9-	علی عمران ولد محافل	ٹائپ کلمہ 11	ڈی کام اگروانوالہ	کلاں ڈڈا کلاں روڈ تھریل دہلی گورنمنٹ
	ترم جنرل احمد ولد محمد اسلام	پمپ کیم 11	میرک اگروانوالہ	کلاں کوٹ نور اڈا کلاں گورنمنٹ ڈیز آف دہلی گورنمنٹ
11-	دلداد محمد ولد محبوب مسیح	سویچ 11	پرائمری اگروانوالہ	کلاں کوٹ لٹو دہلی گورنمنٹ

(ب) میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فلئگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیشن (برائے ایس ایس سیل 11 اور 15) میں شامل افسران کے نام۔

نام	گریڈ	حصہ	موجودہ جگہ تعیناتی
جناب فضل امیر صاحب (تھریمن)	19	ڈسٹرکٹ کو آرڈ۔ نیشن آفیسر	ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن آفیسر گورنمنٹ
مسز شاہہ علی (میکرونی)	19	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (آئی ٹی)

جناب عبدالقادر خوارزمی (ممبر)	19	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر	(F&P) ٹی ایم او سیالکوٹ
چوہدری محمد اکرم (ممبر)	18	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹن آفیسر	DO (ریونیو) مظاہر آباد
سید نجم احمد شاہ (ممبر)	18	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)
گوجرانوادر			
جناب محمد جاگیر (ممبر)		انٹروس باڈی اسسٹنٹ پراجیکٹ مینجر نانہہ	مخواب انڈامیشن
		ٹیکنالوجی بورڈ	سیکرٹری (آئی ٹی) بڈنگ
III فلور IV ایوان اقبال لاہور			

میرٹ بنانے والے اور ریکورڈنٹ (برائے اسامی سکلیں 1 اور 4) میں شامل افسران کے نام،

نام	گریڈ	سمہ	موجودہ جگہ تعیناتی
سز گلہ خان (سیکرٹری)	19	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (آئی ٹی)
(آئی ٹی) گوجرانوادر			
جناب عبدالقادر خوارزمی (ممبر)	19	ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر	(F&P) ٹی ایم او سیالکوٹ
جناب چوہدری محمد اکرم (ممبر)	18	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹن آفیسر	DO (ریونیو) مظاہر آباد
جناب سید نجم احمد شاہ (ممبر)	18	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)
گوجرانوادر			
جناب محمد جاگیر (ممبر)		انٹروس باڈی اسسٹنٹ پراجیکٹ مینجر نانہہ	مخواب انڈامیشن
		سیکرٹری (آئی ٹی)	ٹیکنالوجی بورڈ بڈنگ
III فلور IV ایوان اقبال لاہور			

(د) روزنامہ "دن" 03-9-16، 03-9-18 پر ایم (د) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ه) بھرتی رولز میں کوئی ترمیمی نہیں کی گئی۔

محکمہ آئی ٹی فیصل آباد 2002-04 فراہم کردہ بجٹ

اور اخراجات کی تفصیل

209* جناب جمائزب اعجاز گل، کیا وزیر انڈامیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ۔

(الف) Information Technology to date کو Promote کرنے کے لئے کیا اقدامات
کئے گئے ہیں؟

(ب) ان اقدامات سے Expected Results کی ہیں؟

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی،

(الف) صوبے بھر میں انتظام حکومت کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے ستمبر 2001 میں
حکومت پنجاب نے انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کے نام سے ایک الگ انتظامی محکمہ
قائم کیا۔ اسی سال صوبے بھر میں ضلعی حکومتوں کے قیام کے موقع پر ای۔ ڈی۔ او (آئی۔ ٹی) کی سربراہی میں ایک ضلعی انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ بھی تشکیل دیا گیا۔
صوبائی انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کا نصب العین "انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال
کے ذریعے سرکاری خدمات کی فراہمی کو مستند، جدت طرز اور لچکدار بنا کر حکومتی ڈھانچے
کی کارکردگی میں بہتری لانا، فیصلہ سازی کے عمل کو سہل تر اور تیز تر کرنا اور
انفارمیشن ٹیکنالوجی کو سماجی و معاشی ترقی میں ایک اہم عامل کے درجے پر لے جانا
ہے۔ تاہم تحریر اس محکمے کی کوششوں کا مرکز و محور سرکاری اداروں میں انفارمیشن
ٹیکنالوجی سے مستفاد بنیادی ڈھانچے کی تشکیل، نیز تکنیکی معاونت اور آئی۔ ٹی ماہرین کی
فراہمی ہے۔ اس ضمن میں محکمہ کا ترقیاتی بجٹ چار سو اکیس ملین روپے پر مشتمل
ہے۔ چند بڑے اور اہم منصوبوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- محکمہ مال کی کمپیوٹرائزیشن،

آئی۔ ٹی ڈیپارٹمنٹ نے کاشت کاروں اور زمینداروں کو بٹواری کے فرسودہ نظام سے
آزاد کروانے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے محکمہ مال کے ریکارڈز کو
کمپیوٹرائز کرنے کا منصوبہ تشکیل دیا ہے۔ تجرباتی بنیادوں پر جس کا آغاز لاہور کی
تحصیل سٹی سے کیا جا چکا ہے اور اس منصوبہ کے لئے سو کروڑ روپے سے زائد رقم
مخصص کی گئی ہے۔ ایک جامع سوفٹ ویئر تیار کیا جا چکا ہے اور تحصیل کے 58
مواضعات میں بٹواری کا بسٹہ کمپیوٹرائز کیا جا چکا ہے، باقی مواضعات میں کام جاری

ہے۔ اس منصوبے کے اگلے مرحلے کے طور پر سوا گیارہ کروڑ روپے کے خرچ سے گجرات اور رحیم یار خان کاریکارڈ کمپیوٹرائز کئے جانے کے منصوبوں پر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں صوبے بھر کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے پر اٹھنے والے اخراجات کا ابتدائی تخمینہ 3.654 بلین روپے لگایا ہے جسے محض صوبائی بجٹ سے پورا کرنا حکومت کے لئے دشوار ہے۔ بنابریں ورلڈ بینک سے معاونت کے حصول کے لئے گفت و شنید جاری ہے اور اگلے مالی سال کے آغاز تک اہم پیشرفت متوقع ہے۔

2- موثر ٹرانسپورٹ انفارمیشن سسٹم:

ضلع لاہور کی سطح پر گاڑیوں کی رجسٹریشن ان کے معلقے ڈیٹا بیس اور روٹ پر منوں کے اجرا اور روزمرہ ٹریفک کے انحصاط کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے ساڑھے دس کروڑ زائد اخراجات کو ذریعے ایک جامع منصوبے پر کام کیا جا رہا ہے جسے بعد ازاں پورے صوبے کی سطح تک پھیلا دینے کا ادارہ ہے۔ یہ منصوبہ مذکورہ بالا سرگرمیوں کا ایک جامع نیٹ ورک اور ڈیٹا بیس تشکیل دے گا جس سے گاڑیوں کی شناخت آسان تر ہو جائے گی۔ گاڑیوں کی چوری کا سراغ لگانے اور جعلی دستاویزات کی روک تھام میں مدد ملے گی۔ رجسٹریشن کی تجدید آسان ہو جائے گی اور گورنمنٹ کا revenue بڑھے گا۔

3- رجسٹریوں کی کمپیوٹرائزیشن:

وفاقی حکومت کے تعاون سے لاہور اور سیالکوٹ کے ضلعوں میں جائیداد کی رجسٹریوں اور وثیقات کو کمپیوٹرائزیشن کے لئے ایک الگ منصوبہ روبہ عمل ہے جس پر پونے دو کروڑ روپے سے زائد اخراجات کئے جا رہے ہیں۔ سافٹ ویئر تیار کیا جا چکا ہے جس میں رجسٹریوں کا ریکارڈ داخل کئے جانے کے بعد شہریوں کے لئے کسی بھی جائیداد کے تمام سابقہ مالکن کے بارے میں آگہی نہایت آسان ہو جائے گی۔ جائیدادوں کی خرید و فروخت میں قبضہ گروہوں کے عمل دخل میں کمی ہو گی اور جعلی یا غیر قانونی رجسٹریوں کے اندراج پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

4- پنجاب انٹرنیٹ اور لاہور وائیڈ ایریا نیٹ ورک،

قریباً نو کروڑ روپے کی مالیت سے لاہور میں موجود تمام سرکاری محکمہ جات کے لئے ایک کمپیوٹرائزڈ نیٹ ورک تشکیل دینے کے منصوبے پر بھی کام جاری ہے۔ جس سے یہ تمام دفاتر کمپیوٹر کے ذریعے ایک دوسرے سے مربوط کر دینے جائیں گے۔ یوں سرکاری اہلکاروں اور افسروں کے لئے اپنے ہی دفاتر میں موجود رہ کر محکمہ جات سے معلومات کا تبادلہ نہایت آسان ہو جائے گا۔ اسی طرز پر صوبے بھر کے 34 اضلاع کی 124 تحصیلوں کو مربوط کرنے کے لئے "پنجاب انٹرنیٹ" کے نام سے ایک اور منصوبہ بھی شروع کیا گیا ہے جس پر اخراجات کا تخمینہ لگ بھگ دس کروڑ روپے ہے۔ ان دونوں منصوبوں کے لئے قریباً آٹھ کروڑ روپے مالیت کے جدید آلات کی خریداری آخری مراحل میں ہے۔ تمام اضلاع میں یونیکل مدد فراہم کرنے کی غرض سے ایکسپنس نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر بھرتی کر کے پنجاب انٹرنیٹ کے لئے ہر ضلع میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

5- حکومت پنجاب کا پورٹل اور ڈیٹا وینر ہاؤس،

ڈیٹا وینر ہاؤس سے مراد انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے تمام محکمہ جاتی معلومات کو مع تفصیل ایک جگہ اکٹھا کرنا ہے۔ پورٹل سے مراد ایسی ویب سائٹ ہے جہاں اہم حکومتی معلومات اور امداد و شمار عوام الناس کے لئے دستیاب ہوں ایسی تمام معلومات کو یکجا کرنے سے فیصلہ سازی کا عمل سہل تر اور تیز تر ہو جایا کرتا ہے۔ دو الگ الگ منصوبوں کے ذریعے حکومت پنجاب کا پورٹل اور ڈیٹا وینر ہاؤس قائم کئے جا رہے ہیں۔ جن پر مجموعی طور پر چار کروڑ روپے کی لاگت متوقع ہے۔

6- سرکاری محکموں کو انٹرنیٹ کنکشن کی فراہمی،

نئی اداروں سے قیماً خریداری کے بجائے لاہور کے اہم سرکاری دفاتر کو سستا اور محفوظ انٹرنیٹ کنکشن دینے کے لئے پونے دو کروڑ روپے کی لاگت سے ایک انٹرنیٹ سروس قائم کی گئی ہے جسے بعد ازاں صوبہ بھر میں مہیا کیا جائے گا۔ نتیجتاً معلومات

کی فراہمی اور ان تک رسائی کا عمل تیز تر ہو جانے کا۔

7-اسلحہ لائسنسوں کی کمپیوٹرائزیشن

اسلحہ لائسنسوں کے اجراء، ان کی تصدیق اور منسوخی وغیرہ کو کمپیوٹرائز کرنے کے لئے وفاقی حکومت کے تعاون سے لاہور اور سیالکوٹ میں تقریباً پونے دو کروڑ روپے کے اخراجات کے ذریعے ایک منصوبہ روپہ عمل ہے۔ اسلحہ ذیروں کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنا بھی اسی سلسلے کے ایک کڑی ہے۔ اس کو بھی صوبہ بھر کی سطح تک پھیلا دینے کا منصوبہ ہے۔

8-سرکاری ملازمین کی کمپیوٹر فرینڈنگ کا پروگرام:

گریڈ پانچ اور اس سے اوپر کے تمام سرکاری ملازمین کو کمپیوٹر کی بنیادی تعلیم دینے کے لئے سوا کروڑ روپے مالیت کا ایک پروگرام شروع کیا گیا تھا جس سے تادم تحریر 5178 صوبائی ملازمین استفادہ کر چکے ہیں۔ اسی پروگرام کا دوسرا مرحلہ بھی شروع کیا جا چکا ہے تاکہ رفتہ رفتہ تمام سرکاری ملازمین کو کمپیوٹر کی آگہی حاصل ہو سکے۔ قبل ازیں بھی پاکستان کمپیوٹرز بیورو اور P.I.T.B کی مدد سے تقریباً 8000 ملازمین کی ٹریننگ کی جا چکی ہے۔

9-لائبریریوں کی کمپیوٹرائزیشن

لائبریریوں میں موجود کتب کا جامع ڈیٹا بیس تیار کرنے، انہیں باہم مربوط کرنے اور تمام ضروری معلومات کی انٹرنیٹ پر فراہمی کے لئے ایک کروڑ ستاسی لاکھ روپے مالیت کا منصوبہ آخری مراحل میں ہے۔ پہلے مرحلے میں قائد اعظم لائبریری لاہور اور اسلامیہ کالج برائے خواتین کو پر روڈ لاہور کی لائبریریاں کمپیوٹرائز اور باہم مربوط کی گئی ہیں۔ اگلے مرحلے میں چار کروڑ روپے کے اخراجات سے یہی خدمات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لائبریری، پنجاب یونیورسٹی لائبریری، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی لائبریری اور پنجاب پبلک لائبریری کے لئے مہیا کی جائیں گی۔

10-جیلوں کی کمپیوٹرائزیشن

صوبے بھر کی جیلوں میں قید 46,000 قیدیوں کا ریکارڈ بھی کمپیوٹرائز کیا جا رہا ہے جس پر اٹھنے والے اثراہات کا تخمینہ ڈیڑھ کروڑ روپے ہے۔ اس ضمن میں دو جیلوں کے 8000 قیدیوں کے ریکارڈز کو کمپیوٹرائز کیا جا چکا ہے۔

11-متفرق منصوبے

علاوہ ازیں فوڈ ڈیپارٹمنٹ، لاء ڈیپارٹمنٹ، سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ، اوکاف ڈیپارٹمنٹ، زراعت ڈیپارٹمنٹ، کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ، لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب پبلک سروس کمیشن اور فورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے بھی مختلف منصوبوں پر کام جاری ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی نے پالیسی سازی میں کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے رہنما اصول وضع کئے ہیں جو انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق آلات اور سروسز کی خریداری میں مدد و معاونت بہت ہو رہے ہیں اور آئی۔ٹی کی صنعت کو فروغ مل رہا ہے۔ ان منصوبہ جات سے آئی۔ٹی کے ماہرین کے لئے اندرون ملک ملازمت کے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ محکمہ کی حکمت عملی برائے ترقی یہ ہے کہ پہلے چھوٹے چھوٹے پراجیکٹ پائلٹ کے طور پر شروع کئے جائیں تاکہ آئی۔ٹی پروگرام ناکام نہ ہوں۔ ایسا اس لئے کیا جا رہا ہے کہ عوام پیسہ خرچ کرنے بغیر کامیابی سے پروگرام مرتب کئے جاسکیں۔

(ب)

- 1- یہ سب کے سب منصوبے فیصد سازی کے عمل کو آسان تر بنائیں گے۔
- 2- شہریوں کو خدمات کی فراہمی میں سہولت پیدا کریں گے۔
- 3- سرکاری ضوابط کی تقسیم میں لوگوں کے لئے آسانی پیدا کریں گے۔
- 4- معلومات کی ترسیل کو تیز تر بنائیں گے۔
- 5- سرکاری محکموں کی استعداد کار میں اضافہ کریں گے۔

- 6- حکومتی پالیسیوں اور فیصلوں سے عوام کو واقفیت میں آسانی پیدا ہوگی۔
- 7- آہستہ آہستہ متفرق حکومتی اخراجات مثلاً سٹیشنری، ٹیلیفون رابطہ اور ڈاکخانہ پر اٹھنے والے اخراجات میں خاطر خواہ کمی ہوگی
- 8- آن لائن سروس کا انقلاب آنے گا۔
- 9- دیہی اور شہری علاقوں میں حکومتی سروس یکساں مہیا کی جاسکے گی۔

محکمہ آئی۔ ٹی فیصل آباد، 04-2002 فراہم کردہ بجٹ

اور اخراجات کی تفصیل

*5314 جناب ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

- (الف) محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی فیصل آباد کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟
- (ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی سرنڈر کی گئی؟
- (ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟
- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کو ٹی۔ اے اڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟
- (ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟
- (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / لہرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
- (ز) کتنی رقم ہوٹلیٹی بزنس کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
- (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی،

- (الف) سال 2002-03 میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ضلع فیصل آباد کو مبلغ 5,98,168 روپے اور سال 2003-04 میں مبلغ 15,62,736 روپے فراہم کئے گئے۔

- (ب) سال 2002-03 میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ضلع فیصل آباد کو مبلغ -/4367331 روپے فراہم کئے اور مبلغ -/1,16,4351 سرنڈر ہونے جبکہ سال 2002-04 میں مبلغ -/1374094 روپے خرچ ہونے اور 1,88,642 روپے سرنڈر ہونے۔
- (ج) سال 2002-03 میں مبلغ -/2,70,270 روپے ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں خرچ ہونے جبکہ سال 2003-04 میں مبلغ -/6,873811 روپے خرچ ہونے۔ (کیونکہ 2003-04) میں حکومت پنجاب کی ہدایات کے مطابق غلطی اسامیوں پر کردی گئی تھیں)
- (د) سال 2002-03 میں ای۔ ڈی۔ او آئی۔ ٹی کی پوسٹ غلطی تھی اس لئے ٹی۔ اے اے ڈی۔ اے کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی جبکہ سال 2003-04 میں مبلغ -/256761 روپے خرچ جس میں ٹرانسفر (گرانٹ) 15337 روپے بھی شامل ہے۔ باقی ماندہ ٹی۔ اے اے ڈی۔ اے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

TA Rs. = 42721/-

DA Rs. = 6070/-

- (ه) سال 2002-03 اور 2003-04 میں کسی قسم کی کوئی گاڑی نہیں خریدی گئی۔
- (و) سال 2002-03 میں مبلغ -/656841 روپے سال 2003-04 میں مبلغ -/768641 روپے گاڑی کی مرمت اور پٹرول پر خرچ ہوئے۔
- (ز) سال 2002-03 میں مبلغ -/153471 روپے سال 2002-03 میں مبلغ -/482041 روپے بشمول ٹیلی فون بڑھ کر خرچ ہوئے۔
- (ح) 1- اب تک 900 سرکاری ملازمین کو کمپیوٹر ٹریننگ دی جا چکی ہے۔ جس پر حکومت پنجاب نے 13 لاکھ پچاس ہزار روپے ادا کئے ہیں۔
- 2- e-government کے سلسلے میں کئی کام ہو چکا ہے اور PC-1 تیار ہے۔ حکومت پنجاب کی منظوری کے بعد تمام محکموں کو on line کر دیا جائے

- نوٹ، 1- 2002-03 میں E.D.O.(LT) کو پوسٹ خالی تھی اور اس کا ایڈیشنل چارج E.D.O (Literacy) کے پاس تھا۔
- 2- زیر دیکھی نے بطور E.D.O.(LT) مورخہ 12- اگست 2003 کو چارج لیا اور تب سے E.D.O.(LT) کا الگ دفتر کام کر رہا ہے۔

- جنوری 2002 تاحال محکمہ آئی۔ٹی میں بھرتی کی تفصیلات
- *5491، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی، قابلیت، ذمہ سائل اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے
- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے۔
- (ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی، قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی،

(الف) تفصیل سوال بذایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا (میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) محکمہ کی ضروریات اور مارکیٹ میں موجود اہل امیدواروں کو مد نظر رکھتے ہوئے میرٹ کی بنیاد پر اعلیٰ ترین امیدواروں کا انتخاب کیا گیا۔ ان منتخب امیدواروں کی لسٹ بذریعہ سرری منظور کی گئی۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو بھجوائی گئی۔ اس سرری میں امیدواروں کی تنخواہ کا پیکیج بھی محکمہ خزانہ سے منظور کرایا گیا۔ مزید برآں مذکورہ سرری کے توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ اجازت طلب کی گئی تھی کہ محکمہ کی جاری مستقبل قریب میں منظور ہونے والی سکیموں کے لئے موزوں افراد کی بھرتی موصول شدہ فہرست برائے امیدواروں سے ہی کر لی جائے۔ وزیر اعلیٰ صاحب سے منظوری کے بعد امیدواروں کی تقریری کا اعلان جاری کیا گیا۔

(ج)

سرینل نمبر	نام	گریڈ	عمدہ	موجودہ جگہ تعیناتی
1-	سعید احمد علوی	20	سیکرٹری	انٹرمیڈیٹ ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ
2-	شاہد حسین چودھری	18	آفیسر	ریگولیشن ونگ ایس اینڈ جی اسے ڈی
3-	راؤ مظہر حیات	19	ایڈیشنل سیکرٹری	سیکرٹری ورگرو و پیپر بورڈ
4-	امجد رضا سرور	18	ڈپٹی سیکرٹری	خاص ڈیپارٹمنٹ
5-	وسیم اسحاق	کٹریٹ	نیت ورک جنرل	انٹرمیڈیٹ ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ
6-	وسیم منیا	کٹریٹ	سٹاف وینر انجینئر	مستثنیٰ

(د) 22-اکتوبر 2002 '11-دسمبر 2002

(ه) 19-مارچ 2003 روزنامہ نوائے وقت "26-اکتوبر 2003 "جنگ"

(و) 23-دسمبر 2003 "نوائے وقت" 15-01-2004 روزنامہ "جنگ"

(ز) روزنامہ نئی نہیں کی گئی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

P.R.T.C کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشنوں میں اضافہ کا مسئلہ

115، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن

1997 سے نہیں بڑھی؟

(ب) کیا حکومت پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن بڑھانے کا

ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر خزانہ،

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن بڑھانے کا ارادہ

نہیں رکھتی۔

سرکاری ملازمین کے ہافس بلڈنگ لون کا دوبارہ اجراء

295، ڈاکٹر سامیہ امجد، کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2003-04 میں سرکاری ملازمین کو گھروں کی تعمیر کے لئے، 50

-000 روپے تک قرضہ بلا سود دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قرضہ کی یہ سکیم سرکاری ملازمین کے مفاد میں تھی جو

2004-05 میں ختم کر دی گئی ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا ج کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت پنجاب یہ سکیم دوبارہ کب شروع کر

رہی ہے؟

وزیر خزانہ،

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ 2003-04 میں سرکاری ملازمین کو گھروں کی تعمیر اٹھانے کے لئے (سکیل نمبر 1 تا 16 کے ملازمین کو) بغیر سود اور سکیل 16 سے اوپر کے ملازمین کو سود پر قرضہ دیا گیا۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ قرضہ کی یہ سکیم 2004-05 میں ختم کر دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جز کا جواب اجابت میں ہے مگر حکومت پنجاب یہ سکیم ابھی شروع نہ کر رہی ہے۔

جناب سپیکر، اب ناز کے لئے وقف ہوتا ہے اور ہاؤس آدے کھٹنے کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(وقف ناز مطرب کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر مستحق ہونے)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں لاہ منسٹر صاحب کی توجہ چاہوں گا کہ اس وقت آپ کے ڈپٹی سیکرٹری ملک مقصود صاحب ادھر بیٹھے ہیں۔ لاہ اینڈ آرڈر کی صورت حال یہ ہے کہ مجھے ان سے ہمدردی بھی ہے اور ترس بھی آ رہا ہے کہ یہ شخص جس کے گھر آج 12 بجے گھنٹن اقبل میں ڈاکا پڑتا ہے اور اس کے بچوں کو یہ حمل بنا لیا جاتا ہے اور آپ نے ان کو اس وقت بھی یہاں بٹھایا ہوا ہے۔ میرے خیال میں ہم میں اتنی humanitarian grounds ہونی چاہئیں کہ ہمیں کہ ہاؤس کا کام چلنا رہتا اور یہ جا کر ان کو پکڑ لیتے، کوئی ایف۔ آئی۔ آر درج کروا لیتے۔ میں لاہ منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ یہ بے شک لاہ اینڈ آرڈر کی صورت حال ان کے کنٹرول میں نہیں ہے۔ یہاں پر ڈاکا زنی، چوری، ذکیٹی کی واردات is the order of the day مگر اس وقت یہ ملازمین آپ کا سرکاری کام کر رہے ہیں اور ان کے گھروں میں ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ ان کا گھر غالباً گھنٹن اقبل میں ہے میں چاہوں گا کہ،

"The Speaker should give a special direction to the Law Minister to take an immediate action."

اور اس کی offence cognizance لیتے ہوئے اس پر کارروائی کی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I have already taken a serious view about that and the Law Minister has also taken a serious view about that.

پولیس کو ہدایت دے دی گئی ہیں۔ میں نے بھی ذاتی طور پر بات کی اور لاہ منسٹر صاحب نے بھی بات کی ہے۔ تمام محزبی برآمد کی جائیں گی and in future such things will not happen.

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹریوں کا گاڑیوں پر جھنڈے لگا کر پھرنا

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری یہ بات یہاں ختم نہیں ہو گی۔ یہ لاہ اینڈ آرڈر کی صورت حال یہاں کیوں خراب ہو رہی ہے؟ مجھے لاہ منسٹر صاحب جواب دیں کہ پاکستان کا پریم جو کہ پاکستان کی نشانی ہے اور

Under the Constitution of Pakistan 1973, you can not have more than five Advisors in the Province.

ایڈوائزر جموزیں۔ آپ کے پارلیمانی سیکرٹری جھنڈے لگا کر پھر رہے ہیں۔ مجھے لاہ منسٹر صاحب بتائیں کہ under which provision of the Constitution یہ جھنڈے لگا رہے ہیں اور پانچ سے زیادہ آپ نے کس قانون کے تحت ایڈوائزر رکھے ہوئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اور یہ کو آرڈری تیر کس طرح جھنڈے لگا سکتے ہیں؟ اس کا مجھے لاہ منسٹر صاحب جواب دیں۔ یہ بہت اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، رانا صاحب! آپ نے جو پہلا پوائنٹ raise کیا ہے میں نے اس کا جواب بھی دیا ہے لیکن اگر آپ کو مزید وضاحت لاہ منسٹر صاحب سے چاہیے تو وہ بھی اس کے

بارے میں بات کریں گے۔ یہ جو امم issue ہے اس پر آئیں۔

رانا آفتاب احمد خان، اس سے زیادہ کوئی اہم ایٹو نہیں ہے کہ پاکستان کا پریم جو کہ ایک sanctity ہے جو وزیر کو ملتا تھا پارلیمانی سیکرٹری بھی لگا رہا ہے 'ڈویژنل کو آرڈی نیر بھی لگا رہا ہے۔ راجہ صاحب یہ بتادیں کہ اگر میں غلط کہتا ہوں تو I will apologise for that اگر یہ غلط کہہ کر رہے ہیں تو He should take an immediate action جھنڈے کے تھوس کو پامال مت کریں۔ آپ پانچ سے زیادہ ایڈوائزر نہیں رکھ سکتے۔ اس وقت ہمیں چاہی نہیں ہے کہ ایڈوائزر کتے ہیں 'وزیر کتے ہیں 'مشیر کتے ہیں 'پارلیمانی سیکرٹری کتے ہیں اور آپ کی efficiency کا یہ مال ہے کہ ہیلتھ مشنر صاحب کو ایڈوائزر کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو خود ایک ڈاکٹر ہیں۔ عمران مسود ہیں ان کو ایڈوائزر کی کیا ضرورت ہے؟ جناب سیکرٹری آپ نے یہ لوٹ مار سبیل شروع کی ہوئی ہے اور جھنڈے کی سببیل ہو رہی ہے۔ آپ سرکاری افسروں کو کہتے ہیں کہ غلط کام کریں 'آپ کے پاس provision کوئی نہیں ہے کہ آپ کریں۔ میں لہ مشنر صاحب سے اس بارے میں جواب چاہوں گا۔

سید احسان اللہ وقاص، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس وقت تین ایڈوائزر جو 35 ہزار ملانہ تنخواہ پر ہیں جن کے ذمے یہ کام ہے کہ وہ حادی بیاہ کے آرڈیننس پر عملدرآمد کرائیں۔ تینوں جھنڈے لگا کر بھی پھر رہے ہوتے ہیں۔ سیریم کورٹ کے حکم کے مطابق جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ میں اس کی کوئی تفصیل نہیں بیان کرنا چاہتا کہ سیریم کورٹ کے حکم کے باوجود ہر حادی کے موقع پر اتھارٹی پر تکلف کھانوں کا احتام ہے۔ جو آرڈیننس ہم نے بنایا تھا وہ ختم ہو چکا ہے۔ اس پر عملدرآمد کے لیے تین ایڈوائزر رکھے ہوئے ہیں۔ ان کا کیا کام ہے وہ کس مقصد کے لیے رکھے گئے ہیں؟

MR DEPUTY SPEAKER: I do not understand that what are the reasons of these points of order, today, on these issues. Let me start with the Privilege Motions.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! لاہ منشر صاحب پہلے ہماری باتوں کا جواب دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I know the Law Minister is going to give you the answer.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ان تحریک استحقاق کا کچھ نہیں بنا۔ تحریک استحقاق پیش ہونی ہے، 'admit' ہونی ہے، 'معافی' ہونی ہے اور غم ہو جانی ہے۔ میں Constitutional بات کر رہا ہوں۔ جو آئین باقی بچا ہے ہم اس پر بات کر رہے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: This also pertains to the privileges of the...

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! This privilege is covered under the Privileges Act.

MR DEPUTY SPEAKER: But it can be discussed under the Privileges Rules.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr Speaker! The Constitution of Pakistan prevails over the Rules of Procedure.

جناب ڈپٹی سپیکر، میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ It does come under the Privileges

Rules.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے یہاں پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اسی چیز کو یک اپ کر رہا ہوں۔ آپ نے جو privilege کے بارے میں بت کی ہے تو

This also comes under the Privileges Act. Let the Law Minister answer on that issue. I am taking up the Privilege Motions.

اس کے دوران یہ بھی take up کر لیتے ہیں۔ اس issue کے معاملے میں لاہ منسٹر صاحب جواب دیں گے۔ جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ملک مقصود صاحب کے گھر جو واقعہ ہوا ہے اس کے متعلق رانا صاحب نے نشاندہی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہر لحاظ سے قابل افسوس واقعہ ہے۔ جس طرح جناب! نے فرمایا ہے کہ آپ نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ملک مقصود صاحب نے مجھے بھی بتایا ہے اور ایس۔ ایس۔ پی آپریشن سے میری ابھی بات ہوئی ہے۔ اس وقت تک کی جو اطلاع ہے وہ یہ ہے کہ تین عواتین تھیں جنہوں نے یہ واردات کی ہے اور ان میں سے ایک عاتون کو حراست میں لیا گیا ہے۔ ابھی پولیس انویسٹی گیشن کر رہی ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس مسز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد واقعہ میں ملوث دوسری عواتین کو بھی گرفتار کیا جانے کا اور ملک صاحب کا جو نقصان ہوا ہے اس سلسلے میں ریکوری بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد عمل میں لائی جانے گی۔ دوسری بات میرے بھائی نے ایڈوائزرز کی appointment کے بارے میں کی ہے اور ایڈوائزرز اور دوسرے حضرات کے متعلق انہوں نے قومی پرچم لہرانے کے متعلق بات کی ہے۔ ایڈوائزرز کی appointment کے حوالے سے میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ اس وقت تک جو appointments ہوتی ہیں وہ باقاعدہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہوتی ہیں لیکن مزید میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو دیکھ لیتے ہیں کہ کتنے ایڈوائزرز تھے۔ اس میں ایڈوائزرز نو چیف منسٹر کتنے مقرر کیے گئے ہیں، ایڈوائزرز نو گورنمنٹ کتنے کیے گئے ہیں یا ایڈوائزرز نو دی ڈیپارٹمنٹ کتنے ہیں۔ یہ تھوڑا سا تحقیق کا معاملہ ہے میں دیکھ کر مسز رکن کی خدمت میں عرض کروں گا۔ جہاں تک جھنڈا استعمال کرنے کا تعلق ہے تو یہ نہ صرف حکومت پنجاب بلکہ وفاقی حکومت کے نوٹس میں بھی یہ بات لائی گئی تھی اور اس میں بعض جگہوں پر بے جا بلکیں پائی گئی تھیں کہ وہ لوگ جھنڈے کا استعمال کر رہے ہیں کہ جن کا استحقاق نہیں ہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت نے تمام صوبائی حکومتوں کو ایک سرکری جادی کیا

تھا اور پنجاب حکومت کو وفاقی حکومت کی طرف سے یہ جو سر کر ملا تھا اس کے مطابق ہم نے تمام concerned کو اس کی کاپیاں بھیج دی تھیں۔ میں معزز رکن اور اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج ہی ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دوبارہ پھر اس بات کو یقینی بنایا جانے گا کہ کوئی بھی unauthorised person قومی پرچم کا استعمال نہ کرے۔ آئین اور قانون کے مطابق جن کو قومی پرچم استعمال کرنے کی اجازت ہے وہ استعمال کر سکتے ہیں مگر unauthorised کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ فرزانہ راجہ، گلبرگ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے رولز 13 کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں جو کہ مینل آف چیئرمین کے بارے میں ہے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ پچھلے سوا دو سال کے دوران جتنے بھی مینل آف چیئرمین جانے گئے ہیں ان میں اپوزیشن کی خواتین کا نام کبھی بھی نہیں رکھا گیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اسمبلیوں میں پہلی دفعہ بڑی تعداد میں خواتین آئی ہیں تو ان کی ٹریننگ کے لیے ضروری ہے کہ ان کو بھی مینل آف چیئرمین کی لسٹ میں شامل کیا جائے تاکہ ان کی ٹریننگ ہو سکے۔ اس دفعہ تو مینل آف چیئرمین کا فیصلہ ہو چکا ہے مگر آئندہ اجلاس کے لیے میں چاہوں گی کہ خواتین کا نام بھی اس میں شامل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! آپ کی بات کافی حد تک valid ہے لیکن اس سے پہلے خواتین کا نام مینل آف چیئرمین میں رکھا گیا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سپیکر! میں اپوزیشن کی خواتین کی بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جب خواتین کی بات ہوتی ہے تو یہ ضروری نہیں کہ وہ اپوزیشن کی ہوں یا حکومتی ہوں۔ لیکن آپ کی اس تجویز کو consider کیا جائے گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سیکرٹری میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں اور میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سیکرٹری! میرا دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ کیا روز میں کوئی ایسی بات ہے کہ جب بھی کوئی عاتقون بات کرنے کے لیے کھڑی ہو چاہے وہ نریرکری پنچ سے ہو یا اپوزیشن پنچ سے ہو انہیں شکریہ بہت شکریہ، آپ تشریف رکھیں، آپ کی بات ہم نے سن لی کہا جاتا ہے۔ کیا قواعد میں کہیں موجود ہے کہ انہیں ایسے ہی چپ کرا کر بٹھا دیا جائے یا یہ بات کہ ان کو بات مکمل کرنے دی جائے اور سنی جانے پھر اس کا جواب دیا جائے۔ ہمیں یہ بھی شکایت ہے کہ خواتین کو موقع نہیں دیا جاتا اور نہ ہی ان کی بات سنی جاتی ہے۔ خصوصاً افضل صاحب خواتین کو بالکل بات نہیں کرنے دیتے ہیں یہ بات on record لانا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرے خیال میں سیکرٹری صاحب جتنا وقت اپوزیشن کو دیتے ہیں کسی کو نہیں دیتے۔ رانا صاحب بھی اس کی تصدیق کریں گے۔ میرے خیال میں اس اسمبلی نے جتنا خواتین کو موقع دیا ہے ظہیر کی کوئی اسمبلی اتنا موقع دے رہی ہو گی اور جب میں چیئر پر ہوتا ہوں تو خاص طور پر اس چیز کو دیکھتا ہوں کہ دونوں طرف کی خواتین کو موقع دیا جائے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب سیکرٹری! میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی۔ میری تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ اس اسمبلی میں نوٹیفکیشن کی بڑی ضرورت ہے کیونکہ بڑا confusion پھیل رہا ہے جب بھی کسی وزیر سے کوئی سوال کیا جاتا ہے تو اس کے جواب میں ڈاکٹر فرزانہ نذیر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ہمیں نہیں پتا کہ وہ ہر وزارت کی فائینگی کر رہی ہیں یا ایک وزارت کی فائینگی کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب آپ خود عاتقون کی مخالفت کر رہی ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ جہاں تک ڈاکٹر صاحبہ کی بات ہے تو میں ان کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ جو کہنا چاہیں کہیں۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

پارلیمنٹری سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جس پرویز مشرف کے خلاف یہ اتنی باتیں کرتی ہیں۔ خواتین کو وہی اسمبلی میں لسنے ہیں۔ اس کا مطلب

یہ ہے کہ یہ ان کو تسلیم کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے انہی کی حکومتیں تھیں۔ بے نظیر بھون صاحب بھی وزیر اعظم تھیں مگر کبھی خواتین اس طرح اسمبلی میں نہیں آئی تھیں۔ ویسے تو یہ خور چھاتے ہیں ہیں کہ ایل۔ ایف۔ او، گو مشرف گو، جبکہ مشرف صاحب ہی نے انہیں اسمبلی میں بھلایا ہے اب یہ اجازت مانگ رہے ہیں کہ ہمیں trained کریں۔ یہ اتنی ہی untrained تھیں تو اسمبلی میں آئی کیوں؟

سید احسان اللہ وقاص، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اچھی تو میں خواتین کو موقع دے رہا ہوں۔ کیا آپ خواتین میں ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زیب النساء قریشی، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! میں اس ایوان کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ ان کی مشیر برائے تعلیم سدیہ چودھری کا تعلق [*****] سے ہے اور ان کے شوہر ڈاکٹر مبشر چودھری [*****]؟

جناب ڈپٹی سپیکر، اس بارے میں آپ علیحدہ سوال کریں۔ یہ سوالوں کا وقت نہیں ہے۔

محترمہ زیب النساء قریشی، جناب سپیکر! تعلیم کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور یہ ایک اہم شعبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اس پر ایک علیحدہ سوال کریں اس کا آپ کو جواب مل جائے گا۔ کیونکہ آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے سوال کرنا چاہتی ہیں تو اس کو سوال علیحدہ لکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوانٹ آف آرڈر۔

* محکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اپنی بہن جو کہ میرے لیے اتھائی قابل احترام ہیں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی بات کہ کسی کے متعلق کہہ دینا کہ اس کا تعلق کلاں فرقے کے ساتھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی کی بات ہو گی۔ انہوں نے ان کے شوہر کا نام لیا، ان کی اس ملک کے لئے جو خدمات ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں لیکن ایک قانون اگر ہماری مشیر ہیں تو خواہ کسی بھی فرقے سے تعلق ہے یہ ان کی ذات کا معاملہ ہے۔ میرا اور آپ کا معاملہ نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس روش کو ختم کرنا چاہیے کہ کسی کے متعلق یہاں پر کھڑے ہو کر کہہ دینا کہ کلاں قادیانی ہے اور کلاں یہ ہے وہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہر کوئی اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے، اس لیے میری درخواست ہے کہ میری بہن نے جو الفاظ کہے تھے ان کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے یہاں پر واضح طور پر ایڈوائزرز، کو آرڈینیرز کے حوالے سے بات کی تھی مگر راجہ صاحب کے علم میں ہے کہ کابل علی آغا صاحب، رانا اعجاز، میں منیر، اختر رسول، طاہر اشرفی وغیرہ جتنے بھی ہیں They are not entitled for a flag well informed person نے تو نام لے کر جا دیا ہے۔ میری دوسری بات یہ کہ راجہ صاحب point out کریں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ کہیں ہیں - This is not only duty کہ گورنمنٹ کو point out کریں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ کہیں کہ یہ irregularities ہوتی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو چوبیس گھنٹوں کے اندر ختم کر دیں گے کیونکہ یہ ایڈوائزرز، کو آرڈینیرز وغیرہ جو فلنگ کا استعمال کرتے ہیں میں اس قانون پارلیمانی سیکرٹری کا نام نہیں لینا چاہتا کہ جس کو میں نے خود لاہور ایئر پورٹ پر دیکھا کہ وہ جھنڈا لگا کر آئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! راجہ صاحب نے واضح کیا ہے کہ جو irregularities ہیں ان کا سدباب کیا جائے گا۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم تحریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 64 پمے move ہو چکی ہے اور اس کا جواب چودھری اقبال صاحب نے دینا ہے۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! یہ تحریک بے مقصد ہو چکی ہے کیونکہ یہ بیک سرورس کمیشن کے بارے میں تھی جو ہم نے محمد المبارک کو پیش کر دی ہے اس لئے میری یہ استدعا ہے کہ اس کو press نہ کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں ان کی استدعا قبول کرتا ہوں لیکن میری گزارش ہے کہ آئندہ بروقت رپورٹ پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ 'جی' اس کو dispose of کیا جاتا ہے اور اگلی تحریک رانا منہا اللہ صاحب کی 68 نمبر ہے جو move ہو چکی ہے اور اس کا جواب وزیر ہاؤسنگ نے دینا تھا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور رانا منہا اللہ صاحب اسے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رپورٹ میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! ٹھیک ہے میں اسے press نہیں کرتا لیکن اس کی کاپی circulate ہو گی یا نہیں ہو گی؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، رانا صاحب! اس کو press نہیں کرتے۔ یہ dispose of کی جاتی ہے لیکن رانا صاحب کو اس رپورٹ کی کاپی دی جائے۔ اگلی تحریک پرویز رفیق صاحب کی ہے جس کا نمبر 70 ہے۔

اسلام آباد ایئر پورٹ پر پولیس کارکن اسمبلی

کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک

جناب پرویز رفیق، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا مستطی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 21 دسمبر 2004 تقریباً 11:00 بجے میں نے اسلام آباد ایئر پورٹ پہنچ کر V.I.P Lounge میں جانے کی کوشش کی تو S.P اور A.S.P نے مجھے اندر جانے سے روکا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرا نام پرویز رفیق ہے اور میں رکن پنجاب اسمبلی ہوں V.I.P Lounge میں جانا میرا قانونی استحقاق ہے۔ آپ مجھے اندر جانے سے نہیں روک سکتے۔ یہ الفاظ کہنے کی دیر تھی کہ S.P کے حکم پر پولیس نے لاطیوں سے مارنا شروع کر دیا اور پھر کہا کہ اسے گاڑی میں پھینک دو۔ پولیس مجھے گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں ڈال کر لے گئی اور تھانہ ایئر پورٹ لے جا کر نہایت ہی ہنگ آمیز رویے کے ساتھ حوالت میں بند کر دیا۔ تقریباً 6:00 بجے شام پولیس مجھے تھانہ ایئر پورٹ سے تھانہ سول لائنز اولینڈی لے گئی صبح تقریباً 3:00 بجے مجھے ایک کمرے میں بلایا گیا جہاں پرائیکٹر اور اسے ایس آئی عہدے کے تین اہلکاروں نے کہا کہ ہم آپ کو اس شرط پر معذور سکتے ہیں اگر آپ ہمیں یہ لکھ کر دے دیں کہ آپ کے ساتھ کچھ نہیں ہوا۔ میرے انکار پر انہوں نے آپس میں کچھ دیر صلاح مشورہ کیا اور پھر مجھے گھر جانے کی اجازت دے دی۔ صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات ایکٹ 1972 کی دفعہ 15 کے تحت میں V.I.P ہوں اور A.S.P نے V.I.P Lounge میں جانے کا قانونی حق ہے۔ S.P اور A.S.P نے V.I.P Lounge میں جانے سے روکے اور بعد ازاں پولیس تشدد اور غیر قانونی طور پر زیر حراست رکھنے

سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، آپ اپنی ثالث سٹینٹ دیں۔

جناب پرویز رفیق، شکر ہے۔ جناب سپیکر!

کجھ انج دی راہواں او کھیل سن
کجھ گل وچ نم دا طوق وی سی
کجھ شہر دے لوک وی ظالم سن
کجھ مینوں مرن دا شوق وی سی

جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کر کے فخر محسوس نہیں کر رہا کیونکہ یہ میری ذاتی انا کا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب سپیکر! یہ استحقاق اس ایوان کا مجروح ہوا ہے اور میں آپ کو جانتا چلوں کہ ایئر پورٹ پر سکیورٹی سول ایوی ایشن اتھارٹی کی ہوتی ہے۔ ایئر پورٹ پر اندر جانے کے نئے مجھے سول ایوی ایشن اتھارٹی والے روک سکتے ہیں لیکن یہاں پر پنجاب پولیس کے ذمہ داران افسران نے اپنے پولیس کے معمولات سے کہہ کر مجھ پر لالچی چارج کر دیا۔ ہونا اس دن صرف یہی تھا۔ اس دن جمہوریت کی ایک علامت آرہی تھی جس میں آصف زرداری صاحب مسلسل جیل گاہت کر جمہوریت کی خاطر پاکستان کی ملی ہوئی عوام کی خاطر اسلام آباد ایئر پورٹ پر آرہے تھے اور پنجاب میں یہ ہمارا سیاسی، بنیادی، انسانی اور جمہوری حق تھا کہ ہم اپنے پارٹی کے ایک رہنما کو جو آٹھ سال حکومتی قہر اور جیل گاہت کر باہر آرہے تھے، ہم ان کو لینے جاتے لیکن جب میں وہاں پر پہنچا تو اندر جانے سے روک دیا گیا۔ میں جس طرح عرض کر چکا ہوں کہ میں نے ان کو کہا کہ میں VIP ہوں لہذا آپ مجھے اندر جانے سے نہیں روک سکتے تو انہوں نے مجھ پر لالچی چارج کر دیا اور مجھے ایک ٹرک میں ڈال دیا میرے ساتھ پاکستان پیپلز پارٹی کے بے شمار کارکن تھے، ہماری اسمبلی کے ممبران بھی تھے لیکن کسی اہلکار نے ہماری ایک زبانی اور ہمیں نہایت ہتک آمیز رویے کے ساتھ مارتے اور گھسیٹتے ہوئے حوالت میں بند کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! آج میں یہ جانا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کو اور انسانی حقوق کی جدوجہد کرنے والوں کو اور وہ لوگ جو پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کے لئے کام کرتے ہیں، اگر حکومت ان کو تشدد، دباؤ کے ذریعے، حوالاقوں اور جیلوں میں بند کر کے یہ سمجھتی ہے کہ وہ جمہوریت کی راہیں روک لے گی، وہ محترم بے نظیر بھٹو کو جو اس ملک کی حقیقی جمہوریت پسند جماعت کی قائد ہیں، ان لوگوں کو جو اس ملک میں حقیقی مسزوں میں جمہوریت کو بحال کرنا چاہتے ہیں اور غریب عوام کی بات کرتے ہیں۔ ان پر اس طرح تشدد کریں گے تو پھر آپ یہ دیکھیں کہ اس ایوان کا ممبر ہونے کے نالے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

میری گزارش ہے کہ آپ اس تحریک کو استحقاق کیشی کے سپرد کریں تاکہ اس ایوان کے تقدس کو پامال ہونے سے بچایا جائے اور جن ذمہ داران افسران اور عملے نے آپ کے ممبر کے ساتھ یہ زیادتی کی ہے، اس کے ازالے کے لئے ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ تحریک استحقاق کا جواب دینے سے پہلے میرے بھائی نے خود ہی اس کی وجہ بیان کر دی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ۔

کچھ انج وی راہواں اوکھیں سن

کچھ گل وچ نم دا طوق وی سی

کچھ شر دے لوک وی ظالم سن

کچھ مینوں مرن دا شوق وی سی

جناب سپیکر! میں ان سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ جب انہیں پتا تھا کہ دفعہ

144 لگی ہوئی ہے، جلوس کی اجازت نہیں ہے تو وہ مرنے کا شوق ہی تھا جو انہیں وہاں پر لے گیا۔ گزارش یہ ہے کہ میرا بھائی بہت روشن خیال ہے۔ بہت ساری باتیں انہوں نے تحریک استحقاق میں فرمادی ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں دیکھنا یہ چاہئے کہ ہر بات پر میں کسی خاص واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول نہیں کرواؤں گا لیکن ہم ہر واقعہ پر کہتے ہیں کہ ہمارا استحقاق مجروح

ہوا ہے، میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جو آئین اور قانون کے مطابق استحقاق دیا گیا ہے چاہے کوئی بھی اس ملک کا ادارہ ہو، اس کا ہر لحاظ سے خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن یہاں پر میرے بھائی نے سب سے پہلی بات یہ کی ہے کہ وہ وی۔ آئی۔ پی۔ ہیں۔ میرے خیال میں جب ہم باہر بات کرتے ہیں تو ہم یہی بات کرتے ہیں کہ وی۔ آئی۔ پی۔ کچھ کاغذ ہونا چاہئے لیکن جب ہماری ذات کا وقت آتا ہے تو پھر ہم اپنے آپ کو وی۔ آئی۔ پی۔ ثابت کر کے استحقاق کے حوالے سے راہ نکاش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کی خدمت میں پہلی بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ as such کہ اس وقت ہمارے ملک میں کسی بھی ایئر پورٹ پر وی۔ آئی۔ پی۔ لاؤنج موجود نہیں ہے۔ وہاں پر وی۔ آئی۔ پی۔ لاؤنج ہے یا ایگزیکٹو لاؤنج ہے اور وہاں اندر جانا صرف میرے بھائی وی۔ آئی۔ پی۔ صاحب کا استحقاق نہیں ہے بلکہ کوئی بھی شخص جس کے پاس بزنس کلاس کا ٹکٹ ہو، 100/- روپیہ دے اور اندر چلا جانے، اس میں کوئی استحقاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ 100/- روپے کی وہاں پر پرہی کٹوانی پڑتی ہے اور آپ پلے جائیں کوئی آپ کو نہیں روک سکتا لیکن اس کے بعد انہوں نے یہ فرمایا کہ ان کا استحقاق اس حوالے سے مجروح ہوا کہ وہاں پر انہیں اندر نہیں جانے دیا گیا۔ میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ اس دن راولپنڈی ایئر پورٹ پر آصف علی زرداری صاحب نے آنا تھا، ہم نے پہلے سے باقاعدہ تحریری طور پر اور یہ بات اخبارات میں بھی آئی تھی کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے قاضی ایوان سے بھی بات کی تھی کہ یہ ایک جلوس نکالنا چاہتے ہیں اور اس دن راولپنڈی میں ضلعی حکومت کی طرف سے دفعہ 144 نافذ تھی۔ جو یہ اکیلے اس دن ایئر پورٹ پر گئے اور وہاں جو صورتحال ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد تو تھریک استحقاق ویسے ہی نہیں بنتی کہ کوئی شخص بھی خواہ وہ انفرادی حیثیت یا اجتماعی حیثیت میں ہو جب وہ قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کرے گا تو پھر قانون اپنا دائرہ اختیار خود اختیار کرتا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ دفعہ 144 نافذ تھی اور اس کے تحت ایئر پورٹ پر کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی تاکہ لوگ اکٹھے نہ ہوں اور جلوس نہ نکالا جائے اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں ممبرز آف پارلیمنٹ کے لئے ایک طے شدہ اصول ہے کہ ہم ہر

بات پر اپنی استحقاق کی بات کرتے ہیں اور ہر بات پر اپنا حق استعمال کرتے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ممبرز آف پارلیمنٹ کا استحقاق ہے اس ضمن میں جناب! کی خدمت میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ،

The privilege of freedom from arrest cannot extend or to be contended to operate where the member of a Parliament is charged with the indictable offence. The House shall not allow even the sanctuary of its walls to protect a member from a process of criminal law. Though services of a criminal process on a member within the premises of the Parliament may be a breach of privilege.

جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہاں پر تو کوئی ممبر جو کسی criminal offence میں ملوث ہو تو باہر کی پارلیمنٹ میں تو یہ ہے کہ اس کو ایوان کے اندر بھی وہ استحقاق حاصل نہیں ہوتا۔ میرے بھائی جو بات کر رہے ہیں ان کے خلاف ایک کیس درج تھا وہ دفعہ 188, 353, 186, 341, 440, 148 اور 149 کے تحت اس ایف۔ آئی۔ آر کے مطابق یہ نامزد ملزم ہیں۔ میں باہر کی پارلیمنٹ کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا اور یہ پنجاب اسمبلی کی رولنگ نمبر 52 ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

No breach of privilege of Members is involved if an authority exercises its administrative powers

اور وہ administrative power قومی جو وہاں موجود افسران نے استعمال کی اور انہیں بقول ان کے کہ انہیں وی۔ آئی۔ پی لاؤنج میں جانے کی اجازت نہیں دی۔ لہذا پہلے بھی اسی معزز ایوان میں یہ مسئلہ اٹھایا گیا تھا اور یہ رولنگ نمبر 52 اس وقت کے سپیکر صاحب نے جاری کی تھی۔ انہوں نے وی۔ آئی۔ پی کے حوالے سے بات کی ہے تو میں جناب! کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہوں گا کہ،

The basic law that all citizens should be treated equally before the law, holds good in case of members of Parliament as well. They have the same rights and liberties as ordinary citizens except when they perform their duties in the Parliament.

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر بیگز، آرڈر بیگز۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جب آپ پارلیمنٹ کی بات کرتے ہیں تو وہ ہمارا استحقاق ہے کہ آپ کو بات کرنے کی اجازت ہے، آپ کو تقرر کرنے کی اجازت ہے اور آپ کے کچھ استحقاقات ہیں لیکن یہ معاملہ اور یہ کہہ دینا کہ یہ میرا استحقاق ہے کہ مجھے ایئر پورٹ پر کیوں جانے نہیں دیا جب کہ دفعہ 144 نافذ ہے اور جلوس پر پابندی ہے۔ میں تیسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایئر پورٹ پر کیوں گئے تھے؛ اگر یہ عام مسافر کی حیثیت سے گئے ہوتے اور سفر کرنا چاہ رہے ہوتے یا یہ اسمبلی میں آنا چاہ رہے تھے اور ان کو روکا جاتا تو ان کا استحقاق مجروح ہوتا لیکن انہوں نے اپنی تحریک استحقاق میں خود یہ فرمایا ہے کہ وہ استقبال کرنے جا رہے تھے تو جب یہ استقبال کرنے جا رہے تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس unlawful Assembly میں شامل ہونا چاہ رہے تھے جو پہلے ہی وہاں ایئر پورٹ کے سی۔آئی۔پی۔لاؤنج کے باہر لوگ اکٹھے ہو چکے تھے۔ جو انہوں نے تحریک استحقاق دی ہے اس میں کسی افسر کا نام نہیں ہے بلکہ انہوں نے کہا کہ ایک ایس۔پی اور ایک اے۔ایس۔پی نے انہیں روکا۔ جناب سپیکر! اس وقت راولپنڈی میں چھ ایس۔پی اور پانچ سے زیادہ اے۔ایس۔پی ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ راجہ صاحب خواہ مخواہ ضد کر گئے ہیں انہوں نے بڑی لمبی بات کر دی ہے اور وہ جتنے حوالے دے رہے ہیں ان حوالوں کا اس تحریک استحقاق سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ جتنی Authorities وہ پیش کر رہے ہیں وہ اپنی جگہ

پر ٹیک ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ کسی بھی اتھارٹی کو کسی آدمی کو خواہ وہ ایم پی۔ اسے یا وی۔ آئی۔ پی ہو یا نہ ہو publically نارچر کا اختیار نہیں ہے۔ ممبر نے کہا جیسا کہ تحریک میں ہے کہ وہیں بات ہوتی ہے اور اس کے بعد انہوں نے مجھے لاطھیوں اور ڈنڈوں سے مارنا شروع کر دیا۔ اگر اس قسم کی کوئی اتھارٹی ہے کہ کسی بھی عام شہری کو پولیس لاطھیوں اور ڈنڈوں سے publically مار سکتی ہے تو وہ پیش کر دیں اور باقی ہمارا اس بات سے اختلاف نہیں ہے جو وہ فرما رہے ہیں وہ اس بات کا صرف جواب دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'وزیر قانون'

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جیسا انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے لاطھیوں اور ڈنڈوں سے مارنا شروع کر دیا۔ میں رانا صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں حلفاً آپ کے سامنے یہ بیان دینا چاہتا ہوں کہ اگر معزز ممبر کو سنگل آؤٹ کر کے بطور ایم۔ پی۔ اسے ان پر تشدد کیا گیا ہو تو میں اپنے بھائی کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اگر کوئی معزز رکن کسی unlawful Assembly میں شامل ہو اور وہیں پر مجموعی طور پر لاطھی چارج ہو رہا ہو اور اس مجمع میں کوئی لاطھی معزز رکن کو لگ جانے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ تصور میرے بھائی کا ہے جو اس unlawful Assembly میں شامل ہونے میں نے ایف۔ آئی۔ آر کا نمبر بھی بتایا کہ ایف۔ آئی۔ آر کا نمبر 640/21-12-2004 اور یہ ایف۔ آئی۔ آر قلند ایئر پورٹ کی ہے اس میں میرے بھائی آتے ہیں اور میں ان کا نمبر بھی بتا دیتا ہوں جس نمبر پر ان کا نام ہے۔ وہ یہ ہے کہ پرویز رفیق ولد محمد رفیق ساکن P-116 جی نمبر 1 داؤد نگر۔ محمد رفیق ایک راولپنڈی کا مچی ہے اور میری ایس۔ ایس۔ پی سے بات ہوتی تھی میں نے کہا تھا کہ یہ ہمارے معزز رکن ہیں ان کو چھوڑ دیا جائے۔ ان کا نام ایف۔ آئی۔ آر میں درج تھا اور اس وقت یہ سٹے ہوا تھا کہ شخصی ضمانت پر انہیں رہا کیا جائے گا۔ میں ایف۔ آئی۔ آر کی کاپی دے دوں گا جس میں تمام باتیں لگی ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فرض کر لیں کہ یہ تحریک استحقاق آپ in order قرار دے کر استحقاق کسینی کے سپرد کر دیتے ہیں تو پھر کون سے ایس۔ پی کے متعلق بات کریں گے جن کا نام تک نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! نامعلوم کے بارے میں بات ہوگی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، نامعلوم کے متعلق بعد میں بات ہوگی۔ جناب سیکرٹری! تحریک استحقاق بننے کے لئے جتنی بھی requirements ہیں ان میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوتی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس بات کو سامنے لانا چاہیے کہ ہر بات پر ہمارا استحقاق مجروح نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے، وزیر یا مشیر ہو گا اگر وہ قانون سے تجاوز کرے گا تو وہ قانون کی زد میں آنے کا اس لئے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی اس کو ختم فرمایا جائے۔ شکر ہے جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، رانا آفتاب صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، شکر ہے۔ جناب سیکرٹری! راجہ صاحب نے یہاں تین پروٹونٹ raise کئے ہیں۔ پہلا پروٹونٹ سیکشن 144 کے ریکارڈ کے بارے میں ہے اگر ان کی تحریک استحقاق دکھی جائے تو وہ اس دن اکیلے جا رہے تھے ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ دوسرا جناب! آپ وی۔ آئی۔ پی کو محمود دیں آپ نے جو یہ اسمبلی کارڈ تمام ممبران اسمبلی کو جاری کئے ہوئے ہیں۔

And this card entitles that member to go to all the lounges. This is a protocol card.

آپ اس وی۔ آئی۔ پی کچھ کو محمود دیں I am against that اگر یہ کارڈ آپ کو entitle کرتا ہے اور یہ اس وقت acceptable ہے تو ان کو روکا نہیں جاسکتا۔

تیسرا انھوں نے یہ کہا ہے کہ یہ کیس رجسٹرڈ تھا جس ملک میں فوجی گورنر لگے ہوئے ہیں، وفاقی وزیر لگے ہوئے ہیں اس بیچارے نے تو کچھ کیا ہی نہیں تھا۔ یہ استحقاق کا جو کہہ رہے ہیں کہ ایس۔ پی کا کیا ہے؟ یہ دوسری بھی تحریک استحقاق آرہی ہے مگر یہ ہے کہ ان پر تشدد کرنا وہاں پر روکا، یہ کس قانون میں ہے؟ Section 144 is un lawful وہ تو اینٹروٹ پر جا رہے ہیں اور کسی کو بھی receive کرنے جاسکتے ہیں۔ اگر آصف علی زرداری صاحب کو receive کرنے جا رہے ہیں تو

This is not a crime. He has all rights to receive his leader.

کیا ان کے receive کرنے پر کوئی پابندی ہے؟ کوئی پابندی نہیں ہے۔ ایئر پورٹ پر جانے پر پابندی ہے؟ کوئی گورنمنٹ کی پابندی نہیں ہے۔ جلوس پر پابندی ہے۔ جلوس تو انھوں نے نکالا ہی نہیں ہے۔ اگر ایف۔ آئی۔ آر درج ہے تو وہ اس وقت کی ہے جو نکال لی گئی ہے۔

جواب سپیکر! ایسی تحریک استحقاق کا میں آپ کو جانوں کہ کچھ نہیں بتا۔ ہمیں باہر سے گاڑیوں سے اٹھا کر تھانوں میں بند کر دیا گیا ان کا کیا ہو گیا؟ چیئرمین سینڈنگ کمیٹی بیٹھے ہوں گے، ایس۔ پی کو ڈرتے بلاتے نہیں ہیں، میں نے cross examine کرنا، بنانا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ آمن، نفع، گفتن، برعاقب دلی بات ہے مگر ایک ممبر کو کم از کم استحقاق دے دیں کہ اس کی شوائی ہو جانے۔ یہ پولیس سٹیٹ ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ پولیس کل کو ہمارے کہنے پر جو ہم کہیں گے وہ کریں گی مگر ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔

You are the custodian of the House. You have to look after the

interest.

ایک ممبر کو ڈنڈے مارے گئے، یہاں پر عملی بخاری بیٹھی ہے، فرزانہ راج اور فائزہ ہے، آپ نے فونو دیکھا ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ ایک طاقتور کی بے حرمتی کی گئی ہے، ان کو بالوں سے پکڑا گیا ہے، ان کو ڈنڈے مارے گئے ہیں، ہم ساتھ کھڑے ہیں، ہمیں پتا تھا کہ کچھ نہیں ہوتا۔ میں نے، قاسم حیدر، راج ریاض نے تحریک استحقاق نہیں دی ہے۔ ہمیں پتا ہے کہ یہ Power ان کے پاس exist کرتی نہیں ہے۔

Power is derived somewhere from the Uniform.

آپ مہربانی کر کے اس کو in order declare کریں۔ مجھے پتا ہے کہ اس کا کچھ نہیں ہونا۔ کل کو اس نے مطلقاً مانگنی ہے اور انھوں نے مطلقاً دے دینی ہے۔ یہ بھی مجھے پتا ہے مگر آپ مہربانی کر کے rules violate نہ کریں۔ یہ کارڈ آپ کو entitle کرتا ہے اور آپ کو استحقاق حاصل ہے کہ آپ اندر receive کرنے جاسکتے ہیں۔ دفعہ 144 کی violation نہیں کی ہے۔ ایک ممبر on the floor of the House رو رہا ہے کہ مجھے ڈنڈے مارے گئے ہیں، اگر آپ اس کو

نہیں سمجھتے تو I think this is very unfair on the part of this political system

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں تو یہی گزارش کر رہا ہوں کہ کس نے ڈنڈے مارے ہیں؟ آپ اس پوری تحریک استحقاق کو پڑھیں۔ اس میں کسی ایس۔ پی کا نام نہیں ہے۔ کسی اے۔ ایس۔ پی کا نام نہیں ہے۔ راولپنڈی کی پوری پولیس کے خلاف اگر آپ تحریک استحقاق لے کر آنا چاہتے ہیں تو علیحدہ لے کر آئیں۔ آپ نے specifically کہا ہے کہ ایک ایس۔ پی اور ایک اے۔ ایس۔ پی نے وہاں پر زیادتی کی ہے۔ اب وہ کون سا ایس۔ پی ہے؟ وہ کون سا اے۔ ایس۔ پی ہے؟ یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ ابھی تحقیق کا ہے۔ اس میں کیا ہو سکتا ہے؟ اب یہ نہیں ہو سکتا کہ لاء اینڈ آرڈر کو maintain کرنے کے لئے جن لوگوں کی ذیوقی گنتی ہے اگر آج انہوں نے وہاں پر حکومت کے کئے پر لاء اینڈ آرڈر maintain کیا ہے تو آج انہیں یہاں پر تحریک استحقاق accept کروا کر کہیں کہ یہاں پر حاضر ہو جائیں۔ یہاں پر اسی معزز ایوان کی معاملیں موجود ہیں کہ اگر specifically کسی ممبر نے نام لیا ہے تو ہم نے اس کو admit کیا ہے کہ یہ لوگ ہیں اگر انہوں نے زیادتی کی ہے تو ہم نے admit کیا ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے میری اقبال چتر صاحب کے حوالے سے رانا آفتاب سے بات ہوئی ہے۔ میں نے کہا کل تک کے لئے اس کو pending کروائیں۔ یہ میری ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنے بھائی کے استحقاق کا میں خیال رکھوں لیکن جب کسی کا نام ہی نہیں ہے تو میں کس کے خلاف کروں؟ آج اگر آپ اس کو admit فرمائیں، کل ہم کس کو استحقاق کمیٹی کی میٹنگ میں بلائیں گے۔ کسی ایس۔ پی کا نام نہیں ہے۔ کسی اے۔ ایس۔ پی کا نام نہیں ہے تو یہ ایک روجس بن جانے کی overall general قسم کی ہم تحریک استحقاق دے دیں گے تو یہ ایک specific معاملہ ہوتا ہے۔ نام ہوتا ہے۔ نام جانیں ہم اس کو طلب کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میرا بھائی اب جی کھڑا ہو کر یہ کہے کہ فلاں ایس۔ پی تھا، فلاں اے۔ ایس۔ پی تھا تو پھر پوری انکوائری کے بعد ان کے خلاف کارروائی کی جانے کی لیکن اگر کسی کا نام ہی نہ ہو تو پھر کیا ہو سکتا ہے؟

جناب پرویز رفیق، جناب سیکرٹری!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر! میں پہلے وزیر قانون صاحب کی خدمت میں ایک شعر عرض کروں گا۔

آوازیں، شعر محمودیں۔

جناب پرویز رفیق، فور کریں پلزا کیونکہ شعر یہ آپ کے لئے ہے۔

ہا کدی نہیں بیندے ویکھے پارے نون

جن کدی نہیں لکھیں لوکل سارے نون

ایسے نئی تے شر وچ میرا چرچا اسے

ہتہ ہمیشہ پاواں ہتہ پارے نون

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں وزیر قانون کی اطلاع کے لئے یہ عرض کروں گا کہ یہ تو

حوالات ہے 'مجھے اگر سمندر میں بھی ڈال دیا جاتا تو میں کبھی بھی اپنا نام محمد رفیق' اپنے والد کا نام نہ لکھاتا۔ کیوں؟ کیونکہ مجھ میں جھوٹ بولنے کی سکت نہیں ہے۔ آپ اپنا ریکارڈ درست کریں۔

نمبر 1 'یہ کلڈ مجھے سول ایوی ایشن اتھارٹی نے اس لئے جاری کیا ہے کہ میں پنجاب اسمبلی کا ایم۔ پی۔ اسے ہوں اور آپ کارکن ہوں۔ نمبر 2 'انہوں نے کہا کہ تشدد' میں کسی جلوس کے ساتھ

وہاں پر نہیں پہنچا۔ وی۔ آئی۔ پی۔ لاؤنج میں یا سی۔ آئی۔ پی۔ لاؤنج میں جس کا نام راول لاؤنج ہے ادھر دوسرے ایم۔ پی۔ ایز اور ایم۔ این۔ ایز کو بھی جانے دیا گیا لیکن مجھے اس لئے روکا گیا کہ

وہ کہہ رہے تھے کہ آپ پیچھے ہٹ جائیں ہم نے آپ کو نہیں جانے دینا، میں نے کہا کہ میں ایم۔ پی۔ اسے ہوں اور میرا کلڈ یہ ہے 'مجھے پھر بھی روکا گیا اور لاطھی چارج ہوا۔ نام کیا پڑھنا ہے'

یہاں پر جنہوں نے لاطھی چارج کیا ہے ان کے منہ پر تھب تھے۔ یہ میرے پاس تصویریں ہیں۔ ان کے منہ پر تھب تھے۔ اب انہوں نے پولیس کی وردیوں کے روپ میں دہشت گرد پائل رکھے

ہیں۔ یہ میرے پاس تصویر ہے 'یہ پریس کوریج ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے کہ مجھ پر تشدد ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک ڈنڈا نہیں پڑا۔ یہ ڈنڈا میل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تو آپ نقلاب پہنا کر اپنا کیس خود کمزور کر رہے ہیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ میرے بھائی اس معزز ایوان میں وہ بات کہیے
جو قابل ستائش ہو۔ ایس۔ پی اور اے۔ ایس۔ پی کبھی نقلاب پہن کر نہیں آتے۔
جناب پرویز رفیق، قلند ایئر پورٹ سرکل کا اے۔ ایس۔ پی اور ایس۔ پی سنی راولپنڈی تھا۔

(اذان عشاء)

محترمہ شمیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی بی بی اے آپ فرمائیں!

محترمہ شمیم اختر، جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے اسمبلی میں جو تحریک استحقاق پیش کی
ہے یہ بالکل un valid اور نامکمل ہے۔ (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی اے آپ نہیں کہہ سکتیں۔ یہ مجھے فیصد کرنا ہے۔ آپ نے نہیں کرنا۔
راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ اب اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! اسی سے متعلقہ ایک ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، میری دفعہ آپ کہتے ہیں کہ نام نہیں ہے۔ چنانچہ میرے ساتھ ناراضگی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں جی۔ آپ سے کون ناراض ہو سکتا ہے راجہ صاحب! آپ سے تو اس
ہاؤس کی رونق ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو ہمارے بھائی پرویز رفیق صاحب نے

واقعہ بیان کیا ہے، اصل میں حقیقت یہ ہے کہ جس دن آصف زرداری صاحب نے اسلام آباد

ایئر پورٹ پر آنا تھا اس سے ایک دن پہلے ہمارے گھروں میں پولیس بھیجی گئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، نہیں، ابھی آپ اس point پر آئیں، ان کی جو تحریک استحقاق ہے۔ آپ کی بت نہیں ہو رہی، ان کی بت ہو رہی ہے۔ فی الحال مجھے اس کا فیصلہ کرنے دیں۔ جب آپ کی باری ہو تو پھر اس پر آپ بت کریں۔ ابھی جب ان کی بت ہے تو پھر آپ ان کی بت کریں۔ راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میں ان کی بت کرنے لگا ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، جی۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میری صرف یہ گزارش ہے کہ اسلام آباد ایئر پورٹ پر آصف علی زرداری نے آنا تھا۔ اگر وہیں پر دفعہ 144 نافذ تھی تو راجہ بشارت صاحب یا چیف منسٹر صاحب کو چاہیے تھا کہ یہ کم از کم ایم۔ پی۔ ایز، ایم۔ این۔ ایز اور سینٹرز کو جاننے کی اجازت دیتے۔ یہ جو پولیس سٹیٹ ہے، اپنے پولیس افسران کو کہتے کہ آپ ایم پی ایز کو نہ روکیں، ہمیں بھی روکا گیا ہے، اس کا میں خود گواہ ہوں، ہمارے اپوزیشن لیڈر کو روکا گیا ہے، رانا آفتاب صاحب کو روکا گیا ہے، ہم سب لوگوں کو وہیں پر روکا گیا۔ ہمارے ساتھ بد تمیزی کی گئی ہے۔ لیکن موجودہ حکومت کو اتنی اخلاقی جرأت بھی نہیں ہوئی کہ کم از کم پولیس والوں کو یہ کہہ دیں کہ جب کوئی ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے یا سینئر آئے تو اسے جاننے کی اجازت دی جائے۔ جناب والا! وہیں پر پوری طرح پولیس سٹیٹ کا ماحول بنا ہوا تھا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ 2002 کے پولیس ایکٹ کو ابھی تک فیڈرل منسٹر کی میٹنگ میں put نہیں کیا تھا، وہیں سے ابھی تک اس کی منظوری نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے پولیس کسی ایم۔ پی۔ اے، ایم۔ این۔ اے اور سینٹر کا کوئی لحاظ بھی نہیں رکھتی۔ عام شہری کا کیا حال ہوتا ہوگا اس کا اندازہ آپ مجھ سے بہتر لگا سکتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس تحریک کو admit کیا جائے۔ باقی جہاں تک ایس۔ پی۔ کو ڈھونڈنے والا معاملہ ہے۔ میں خود استحقاق کینیٹی کا ممبر ہوں۔ ہم شناخت پریڈ کروا کر انشاء اللہ تعالیٰ اسے ڈھونڈ لیں گے۔ بہت مہربانی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ابھی راجہ ریاض صاحب نے فرمایا ہے۔ اب after all ایک ایس۔ پی گریڈ اٹھارہ انیس کا افسر ہوتا ہے۔ ابھی یہ فرما رہے ہیں کہ ہم خود ان کی شناخت پریڈ کروائیں گے۔ ایک عام سی تحریک استحقاق دینا اور اس کے بعد ایک لائن لگا کر تمام افسران کو ذلیل و خوار کرنا یہ کسی طور پر بھی درست نہیں ہے۔ میں اب بھی اپنے بھائی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ مجھے نام بتائیں کہ کون سا ایس۔ پی تھا، کون سا اے۔ ایس۔ پی تھا، تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! راجہ صاحب کا بہت شکریہ۔ انھوں نے یہ خود ہی کہا ہے کہ میں پولیس افسران کے نام دے دوں تو میری تحریک کو admit کر لیا جانے گا۔ ویسے میں یہ کہتا ہوں کہ انھوں نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کرنا، یہ ممبر کا استحقاق ہے اور میں نے Privilege Act سے 15 Article کا حوالہ دیا ہے اور اسی کے تحت میں نے اپنی تحریک جمع کروائی ہے۔ جناب والا! ہم خود V.I.P کلچر نہیں چاہتے، ہم مساوات اور انسانی حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ جناب! "وقار" ایس۔ پی۔ سنی، "راولپنڈی" اور اے۔ ایس۔ پی تھانہ ایئر پورٹ سرکل جن کا نام مجھے یاد نہیں شامل تھے۔ اس کے علاوہ بہت سارا امد اور کمانڈوز تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے دونوں فریقین راجہ صاحب اور معزز ممبر کا موقف سنا ہے۔ چونکہ آپ نے اپنی تحریک میں کسی افسر کا نام نہیں لکھا لیکن آپ کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کا مجھے احساس ہے۔ میں یہ چاہوں گا کہ فی الحال آپ اس کو withdraw کر لیں اور مطلوبہ نام لے کر اس تحریک کو آپ دوبارہ پیش کریں۔ اس وقت میں اسے dispose of کرتا ہوں۔ I have taken note of that چونکہ اس میں کسی کا نام نہیں دیا گیا چنانچہ I can not take any action against anybody اسے dispose of کرتا ہوں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 71، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ فرزانہ راجہ اور محترمہ فائزہ امد صاحبہ کی طرف سے ہے۔

اسلام آباد ایئر پورٹ پر ڈٹی۔ ایس۔ پی اور انسپکٹر کارکن اسمبلی

کے ساتھ توہین آمیز سلوک

محترمہ فائزہ احمد: جناب سپیکر! میں مال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کیلئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا شکار ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ہم (عظمیٰ زاہد بخاری، فرزانہ راجہ اور فائزہ احمد) مورخہ 21 دسمبر 2004 کو تقریباً 30-12 بجے ایک گاڑی میں سوار ہو کر اسلام آباد ایئر پورٹ کی طرف جا رہی تھیں۔ جب ہماری گاڑی ایئر پورٹ کی حدود میں داخل ہوئی تو گاڑی کو پولیس نے اپنے ناکے پر روکا۔ ہمارے جانے پر کہ ہم اراکین پنجاب اسمبلی ہیں پولیس نے ہمیں آگے جانے دیا۔ کچھ فاصلہ پر آگے پولیس نے اپنے دوسرے ناکے پر ہمیں پھر روکا اور کہا دھندہ 144 نافذ ہے آپ لوگ آگے نہیں جا سکتے۔ ہمارے جانے پر کہ ہم تینوں اراکین پنجاب اسمبلی ہیں انسپکٹر افتخار نے ہمارے ساتھ بد تمیزی کرنا شروع کر دی اور کہا کہ کسی صورت میں آپ لوگوں کو آگے نہیں جانے دیا جائیگا۔ اس کے بعد D.S.P. سلیم بھی ہمارے ساتھ بد تمیزی سے پیش آیا اور کہا کہ آپ دھندہ 144 کی خلاف ورزی کر رہی ہیں اس پر ہم تینوں گاڑی سے باہر آئیں اور D.S.P. سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ہم اراکین پنجاب اسمبلی ہیں اور ہم اپنے لیڈ کے استقبال کیلئے ایئر پورٹ جا رہی ہیں اس پر D.S.P. نے کہا کہ اگر آپ لوگوں نے آگے جانے کی کوشش کی تو آپ پر گولی بھی چلائی جا سکتی ہے۔ D.S.P. کے ان الفاظ پر پولیس کے اہلکاران نے اپنی بندوقیں لوڈ کر کے ہمارے اوپر تان لیں۔ ہم نے D.S.P. سے کہا کہ پولیس تو امن و امان کیسے ہے یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہم ممبران پنجاب اسمبلی ہیں اور ایک گاڑی میں سوار ہو کر ایئر پورٹ جا رہی ہیں۔ جس سے دھندہ 144 کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہو رہی۔ ہمارے یہ الفاظ کہنے کی دیر تھی کہ پولیس نے ہم پر لاشیں برسائی شروع کر دیں جس سے ہمیں شدید چوٹیں آئیں۔

گاڑی میں تین اراکین کا ایک ساتھ سفر کرنے سے دھندہ 144 کی خلاف ورزی نہیں ہوتی اور صوبائی اسمبلی پنجاب استحقاقات ایکٹ 1972 کی دفعہ 15 کے تحت اراکین اسمبلی V.I.P. ہیں اور

V.I.P کو بغیر کسی قانونی وجہ کے روکا نہیں جاسکتا۔ D.S.P سلیم اور انسپکٹر افتخار کے ہم تینوں اراکین سے بد تمیزی کرنے، پولیس اہلکاران کا ہمارے اوپر بددقیقہ تلتے اور بد ازاں ہم پر لاطھی چارج کرنے سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا ہماری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ آپ بھی اس پر کچھ کہنا چاہتی ہیں؟
محترمہ فرزانہ راجہ: جی ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر ایہ move ہو چکی ہے اب میں اس کا جواب دے دیتا ہوں اور آپ کو مطمئن کروں گا۔

محترمہ فرزانہ راجہ: جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتی ہوں 'short statement دینا چاہتی ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! short statement کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مجھے ایک منٹ گزارش کرنے کی اجازت دی جائے تو معزز ممبران مطمئن ہو جائیں گی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق پر بات کرنے سے پہلے میں ایک مجموعی واقعہ جناب! کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا۔ جب میں بطور وکیل راولپنڈی میں practice کرتا تھا تو اُس وقت ایک دن میں عدالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک وکیل صاحب ایک ایڈیشنل سیشن جج صاحب کے پاس ضمانت کے لئے پیش ہوئے۔ یہ چوری کا کیس تھا۔ تو جج صاحب نے مزم کو کہا "اوتے توں ایذا جو ان این" کے نوں سو مارا کے آند اتے تیری ضمانت ہو جانی سی۔ توں چوری دے کیس وچ آیا این اس لیے تیری ضمانت reject کیتی جاندی اے " اتفاق سے ہمارے ساتھ ایک وکیل بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کا کیس اسی نوعیت کا تھا کہ ایک مزم نے سوئی سے کسی کو زخمی کیا تھا۔ وہ کھڑے ہوئے۔ جج صاحب نے کہا کہ آپ اپنا کیس plead کریں۔ انھوں نے کہا کہ کوئی غاص نہیں "مرد آدمی اے تے سو مارا دیا سو" تو اس پر جج

صاحب نے کہا کہ bail granted جناب سپیکر! میں نے اس سے پہلی تحریک استحقاق پر بت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس تحریک میں نام درج نہیں ہیں اس لئے ہم ایک vague سی تحریک استحقاق کیسے admit کر لیں۔ ابھی معزز عواتین نے جو تحریک استحقاق پیش کی ہے اس میں دو نام دینے گئے ہیں۔ ایک D.S.P سلیم کا نام یا گیا ہے اور دوسرا انسپکٹر القاد کا نام دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! اس تحریک کے آنے کے بعد میں نے پوری تحقیق کی ہے۔ راولپنڈی میں سلیم نام کا کوئی D.S.P نہیں ہے، اسی طرح راولپنڈی میں القاد نام کا کوئی انسپکٹر بھی نہیں ہے۔ جناب والا ڈیوٹی روٹر بنتا ہے اور میں نے اس دن کی ڈیوٹیز کا باقاعدہ روسٹر دیکھا ہے اس نام کا کوئی آدمی ڈیوٹی پر نہیں تھا لیکن اس کے باوجود اگر ہماری تین معزز عواتین ممبران یہ فرماتی ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس تحریک کو admit فرمائیں اور استحقاق کسٹی کے پینر میں صاحب سے میں یہ گزارش کروں گا کہ میں ذاتی طور پر اس دن کا نام ڈیوٹی ریکارڈ سے کر خود حاضر ہوں گا۔ ریکارڈ کے مطابق وہ جو بھی فیصد کریں گے مجھے تسلیم ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب باطل صحیح فرما رہے ہیں لیکن قانون ممبران کو کیا جتا کہ D.S.P کے رینک کیسے ہوتے ہیں۔ میں بھی وہاں پر تھایہ جو القاد اور سلیم کی confusion ہے ہو سکتا ہے کہ جس کو یہ D.S.P کہہ رہی ہیں وہ انسپکٹر ہو اور جو انسپکٹر ہے وہ D.S.P ہو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے تو concede کیا ہے۔ آپ خود کمیٹی میں موجود ہوں گے آپ کی تسلی کروائی جانے گی۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب اس میں مجلس استحقاق کا ممبر نہیں ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جو بھی معزز اراکین ہوں گے ان کی تسلی کروائیں گے 'movers موجود ہوں گی ان کی تسلی کروادیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں اس وقت موقع پر تھا لہذا کمیٹی میں مجھے بلوایا جانے تاکہ میں انہیں پہچان سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے رانا آفتاب احمد خان صاحب کو بھی اس کمیٹی میں بلوایا جائے۔ تو یہ تحریک استحقاق admit کی جاتی ہے اور اسے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جاتا ہے۔ کمیٹی اس کی رپورٹ پیش کرے۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! تحریک استحقاق نمبر 72 تو ابھی رہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب تحریک استحقاق نمبر 72 pending کروا کر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! سمیع اللہ خان صاحب کی تحریک استحقاق بھی انہی کے ساتھ کی identical ہے انہوں نے بھی وہی دو نام دینے ہیں لہذا اس کو بھی استحقاق کمیٹی کے پاس بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے یہ تحریک استحقاق بھی کمیٹی کو refer کی جاتی ہے۔ اب ہم تحریک اتوانے کا take up کرتے ہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، ریوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی رانا صاحب فرمائیے!

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب کو خیال آیا لیکن بڑی دیر سے۔ جب یہ تحریک استحقاق admit ہو گئی ہے اس کے بعد دوسری تحریک جو identical تھی وہ بھی admit ہو گئی ہے

تو میں سمجھتا ہوں کہ پرویز رفیق صاحب کی تحریک استحقاق کو بھی admit کیا جانا چاہیے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ دوبارہ put up کریں۔ چونکہ اس میں نام

نہیں تھے اس لیے میں نے ان سے کہا کہ He can bring it agam.

رانا منشاء اللہ خان، جی درست ہے لیکن اسے بھی admit ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، چونکہ ابھی اس میں نام نہیں تھے اس لیے میں نے اسے dispose of کر دیا ہے لیکن میں نے انہیں دوبارہ موقع دیا ہے۔

جناب محمد وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی۔

جناب محمد وقاص، شکریہ جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے لا منسٹر صاحب کی توجہ ایک انتہائی افسوس ناک واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں ابھی ایک منٹ میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ تحریک التوائے کلڈ نمبر 774 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری مجھے صرف ایک منٹ دے دیں۔

تحریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب تحریک التوائے کلڈ پیش کر لیں تو میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی ڈاکٹر صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

بڑے ہسپتالوں کو سی۔ٹی سکین مشین کی سہولت

سے محروم کرنا

ڈاکٹر سید وسیم اختر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت مقرر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کلاروائی فتویٰ کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب، بجا طور پر کوشاں ہیں کہ پنجاب کے بڑے بڑے ہسپتالوں میں مریضوں کی سہولت کے لیے کروڑوں روپے کی لاگت سے ایمرجنسی سنٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ جو اب زیر تعمیر ہیں۔ صلاحیت کی ایک بڑی تعداد دماغی چوٹ والی ہوتی ہے جس کے لیے سی۔ٹی سکین ہونا اشد ضروری

ہے لیکن اب تمام منصوبے سے سی۔ٹی سکین مشینیں نکال دی گئی ہیں۔ جس پر عوام کو بجا طور پر تشویش ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب والا! فاضل رکن ایک دفعہ دوبارہ پڑھ کر سنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب یہ already move ہو چکی ہے اور آپ نے اس کا جواب دینا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا یہ seriousness of the business ہے دیکھیں کہ وزیر صاحب غمخ گویوں میں مصروف ہیں اور آپ عوام کا پیسا ضائع کر رہے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ He should be attentive ان کے محکمے کے بارے میں تحریک آئی ہوئی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think he is one of the competent Ministers

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

RANA AFTAB AHMAD KHAN: What is the competency?

جناب والا! ان کی competency یہ ہے کہ لاہور میں چار ہسپتالوں میں کڑنی ٹرانسپلانٹ ہو رہا ہے۔ پچاس ہزار روپے کا کردہ لے کر تین لاکھ روپے میں دیتے ہیں۔ یہاں عربوں کے لیے لوٹ مار سیل لگی ہوئی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ ان کی competency ہے۔ آپ کے ہاں competency کا کیا میاں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

وزیر صحت، جناب سپیکر! پچھلی دفعہ بھی یہ بات ہوئی تھی اس لیے میں کہہ رہا تھا کہ یہ repeat کیا جائے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارے کسی سرکاری ہسپتال میں کردہ فروش کا کوئی کاروبار نہیں ہو رہا۔

I can say this on the floor of the House with confidence.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری پرائیویٹ ہسپتالوں کو کون کنٹرول کرتا ہے؟

There is a body to regulate. They are under the Ministry of Health.

اس کو وزیر تعلیم عمران مسود یا سڑکوں والے وزیر چودھری مہیر نے کنٹرول نہیں کرتا بلکہ انہیں وزیر صحت نے کنٹرول کرنا ہے۔ ان کی competency تو یہ ہے کہ ان کے نیچے ایڈوائزر ہیں اور ان بے چاروں کا تو اختیار ہی کوئی نہیں۔ ہم کہہ رہے ہیں کہ یہاں لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ بے چارے غریب لوگ مچاس مچاس ہزار روپے میں گردے بیچ رہے ہیں۔ جناب والا آپ کے شہر لاہور میں زینب ہسپتال اور جو جی ہیں وہاں یہ کاروبار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر احمد صاحب بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب اس تحریک اتوانے کار میں سی۔ سی سکین مشین کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ نہیں لگانے گئے۔ لہذا آپ سے وہ اس بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری انہوں نے بڑی serious بات کی ہے لہذا میں اس پر comment کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے بڑا clearly کہا ہے کہ حکومت کے کسی سرکاری ہسپتال میں کڈنی کی خرید و فروخت کا کوئی کاروبار نہیں ہے۔ میں اپنی اس statement کو ایوان میں reiterate کرتا ہوں۔ اگر پرائیویٹ سیکٹر میں یہ کاروبار ہو رہا ہے تو اس وقت وفاقی حکومت about organ law enact transplantation کر رہی۔ جب وہ لاہ enact ہو جانے کا تو ہم صوبائی سطح پر اسے duplicate نہیں کرنا چاہتے۔ ہم نے پہلے ہی یہ بات بڑی واضح کی تھی کہ جب وہ لاہ enact ہو جانے کا تو ہم اس وقت پرائیویٹ سیکٹر پر اسے implement کریں گے۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ پورے پنجاب کے پبلک سیکٹر کے کسی بھی ہسپتال میں گردہ فروشی کا کوئی کاروبار نہیں ہو رہا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے چار پانچ مرتبہ تحریک اتوانے کا بھی پیش کیا ہے اور میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ کھڑے ہو کر لاہور میں زینب ہسپتال ہے وہ وہاں پر گردہ فروشی کا کاروبار کرتے ہیں۔ میں ڈاکٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ یہ بہت ظلم ہو رہا ہے وہ اینٹوں کے بھٹوں سے مزدوروں کو پکڑ کر لیتے ہیں اور انھیں پچاس پچاس ہزار سے روپے دے کر ان سے گردے خرید لیتے ہیں اور آگے سودی عرب اور مختلف ملکوں سے جو لوگ آئے ہوتے ہیں ان سے وہ سات سات آٹھ آٹھ لاکھ روپے وصول کرتے ہیں۔ وہ سارے کے سارے پیسے ڈالرز میں وصول کرتے ہیں۔ وہ تو یہاں کسی اکاؤنٹ میں show بھی نہیں کرتے ہوں گے۔ ہمارا اس ظلم کو روکنا چاہیے۔ یہ بہت زیادتی کی بات ہے۔ میں جو کہ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب! اس پر انکو اثری کر دالیں اگر میری بات غلط ثابت ہو جائے تو جو چاہیں مجھے سزا دیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر صاحب! شاہ صاحب زینب ہسپتال کا کہہ رہے ہیں۔

وزیر صحت، جناب والا! اگر یہ اس پر پوری طرح بحث کرنا چاہتے ہیں تو میں ان کے ساتھ time share کرنے کے لیے تیار ہوں۔ This is an important issue لیکن یہ کہنا کہ جو ہسپتال حکومت کے under ہیں وہاں یہ کام ہو رہا ہے اس کو I have to defend that because it is a total false allegation. ہسپتال میں یہ کاروبار ہو رہا ہے ہم بھی اس کو condemn کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو۔ یہ جس دن کے لیے کہتے ہیں کھنڈ دو کھنڈے یا جتنا نام چاہتے ہیں میں بحث کرنے کے لیے تیار ہوں۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، یوانٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی سر!

پوائنٹ آف آرڈر

وزیر اعلیٰ کی جانب سے کنٹریکٹ پر بھرتی ڈاکٹرز

کو ریگولر کرنے کے وعدہ پر عملدرآمد میں تاخیر

ڈاکٹر نادیہ عزیز، شگریہ جناب سیکرٹری ایچ ایس صاحب نے وعدہ کیا کہ وہ اس مسئلے پر بحث کریں گے۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان اور وزیر صاحب کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ آج سے 8/10 ماہ پہلے ہمارے وزیر اعلیٰ پر وزیر ایچ ایس صاحب نے ڈاکٹرز کی بھرتی کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ contract پر ہفتے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں ان کو ریگولر کیا جانے کا لیکن ایچ ایس تک اس سلسلے میں کوئی step نہیں اٹھایا گیا جس سے ڈاکٹرز حضرات میں بہت بے چینی پائی جاتی ہے۔ P.M.As ہسپتال پر جاری ہیں۔ ان کی منسٹری کا یہ حال ہے کہ آج سے 8/10 ماہ پہلے وعدہ کیا گیا تھا ایچ ایس تک اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ تو اب میں ان سے اس پر وضاحت چاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ! آپ اس چیز کو وقفہ سوالات میں raise کریں۔ ایچ ایس تو تحریک اتوانے کا ہے۔ یہ important ضرور ہے لیکن۔۔۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب والا! یہ بہت important ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، کل آپ کے سامنے وزیر صحت وقفہ سوالات میں جواب دے رہے تھے۔ آپ یہی سوال کل کر سکتی تھیں اور اس کا جواب بھی آپ کو مل سکتا تھا۔

ڈاکٹر نادیہ عزیز، جناب سیکرٹری میں نے کوشش کی تھی لیکن سیکرٹری صاحب نے مجھے موقع نہیں دیا تھا اب آپ بھی reject کر رہے ہیں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ فرمایا تھا لیکن یہ عملدرآمد کیوں نہیں کر رہے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ علیہ وزیر اعلیٰ صاحب دھوکے سے ایسا کہہ گئے انہیں اس چیز کا اندازہ نہیں تھا کہ اس چیز پر عملدرآمد کرنا کتنا مشکل ہو گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ! میں out of the way منسٹر صاحب سے جواب لے رہا ہوں۔ وزیر صحت صاحب! آپ محترمہ کی بات کا جواب دیں۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں محترم کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ واقعی وزیر اعلیٰ صاحب نے اعلان کیا تھا کہ ڈاکٹرز کے سروس سٹرکچر کو ریگولر کیا جائے گا۔ یہ ہماری commitment ہے۔
 this was a political announcement جو ہم committed ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو نافذ العمل کیا جائے گا۔ صرف سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہماری حکومت unlike past governments جب بھی ہم کوئی announcement کرتے ہیں یا عوام کے ساتھ کوئی commitment کرتے ہیں It's on record کہ ہم نے اس commitment کو meet کیا ہے وہ ہیئت کے شعبے میں ہیں یا کسی بھی شعبے میں لیکن ہم جو issues زیر بحث لارے ہیں اس میں بہت سارے محکمے involve ہیں اس میں ریگولیشن ڈیپارٹمنٹ، فنانس ڈیپارٹمنٹ involve ہے۔ وفاقی حکومت نے جو ایک contractual based employment سلسلہ شروع کیا ہوا ہے ہم نے ان سے بھی رائے لینی ہے۔ یہ سارا home work کرنے کے بعد deliberation discussion کے بعد ہم چیز کو action میں لائیں گے۔۔۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر بیگز آرڈر۔

وزیر صحت، لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ نے جو commitment دی ہے like his other commitments ان شاء اللہ اس کو ضرور پورا کریں گے۔
 ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے political statement دی کہ contract ڈاکٹرز regularize کر دیئے جائیں گے۔ جناب والا! آج سے چند ماہ قبل اس اسمبلی میں اسی فلور پر انہی لوگوں نے resolution پاس کیا تھا اور ان کو مبارکباد دی تھی کہ اس پر implementation ہو گئی ہے۔ پھر آپ یہ کس منہ سے محکمہ ٹرانز جبرل ایڈمنسٹریشن وغیرہ کی باتیں کر رہے ہیں؟ جب انہوں نے اس پر political statement دی تھی اس وقت ان کو پتہ نہیں تھا کہ اس معاملے میں کیا کیا hurdles آئیں گی۔ جناب والا! اس

میں کوئی hurdle نہیں ہے بلکہ سروس کمیشن کی ایک کلز ہے اس کی powers لے کر آپ contract doctors کو regularize کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایم۔ پی۔ بی۔ ایس کرنے کے بعد شاید زیادہ عرصہ امریکہ میں رہے ہیں۔ اس لئے انہیں پاکستانی ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے حالات کے بارے میں پوری طرح آگہی نہیں ہے۔ ان کو محکمے کی طرف سے جو پڑھی جاتی ہے اسی طرح یہ آگے جادیتے ہیں۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت یہ ایک بڑا burning issue ہے اور پچھلے دنوں پی۔ ایم۔ ایز کی میٹنگ ہوئی ہے اور وہ تمام اکٹھے ہو گئے ہیں اب صرف ایک پی۔ ایم۔ اے ہے۔ میں اس ایوان کے فلور پر یہ warn کرنا چاہتا ہوں اور کہتے ہیں کہ before the storm دیکھیں کہ کیا ہونے والا ہے اور doctors community میں بڑا unrest ہے کہ وزیر اعلیٰ کی commitment اور اس ایوان میں کسی ہوئی بات پر implementation کیوں نہیں ہوئی؟ وردی سے متعلق جو resolution پاس ہوا وہ اس کے بعد پاس ہوا اور اس کی implementation پہلے ہو گئی ہے۔ یہ لوگوں کو ذاتی کامدے سے بچانے اور ان سے متعلق resolution لانا بند کریں اور اس صوبے کی جو 7 کروڑ عوام ہے اس کی بھلائی کے کام کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر سامیہ امجد!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سپیکر شکر یہ! یہ resolution تو میں ہی لائی تھی اس میں implementation کا قطعاً کوئی ذکر نہیں تھا۔ اس میں تو وزیر اعلیٰ کو غراج معیت پیش کیا گیا تھا کہ انہوں نے ڈاکٹروں کے اس مسئلے کو pin point کیا اور اس پر عزم ظاہر کیا کہ وہ اس کو حل کریں گے۔ اس میں implementation کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ میرے خیال میں یہ کام سونے رہتے ہیں اس لئے میں نے کہا کہ ان کی correction کر دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آج یہ کہہ رہے ہیں کہ پی۔ ایم۔ اے اکٹھی ہو گئی ہے۔ پچھلے تمام ادوار میں پی۔ ایم۔ اے کے مختلف دھڑے بنتے رہے ہیں۔ ہماری حکومت نے

پی۔ ایم۔ اے کو بطور body encourage اور I encourage personally. I call all

the P.M.A's میں نے ان سے کہا کہ آپ اگلے ہوں Give one point of view and the

Government will respect it. چھٹی حکومتیں ہمیشہ divide and rule کی پالیسی اپناتی

رہی ہیں۔ پی۔ ایم۔ اے کو توڑ دو نللں گروپ بنا دو نللں گروپ بنا دو تاکہ گورنمنٹ مضبوط رہے

اور ڈاکٹروں کی نمائندگی نہ ہو سکے۔ regular کو service structure کرنے کی بات اگر کسی

نے کی تھی تو یہ سب سے پہلے وزیر اعلیٰ نے خود کی تھی اور اس کے بعد ہی پی۔ ایم۔ اے اگلی

ہوتی ہے۔ یعنی وزیر اعلیٰ نے وہ initiative لیا جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔ ڈاکٹر سامیہ امجد نے

جو resolution پیش کی تھی اگر آپ ریکارڈ دیکھ لیں تو اس میں وزیر اعلیٰ کو خراج عقیدت پیش

کیا گیا تھا کہ انہوں نے regular کو service structure کرنے کی بات کی ہے۔ It is

started from the Chief Minister. اور وزیر اعلیٰ پنجاب ہی وہ شخص ہیں جو اس service

structure کو regular کرے گا۔ (نمبر ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، شکریہ جناب سپیکر! جناب والا! اس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ ایک

تحریک استحقاق یہاں پر پہلے پڑھی گئی اس کے بعد وہ pending ہو گئی۔ اس کے بعد آپ نے

دوبارہ وہ تحریک استحقاق یہاں پڑھائی ہے۔ میں رولنگ چاہوں گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کونسی؟

راجہ ریاض احمد، یہ جو ابھی چل رہی ہے۔ یہ تحریک پہلے پڑھی جا چکی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو پہلے dispose of ہو چکی ہے۔

راجہ ریاض احمد، نہیں، جناب یہ ابھی dispose of کھل ہوئی ہے؟ آپ نے ابھی اس کو

dispose of نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب یہ ایک اور موضوع پر بات ہو رہی ہے۔ This is the different

راجہ ریاض احمد، جناب والا میں اسی طرف آ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کی توبت ہی نہیں ہو رہی۔

راجہ ریاض احمد، جناب! ایک تو آپ بات نہیں ملتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، راجہ صاحب! آپ جو point raise کر رہے ہیں میں سمجھ گیا ہوں لیکن یہ اور بات ہے اور محترم نے اسے پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھایا ہے۔ اس وقت تحریک اتوانے کار پر بات نہیں ہو رہی بلکہ میں نے ان کو پوائنٹ آف آرڈر پر موقع دیا ہے کہ وہ کوئی بات کرنا چاہتی تھیں اور اب ان کو جواب مل رہا ہے۔

راجہ ریاض احمد، اسی بارے میں میں بات کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس میں پہلے یا پچھے کی بات نہیں ہے میں نے تو ان کو ان کے احترام میں موقع دیا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جی میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر آپ نہیں چلتے تو پھر میں ان کو اجازت نہیں دیتا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب والا! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے خود یہ بات point out کی اور انہوں نے اعلان کیا کہ ہم ان کو regularize کریں گے۔ اس کے بعد یہ بات اس طرح سے ہوئی کہ اگلی بچہ پیدا نہیں ہوا تو مبارک بلا پہلے دے دی گئی اور مبارک بلا دینے کے بعد پتہ چلا کہ بچہ تو پیدا ہی نہیں ہونا۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ وزیر صحت صاحب کو میں چیلنج کر رہا ہوں کہ وہ غور سے سن لیں۔ اگر یہ تمام ڈاکٹروں کو اس سال کے اندر اندر regularize کر دیں جو آپ مجھے جملہ کہیں گے میں وہ دینے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں سمجھتا ہوں کہ اس بات پر کافی discussion ہو چکی ہے۔ وہ چاہتی تھیں کہ ان کا point of view ان تک پہنچ جانے اس کا جواب بھی ان کو مل گیا ہے کہ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اب میں دوبارہ تحریک اتوانے کار کی طرف آتا ہوں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا! میں نے تو اپنی تحریک پیش کر دی ہے ابھی جو بات چل رہی تھی جس پر بہت ساری بحث ہو گئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے یہ درخواست کروں گا کہ اس مسئلے پر بہت عرصہ گزر چکا ہے اس لئے اس پر بہت سارے حلوک و شہادت پیدا ہو گئے ہیں اور ڈاکٹروں نے اپنے career کی planning کرنا ہوتی ہے کسی نے پوسٹ گریجویشن کرنی ہوتی ہے کسی نے باہر جانا ہوتا ہے اور یہ سارا سلسلہ ہوتا ہے۔ اب اگر وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک اعلان کیا ہے تو وزیر موصوف صرف احتجاجا دینی کہ اس پر عمل درآمد کب تک ہو جانے کا تاکہ یہاں پر جو بحث ہوئی اور confusion پیدا ہو رہا ہے وہ ختم ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب والا! اس پر عمل درآمد پہلے ہی ہو رہا ہے 13 تاریخ کو پھر ایک میٹنگ ہے جس میں ہم نے finance والوں کو بھی بلایا ہوا ہے اور regulation والوں کو بھی بلایا ہوا ہے۔ ہم متواتر اس issue پر کام کر رہے ہیں۔ جناب والا! ہماری doctor's community کے لئے یہ اتنا important issue ہے اور وزیر اعلیٰ نے اتنا اچھا political فیصلہ بھی کیا اور ہم پورا رہے ہیں کہ اس کی implementation اس طریقے سے ہو کہ دوسرے نکلے بھی اس سے رہنمائی لیں۔ اس وقت ہر بندہ contract پر ملازم ہو رہا ہے۔ یہ واحد ہمارا شعبہ صحت ہے جس میں وزیر اعلیٰ نے initiative لیا ہے کہ ڈاکٹروں کو regularize کیا جائے۔ کیونکہ بہت سارے ڈاکٹر پاکستان کی نوکریاں چھوڑ کر پھر کے مالک میں جا رہے تھے۔ پنجاب گورنمنٹ نے ہی یہ step لیا ہے۔ ہم پہلے ہی اس پر کام کر رہے ہیں 13 تاریخ کو 30-10 بجے میرے دفتر میں پھر اس سلسلے میں ایک میٹنگ ہے۔ We are already working on this. اور ہم committed ہیں کہ یہ جو ایک فیصلہ وزیر اعلیٰ نے کیا ہے اس کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ We have not

ہم بات کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ جو وزیر اعلیٰ نے سنایا ہے اس پر عمل درآمد ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو گا اور already اس پر کام کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کرنا چاہتے ہیں اور اس پر کام بھی ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ڈاکٹر regularize ہو جائیں گے اور یہی سب چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

تحریک التوائے کار

بڑے ہسپتالوں کو سی۔ٹی سکین مشین کی سہولت

سے محروم کرنا

(---جاری)

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب والا میں اپنی تحریک التوائے کار کے حوالے سے بات کرنا چاہتا تھا۔ جناب سپیکر ایہ تحریک التوائے کار move ہو گئی ہے اس کا وزیر صحت نے جواب دینا ہے اس میں جناب والا میں نے امرجنسی سنٹر کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ امرجنسی سنٹرز کے اندر سی۔ٹی سکین نہ ہو۔ کیونکہ آپ کو خود بھی یہ معلوم ہے اور سب لوگ جانتے ہیں کہ جب شعبہ عداہت میں عداہتے کا کوئی مریض آتا ہے۔ نوے فیصد مریض اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہوتے۔ بے ہوش ہو چکے ہوتے ہیں انہیں concussion ہوتی ہے دماغ پر چوٹ ہوتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کا سی۔ٹی سکین ہوتا کہ پتا چلے کہ دماغ کے اندر کیا چیز ہے مریض کی کیا پوزیشن ہے bleeding ہے نہیں ہے کوئی fracture ہو گیا ہے یا نہیں ہوا۔ یہ ساری چیزیں بہت ہی زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ اسی حوالے سے یہ تحریک التواء میں نے پیش کی تھی۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ وزیر موصوف اس پر کوئی بات کریں اور اگر یہ اس وقت اس کا جواب دینے کے لئے prepare نہیں ہیں تو اس پر home work کر لیں اور پھر کل اس کا جواب دے دیں تاکہ ایک چیز بالکل clear ہو کہ ہمارے سامنے آنے کے اس حوالے

سے ان کی کیا پالیسی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! میں تو اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ تو issue ہی ڈاکٹروں کے service structure کی طرف چلا گیا تھا۔ سب سے پہلے تو میں فاضل رکن کی اطلاع کے لئے عرض کروں گا کہ جو demands تقسیم S.E.M.S پروگرام کی یہ Strengthening of Emergency Medical Services کا پروگرام ہے اور

Demands came from the Principals. None of the Principal demanded C.T Scan in any emergency

یعنی جتنے بھی ہمارے Principals ہیں ہمارے پاس جتنے میڈیکل کالج ہیں اور جو ہمارے autonomous institution ہیں جو professionals ہیں جو end users ہیں انہوں نے تو demand ہی نہیں کی کہ ہمیں ایمرجنسی میں سی۔ٹی سکین چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے ڈاکٹر صاحب بتادیں کہ کوئی ملک دنیا میں ایسا ہے جہاں ہر ایمرجنسی روم میں سی۔ٹی سکین ہوتا ہے تو میں گل ہی سی۔ٹی سکین لگا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بات ڈاکٹر صاحب نے clear کر دی ہے کہ جب demand آنے لگی اور جہاں سی۔ٹی سکین کی ضرورت ہوگی وہاں دینے جائیں گے اور جہاں ضرورت نہیں ہوگی وہاں سی۔ٹی سکین لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں اس حوالے سے عرض کروں گا کہ اس منصوبے پر جب home work ہوا تھا میں اس کی list اور کاپی کسی وقت لا کر ایوان میں پیش کروں گا۔ میرا عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شروع میں اس پر بات ہوئی تھی بعد میں شاید اس کو drop کیا گیا۔ میں وزیر موصوف نے یہ بات کر دی ہے۔ میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ بہاولپور کے لئے اس سال M.R.I machine sanctioned ہوئی تھی اور وزیر اعلیٰ صاحب نے مہربانی کی تھی۔ ہم نے اس سلسلے میں agitate بھی کیا اور انہوں نے بھی

اس کو second کیا۔ لیکن ہوا یہ کہ سیکرٹریٹ والوں نے ایک token money مشین کے لئے رقم دی۔ میں نے یہ عرض کیا تھا کہ یہ کوئی dining table نہیں ہے کہ میز اس سال خرید لی اور کرسیاں اگلے سال خرید لیں۔ پوری کی پوری مشین خریدی جانی چاہیے۔ میں اس لئے آپ کی وسالت سے وزیر موصوف سے درخواست کروں گا کہ جن منصوبوں کے اندر spending کم ہے یا وہ صحیح نہیں جا رہے اس میں سے funds divert کر کے بہاولپور کی ایم۔ آر۔ آئی مشین کے لئے مختص کر دینے جائیں اور اسی مالی سال کے اندر یہ مشین فراہم کر دی جائے۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is separate issue.

بھلا والا dispose of کیا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں آپ کو وضاحت کر دیں گے۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! پرسوں فاضل رکن سے میری اس بارے میں بات بھی ہوئی تھی۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ جنوبی پنجاب پر ہماری گورنمنٹ کی فاس توجہ ہے اور ملکن انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی جنوبی پنجاب کے لیے بن رہا ہے وہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے لیکن اس کا انہوں نے کبھی credit نہیں دیا۔ میں یہاں پر یہ بھی کہتا ہوں کہ P.I.C کو بننے میں 7 سال گئے تھے لیکن ہم آپ کو 7 مہینوں میں M.I.C بنا کر دے رہے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین) جہاں تک بہاولپور کی M.I.R کا تعلق ہے اس کو فلڈز دلانے کے لیے ہم نے Finance سے request کی ہے کہ ہمارے جن areas میں کسی وجہ سے funds utilization نہیں ہوئی تھی وہ پیسے کر آپ کو بہاولپور میں M.I.R کے لیے دے دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور توقع کرتا ہوں کہ وہ اس کے اوپر عمل درآمد کروائیں گے۔

جناب محمد وقاص، پروانٹن آف آرڈر، جناب سپیکر!

جناب ذہنی سپیکر، جی وقاص صاحب!

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! شکریہ۔ میں لاء منسٹر کی توجہ چاہتا ہوں کہ میرے حلقہ انتخاب

میں برسوں اگلے 7 بچے اغوا ہونے اور اغوا کرنے والا گروہ انہیں کراچی لے گیا اور fortunately

کراچی کے لوگ aware ہونے اور انہوں نے 5 بچے پکڑ لیے لیکن 2 بچے وہ پھر بھی لے کر بھاگ گئے۔ وہ 5 بچے تو واپس آگئے ہیں۔ میں لائسنس سے گزارش کروں گا کہ سندھ گورنمنٹ سے ذرا رابطہ کریں اور پہلے تو اس کی تحقیقات ہی کرائیں۔ واہ کینٹ کا جو ہمارا علاقہ ہے وہ تو طبری کا علاقہ ہے اس کے چاروں طرف سے barrier لگے ہوئے ہیں اگر وہاں پر یہ واقعات ہو رہے ہیں تو پورے صوبے کا کیا حال ہو گا؟ اغوا کنندگان نے بچوں کو ایسی نشہ آور چیزیں سکھائیں کہ ان کے senses بند ہو گئے تھے اور وہ بچے جاگتے ہوئے چل رہے تھے لیکن نہیں بتا رہے تھے کہ کون ہیں اور کہاں جا رہے ہیں اور بڑی مشکل سے جب انہیں ہوش آیا تو پھر انہوں نے اپنے گھروں کا بتایا۔ لہٰذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس واقعہ کی تحقیقات کریں۔ یہ PP-8 واہ کینٹ کا پورے کا واقعہ ہے اور جو 2 بچے missing ہیں ان کے لیے سندھ گورنمنٹ سے رابطہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لہٰذا منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ابھی معزز رکن نے اس معزز ایوان کی اس جانب توجہ مبذول کروائی ہے میں دیکھ لیتا ہوں۔ میں چیک کر کے جناب کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: It is very important issue.

اس پر پوری مہربانی فرمائیں۔ اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! استدعا ہے کہ میں ایک اتھارٹی

important issue کی طرف نشاندہی کرنا چاہ رہا ہوں جو کہ اس پورے ایوان سے متعلقہ ہے اور unprecedented ہے ایسا آج تک ہوا نہیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ جو مدعا میں آپ کے سامنے پیش کرنے جا رہا ہوں اس کو یہ ہاؤس بھی سن لے، آپ بھی سن لیں اور اگر ہو سکے تو ضابطہ 234 کے تحت کارروائی مہمل کر کے ذرا اس issue کو پہلے settle کر لیں کہ ہم لوگوں

کے پاس یہاں بیٹھنے کا اختیار کیا ہے۔ Can we sit here? Can we talk in this House?

اس اسمبلی کے floor پر کھڑے ہو کر ہم بات کر سکتے ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ چیئر کی اجازت سے ایک تحریک اتوانے کا پیش کی گئی۔ اس کو dispose نہیں کیا گیا pending کیا گیا۔ اس تحریک اتوانے کا میں پر انیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹی ایڈن ڈویپرز کے خلاف allegations تھے۔ اجباری خبر کی بنیاد پر اس کو تحریک اتوانے کا کی صورت میں لیا گیا جس کے اندر کچھ facts پیش کیے گئے تھے کہ وہاں پر کس قسم کی looting and plundering ہو رہی ہے؟ اس چیز کے بعد یہاں پر ہاؤس میں بحث ہوئی۔ اس معزز ایوان نے اس issue پر کم از کم ایک گھنٹہ بات کی اور چیئر نے یہ decide کیا کہ اس کو ہم dispose نہیں کر رہے pending کر رہے ہیں۔

on the assurance of the Law Minister when he made a statement here. دو دن کے اندر ہاؤسنگ کے نئے laws آرہے ہیں۔ اگر ان کے اندر یہ grievances settle ہونے تو پھر اس کے بعد ہم اس پر اس ایوان کے اندر بحث کریں گے۔

Not to my knowledge and this is fact. To my knowledge a letter has been written to the Speaker's Office that the matter is pending, that is subjudice, Provincial Assembly Punjab has no authority to discuss respondent. What is this?

Chair سے یہ سوال کرتا ہوں پورے معزز ایوان سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا وہ لوگ جو کھلے عام فراڈ کر رہے ہیں وہ آج اس معزز ایوان کو بتائیں گے کہ اس ایوان کے اندر بیٹھ کر وہ کیا بات کریں؟ یہاں پر آ کر وہ مجموعے facts even revenue department کو غلط رپورٹیں بھیجتے ہیں جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ کیا ہمیں وہ لوگ یہاں پر آ کر dictate کریں گے اور بتائیں گے کہ ہم کون سی بات کر سکتے ہیں اور کون سی نہیں کر سکتے؟ بات تو بہت واضح اور سیدھی تھی کہ وہاں پر جو 650 کنال زمین ان کے پاس ہے اس میں سے بھی آدمی زمین نامانز قبضے کے ساتھ ہے اس کا ریکارڈ موجود ہے یہ matter تو subjudice نہیں ہے۔ لوگوں سے پیسے لوٹ لیے یہ matter تو subjudice نہیں ہے۔ ہمیں اتنی سمجھ ہے کہ جو matter court میں ہے ہم نے اس پر یہاں بات کرنی ہے یا نہیں کرنی۔ میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے

اور میں آپ سے یہ التجا کروں گا کہ ضابطہ 234 کے تحت اس چیز کا serious notice لیتے ہوئے کہ آج تک ہم نے نہیں سنا۔ We are student of the parliamentary history. دنیا جہاں کے مقننہ کو کام کرتے دیکھا، ہم نے نہیں دیکھا کہ سپیکر کے چیمبر کو اسٹاٹوٹا اور نیچا سمجھ لیا جانے کہ کوئی ایک فراڈ کرنے والا اس کو لیٹر لکھ کر بھیجے کہ اس ایوان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس پر بات کر سکے۔ This is shame. Shame for all of us.

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ملک صاحب نے جو issue raise کیا ہے This was on Adjournment Motion جو میں نے move کی تھی۔ آپ اس دن chair کر رہے تھے۔ issue یہی تھا کہ regularity section IV of the Land Acquisition Act کے متعلق تھی 'This was the matter.' issue یہ تھا کہ یہ سیکشن پہلے refusal ہونے کے بعد یہ apply کیسے کیا؟ ہمر سیکشن 16/17 کی بات ہوتی رہی۔ ہمارے ایشو پر یہ تصور اسباب ہوا تو اس میں بتایا گیا کہ یہ لینڈ مافیا اس طرح کرتا ہے کہ 200 کال زمین لے کر 5/5 ہزار کال کا کام کرتے ہیں۔ ہمر لاء منسٹر صاحب نے یہ بات کی کہ یہاں پر کوئی complainant نہیں ہے۔ ملک احمد خان صاحب اور عبدالرشید یعنی صاحب نے کہا کہ We are the complainants. ہمارا issue ذاتی نہیں ہے۔ یہ ڈومیسٹک نہیں ہیں۔

They do not own any house in Lahore. We are just strangers in Lahore. Although we are from Lahore.

مگر ہم strangers ہیں کیونکہ یہاں پر جو زیادہ پیسے والے لوگ ہیں They are involved in this business. اب issue یہ ہے کہ 234 رول apply کر کے اس پر discussion کر لیں، آپ اس کے لیے کل کا ہانڈ رکھ لیں۔ مگر یہ once for all decide ہو، کوئی سپیکر کو لیٹر لکھ دیتا ہے، کوئی ہمیں ادھر سے نوٹس بھجوا رہا ہے کہ آپ نے یہ غلط کیا ہے

The matter can not be taken up on the floor of the House. The issue is very simple.

میں نے آپ سے کئی دفعہ یہ روٹنگ مانگی ہے کہ

Which is the supreme body? The authority which legislates or authority which interprets. You are the legislators.

لہٰذا تو آپ جا رہے ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ بہت بڑا crime ہو رہا ہے

This is a white collar organized crime. آپ میری اس Privilege Motion کو in order کر

کے اس پر discussion کے لیے ناظم رکھیں۔ یہاں پر یہ بڑا ہو رہا ہے

We are not concerned. اس میں ہمارا کوئی interest نہیں ہے۔ ہم لوگوں کو بچانا چاہ رہے ہیں کہ جو اس

وقت ہو رہا ہے۔ Many people may be interested, but I do not have any

personal interest میرا صرف interest یہ ہے کہ جیسے ملک احمد خان صاحب نے کہا ہے۔

He is complainant, Rashid Bhatti is a complainant. They have come with the complaint.

آپ اس کو in order کر کے اس پر گل یا پرسوں کے لیے جو ناظم رکھنا ہے

discussion رکھیں۔ so that this is decided once for all.

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میرا مدعا یہ نہیں ہے کہ اس

Adjourment Motion کو admit کر لیا جانے مجھے تو آج اپنے سیکرٹری کی Chair کی حفاظت

نہیں نظر آ رہی۔ مجھے لگ نہیں رہا کہ اس Chair کا تقدس رہ گیا ہے۔ Somebody is just

getting up in writing a letter. کہ یہ ایوان کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا؟ میری آپ

Adjourment سے درخواست یہ ہے کہ Adjourment Motion یعنی جگہ پر admit ہو۔

Motion پر بحث کے لیے آپ ہاؤس کو اجازت دیں 'sense of the House' لیں اور یہ جو

میں 234 کے تحت درخواست کر رہا ہوں اس چیز پر serious notice لیتے ہوئے کہ کیا کوئی

شخص سیکرٹری کے آفس کو بیز کرے کہ اس کو dictate کر سکتا ہے کہ اس ہاؤس میں کیا بات ہو سکتی

ہے اور کیا نہیں ہو سکتی۔ This is the most important right we have; people

elect us to come here and speak. لوگوں کو مسائل کے بارے میں بات کریں۔ باہر بیٹھے ہونے لوگ ہمیں یہاں آ کر یہ بتانا شروع کر دیں کہ آپ کیا بات کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے؟ It is the something rowdyism. مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسا طریقہ کار ہے؟

Books of the Parliamentary پر اس چیز کا پتا چلا تو میں اپنے طور پر proceedings پر searching and surfing کر کے net پر آ گیا میں نے دیکھا کہ شاید کہیں دنیا کی کسی اسمبلی میں چاہے وہ Legislative Assembly ہو parliament ہو State Assembly ہو کیا مجھے کوئی ایسا precedent مجھے مل سکتا ہے جہاں پر سپیکر کے آفس کو کوئی Outsider from this House and somebody who has no authority in this record even he can write a letter and tell the Speaker's Chamber that this is what should be discussed in the office.

میں on the floor of the House commit کر رہا ہوں I move a Privilege Motion against that person. جس نے وہ لیبر سپیکر آفس کو لکھا اور میں اس میں استدعا یہ کروں گا کہ یہ میری Privilege Motion پورے ہاؤس کی طرف سے ہوگی۔ میں نہیں سمجھتا کہ جس طریقے سے اس پورے ایوان کے تقدس کو پامال کیا جا رہا ہے 'because Speaker is the custodian, I do't want to be record کر کے کہ میں بات دہراتا ہوں کہ سپیکر کیا ہے؟ سپیکر کیا ہے؟ سپیکر کیا ہے؟

We know the respect of the Chair which legislate for the whole of the people.

اس میں ہلدا صرف اتنا مدعا ہے کہ اس کے خلاف ہم Privilege Motion بھی لے کر آئیں گے۔ اگر آج ایوان کا کوئی اور important business ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ اس سے زیادہ important کچھ اور ہوگا کہ جب آپ کو بتایا جا رہا ہے کہ آپ یہاں بول ہی نہیں سکتے۔ کیا

وہ کوئی ایسٹ انڈیا کمپنی کے مالک ہیں اور ہم ان کے محکوم ہیں۔ ہمیں لوگوں نے mandate دیا ہے۔ We have the right to come here and speak اور ہمیں ان سے زیادہ پتا ہے کہ کس معاملے کو اس فلور پر لے کر آنا ہے جو subjudice ہے۔ ہمارا اس چیز کے متعلق ریکارڈ clear ہونا چاہیے 'پوری گورنمنٹ اس پکڑ میں responsible ہے۔ یہاں جتنے لوگ بیٹھے ہیں They are responsible. They know it کہ کونسا عدالتی معاملہ ہے جس کو ہم یہاں پر discuss نہیں کر سکتے؟ They are all sensible people اس نے تو ہمیں بتا دیا کہ ہم insane لوگ ہیں۔ اس نے تو پورے معزز ایوان کا تقدس پامال کر دیا۔ اس نے کہا کہ آپ یہ بات نہیں کر سکتے کہ یہ matter subjudice تھا۔ Now who is he? اب پرائیویٹ ڈویژن کے خلاف applications ہیں جس کے خلاف اسی ہاؤس کے اندر بیٹھے لوگ complainant بننے کو تیار ہیں۔ وہ Chair کو بتا رہا ہے کہ آپ یہ بات نہیں کر سکتے۔ This is the most heinous sort of insult over our heads. جو Privilege Motion آئی ہے کہ سپاہی نے روک لیا، غلطی نے روک لیا، غلطی نے روک لیا تو یہ Privilege Motion ہے Chair کے

خلاف and I will be the one who will the mover of that Adjournment Motion اپنی جگہ admit ہو، آپ نے میرٹ پر کرنی ہے 'ہاؤس بحث کرے' sense of the House لیں۔ میری درخواست یہ ہے کہ آپ اہمی sense of the House لے لیں کہ 234 کے تحت اگر کارروائی کو مصلح کر کے اس issue پر بات ہو رہی ہے۔ Lets prove it. Some body could come up and prove it. اور اس بات کو حجت کر دے کہ کوئی بندہ باہر سے letter لگا کر لا سکتا ہے اور Chair کو کہہ سکتا ہے کہ آپ یہ بات ایوان کے اندر نہیں کر سکتے۔ تیسری

Privilege Motion ہے which we will be presented, and we know how to plead our case and do it. اور یہ جو آج ہوا ہے کہ Chair کو بھی letter آیا اتنی دیدہ دلیری اور اتنی بدصاشی یہ تو اتنا ہے۔

راتا آکھب احمد خان، جناب سپیکر ایہ Privilege Motion ضرور move کریں۔ مگر یہ وہی ہاؤس ہے جس نے اپنے امتیارات ایک وردی والے کو دینے تھے۔ جب آپ اس قسم کے

کام کریں گے تو پھر آپ کو یہ face کرنا پڑے گا۔

جناب ذہنی سیکر، جی، کیانی صاحب!

راجہ محمد طارق کیانی، جناب سیکر! میری ناقص دانست کے اندر مجھے اس طرف بیٹھے ہونے اپنے بھائی کی اس بنیاد اور substantive اور ان کے چیتنے سے مکمل اتفاق ہے۔ انھوں نے جس صورتحال کا ذکر کیا ہے۔ میں اس صورتحال کی مزید توسیع کرنا چاہوں گا کہ ریاست کے جو ایوان ہیں اور دوسری طرف جو عدل کے ایوان ہیں، بد قسمتی سے یہ لوگ plundering, looting and fraudulent transactions کے اندر involve ہیں۔ انھوں نے اپنی طاقت اور بالخصوص پیسے کے بل بوتے پر عدالتوں کے اندر اور وہاں سے گزرتے ہوئے شغب ایوان کے اندر اپنا مکروہ اثر و رسوخ کے بل بوتے پر ایک منظم سازش کے عمل کے اندر یہ حاصل ہو چکے ہیں۔ پارلیمنٹ کے برابر جو بھی مکروہ دنیا کے اندر fraudulent, unearned money or drugs money یا طاقت کے بل بوتے پر معرض وجود میں آتے ہیں۔ وہ ہمیشہ سے پارلیمنٹ اور عدلیہ کی اس لڑائی کا ایک مکروہ حصہ ہیں کہ جا کر پھوٹی کورٹس کے اندر stay order لے لیا یا معاملات کو وہاں پر بکھیر دیا اور اس کے بعد یہ قرار دے دیا کہ یہ معاملہ subjudice ہے لہذا کوئی قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی اس میں اپنی دخل اندازی نہیں کر سکتی۔ جناب سیکر! میں یہ کہوں گا کہ وہ لوگ اس حد تک پہنچ چکے ہیں اور میں اپنی مجال دوں گا اور مجھے یقین و اطمینان ہے کہ اس طرح کے واقعات اور اس طرح کا مکروہ رابطہ بھی میرے بہت سے معزز ممبران کے ساتھ ہوا ہو گا کہ انھوں نے ایم۔ پی۔ ایز، ایم۔ این۔ ایز، ہماری عدلیہ کے ایوانوں کے اوپر بیٹھے ہونے والے لوگوں اور سی۔ ایس۔ ایس کلاس کو ایک مکروہ دھندسے کے ذریعے رعایتی پلٹ دینے کے لئے ناصرف اخبارات اور ٹی۔ وی کے ذریعے اعلان کئے بلکہ ہمارے گھروں کے اوپر دستخط دے کر بالخصوص ان ممبران حضرات کے ساتھ جو یہاں بولنے والے ہیں۔ ان سے وہ ہم ربط ہونے اور رعایتی پٹاؤں پر اپنی ان مشکوک اور جعلی سکیموں کے اندر ہمارے لئے علیحدہ سکیش اور علیحدہ سیکٹرز بنا کر ہمیں بھی خریدنے کی کوشش کی گئی۔ اس

نے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے بالکل اس جملی سے اتفاق ہے کہ اس معاملے کو اتھارٹی سٹیجی می سے لے کر بھرپور اور معنی خیز بحث اس موضوع پر کی جائے۔ اس کے علاوہ جو عدالتوں کے معاملات ہیں کہ سول کورٹ میں ایک چھوٹے سے وکیل کو hire کر کے وہاں سے stay لے لینا اور اس کے بعد معزز ایوان کی طاقت کو یا legislative power کو یا supervisory power کو curtail کرنے کی کمرہ کوشش کرنا کہ معاملہ چونکہ عدالت میں چلا گیا ہے۔ اس لئے کوئی قومی اسمبلی یا صوبائی اسمبلی اب اس پر نہ بحث کر سکتی ہے، نہ رائے دے سکتی ہے اور نہ سپیکر رونگ دے سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس خاص نکتے پر ہر دو طرف سے عمیق بحث ہونی چاہیے اور basic and fundamental outline draw کرنی چاہیے کہ کون سا معاملہ فی الحقیقت subjudice ہے اور کون سا معاملہ اس حقیقت سے بچنے کے لئے سازش کے ذریعے اور اپنے گمناؤں نے جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکا کر ایک جملی طریقے سے ہمارے حقوق اور ہمارے privilege کو ہم سے پھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرپور، جناب سپیکر! یہ معاملہ جو اس وقت زیر بحث ہے۔ اس میں تین چار چیزیں ہیں۔ جن کی طرف میں جناب کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ رانا آکلب صاحب کی ایک Adjournment Motion جو اس وقت pending ہے۔ اس Adjournment Motion پر میں نے یہ statement دی تھی کہ آپ اس کو pending فرمائیں۔ گورنمنٹ rules frame کر رہی ہے۔ rules آجائیں تو اس کے بعد ہم دیکھیں گے کہ اگر محرک یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کا جو مقصد یا مدعا ہے، وہ پورا ہوتا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو ہم اس پر بحث کر لیں گے۔ اس میں صورتحال یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے rules frame کرتے ہیں۔ Law Department سے ان کی vetting ہو چکی ہے اور جو کئی rules frame کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اس کمیٹی نے اپنی سفارشات مکمل کر کے rules بنا کر چیف منسٹر صاحب کو approval کے لئے بھیج دیئے ہیں جو شاید آج یا کل کسی وقت

واپس آجائیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ پر سوں وہ rules آپ کی خدمت میں پیش کر دینے جائیں گے۔ کل پرائیویٹ ممبر ڈے ہے پر سوں جناب کو پیش کر دینے جائیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ملک صاحب نے اہم مسئلے کی طرف جناب کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہاں تک اس معزز ایوان کے اختیارات کا تعلق ہے، جہاں تک اس معزز ایوان کی بلا دستی کا تعلق ہے اور جو کچھ بھی ملک صاحب نے فرمایا ہے۔ اس پر کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی۔ میں مکمل طور پر ان سے اتفاق کرتا ہوں لیکن چونکہ جس معاملے کی انھوں نے نشاندہی کی ہے۔ اس کے دو پہلو ہو سکتے ہیں، ایک یہ پہلو ہو سکتا ہے کہ جس شخص نے بھی یا جن صاحب کی طرف ملک صاحب اشارہ فرما رہے تھے، انھوں نے واقعتاً اس اسمبلی کے اختیارات کو، اس معزز ایوان کے اختیارات کو چیلنج کیا ہو اور اس پر قدغن لگانے کی کوشش کی ہو۔ ایک یہ پہلو ہے اور دوسرا پہلو یہ ہو سکتا ہے کیونکہ میں نے نوٹس نہیں دیکھا میں ملک صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شاید یہ بھی ممکن ہو سکتا ہے کہ ان صاحب نے for information سپیکر صاحب کو ایک letter لکھا ہو کہ یہ معاملہ چونکہ subjudice ہے۔ بہر حال آپ بہتر جج ہیں، اس کو دیکھ کر وہ letter کیا ہے اور اس کے contents کیا ہیں؟ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے میں سمجھتا ہوں کہ مجھے اس سے اتفاق ہو گا۔ جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ ملک صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ Privilege

Motion لانا چاہتے ہیں۔ یہ ضرور لائیں لیکن میری ان سے استدعا ہو گی کہ Privilege Motion لانے سے پہلے اس letter کے contents ضرور دیکھ لیں کہ جو آپ کو لکھا گیا ہے۔ اگر اس میں ایسی کوئی بات ہے کہ اس معزز ہاؤس کا privilege breach ہوا ہو، کسی معزز رکن کا privilege breach ہوا ہو یا Chair کا یا یا بالعموم اس ہاؤس کی powers پر کوئی قدغن لگانے کی کوشش کی جانے تو اگر Privilege Motion آنے گی تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے نزدیک سب سے بلا دست اس معزز ایوان کا استحقاق ہے اور اس معزز ایوان کا احترام ہے۔

ہمیں کسی پرائیویٹ ڈویژن سے کوئی عرض نہیں ہے کہ وہ اس قسم کی کارروائی کرے اور ہم اس پر غاموش بیٹھے رہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس قسم کی Privilege Motion آتی ہے تو سب سے پہلے میں اپنے بھائی کا ساتھ دوں گا لیکن میری request یہ ہے کہ پہلے اس کو دیکھیں۔

جناب سیکرٹری چوتھی بات میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ 234 کے تحت اس معزز ایوان کی کارروائی کو مہطل کر کے فوری طور پر اس قرارداد کو زیر بحث لایا جانے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے پاس اور اس معزز ایوان کے پاس اور آپ کے پاس 234 کے تحت اس ہاؤس کی کارروائی کو مہطل کر کے اس پر discuss کرنے سے بہتر options موجود ہیں۔ اگر کسی شخص نے اس قسم کی کوئی حرکت کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر 234 کے تحت ہمیں یہاں پر دو گھنٹے کے لئے بحث کر کے اس معاملے کو نہیں کرنا چاہیے بلکہ میں آپ سے request کروں گا اور میں آپ کے ساتھ بیٹھوں گا، میرے بھائی بیٹھ جائیں اور اپوزیشن کے دوست بیٹھ جائیں۔ ہم بیٹھ کر ایک مشترکہ لائحہ عمل اختیار کر سکتے ہیں کہ جو اس معزز ایوان کے وقار اور عزت میں اضافہ کر سکے۔ ہم وہ کر لیں گے۔ اس لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ rules آ لینی دیں۔ میں نے کل کا دن مانگا ہے چونکہ کل پرائیویٹ ممبر ڈے ہے۔ اگر آپ مجھے حکم دیتے ہیں تو ہم کل ہی وہ پیش کر سکتے ہیں۔ اگر کل دیں گے تو پرسوں آپ دیکھ لیں، پڑھ لیں اور ان کو ذہن میں رکھتے ہوئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ بہتر یہ ہو گا کہ جس طرح کیلینی صاحب نے فرمایا ہے کہ عدالتوں کا سہارا لے کر جان بوجہ کر آرڈر حاصل کیے جاتے ہیں اور پھر کارروائی کو subjudice بنانے کا ایک بہانہ اختیار کیا جاتا ہے۔ میری یہ استدعا ہو گی کہ rules آ جائیں۔ آپ ان rules پر ایک دن بحث کے لیے رکھ لیں تاکہ ان rules کو مزید کس طرح بہتر کیا جاسکتا ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ لیکن میں وفاق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ rules ہم نے انتہائی محنت کے بعد بنائے ہیں اور ان rules کی روح یہی ہے کہ ہم نے ایک عام آدمی کے حقوق کو کس طرح تحفظ دینا ہے؛ اگر ایک عام آدمی جو ہمارا ایک عام زمیندار ہے، آپ محسوس کرتے ہیں کہ اس کے حقوق کا تحفظ نہیں ہے تو

اس میں مزید آپ جو تجویز کریں گے ہم وہ کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔ اس لیے میری آپ سے استدعا ہوگی کہ جس طرح پہلے آپ نے مہربانی فرمائی ہوئی ہے کہ rules کا آپ انتقاد فرما رہے ہیں، انشاء اللہ تعلقہ پر سوں rules آجائیں گے معزز ایوان اس کو دیکھ لے۔ اس کے بعد اجلاس جاری ہے ہم ان rules پر بحث کے لیے ایک دن رکھ لیتے ہیں۔ جو course of action یہ معزز ایوان طے کرے گا انشاء اللہ تعلقہ وہی اپنایا جائے گا۔ شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی صحیح بات کی ہے کہ rules نہیں گئے۔ مگر جو rules بننے میں وہ retrospective effect سے نہیں بننے ہیں۔ جو rules فریم ہوں گے وہ تو آنے والے وقت کے لیے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان rules کو بالکل discuss کریں مگر جو فاضل ممبران نے پیسوں کے حوالے سے complaint کی ہے اس پر آپ کیا روٹنگ دیں گے؟

(اس موقع پر جناب سپیکر کرسی صدارت پر مستکن ہونے)

جناب سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ چیئرمین سن ہی رہے ہوں گے۔ یہاں پر پرائیویٹ ڈویپرز کے حوالے سے issue چل رہا ہے اور آپ کے چیئرمین کوئی letter آیا ہے اس کا بھی ذکر ہوا ہے۔ راجہ صاحب فرما رہے ہیں کہ ایک آدھ دن میں پرائیویٹ ڈویپرز کے لیے rules آ رہے ہیں۔ وہ روز for the coming time آنے ہیں اس کو آپ retrospective effect نہیں کر سکتے۔ اس دوران یہاں پر یہ بھی بت ہوتی تھی کہ جو rules آئیں گے اس پر discuss ہو گا یہ ایک پیچیدہ issue ہے۔ مگر اسی ایوان میں فاضل ممبران نے یہ کہا تھا کہ وہاں پر غلطیوں irregularities ہوتی ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا تھا کہ یہاں پر complainant کوئی نہیں ہے۔ اب آپ کے پاس complainants ہیں اور وہ written دے رہے ہیں۔ آپ لائسنس صاحب کو کہیں

کرا کر یہ complaint وصول کرتے ہیں تو یہ اس پر نوٹس لیں۔ یہ میری request ہے۔
جناب سپیکر، شکر۔ جی، لاہ، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! rules کے متعلق جو میں نے گزارش کی ہے وہ comprehensive ہیں اور اس میں یہ تمام سوسائٹیز انشاء اللہ تعالیٰ اس میں cover ہوں گی۔ کیونکہ ابھی ہم نے جو N.O.C کی بات کی ہے میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر ہم تفصیل میں جائیں گے تو بے حد ایسی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن کو ابھی تک N.O.C نہیں ملا تو ابھی انہوں نے ہم سے N.O.C لینا ہے لیکن N.O.C اسی صورت میں ملے گا کہ جب وہ rules میں وضع کردہ تمام formalities کو پورا کریں گے۔ اس لیے آپ کل تک انتظار کر لیں۔ جب rules آجائیں گے تو پھر اس پر بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! اسے پھر pending کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پرسوں تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔ یہ پرسوں تک کے لیے pending کی جاتی ہے۔ میں ایک تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں جو ملک احمد خان صاحب نے پوائنٹ اٹھایا ہے۔ جو letter آیا ہے اس حوالے سے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ صرف انہوں نے سپیکر کی information کے لیے بھیجا ہے کہ یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اس لیے آپ اسے دیکھ لیں کہ یہ معاملہ ہاؤس میں زیر بحث آنا چاہیے یا نہیں۔ اس letter کی ہم پر کوئی binding نہیں ہے وہ letter رڈی کی نوکری میں ڈال دیا گیا ہے اور جس کسی نے بھی لکھا ہے یقیناً وہ اسمبلی کے rules تو نہیں جانتا۔ اس لیے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس پر کوئی تحریک استحقاق وغیرہ اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ جب تک میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں یہ کرسی کسی کے under-pressure میں نہیں آنے گی یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ جس دن کوئی اس ایوان کا استحقاق مجروح کرنے کی کوشش کرے گا وہ دن اس سین پر میرا آخری دن ہو گا۔ (نعرہ ہانے تحسین)

تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

قرارداد

قرارداد زیر قاعدہ 115 قواعد انضباط کار

صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

جناب سپیکر، اب ہم قرارداد لیتے ہیں۔ وزیر قانون نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بٹ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 کو مٹل کر کے سونامی طوفان کے متاثرین سے اہمار ہمدردی کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 کو مٹل کر کے سونامی طوفان کے متاثرین سے اہمار ہمدردی کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بٹ 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 کو مٹل کر کے سونامی طوفان کے متاثرین سے اہمار ہمدردی کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بٹ 1997، کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 کو مٹل کر کے سونامی طوفان کے متاثرین سے اہمار ہمدردی کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نمبر ہائے تحسین)

جناب سپیکر، جی، اب وزیر قانون اپنی قرارداد پیش کریں۔

”سونامی کے طوفان سے متاثرہ افراد کی امداد“

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر، میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ،

”پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان سونامی طوفان سے قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج و غم اور متاثرین کے ساتھ انسانی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی راتوں میں اس ناممکن آفت سے متاثرہ افراد کی امداد اور بحالی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اس ایوان کے تمام معزز اراکین اپنی ایک دن کی تنخواہ متاثرین کی امداد کے لیے محض کرتے ہیں۔“

جناب سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ،

”پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان سونامی طوفان سے قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج و غم اور متاثرین کے ساتھ انسانی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی راتوں میں اس ناممکن آفت سے متاثرہ افراد کی امداد اور بحالی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اس ایوان کے تمام معزز اراکین اپنی ایک دن کی تنخواہ متاثرین کی امداد کے لیے محض کرتے ہیں۔“

چونکہ اس کو کسی بھی معزز رکن نے oppose نہیں کیا۔

جناب سپیکر، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ،

”پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان سونامی طوفان سے قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر گہرے رنج و غم اور متاثرین کے ساتھ انسانی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی راتوں میں اس ناممکن آفت سے متاثرہ افراد کی امداد اور بحالی کے لیے ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اس ایوان کے تمام معزز اراکین اپنی ایک دن کی تنخواہ متاثرین کی امداد کے لیے محض کرتے ہیں۔“

(تقریک متنقہ طور پر منظور ہوئی)

(نمبر ہائے تحسین)

قائم حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، جناب قاسم حمید صاحب!

قائم حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس وقت مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ یہ جو قرارداد ہمارے معزز لاء منسٹر صاحب نے پیش کی آج ایوان نے اس کو متفقہ طور پر پاس کیا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ سونامی کے طوفان میں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہمیں ایک دن کی تنخواہ ہی نہیں اس سے بھی آگے بڑھ کر کام کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ بھی اگر گورنمنٹ قرارداد میں کچھ کہتی تو ہمارے تمام ایڈوکیٹس کے ممبران اس بات پر اتفاق کر رہے تھے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ابھی آج ایوان میں کافی بحث ہوئی ہے کہ کئی وزارتوں کی devolution ہو چکی ہے ان کے فنڈز واپس کیے جا رہے ہیں۔ زیادہ اہم ہوتا کہ ان فنڈز میں سے گورنمنٹ اپنی طرف سے بھی سونامی متاثرین کے لیے رقم مختص کرتی۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ پچھلے دو سال سے جب سے یہ ایوان وجود میں آئے ہیں اور جب سے ایکشن ہونے ہیں آپ نے دیکھا کہ کئی لوگوں کو ذرا دمکا کر 'لالچ دے کر فلور کراسنگ کرنے کے لیے' حکومت میں شامل کرنے کے لیے بڑی بڑی بھاری رقوم بھی دی گئیں، مراعات دی گئیں مگر کاش وہ تمام رقم بھی اس سونامی کے فڈ میں دے دی جلتے تو بہتر ہوتا میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیاست سے بالاتر ہو کر دیکھیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون! کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ rules کے مطابق تو اس پر بات نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کو کسی نے oppose ہی نہیں کیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں قائم حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو انہوں نے حکومتی قرارداد کے ساتھ تعاون کیا اور ان کے اس تعاون کے باعث یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی اس کے لیے میں ان کا مشکور ہوں۔ جہاں تک انہوں نے حکومت کے متعلق کہا ہے کہ تو یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے اور وفاقی حکومت پہلے ہی سے متاثرین کی امداد کے

یے اقدامت کر چکی ہے اور سلسلے کی جارہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے نہ صرف مالی طور پر یا اشیاء کی صورت میں امداد کی جارہی ہے بلکہ بہاری میڈیکل ٹیمیں بھی وہاں پر موجود ہیں وہ بھی کام کر رہی ہیں اور میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ جس جذبے کا آج صوبائی حکومت نے اعتماد کیا اس جذبے کے تحت پنجاب حکومت کو جو بھی اقدامت کرنے پڑے انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اس سے گریز نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر، شکریہ جناب سپیکر! میں اس بات پر mover کا بے حد مشکور ہوں کہ انہوں نے انسانیت کے نام پر یہاں پر ایک تحریک پیش کی۔ ہم سب مسلمان ہونے کے ناطے سے پوری انسانیت کے ساتھ ہمدردی کے پابند ہیں۔ میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یقیناً ایک دن کی تنخواہ دو دن کی تنخواہ جتنی بھی ہو ہم اس معاملہ میں موجودہ پنجاب حکومت کے ساتھ ہیں۔ لیکن میری ایک تجویز ضرور ہے کہ میں حکومت پنجاب سے گزارش کروں گا جیسا کہ پہلے وزیر قانون نے یقین دہانی کرائی ہے مجھے بھی یہ یقین دہانی کرائیں کہ ہمارے پنجاب کے جتنے پیسے ہوں گے یا ممبران کے جتنے پیسے ہوں گے وہ کسی ایسے شخص کے اکاؤنٹ میں جمع نہ کروانے جائیں جو [*****]

جناب سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں۔ براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دیتا۔۔۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔

مسودات قانون

(جو کورم کی نظامی کی درجہ سے زیر غور نہ آئے)

مسودہ قانون ثقافتی ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2004

MR SPEAKER: The Punjab Heritage Foundation Bill 2004, Bill No.32 of 2004.Minister for Law!

راتا شہناہ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راتا شہناہ اللہ خان، جناب سپیکر! چودھری اصغر علی گجر صاحب نے جو بات کی ہے اور ممبران نے اپنے ایک ایک دن کی تنخواہ سوناہی متاثرین کے لیے دی ہے۔ اگر اس کا کوئی ایسا بندوبست ہو جائے کہ ہمارا جو ہمدردی کا جذبہ ہے وہ براہ راست ان تک پہنچ جائے۔

جناب سپیکر، انشاء اللہ بہتر ہی بندوبست کریں گے اور میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہ پیسے پہنچیں گے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون، تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2004

MINISTER FOR LAW: Sir, I move :

"That the Punjab Consumers Protection Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Industry , Commerce and Investment be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Heritage"

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! 30 نمبر یہ ہے وہ 32 نمبر ہے۔ میرے ریکارڈ کے مطابق پہلے اسی نے آنا ہے۔
جناب سیکرٹری، میرے پاس تو ایسے نہیں ہے۔

The motion moved is:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill 2004 as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs be taken into consideration at once."

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! جو اجنڈا موصول ہوا تھا اس میں یہ بل جو میں نے پیش کیا ہے وہ 30 نمبر ہے اور Heritage والا 32 نمبر ہے۔ پہلے 30 آنے کا۔
جناب سیکرٹری، فائل میرے پاس پہلے نمبر پر Heritage والا ہے۔ اجنڈے پر یہی ہے۔
راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

کورم کی نشاندہی

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سیکرٹری، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جانے۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گئی)

جناب سیکرٹری، کورم پورا نہیں ہے لہذا 5 منٹ کے لیے گھنٹیں بجائی جائیں۔

(اس مرحلے پر گھنٹیں بجائی گئیں)

جناب سپیکر، ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! while the House is not in quorum سپیکر ہاؤس

extend نہیں کر سکتا۔ میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب سپیکر، میں اپنی رولنگ reserve رکھتا ہوں۔ ابھی گنتی ہونے والی ہے۔ جب گھنٹیاں

بج رہی تھیں تو میں نے اس وقت extend نہیں کیا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! جس وقت آپ نے وقت extend کیا اس وقت ہاؤس in

quorum نہیں تھا۔ اب گنتی ہونے کے بعد اگر کورم پورا ہو جائے تو یہ طبعی بات ہے۔

جناب سپیکر، میں اپنی رولنگ reserve رکھتا ہوں۔ گنتی کی جانے بعد میں رولنگ آجائے گی۔

(اس مرحلے پر گنتی کی گنتی)

جناب سپیکر، کورم پورا نہ ہے لہذا 20 منٹ کے لیے اجلاس متوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر 20 منٹ کے لیے اجلاس متوی کر دیا گیا)

(کورم پورا نہ ہونے پر 20 منٹ کے وقفے کے بعد)

جناب سپیکر 08-25 پر کرسی صدارت پر مستمکن ہونے)

جناب سپیکر، گنتی کی جانے۔۔۔ (اس مرحلے پر گنتی کی گنتی)۔۔۔ کورم پورا نہ ہے لہذا ہاؤس کی

کلروائی کل مورخہ 05-01-11 صبح 10-00 بجے تک کے لیے متوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 11 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
- 2 - سوالات (محکمات ڈوبنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)
نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات
- 3 - غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
(مسودات قانون جو پیش کئے گئے)
 - (i) مسودہ قانون (ترمیم) ادارہ محتسب پنجاب مصدرہ 2004
 - (ii) مسودہ قانون (ترمیم) ایجوکیشن فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2004
 - (iii) مسودہ قانون نمبر 34 (ترمیم) کینال اینڈ ڈریج مصدرہ 2004
 - (iv) مسودہ قانون نمبر 33 ترمیم کینال اینڈ ڈریج مصدرہ 2004
- 4 - قراردادیں (مصلحت سے متعلق)
- 5 - عام بحث کے لئے تحریک جو مورخہ 21 - ستمبر 2004 کو زیر التوا نے رکھی گئی تھی

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس)

منگل 11 - جنوری 2005

(یوم الثلثہ 29- ذی القعدہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 43 منٹ

پر زیر صدارت جناب ذہنی سیکرٹری سرمدار شوکت حسین مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۖ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ
مَلَدٍ حَرَمٍ ۗ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ
عِنْدَهُ قَوْمًا شَاكِرِينَ ۗ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
عَلَىٰ مَا كُنْتُمْ تُعْبَدُونَ ۖ وَاللَّهُ عَزِيزٌ عَلِيمٌ ۗ قُلْ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّكُمْ كُنْتُمْ عِنْدَهُ قَوْمًا شَاكِرِينَ ۗ
وَلَهُ السَّيِّئَاتُ الْمُنكَرَاتُ ۗ وَالْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ كَثِيرَةٌ ۖ وَمَنْ
كَانَ يَتَّقِ اللَّهَ ۖ لَجَّعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا آيَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۗ

وَالَّذِينَ آمَنُوا

سورة الرحمن 14-27

اسی نے انسان کو پیدا کیا (بہی) سنی سے جو فیکرے کی طرح بجتی تھی ۝ اور جنات کو پیدا کیا خاص آگ سے ۝ سو تم (اسے جن و انس) اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلا گئے ۝ وہ دونوں مشرقوں کا پروردگار ہے اور وہی دونوں سطروں کا پروردگار ۝ سو تم (اسے جن و انس) اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلا گئے ۝ اسی نے دو دریاؤں کو پیدا کیا کہ باہم ملے ہوئے بھی ہیں (اور) دونوں کے درمیان ایک جگہ (بھی) ہے کہ دونوں (آگے) بڑھیں سکتے ۝ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلا گئے ۝ ان دونوں سے موتی اور موتکا برآمد ہوتے ہیں ۝ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلا گئے ۝ اور اسی کے اختیار میں ہیں ہزار ہا سمندروں کی طرح اونچے کھڑے ہیں ۝ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلا گئے ۝ زمین پر جو بھی ہیں سب ٹا ہونے والے ہیں ۝ اور صرف آپ کے پروردگار کی ذات 'حمت و احسان

یوانٹ آف آرڈر

قائد ایوان چودھری پرویز الہی کے والد محترم کی وفات

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی'لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں انتہائی افسوس کے ساتھ یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قائد ایوان وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہی صاحب کے والد محترم قھلانے الہی سے وفات پا گئے ہیں۔ معزز اراکین کی ایک بھاری تعداد وہاں افسوس کے لئے گئی ہوئی ہے اور جو دوست یہاں پر موجود ہیں انہوں نے بھی افسوس کے لئے جانا ہے۔ لہذا جناب سے میری استدعا ہو گی کہ consensus اسی بات پر ہے کہ آج کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے اور جنازے کے بعد پرسوں دوبارہ رکھ لیں۔ میں نے رانا آفتاب صاحب سے بھی بات کی ہے۔ رانا خٹا اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ تو میرے خیال میں یہ مناسب ہو گا کہ آج کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے۔

رانا خٹا اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر قانون نے جس واقعہ کے متعلق ایوان کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ اس اطلاع پر ہمیں بھی بے حد افسوس ہوا ہے۔ اگر Chair اس بات کو مناسب سمجھے تو اپوزیشن کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس افسوسناک واقعہ پر دونوں اطراف کی رائے سننے کے بعد میں اجلاس کو بروز جمعرات مورخہ 13۔ جنوری 2005ء صبح 3.00 بجے تک کے لئے ملتوی کرتا ہوں۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13 - جنوری 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ
 - 2 - سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)
 - 1- نطن زده سوالات اور اُن کے جوابات
 - 2- غیر نطن زده سوال اور اُس کا جواب
 - 3 - توجہ دلاؤ نوٹس
 - 4 - سرکاری کارروائی
- مسودات قانون (جو زیر غور آئیں گے)
- 1 - مسودہ قانون ثقافتی ورثہ کاؤنڈیشن پنجاب صدرہ 2004
 - 2 - مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب صدرہ 2004

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اتھارہواں اجلاس)

معمرات 13 - جنوری 2005

(یوم النہیس 2 - ذوالحجہ 1425ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں شام 4.00 بجے
زیر صدارت جناب سیکر چودھری محمد افضل شاہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ قاری عبد الماجد نے پیش کیا۔

اغْوِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَ

رَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ قَبْأَيِّ الْاَرْدَنِ كَمَا تَلْكَدٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيٰنِ ۝ قَبْأَيِّ الْاَرْدَنِ كَمَا تَلْكَدٰنِ ۝

يَخْرُجُ مِنْهُمَا النَّوْلُ وَالْمَرْجَانُ ۝ قَبْأَيِّ الْاَرْدَنِ كَمَا تَلْكَدٰنِ ۝

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ قَبْأَيِّ الْاَرْدَنِ كَمَا

تَلْكَدٰنِ ۝ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَسْفِيْ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ

وَالْاِكْوَامِ ۝ قَبْأَيِّ الْاَرْدَنِ كَمَا تَلْكَدٰنِ ۝ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي سَأَلٍ ۝

سورة الرحمن آیات 17-28

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے ۝ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھلاؤ گے ۝ اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں ۝ دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے ۝ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھلاؤ گے ۝ دونوں دریاؤں سے موتی اور موتے نکلے ہیں ۝ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھلاؤ گے ۝ اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہیں ۝ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھلاؤ گے ۝ جو مخلوق زمین پر ہے سب کو خدا ہوتا ہے ۝ اور تمہارے پروردگار ہی کی ذات پرکرت جو صاحب جلال و عظمت ہے 'باتی رہے گی ۝ تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو بھلاؤ گے ۝

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

تعزیت

قائد ایوان چودھری پرویز الہی کے والد گرامی کی وفات

پر فاتحہ خوانی

وزیر خوراک، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، چودھری صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ سے میری مودبہ تمنا ہے کہ اس سزز ایوان کے قائد چودھری پرویز الہی کے والد گرامی تھلنے الہی سے وفات پانچے ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر، جی، چودھری منظور الہی مرحوم کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

(اس مرحلے پر فاتحہ خوانی کی گئی)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ سے ایک بڑی humble request کرنا چاہتا ہوں کہ This has become a regular feature. کہ جب بھی اسمبلی کا اجلاس ہوتا ہے آج

تک کبھی بھی بروقت شروع نہیں ہوا۔ یہ کوئی عادی عیب نہیں ہے کہ 5 بجے کا ٹائم دے کر 10 بجے بدلت آتی ہے وہ مجبوری ہوتی ہے۔ یہاں پر پہلے بھی precedent ہے۔ ہم نے کہا تھا کہ آپ تشریف لے آیا کریں۔ آپ دو دن اجلاس کو ٹائم پر regularly start کر دیں تو یہ سب چیزیں بہتر ہو جائیں گی۔ جو لوگ ٹائم پر آتے ہیں ان کو punishment ہے یا disqualification ہے۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ اس پر کوئی روٹنگ فرمادیں۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ میں جانتا ہوں۔ رانا صاحب! اجلاس شروع ہونے کے پہلے ہی دن جب ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی کہ آپ اور کچھ دوسرے دوست بھی موجود تھے۔ اس دن ہم تین سواتین بجے میٹنگ سے فارغ ہونے تھے۔ اس وقت بھی یہی طے ہوا تھا کہ 3.30 یا 3.45 پر اجلاس شروع کرنا ہے۔ ابھی رانا محمد اللہ صاحب تشریف نہیں رکھتے وہ میرے چیمبر میں بیٹھے تھے اور شیخ اعجاز صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔ اس وقت غالباً 3.30 یا 3.40 کا ٹائم تھا تو میں نے کہا کہ اگر ابھی اجلاس شروع کریں گے تو چونکہ نماز عصر کا وقت ہے اس لئے break کتنی پڑے گی۔ تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے نماز عصر کے بعد اجلاس شروع کریں۔ میں تو صرف اجلاس کے لئے گجرات سے آیا ہوں اور ٹھیک 3.12 پر ادھر پہنچ گیا تھا۔ چودھری اقبال صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ وزیر قانون صاحب اور چودھری عمیر صاحب بھی ادھر سے ہی آرہے ہیں۔ سب لوگ اسی اجلاس کے لئے پہنچے ہیں۔ میں تو خود ہی وضاحت کرنے والا تھا کہ اخبارات روزانہ لکھتے ہیں کہ اجلاس ایک گھنٹہ تاخیر سے شروع ہوا۔ ایشیا والوں کو یہ تو نہیں پتا کہ ایڈوائزری کمیٹی میں اپوزیشن اور گورنمنٹ کے نمائندوں نے کیا decide کیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وہ تو ایک دن کے لئے ہوا تھا۔ آپ ایسا کریں کہ کل بھی اجلاس ہے۔ آپ اسے ٹائم پر شروع کریں خود بخود معاملات بہتر ہو جائیں گے۔ اتنی فوج ظفر موج ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔

جناب سپیکر، اگر آپ چاہتے ہیں کہ پورے ٹائم پر اجلاس شروع کر دیا جائے تو اجلاس ٹائم پر ہی شروع کیا جائے گا۔ دو چار دن منٹ تو آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! آپ پندرہ منٹ کا margin رکھ لیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ ریاض احمد!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس اسمبلی کو تقریباً دو اڑھائی سال ہو گئے ہیں اور جب بھی اجلاس شروع ہوتا ہے تو ٹی وی والے کمرے اٹھا کر آجاتے ہیں۔ آپ پچھلے دو سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ ایوزیشن کے کسی ممبر کی تصویر ٹی وی پر نہیں آئی۔ ان میں تو اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ کبھی قائد حزب اختلاف کی تصویر ہی ٹی وی پر آئی ہو۔ اس عرصے میں اگر کوئی تصویر آئی ہو تو آپ جو سزا دیں میں۔ ماننے کے لئے تیار ہوں۔ آوازیں، ان کی تصویر آنے گی۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! مجھے تصویر کی ضرورت نہیں ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ انہیں کہہ دیں کہ ہماری side کی یہ تصویریں نہ بنایا کریں۔ جن لوگوں کی تصویریں انہوں نے ریڈیو ٹی وی پر دینی ہیں صرف ان کی تصویریں بنائیں۔

سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)

جناب سپیکر، شکریہ۔ بسم الرحمن الرحیم ۵ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ مواصلات و تعمیرات کے سوالات ہیں۔ آرڈر بیگز۔ آرڈر بیگز۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، ہی فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! یہ بات درست ہے کہ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ اس سلسلے میں میرے ذہن میں تھا کہ پہلے پوائنٹ آف آرڈر raise کروں گا۔ میں ایک ایسا مسئلہ اٹھانا

پابجا ہوں جو نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے حوالے سے بھی ہے جس کے اثرات براہ راست پنجاب پر آرہے ہیں۔ پچھلے دو دنوں سے پنجاب کے بعض علاقوں میں سوئی گیس کی سپلائی بند ہو چکی ہے۔ اس کی وجوہات بھی اخبارات میں آرہی ہیں۔ بلوچستان کا جو issue ہے اس پر راکٹ تک داغے جا رہے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر میری بات کرنے کا جو مقصد ہے وہ یہ ہے کہ بلوچستان کا issue انتہائی حساس ہے اس کو احسن طریقے سے نفعیایا جائے۔ جذبات میں، میں کوئی ایسی بات کہہ دوں جو اس issue کو ہاؤس کے حوالے سے خراب کر دے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو قوم پرست انتہاپرستی کر رہے ہیں ان کے ساتھ ایک سنجیدہ dialogue کی ضرورت ہے اور خصوصی طور پر جو اس ملک کے سربراہ ہیں اگر ان کی طرف سے مولا جٹ انداز میں ان کو دھمکیاں دی جائیں گی کہ ہم ان کو دکھ لیں گے یہ 1970 نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ دونوں side سے یعنی جبرل پر ویز مشرف اور بلوچستان کے لوگ جو اس طرح کا عمل کر رہے ہیں انتہائی بردباری اور تحمل کی ضرورت ہے۔ لیکن میں دکھ رہا ہوں کہ دونوں اطراف سے ایک طرف مولا جٹ ہے۔۔۔

جناب سپیکر، نہیں، سمیع اللہ خان صاحب اس طرح سے نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب! definite بات ہے کہ بلوچستان ایک ایسا خطہ ہے جس پر پاکستان کا معاشی مستقبل بننے جا رہا ہے۔ اس کے اپنے جو minerals، سوئی گیس اور دوسرے جو Mega projects ہیں اور اس کی جو جغرافیائی اہمیت ہے۔۔۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ سمیع اللہ خان صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ کیونکہ سوئی گیس ایک تو مرکز سے متعلقہ ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میں کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر، آپ بلوچستان صوبے کی بات کر رہے ہیں۔ ہمارا صوبہ پنجاب ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں کسی ایک ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ کافی وضاحت سے بات ہو گئی۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میں وضاحت سے بات نہیں کر رہا۔ سوئی گیس کی سپلائی نہ ہونے سے نہ صرف پنجاب بلکہ پاکستان کے عوام بھی اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ وہاں جس طرف حالات جا رہے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ تھا کہ پنجاب اسمبلی بھی اس سے concerned ہے اور ہم feel کرتے ہیں کہ ان دونوں فریقوں کو بیٹھ کر مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرنا چاہیے اس طرح نہیں کہ بلوچ عوام کو دھمکیوں کے ذریعے مرعوب کیا جائے۔

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص!

چودھری اعجاز احمد سہا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، چودھری اعجاز احمد سہا صاحب تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ کے لئے عرض کروں گا۔ سمیع اللہ خان صاحب نے سوئی گیس کے متعلق جو بات کی ہے۔ سوئی گیس کے حوالے سے تو وفاقی حکومت کی وضاحت بھی آچکی ہے کہ کس وجہ سے سوئی گیس کی سپلائی مظل ہوئی ہے۔ لیکن انہوں نے بلوچستان کے مسائل حل کرنے کے حوالے سے بات کی ہے۔ اس کے متعلق عرض کروں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ فاضل ممبر کو جیسا کہ معلوم ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ بلوچستان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے وفاقی سطح پر ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے سربراہ جناب چودھری شجاعت حسین ہیں اور اس میں تمام جماعتوں کو جن کی نمائندگی پارلیمنٹ میں موجود ہے ان کو نمائندگی دی گئی ہے۔ یہ پہلی بار پاکستان کی تاریخ میں ہوا ہے کہ وہ قوتیں جو پاکستان کے خلاف بات کرتی تھیں ہمیشہ اپنے حقوق کی بات کرتی تھیں انہوں نے وفاقی حکومت کے اس اقدام کو سراہا ہے اور انہوں نے یقین کے ساتھ یہ کہا ہے کہ یہ پہلی دفعہ پاکستان کی تاریخ میں ہوا ہے کہ بلوچستان کے معاملات کو حل کرنے کے لئے دیانتداری کے ساتھ اور خلوص نیت کے ساتھ اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ تو ہماری دعا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس

کمیٹی کی جو recommendations سامنے آئی تھیں اس کی روشنی میں اقدامات کئے جائیں گے۔
جناب سپیکر، شکریہ۔ سید احسان اللہ وقاص!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میں عرض کروں گا کہ---

جناب سپیکر، خان صاحب! تشریف رکھیں۔ اس پر میں debate تو نہیں کرواؤں گا۔ شاہ صاحب
آپ اپنے سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب سمیع اللہ خان، لیکن جناب جب جنرل پرویز مشرف صاحب انہیں اس طرح کا threat
دیں گے وہ تو کمیٹی کے کام میں بھی مداخلت ہے۔
جناب سپیکر، خان صاحب تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان، یہ تو کمیٹی کو ختم کرنے کے مترادف ہے کہ وہ دھمکیاں دے رہے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر، خان صاحب! تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب آپ فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1612۔

پرانے راوی پل کی مرمت

1612*، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے
کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پرانے راوی پل کی حالت نہایت شکستہ ہو چکی ہے، سڑک پر

درازیں پڑ چکی ہیں۔ فٹ پاتھ بھی نوٹ مہموٹ کا شکار ہو چکے ہیں؟

(ب) اس پل کی مرمت کے کتنا عرصہ ہوا ہے، اس مرمت پر کل کتنا خرچ ہوا تھا اور اس میں کیا مرمت کروایا گیا تھا۔ آئندہ مرمت کے لئے کیا کوئی بجٹ مخصوص کیا گیا ہے؟

(ج) اس پل سے اوسطاً روزانہ کتنی گاڑیاں گزرتی ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے کہ پرانے راوی پل کی حالت شکستہ ہو چکی ہے اس لئے پل کو برقم کی ٹریلنگ کے لئے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے۔ صرف بیل گاڑیوں، تانگوں، موٹر سائیکلوں اور رکشوں وغیرہ کو گزرنے کی اجازت ہے۔ سڑک صحیح حالت میں ہے اور اس پل پر کوئی فن پاتھ تعمیر نہیں کیا گیا۔ لہذا نوٹ بھوٹ کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

(ب) اس پل کی مرمت کو 11 سال ہو چکے ہیں۔ اس وقت مذکورہ مرمت پر -/1,50,196 روپے خرچ کئے گئے جس میں بند پر پتھر لگوائی اور پل کا رنگ روغن شامل ہیں۔ آئندہ مرمت کے لئے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا ہے۔

(ج) جز (الف) میں بیان کردہ صورتحال کے پیش نظر محکمے نے اس کا کوئی سروے نہ کیا ہے۔

جناب سیکرٹری، ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ راوی کا پرانا پل میرے خیال میں 60 کے عشرے میں بنایا گیا تھا اور بیبا کے جز (ب) میں یہ تسلیم بھی کیا گیا ہے کہ 11 سال ہو چکے ہیں اور اس پل کی کوئی مرمت نہیں کی گئی ہے۔ یہاں پاکستان میں تو ایسے پل بھی موجود ہیں جو انگریزوں کے دور میں بنائے گئے تھے اور اب بھی زیر استعمال ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 60 کے عشرے میں جو پل بنایا گیا اس کی مرمت کیوں نہیں کی گئی؟ اگر اس کی بروقت مرمت کی جاتی رہتی تو یہ پل بھی اس وقت صحیح طرح سے استعمال ہو رہا ہوتا۔ اب یہ پل بیل گاڑیوں اور تانگوں کے لئے ہی رہ گیا ہے میں اس کی وجہ جاننا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس پل کی مرمت کیوں نہیں کی گئی اور اگر اس کی مرمت کی جاتی رہتی تو کیا یہ پل قابل استعمال رہتا؟

جناب سپیکر، شکر۔ وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ۔۔۔۔

MR SPEAKER: Order please.

وزیر مواصلات و تعمیرات، ایک متبادل پل بہتر پل اور بہتر جگہ پر بنانے جانے کے بعد وہاں پر ٹریک دوسرے پل کی طرف divert ہو چکی تھی۔ وہ پل چھوٹا ہونے کے باعث اور ٹریک کی بہتر صورت حال نہ ہونے کے باعث dilapidated قسم کی پوزیشن ہو چکی تھی۔ اس کو صرف لائن ٹریک کے لئے کھولا گیا ہے۔ لائن ٹریک کے لئے وہ پل ابھی ٹھیک ہے اور لائن ٹریک کو maintain کرنے کے لئے۔۔۔۔

جناب سپیکر، آرڈر بیگز۔ معزز اراکین سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی خاموشی اختیار کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! 11 سال پہلے اس کی مرمت ہوئی تھی جیسا کہ انہوں نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے۔ لائن ٹریک کے لئے بھی اگر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس کی مرمت کی ضرورت ہے تو اس کو دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن فی الحال یہ لائن ٹریک کے لئے درست ہے۔

جناب سپیکر، شکر۔ راجہ ریاض احمد ضمنی سوال۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ اس پل کو ہر قسم کی ٹریک کے لئے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے۔ اگر یہ پل ہر قسم کی ٹریک کے لئے خطرناک ہے تو یہ پل گاڑیوں، ہاتھوں، موٹر سائیکلوں، رکشوں کو پھر کیوں اجازت دی گئی ہے؟

جناب سپیکر، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرے بھائی نے ارشاد فرمایا on the face ہی یہ لکھا ہوا ہے کہ "جس کو اجازت دی گئی ہے" اگر ان کے لئے توہ خطرناک نہیں ہے تو اجازت دی گئی ہے۔ بقیہ بیوی ٹریفک کے لئے اس کو ممنوع کیا گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! کیا کاریں لائٹ ٹریفک میں نہیں آتیں؟ یہ جو four wheelers 'کاریں light vehicles میں نہیں آتیں۔ اس میں لکھا ہوتا ہے L.T.V یعنی Light Traffic Vehicles یہ تو پھر entitle ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب والا! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہر قسم کی ٹریفک کے لئے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ اگر ہر قسم کی ٹریفک کے لئے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے تو تاگمہ رکتہ اور بیل گاڑی کو کیوں اجازت دی گئی یا اوپر اس پر نہ لکھتے کہ ہر قسم کی ٹریفک کے لئے خطرناک قرار دیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر، پلیس ایسی کٹ دیتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، کیا فرما رہے ہیں؟

جناب سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ یا پھر اوپر ہر قسم کا لفظ نہ لکھتے۔ تو میں نے کہا ہے کہ ایسی کٹ دیتے ہیں۔ باقی تو ٹھیک ہے۔ (تھمتے)۔

سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے جو گزارش کی تھی کہ امریکہ اور یورپ میں دیکھیں۔

ذیڑ دو صدیاں پرانے پل بھی تاحال استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ کیوں نہیں اس پل کو مرمت کر کے استعمال کرتے۔ وہاں شاہرہ کی آبادی اور قریبی آبادیوں کے لئے وہ پل بڑا ضروری ہے

اور اس علاقے کے لئے short cut ہے اس کی وجہ میں فرمائیں کہ کیوں؟

جناب سپیکر، وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ اس کا متبادل پل بنا دیا گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! متبادل دس بن جائیں اس پل کی اپنی اہمیت اور ضرورت ہے۔

جناب سینیٹر، وزیر مواصلات و تعمیرات!

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ۔۔۔

جناب سینیٹر، وزیر موصوف کو جواب تو دینے دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اس سلسلے میں 'میں وزیر موصوف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ لندن کے اندر جو River Thames پر سو سے زیادہ bridges ہیں۔ انہوں نے یہ نہیں کیا کہ پرانے bridges کو بند کر دیا ہو یا ان کے حل پر پھوڑ دیا ہو کہ یہ کرتے ہیں تو کرتے پھریں یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سینیٹر، منسٹر صاحب اس کا جواب دینے لگے ہیں۔ جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سینیٹر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ abandon پل بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ یہ تو نہیں کہ ایک دھج جو پل بن جاتا ہے وہ ختم ہی نہیں ہوتا۔ یہ ایک sweeping statement ہے کہ ایک دھج پل بن جانے کے بعد ہمیشہ ہی چلتا رہتا ہے پل ایسے بھی ہیں جو abandon کر دینے جلتے ہیں لیکن اس میں 'میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ اس bridge کو لائٹ ٹریفک کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ادھر سے میرے ایک بھائی نے ارٹلا فرمایا تھا کہ بیل گاڑیاں ہیں تو اسی طرح میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جن vehicles کے لئے اس کو مختص کیا گیا ہے اس کے لئے اسے maintain بھی کیا جائے گا۔ جب بھی اسے maintain کرنے کی ضرورت محسوس کی جائے گی اس کے لئے پیسے دینے جائیں گے اور اسے maintain کیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سینیٹر! اس پل کو اس کام کے لئے کیوں نہیں تیار کرتے؟ یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس کو maintain کیا جائے گا۔

جناب سیکر، وزیر صاحب کہہ رہے ہیں اس کو maintain کر دیا جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکر! ہم نے اس پل کو صرف بیل گاڑیوں اور تانگوں کے لئے maintain کرنا ہے۔ یہ پل ان کے لئے مختص کر دیا گیا ہے آپ لوگ وہاں سے اپنی گاڑیاں اور ٹریاں کیوں گزارنا چاہتے ہیں؛ جبکہ متبادل انتظام موجود ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکر! ایک پل پر حکومت کا سرمایہ صرف ہوا ہے۔ وہ ایک بہت اچھا پل بنا تھا اسے آپ نے abandon کر کے پھینک دیا ہوا ہے کہ اس پر سے صرف تانگے ریزمیں گزرتی رہیں۔ اگر اس پل کو properly maintain کیا جائے تو وہ اردگرد کی آبادیوں کے لئے بہت suit کرتا ہے۔ انہیں اوپر سے چکر لگا کر جانا پڑتا ہے یہ پل ان کے لئے تو بہت مفید ہو گا۔ اس پل کو maintain کر کے آپ اسے کیوں نہیں قابل استعمال بناتے؛ پلوں کو تو ہمیشہ جوڑنا چاہیے انہیں ختم تو نہیں کر دینا چاہیے۔ اس پل کو قابل استعمال بنائیں تو وہاں ٹریفک کا بہت سارا burden کم ہو جائے گا۔

جناب سیکر، منترسی اینڈ ڈبلیو!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ گیارہ سال پہلے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے جب اس کو maintain کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی تھی تو اس کا سروے کروا لیتا ہوں! اگر یہ اور vehicles کے لئے بھی چاہتے ہیں اور کچھ لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے یہ پل کارآمد ہو سکتا ہے تو اس کے لئے میں انشاء اللہ تعالیٰ سکیم بنوا دوں گا اور ہم اس کو بہتر کر دیں گے۔

جناب سیکر، جناب سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکر! چونکہ شاہ صاحب نے وہ بات کر دی ہے اور ان کا یہ پرانا جواب ہے ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ رنگ روڈ کی تعمیر شروع ہونے کے بعد one way traffic کے لئے باقاعدہ اس پل کو کھولا گیا ہے تاکہ لاہور شہر میں رنگ روڈ کی تعمیر کی

وجہ سے مسائل پیدا نہ ہوں۔ اس سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ وہاں سے یہ ٹریک گزر سکتی ہے۔ یہ پل جو نکل میرے حلقہ انتخاب میں ہے اور اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ گیارہ سال میں اس پل کی ڈیزل لاکھ روپے سے مرمت کی گئی ہے تو اس ٹکے کے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں لاکھوں کی آبادی ہے اس آبادی کے لئے اگر اس پل کو maintain کیا جائے تو اس سے عوام کو فائدہ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! سمیع اللہ خان صاحب کا ضمنی سوال تو مکمل نہیں ہے لیکن ایک تھوڑی سی نشاندہی ہے۔ اس میں انہوں نے یہ کہا کہ بڑے شرم کی بات ہے کہ گیارہ سال پہلے اس پر ٹکے سی اینڈ ڈپٹی نے گیارہ لاکھ روپیہ لگایا۔ تو مرمت کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہو اتنی ہی لگانی چاہیے اس میں شرم کرنے یا نہ کرنے کی بات نہیں ہے۔ یہ ان کے regime کی ایسی باتیں ہوں گی کہ جہاں پر ڈیزل لاکھ کی ضرورت ہے وہاں ڈیزل کروڑ لگا دیا جائے ہم قطعاً ایسا نہیں کریں گے۔ جتنے پیسے کی یہاں پر ضرورت ہوگی اتنا ہی لگایا جائے گا۔ رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف 1988 اور 1993 میں اس سسٹم کا حصہ رہے ہیں جس کی یہ بات کر رہے ہیں۔

جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے سمیع اللہ خان صاحب نے کہا ہے کہ وہاں سے ہر قسم کی ٹریک گزر رہی ہے۔ اگر وہ پل اس قابل نہیں ہے تو یہ وہاں سے ٹریک کس طرح گزار رہے ہیں اس کو بند کیوں نہیں کرتے یہ کس کی اجازت سے استعمال ہو رہا ہے؟ جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! جو نکل چودھری صاحب نے ڈیزل لاکھ روپے کے حوالے سے بات کی۔ یہ درست ہے کہ لاہور میں دو لاہور ہیں جو نکل وہ شاہدہ میں پل ہے وہاں ان کو نظر نہیں آتا۔ یہاں یہ نر کی روڈ پر 6 انڈر پاس جاتے ہیں جو نکل یہاں سے اس شہر کی ایٹیٹ کلاس نے

گزرنا ہوتا ہے وہاں 30/30 کروڑ روپیہ لگا کر ایک ایک انڈر پاس گزارا جاتا ہے لیکن پسماندہ ایریا کے لئے کہا جاتا ہے کہ وہاں ضرورت ہی ڈیڑھ لاکھ کی ہے اور خود اس کو خطرناک قرار دے رہے ہیں۔ محکمہ ایلیٹ کلاس کے لئے اس طرح کی facility دے رہا ہے اور شہدرہ کے لوگوں کے لئے چلنے کا یہ حال ہے۔ جواب میں ہے کہ پل کی سڑک ٹھیک ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں، وہاں سڑک ٹھیک نہیں ہے۔ چودھری عمیر صاحب نے پتھلی دھن اس ہاؤس میں غلط بیانی کی اور میں اس پر تحریک استحقاق لے کر آیا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں پر کار کا ٹیکس 5/- روپے ہے۔ میں آپ کے ساتھ جانے کو تیار ہوں کہ وہاں 5/- روپے ٹیکس ہے اور انہوں نے اس ہاؤس میں غلط بیانی سے کام لیا۔

جناب سپیکر، فلن صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر لاہور شہر میں نہر سے جائیں تو ہر کلومیٹر کے بعد انڈر پاس سے گزرنا پڑتا ہے تو شہدرہ کے پرانے پل کو کیوں نہیں مرمت کیا جاتا؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں تو پہلے گزارش کر چکا ہوں کہ اگر اس پل پر کوئی مطلوبہ مرمت ہوگی تو اس کو کروا دیا جانے کا اور اب انہوں نے دوبارہ کہا ہے تو میں پھر انہیں یقین دلاتا ہوں کہ مرمت کے لئے جتنے بھی پیسوں کی ضرورت ہوئی تو وہاں نکالیں گے۔ یہ غصے میں ضمنی سوال نہ کریں۔ مہربانی کریں ذرا پیار سے مسکرا کر سوال کریں۔ میں آپ کے ہر قسم کے سوال کا جواب دوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف سے کہیں کہ یہ اتنا مسکرا کر غلط بیانی نہ کیا کریں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، پروانٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سیکرٹری سروس serious issue کو بڑے مذاق میں لیا گیا ہے۔ یہ پبل
 معلقہ پی پی۔ 138 میں ہے۔ یہ بادامی باغ، بند روڈ اور شمالی لاہور کو شہرہ سے connect کرتا
 ہے۔ یہاں دونوں اطراف پر پرانے دروازوں وغیرہ کے کاروبار ہو رہے ہیں۔ وہاں پر آج سے
 نہیں بلکہ کئی عرصے سے بیوی ٹریک چل رہی ہے اور کبھی بھی یہ نہیں ہوا کہ اس پر تاہم گھوڑا
 یا اس طرح کی سواری گزرے۔ اس پر سٹین سے بھری ٹریک ٹرائی، سکولوں کی ویگنیں، بچوں کو
 لے کر جاتی ہیں، گاڑیاں چلتی ہیں، پھیر دز چلتی ہیں، ڈائیو سائز کی بڑی بڑی کوشٹرز چلتی ہیں۔
 میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اتنا خطرناک پبل جس پر پچھلے گیارہ سال سے صرف ڈیڑھ لاکھ روپیہ لگایا گیا
 ہے یہ کسی کے حادثہ کا انتظار کر رہے ہیں تب یہ ٹریک روکیں یا اس کی مرمت یا
 renovation کرنا چاہئیں گے، وہاں پر کسی قسم کی کوئی لائن وغیرہ نہیں ہے۔
 محترمہ حمینہ نوید، پروانٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ حمینہ نوید، جناب سیکرٹری میں آپ کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں
 اور وہ میرا ضمنی سوال بھی ہے۔ میرا تعلق ڈسٹرکٹ بہاولنگر سے ہے اور بیڈ سلیمانکی سے صرف
 اور صرف دو نہریں نکلتی ہیں، ایک فورڈواہ اور دوسری صلاحیہ۔ فورڈواہ میرے شہر بہاولنگر سے
 گزرتی ہے۔

جناب سیکرٹری، محترمہ! یہ ضمنی سوال نہیں بنتا۔ آپ زیر بحث سوال سے متعلق ضمنی سوال کریں۔

محترمہ حمینہ نوید، جناب سیکرٹری میری بات ایک دفعہ سن لیں، بیڈ برداشت کریں، سنیں تو سہی
 میری بات۔ (قہقہے)

جناب سیکرٹری وہ فورڈواہ نہر بہاولنگر سے گزرتی ہے اور اس کی صورت حال یہ ہے کہ میں اس کے
 بارے میں دو بار question دے چکی ہوں لیکن متعلقہ محکمے نے جواب دیا ہے کہ کوئی
 urgency نہیں ہے، کوئی problem نہیں ہے۔ لیکن میں 10 تاریخ کو جب بہاولنگر سے آرہی
 تھی تو جب مجھے پبل کے اوپر سے گزرنے پر تو آٹھ فٹ اونچا بورڈ لگا ہوا تھا کہ یہ پبل نوٹ چکا ہے،

متبادل راستہ اختیار کریں اور گاڑی آہستہ چلائیں۔ مجھے یہ بتادیں کہ اگر اس پل کے ساتھ کوئی متبادل راستہ ہے؟ کیونکہ دوسرا پل پچاس کلومیٹر ادھر بیڈ سلیمانکی سے جانا پڑتا ہے یا پھر لنڈن بیڈ جو پچاس کلومیٹر ادھر سے جانا پڑتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر، آپ اس پل کے بارے میں سوال کریں۔

محترم شہینہ نوید، جناب سپیکر! میں نے دو دفعہ یہ کہا ہے تو متعلقہ محکمے نے جو جواب دیا تھا تو وہ سراسر غلط دیا تھا اور انہوں نے غلط بیانی کی تھی۔ میں اپنا یہ استحقاق محفوظ رکھتی ہوں کہ اس کے بارے میں مجھے بتائیں کہ اس کا کیا حشر ہے؟ پورے ڈسٹرکٹ کی ہیوی ٹریفک نے اس پل سے گزرنا ہوتا ہے۔ جناب! مجھے بتائیں کہ اگر وہ پل مکمل طور پر گر جاتا ہے تو پھر ہمارا رابطہ تو کسی شہر سے نہیں رہتا۔

جناب سپیکر، جی، سی اینڈ ڈیو!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! آپ نے خود ارشاد فرما دیا ہے۔ میں ابھی شہرہ میں پھر رہا ہوں اور یہ مجھے بہاؤ لنگرے کر جانا چاہتی ہیں۔ میرے عملے کے کسی شخص کو بھی وہیں جاتے ہونے کم از کم چھ گھنٹے گئیں گے۔ یہ ایک نیا سوال کر دیں، اس دوران کچھ وقت بھی گزر جائے گا۔ ابھی تو یہ سوال متعلقہ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر، اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 1700۔

وحدت کالونی لاہور دیکھ بھال کے لئے سٹاف،

انخراجات اور کارکردگی

*1700، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی کوارٹرز کی دیکھ بھال کے لئے رکھے گئے ملازمین کی تعداد 250 سے زائد ہے اور ان کی تنخواہوں کا سالانہ خرچ 80 لاکھ روپے سے زائد ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اتنے ملازمین کے باوجود نامائز قابضین وحدت کالونی کے سرکاری رقبہ پر قابض ہیں۔ جن سے رقبہ غالی کروانے کی کوئی موثر کوشش نہیں کی گئی ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی کے پچاس کے عشرہ میں بنانے گئے کوارٹرز اپنی عمر پوری کر چکے ہیں، کیا ان کوارٹرز کو ملاکنہ حقوق پر فروخت کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے، کیا ان کوارٹرز کی خستہ حالی کی وجہ سے ان کی تعمیر و مرمت کے بہت زیادہ اخراجات اور عملہ کی تنخواہیں حکومت کے لئے بوجھ نہیں ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) وحدت کالونی لاہور میں سرکاری ملازمین کی تعداد 232 ہے۔ ان کی تنخواہوں پر سالانہ ایک کروڑ چھ لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں۔
- (ب) یہ درست ہے کہ نامائز قابضین وحدت کالونی کے کچھ سرکاری رقبہ پر قابض ہیں۔ محکمہ تعمیرات کے ملازمین کا بنیادی کام عمارتوں کی مرمت بجلی و پانی کی ترسیل وغیرہ ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے کہ پچاس کے عشرہ میں بنانے گئے کوارٹرز اپنی عمر پوری کر چکے ہیں۔ مناسب مرمت و دیکھ بھال کی بدولت تمام کوارٹرز قابل رہائش اور زیر استعمال ہیں۔ ملازمین کو طے والی رہائشی سہولیات کے پیش نظر مرمت کے اخراجات اور ملازمین کی تنخواہیں حکومت پر بوجھ نہ ہیں۔ ان کوارٹرز کو ملاکنہ حقوق پر فروخت کے متعلق کوئی سکیم محکمہ مواصلات و تعمیرات کے زیر غور نہ ہے۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ،

یہ درست ہے کہ نابھا ترقیاتی و حدت کالونی کے کچھ سرکاری رقبے پر قابض ہیں۔ محکمہ تعمیرات کے ملازمین کا بنیادی کام عمارتوں کی مرمت، بجلی و پانی کی ترسیل وغیرہ ہے۔

میں نے یہ پوچھا ہے کہ سرکاری رقبے پر جو قبضہ کیا گیا ہے۔ وہاں پر ایک کروڑ چھ لاکھ روپے سالانہ تنخواہوں کے 232 سرکاری ملازمین پر خرچ ہوتے ہیں۔ انہوں نے جز (الف) میں خود تسلیم کیا ہے۔ ہماری اطلاع تو یہ ہے کہ ان کی ایما پر قبضہ کیا گیا ہے۔ اگر ان سرکاری ملازمین نے وہ قبضہ خالی نہیں کروانا تو پھر کون وہ بلکہ خالی کروانے کا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری محکمہ اینڈ ڈیپو کا کام و حدت کالونی اور پوربھی کوارٹرز کی مینٹیننس اور repair ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کی الاٹمنٹ، وہاں پر قبضہ جات اور وہاں پر کسی اور قسم کا disorder محکمہ سی اینڈ ڈیپو کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ یہ ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کا کام ہے اور اکثر ہمارا کام نہ ہوتے ہونے بھی ہمارا محکمہ ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کو چٹھی لکھ دیا کرتا ہے۔ اس ضمن میں بھی ہم نے گزارش کر دی ہے کہ ہمارے پاس فنڈز کوارٹرز کی مینٹیننس کے لئے ہیں، قبضے کو watch کرنے کے لئے watch and ward ہمارے پاس نہیں ہے۔ اس لئے محکمہ سی اینڈ ڈیپو اس کے جواب کا ذمہ دار نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال کا جواب ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی والوں کو دینا چاہیے۔ میرے سوال کی ساری روح ہی قبضے کے خلاف ہے انہوں نے اس کا جواب کیوں دیا ہے؟ وزیر مواصلات و تعمیرات، انہوں نے محکمہ سی اینڈ ڈیپو کو مخاطب کیا ہے۔ جس میں مرمت کے متعلق بھی پوچھا گیا تھا اور قبضے کا بھی پوچھا گیا تھا۔ یا تو یہ الگ ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی سے سوال پوچھیں تو ٹھیک ہے۔ جب یہ اکٹھا پوچھیں گے تو پھر ہم خود ہی جواب دے دیتے ہیں۔ جناب سیکرٹری، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری انہوں نے لکھا ہے کہ "نابھاتر قباضین و حدت کالونی کے کچھ سرکاری رقبے پر قابض ہیں" یہ ذرا کچھ وضاحت فرمادیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، یہ exact figure مانگ رہے ہیں۔ تاہم قابض کوئی فردے کر قبضہ نہیں کرتا تو اس کے بارے میں ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی سے یہ پوچھ سکتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری (ج) میں نے سوال کیا ہے اور اس کے جواب میں بھی انہوں نے تسلیم کیا ہے۔ یہ سارے کوارٹرز 1950 کے عشرے کے دوران بنے تھے اسی لئے اس کا نام وحدت کالونی رکھا گیا تھا۔ یہ پچاس سال پرانے کوارٹرز ہیں۔ ان پر ایک کروڑ چھ لاکھ روپیہ سالانہ صرف ملازمین کا خرچ ہے اور چار پانچ کروڑ روپیہ ان پر سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ کئی دھم یہ تجاویز آئیں ہیں کہ ان کوارٹرز کو بیچ دیا جائے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک ملازم ریٹائر ہوتا ہے، وہ اپنے بیٹے یا بیٹی کے نام پر پھر کوارٹرز الٹ کر دیتا ہے۔ دو دو تین تین نسلیں ان کوارٹروں میں رہ رہی ہیں۔ یہ کیوں ان ملازمین کو کوارٹرز فروخت نہیں کرتے اور جان بچھڑائیں۔ ان پر احتجاجی خرچ ہو رہا ہے۔ پہلے بھی کئی دھم یہ سری تیار ہوتی ہے لیکن پھر اس پر کچھ نہیں کیا گیا۔

جناب سیکرٹری، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری یہ ممکن نہیں ہے۔ ایک کالونی جو سرکاری ملازمین کے لئے بنائی گئی ہے۔ جیسے سینٹر آفیسرز کے لئے جی۔ او۔ آر بنائی گئی ہے۔ جب وہ ریٹائرمنٹ کو پہنچے اور ان کو دے دی جائے تو پھر نئے آنے والوں کے لئے ایک نئی کالونی بنائی جائے تو اس میں زیادہ حقیقت نظر نہیں آتی جو انہوں نے ارتداد فرمایا ہے کہ جب کوئی ملازم ریٹائر ہوتا ہے تو اپنے بچے کے نام کوارٹرز الٹ کر دیتا ہے۔ اس پر اتنے زیادہ اخراجات نہیں ہیں۔ یہ دو ہزار کوارٹرز ہیں، ہم ان کو میٹین کر رہے ہیں۔ وہاں نچلے درجے کے رہائشی ملازمین ہیں، ان کے لئے یہ بہت اچھی کالونی ہے۔ اس کے فروخت ہونے والی تجویز ابھی تک ہمارے گلے کے علم میں تو نہیں آئی۔

جناب سیکرٹری، اگلا سوال جناب تنویر اشرف کا زہ کا ہے۔

سال 2002-03 کے دوران سڑکوں

اور پلوں کے ٹال ٹیکس سے آمدن کی تفصیل

*3499 جناب تنویر اشرف کاٹرہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) سال 2002-03 کے دوران پنجاب حکومت کے دائرہ اختیار میں موجود سڑکوں اور پلوں

پر ٹال ٹیکس کی آمد میں کتنی رقم جمع ہوئی؟

(ب) ٹال ٹیکس کے یہ ٹیکے کن کن فرموں کو کن کن شرائط پر الاٹ کئے گئے؟

(ج) حکومت کی طرف سے ان ٹال ٹیکسوں کی وصولی سے کن کن کاموں کی گاڑیوں کو مستثنیٰ

قرار دیا گیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) مالی سال 2002-03 کے دوران حکومت پنجاب کے زیر انتظام سڑکوں اور پلوں پر ٹال

ٹیکس کی آمد میں 305,310,278 روپے جمع ہوئے۔

(ب) مطلوبہ معلومات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جن گاڑیوں کو ٹال ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی۔

جناب تنویر اشرف کاٹرہ، جناب والا میرا ضمنی سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ پلوں کے

لئے جو ٹال ٹیکس لیا جاتا ہے۔ جب ٹال کی رقم پوری ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اس کو کیوں

جاری رکھا جاتا ہے؟ اس کے علاوہ جو رقم لی جاتی ہے، کیا ان رقموں سے ان پلوں اور سڑکوں کی

صحیح مینٹیننس ہوتی ہے، جن سڑکوں اور پلوں کے لئے ٹال ٹیکس لیا جاتا ہے۔ یہ criteria بتا

دیں کہ ٹال ٹیکس لینے کا کیا criteria ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! ٹال ٹیکس کے لئے open auction میں جاتے

ہیں۔ اس کے مطابق جو زیادہ بولی ہوتی ہے اس کو ہم دے دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ تنویر صاحب

نے مینٹیننس کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ پلوں پر رقم نہیں گنتی تو اس کے لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جو ٹال فیکس سے پیسے وصول ہوتے ہیں۔ وہ سڑکوں کی مرمت اور پلوں کی مرمت کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ اگر کسی جگہ پر میرے بھائی کو پتا ہے کہ ایسا نہیں ہوتا تو یہ مجھے ارشاد فرمائیں وہاں پر انشاء اللہ تعالیٰ میں مرمت کروادوں گا۔

جناب تنویر اشرف کانرہ، میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں وزیر صاحب کو یاد کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلی دفعہ میرا ایک سوال تھا کہ میرے حلقے میں کتنی سڑکوں کی مینٹیننس ہوئی تو پچھلے پانچ سال میں تین لاکھ روپے کی مینٹیننس ہوئی۔ آج میں اپنے حلقے کے لئے وزیر صاحب سے یہ گزارش نہیں کر رہا کہ وہاں پر یہ کوئی نئی سڑک بنا دیں۔ انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ آپ کے اس حلقے میں سڑکوں کی مینٹیننس پر کام جاری کیا جائے گا۔ جبکہ میرے ساتھ والے حلقے میں تین ارب سے زیادہ کی نئی سڑکیں بن رہی ہیں اور پرانی سڑکوں پر بھی کام ہو رہا ہے لیکن میرے حلقے میں ٹکے کو اتنی توفیق نہیں ہے باوجود اس کے کہ وزیر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ مینٹیننس آپ کے حلقے میں ہوگی۔ میں ان کو وعدہ یاد کروانا چاہتا ہوں جو انھوں نے کیا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میرے بھائی ابھی ارشاد فرمادیں کہ کون کون سی سڑکیں ہیں تو میں ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ proper procedure adopt کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ کام ہوگا۔ وہ سڑکیں بھی ہمارے صوبے کا حصہ ہیں انھیں بھی مرمت کروائیں گے۔ آپ ارشاد فرمادیں گے تو اس کی جو صورتحال ہو سکتی ہے وہ میں بعد میں آپ کو بتا دوں گا لیکن legal, engineered and proper procedure کے بعد اس کو انشاء اللہ تعالیٰ مرمت کر دیں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی مجاہد شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری کا نرہ صاحب کا سوال واقعی ایک سوچنے والی بات ہے کہ ہمارے ملک کی بدقسمتی رہی ہے کہ ایک بل بنایا جہاں مال ٹیکس لگا۔ اگر کوئی جنگ پھڑی ہے اور جنگ کے نام پر کوئی ٹیکس لگا ہے تو وہ آج تک چل رہا ہے۔ جنگیں ختم ہو گئیں لیکن وہ ٹیکس آج تک قائم ہے۔ منسٹر صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ آپ وہاں پر جو سیکمیں دیں گے ہم اسے مکمل کرادیں گے۔ اس ہاؤس میں یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ پہلے راجہ بشارت صاحب اور ایک دن وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی یہاں کہا تھا کہ نئی سکیمیں دیں ہم آپ کے حلقے میں خرچ کریں گے تو آج تک وہ بات مکمل ہوئی نہیں۔ کیا وزیر موصوف یہ جانتے ہیں کہ ان کے پاس یہ اختیارات ہیں جو بات یہ کہہ رہے ہیں کہ سیکمیں دیں اور میں مکمل کرادوں گا تو کیا یہ ان چیزوں کا اختیار رکھتے ہیں جب راجہ بشارت صاحب یہ اختیار نہیں رکھتے، وزیر اعلیٰ صاحب خود یہاں پر کہہ کر گئے ہیں انہوں نے آج تک سیکمیں مکمل نہیں کرائیں تو یہ کیسے کرادیں گے؟

جناب سیکرٹری، جب اختیار ہے تو پھر ہی منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں۔ وہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، میں چاہتا ہوں کہ وہ خود جواب دیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، انہوں نے on the floor of the House کہہ دیا ہے کہ سیکمیں جانتے ہیں کہ وہ کون سی سزک ہے؟ شاہ صاحب! پلیز تشریف رکھیں میں نے محترمہ کو فلور دیا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، شکر ہے۔ جناب سیکرٹری سوال کے جز (ج) میں ہے کہ حکومت کی طرف سے ان مال ٹیکسوں کی وصولی سے کن حکموں کی گاڑیوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے تو منسٹر صاحب نے کہا کہ اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔ میرے خیال میں اس میں بورڈ پر جو لکھا ہوتا ہے کہ عام سروسز کے حاضر سروس لوگوں کی گاڑیوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے تو منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایسا کوئی پروگرام حکومت کے زیر غور ہے کہ ایسی گاڑیوں کو مستثنیٰ نہ قرار دیا جائے کیونکہ میرے اندازے کے مطابق 74 سے 76 فیصد بجٹ آرمی

کو جاتا ہے تو کیا وہ بجٹ کافی نہیں ہوتا کہ جو بوجھ پنجاب گورنمنٹ پر ڈالا جاتا ہے کہ یہ گاڑیاں مستثنیٰ ہیں اور ظاہر ہے کہ اس سے ہمارے بجٹ میں مزید کمی آتی ہے۔ کیا ایسی کوئی تجویز زیر غور ہے یا لائی جاسکتی ہے کہ آرڈر فورسز کو یا کوئی بھی لوگ ہیں ان کو اس میں سے مستثنیٰ قرار نہ دیا جائے تاکہ ان روڈز کی maintenance کو بہتر طریقے پر کیا جاسکے۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر ایسی کوئی تجویز ہمارے زیر غور نہیں ہے جو کہ محترم نے ارتقا فرمایا ہے۔ دوسری بات انہوں نے بوجھ والی کی ہے کہ آرڈر فورسز کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ یہ اپنے اوپر اس کو بوجھ محسوس نہ کریں۔ یہ بوجھ بالکل نہیں ہے یہ تو ایک معمولی سی ریلیف ہوتی ہے جو کہ ایم۔ پی۔ ایز، منسٹرز کو بھی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، ضمنی سوال۔

جناب سپیکر، سید احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں جن پلوں پر مال ٹیکس N.H.A وصول کر رہا ہے ان میں سے بہت سارے ایسے پل ہیں جو پنجاب گورنمنٹ نے تعمیر کرانے تھے تو کیا N.H.A ان کا مال ٹیکس وصول کر کے پنجاب گورنمنٹ کو بھی اس میں سے شیئر ادا کرتا ہے کیونکہ وہ پل تو پنجاب گورنمنٹ نے تعمیر کروائے تھے۔

جناب سپیکر، وہ کون سے پل ہیں ان کے نام بتادیں تاکہ ان کے لئے جواب دینا آسان ہو جائے۔

سید احسان اللہ وقاص، راوی والا پل، سنگیل پل وغیرہ۔ بکھ لاہور سے راولپنڈی تک زیادہ پل پنجاب گورنمنٹ کے بنائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری، جو سڑکیں اور پل جس ڈیپارٹمنٹ کے handover ہوتے ہیں انہوں نے maintenance بھی کرنی ہوتی ہے اس لئے جو مال ٹیکس collect کرتے ہیں وہ انہی کے پاس رہتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، ضمنی سوال۔

جناب سیکرٹری، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری جیسے ابھی ایک سوال آیا ہے کہ پنجاب حکومت کے زیر انتظام پل ہیں وہاں پر ایم۔ پی۔ ایز کو بھی ٹیکس نہیں دینا پڑتا اور آرمی کے ریٹائرڈ یا حاضر سروسز کو بھی نہیں دینا پڑتا۔ N-H-A میں یہ discrimination ہے کہ وہاں آرمی کو تو یہ سہولت حاصل ہے لیکن ایم۔ پی۔ ایز، ایم۔ این۔ ایز کو نہیں ہے تو کیا پنجاب حکومت فیڈرل گورنمنٹ سے یہ بات کرے گی۔ یا تو ایک ہی طرح سے ہو کہ پنجاب حکومت اگر دونوں شعبوں سے نہیں لے رہی تو N.H.A بھی یہی کرے کہ وہ اپنے لوگوں کو تو یہ سہولت دے رہے ہیں لیکن عوامی فائدوں کو نہیں دے رہے۔ یعنی N.H.A اور صوبائی حکومت کی پالیسی ایک طرح ہونی چاہیے۔

جناب سیکرٹری، شکریہ۔ جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری میرے بھائی سمیع اللہ خان صاحب نے جو ارٹیکل فرمایا ہے اس کا جائزہ لیں گے اور اس کا جائزہ لینے کے بعد اگر legal ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کو move کرتے ہیں۔

جناب سیکرٹری، اگلا سوال شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، سوال نمبر 3667 (معزز رکن نے شیخ تنویر احمد ایم۔ پی۔ اے کے ایام پر طبع شدہ

سوال دریافت کیا)

وحدت کالونی لاہور۔ سولنگ سے ہزاروں اینٹیں

اکھاڑنے کی تفصیل اور حکومتی اقدامات

- 3667*۔ شیخ تنویر احمد، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ خواتین گرنز کالج وحدت روڈ لاہور کے مین گیٹ کے بلخابلگی سولنگ سے ہزاروں اینٹیں اکھاڑ کر جگہ برابر کر دی گئی اور اب بھی مذکورہ جگہ اور دیگر جگہوں سے مزید اینٹیں اکھاڑی جا رہی ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قومی نقصان پر محکمہ نے کسی کے خلاف آج تک کوئی کارروائی نہ کی ہے۔ اگر کی ہے تو تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ تمام وارداتیں کالونی میں محکمہ کے دو سب ڈویژنز اور ڈیمبروں ملازمین کی موجودگی میں ہوئیں لیکن کسی نے کوئی نوٹس اور ایکشن نہیں لیا؟
- (د) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نقصان کی تفصیل بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس نااہلی کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہت بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) گرنز کالج وحدت روڈ لاہور کے مین گیٹ کی سولنگ سے کچھ اینٹیں کرکٹ کھیلتے والے لڑکوں نے اکھاڑی تھیں لیکن اب مذکورہ جگہ اور دیگر جگہوں سے مزید اینٹیں نہیں اکھاڑی جا رہی ہیں۔
- (ب) لڑکے شام کے وقت اور بالخصوص مچھلی کے روز کرکٹ کھیلتے ہیں اور اینٹوں کو اٹھی و کٹوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ویٹینیر ایسوسی ایشن وحدت کالونی کو بھی اطلاع دی گئی ہے کہ کالونی کے رہائشی لڑکوں کو اس قسم کی شرارتوں سے منع کیا جائے۔ اب صورتحال میں کافی بہتری ہے۔

(ج) محکمہ مواصلات و تعمیرات صرف کالونی کے گھروں اور دیگر سروسز کی maintenance کا ذمہ دار ہے، دیگر امور یعنی کالونی کی ملکیت اور الاٹمنٹ وغیرہ S & G.A.D کے ذمہ ہے۔ محکمہ کے فیکٹیل ملازمین قصور وار نہ ہیں۔

(د) جیسا کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے محکمہ کے ملازمین ذمہ دار نہ ہیں۔ تاہم محکمہ نے اکھاڑی گئی اینٹوں کو دوبارہ لگا دیا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال:

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اس میں وزیر موصوف یہ بتادیں کہ انہوں نے جز (الف) کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ لڑکے شام کے وقت اور بالخصوص پھٹی کے روز کرکٹ کھیلتے ہیں اور اینٹوں کو اپنی وکٹوں کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ویٹنیر ایسوسی ایشن وعدت کالونی کو بھی اطلاع دی گئی ہے کہ کالونی کے رہائشی لڑکوں کو اس قسم کی شرارتوں سے منع کیا جانے۔ صورتحال میں کافی بہتری ہے۔ آپ محکمے کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ بقول پروین ٹا کر کے۔

تھکنا میرے نزدیک آ کے بیٹھ گئے

بہر اہتمام سے موسم کا ذکر بھیج دیا

جناب سپیکر! آپ ملاحظہ فرمائیں کہ وعدت کالونی کے سونگ کی اینٹوں پر لاکھوں روپے لگانے گئے تھے ان کو اکھاڑ دیا گیا ہے۔ اس پر محکمے نے کیا ایکشن لیا ہے اور وہاں پر جو دسب ڈویژن موجود ہیں ان کی اور دوسرے ملازمین کی موجودگی میں یہ عمل دہرایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ شرارتی لڑکوں کو منع کیا گیا ہے اور وہاں کی صورتحال میں کافی بہتری آئی ہے۔ ایک تو وزیر موصوف یہ بتادیں کہ وہ شرارتیں کس قسم کی تھیں اور اس میں بہتری کیا آئی ہے؟

جناب سپیکر، جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی

وزیر مواصلات و تعمیرات، محکمہ۔ جناب سپیکر! میں اس ضمنی سوال کا جواب شعر میں تو نہیں دے سکتا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں انہوں نے لاکھوں روپے کے اخراجات کا ذکر

کیا ہے وہاں پر 50 x 15 کی سونگ لگی ہوئی ہے۔ شیخ صاحب وہاں موقع پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ کاروباری ہیں اور شیخ برادری سے تعلق بھی رکھتے ہیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 50 x 15 پر سونگ لگی ہوئی ہے اور سونگ میں سے کچھ اینٹیں اکھاڑی گئی تھیں۔ (ب) میں پڑھیں کہ کیا کارروائی کی ہے؟ بچوں نے جس طرح اینٹیں اکھاڑیں اور جس استعمال میں آئیں وہ ضبط تحریر میں لا کر آپ کو جا دیا گیا ہے اور یہ بھی گزارش کر دی گئی ہے کہ اب وہاں پر اینٹیں لگا دی گئی ہیں اور اب کوئی extra فنڈ اس کے لئے نہیں مانگا گیا۔ اب وہاں پر صورتحال بہتر اس لئے ہے کہ بچوں کو بھلنے کی کوشش کی ہے۔ بچوں کو صرف سمجھایا ہی جا سکتا ہے کوئی تادیبی کارروائی تو ان کے خلاف نہیں کی جا سکتی۔

جناب سپییکر، شکریہ۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپییکر! یہاں پر سوال پوچھنے کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم لوگ مل بینڈ کر محکمہ کی بہتری کے لئے اپنی توانائیاں صرف کر سکیں۔ وزیر موصوف یہ بتادیں کہ جب وہ اینٹیں وہاں سے اکھاڑی جا رہی تھیں اور بیلک پراپرٹی کو نقصان پہنچایا جا رہا تھا جس میں اتنے پیسے خرچ کئے گئے ہیں تو وہاں پر جو ملازمین تھنا دیکھ رہے تھے ان کے خلاف محکمے نے کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپییکر، جی، منسٹر سی اینڈ ڈپٹی!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپییکر! میں اس سے پہلے بھی ایک سوال میں گزارش کر چکا ہوں کہ ان کالونیز کے اندر ہمارے محکمے کا کام maintenance and repair ہے اور ان کی دیکھ بھال ہمارے ذمے نہیں ہے۔ چونکہ یہ بیلک پراپرٹی ہے تو ہمارے محکمے کے لوگ جب جاتے ہیں کہ وہاں پر فلاں سڑک خراب ہو چکی ہے تو بعض اوقات زیادہ لمبے چوزے پر دو بیروں میں جانے بغیر ہم اس کی تزئین و آرائش کر بھی دیتے ہیں۔ ہمارے محکمے کے لوگ صرف وہاں پر maintenance and repair کے لئے اپنے نام پر جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کے بندے ہوتے ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! چودھری صاحب نے بڑی تیزی سے اس کا جواب دیا ہے۔ مجھے بالکل سمجھ نہیں آئی برائے مہربانی ذرا آہستہ سے جواب دیں۔

جناب سپیکر، وہ فرما رہے ہیں کہ ہمارے محکمے کا جو کام ہے وہ maintenance and repair

ہے۔ watch and ward کا کام ہمارے محکمے کا نہیں ہے۔ چودھری صاحب! لیکن اینٹیں بھی

تو maintenance and repair کے کھلتے میں ہی آتی ہیں۔ وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! میں نے گزارش کر دی ہے کہ جب وہ اکھڑ گئیں

تھیں تو ہم نے ان کی maintenance and repair کر دی ہے۔ شیخ صاحب! اس کے علاوہ بھی

کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں slow motion میں جواب دوں گا۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میرا یہ آخری ضمنی سوال ہے میں چودھری صاحب سے یہ پوچھنا

چاہتا ہوں کہ کیا جو ان کو رپورٹ دی گئی ہے یہ اس پر مطمئن ہیں کہ وحدت کالونی کے جو

رہائشی ہیں جنہوں نے شرارتی تزکوں کی شکایت کی تھی اس کے بعد اس میں کافی بہتری آگئی۔

کیا اس بہتری کے بعد یہ اپنے محکمے کی کارکردگی سے مطمئن ہیں کہ وہیں پر اینٹوں کو دوبارہ لگا

دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے پاس محکمے کی طرف سے تحریری جواب

آتا ہے۔ میں شیخ صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے محکمے کے افسران جواب دینے والے سیکشن

اور انجینئرنگ برانچ کے افسران نہایت ذمہ داری کے ساتھ جوابات تحریر کرتے ہیں۔ اگر کوئی

clerical mistake ہو جائے تو میں اس کے لئے معذرت بھی کر لیا کرتا ہوں لیکن اس ضمن

میں جو بھی چیزیں ہیں وہ میں نے آپ سے گزارش کر دی ہیں کہ سونگ کا حصہ صرف 15X50

ف کا تھا وہیں سے اینٹیں اکھاڑی گئیں تھیں۔ میں شیخ اعجاز صاحب پر غوش ہوں کہ انہوں نے

اس کی بھی نشاندہی کی جو کہ ایک احسن اور قابل تعریف بات ہے کہ معمولے سے نھٹان کو بھی

ہمارا ساقی نشاندہی فرما دیتا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور بڑے آہستہ آہستہ یقین دلاتا ہوں

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اس جواب سے مطمئن ہوں اور یقیناً میں جلدی اس نئے گزارش کر بیٹھا تھا کہ ایک آدھ ضمنی سوال آپ اور فرمادیں ورنہ میں اور بھی slow بول سکتا ہوں۔ آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3668 شیخ تنویر احمد صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، سوال نمبر 3688 (معزز رکن نے شیخ تنویر احمد کے ایاد پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وحدت کالونی لاہور۔ پختہ سڑک کو لگانے

کنس کی مرمت کا مسئلہ

3668^ا شیخ تنویر احمد، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں دو سال قبل فراہمی آب کی نئی پائپ لائن بھلتے وقت پختہ سڑک کو جگہ جگہ سے دو فن کٹ لگا کر انڈر گراؤنڈ پائپ ڈالے گئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار کو مذکورہ کام تسلی بخش ہونے پر ادائیگی کر دی گئی ہے جبکہ محکمہ کے کسی بھی معامی ذمہ دار آئینہ نے ان کنس کو بھرنے کا کوئی نوٹس نہیں لیا جبکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان گڑھوں کے رقبہ میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

(ج) کیا حکومت اس نامکمل کام کی ادائیگی کرنے والے ذمہ داران کے خلاف مناسب ایکشن لینے اور ان گڑھوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ٹھیکیدار کو کام کی اب تک مکمل ادائیگی نہ کی گئی ہے۔ سبیلے والے روڈ کٹس مرمت کر دینے گئے ہیں۔ اس سال موسم سرما کے دوران لگانے جانے والے کٹس بھی مرمت کر دینے گئے ہیں۔

(ج) جز (ب) میں بیان کردہ صورتحال کے پیش نظر کسی کے خلاف ایکشن لینے کی ضرورت نہ ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اس میں جز (الف) کے جواب میں تو انہوں نے فرما دیا ہے کہ ہم نے ٹھیکیدار کو کام کی مکمل ادائیگی نہ کی ہے اس میں یہ فرما دیں کہ کتنی ادائیگی ٹھیکیدار کو کر دی گئی ہے اور کتنی بچا ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ ٹکڑے کام ملتے ہیں اور میرے پاس exact ٹکڑے تو نہیں ہیں میں نے یہ کہا ہے کہ اس کی مکمل ادائیگی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر، یہ exact ٹکڑے نہیں جاسکتے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ ہم بڑی محنت کے ساتھ اور ایک process adopt کر کے یہاں تک پہنچتے ہیں اور جب یہ جواب آتا ہے تو محکمہ ہمیشہ گول مول جواب دیتا ہے۔ وزیر موصوف نے ابھی فرمایا تھا کہ میری انجینئرنگ برانچ اور اس سے متعلقہ لوگ بڑی ہی بااختصاص کے ساتھ 'بڑے ہی disciplined اور بڑے ایماندار طریقے سے کام کر رہے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے ان کو exact ٹکڑے ہی بتانا پسند نہیں کیا کہ ان کو کتنی payment کر دی گئی ہے اور کتنی بچا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! سوال کا جز (الف) یہ ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکیدار کو مذکورہ کام تسلی بخش ہونے پر ادائیگی کر دی گئی ہے اس کے جواب میں ہم نے

عرض کیا ہے کہ اس کو مکمل ادائیگی نہیں کی گئی ہے۔ اگر یہ ارٹا فرماتے کہ اس کو ادائیگی کتنی کی گئی ہے اور کتنی نہیں کی گئی ہے تو میں exact نگرز دیتا۔ جو چیز پوچھی گئی ہے اس کا جواب دیا گیا ہے۔ ایک قدم آگے بڑھ کر جواب دینا trouble invite کرنے والی بات تھی۔ اگر آپ یہ پوچھتے ہیں تو میں آج ہی پوچھ کر جاسکتا ہوں شاید اس سے ان کا اور ٹکے کا کچھ بھلا ہو جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 3855 ارٹا محمود بگو صاحب کا ہے۔

راجہ ریاض احمد، سوال نمبر 3855۔ (ممنز رکن نے جناب ارٹا محمود بگو کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

چوہدری گارڈن اسٹیٹ لاہور۔ کوارٹرز کے لئے خرید کردہ

نئے پنکھوں کی تعداد، قیمت اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*3855، جناب ارٹا محمود بگو، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک چوہدری گارڈن اسٹیٹ لاہور کے کوارٹرز میں لگانے کے لئے کتنے نئے پنکھے کس کس فرم سے کتنی مائیت میں خرید کئے؟

(ب) کیا ان پنکھوں کی خرید کے لئے اخراجات میں اہتمام دینے گئے تھے تو ان اخراجات کے نام اور ہر پتے مع نقل فراہم کی جائے؟

(ج) ان پنکھوں کی فراہمی میں کن کن فرموں اپاریوں نے حصہ لیا اور انہوں نے فی پنکھا فراہم کرنے کے لئے جو قیمت بیڈز میں دی۔ اس کی مائیت مع کتبھی کا نام تحریر کریں؟

(د) یہ پنکھے محکمہ کے جن افسران کی زیر نگرانی خرید کئے گئے ان کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعلق کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ہ) یہ نئے پیکے کن کن کوارٹروں میں لگانے گئے ان کے نمبر کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) کیا مذکورہ کوارٹروں سے پرانے پیکے اتارنے گئے ہیں تو کتنے پیکے اتارے گئے ہیں اور اس وقت یہ کس جگہ محفوظ کئے گئے ہیں؟
- (ز) کیا حکومت ان پرانے پیکوں کو فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک جو بجی کارڈن اسٹیٹ لاہور کے کوارٹروں میں لگانے کے لئے کل 219 پیکے میسرز برائٹ کلارپوریشن رجسٹرڈ جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ سے منسلک 2,75,940/- روپے میں خریدے گئے ہیں۔

(ب) ان پیکوں کی خرید کے سلسلہ میں محکمہ S&G.A.D نے روزنامہ "جہریں" مورخہ 02-4-10 میں پیکھا ساز کمپنیوں کی پیشگی اہلیت کے لئے اشتہار دیا (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) ان پیکوں کی فراہمی کے لئے درج ذیل فرموں نے حصہ لیا اور حتمی طور پر پیکیٹا 1260 روپے میں فراہم کرنے کے لئے بینڈر دیا جسے محکمہ S&GAD نے منظور کر کے تمام محکمہ جات کو پیکے خریدنے کی اجازت دی۔

1- میسرز دامہ انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی۔ٹی روڈ گجرات

2- میسرز جہل فین کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی۔ٹی روڈ گجرات

3- میسرز رفیق انجینئرنگ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی۔ٹی روڈ گجرات

4- میسرز برائٹ کلارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی۔ٹی روڈ گوجرانوالہ

5- میسرز یونس مینل ورکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی۔ٹی روڈ گجرات

6- میسرز سپر ایشیا محمد دین اینڈ سٹریٹری۔ٹی روڈ گوجرانوالہ

(د) یہ پیکے محکمہ کے جن افسران کی زیر نگرانی خریدے گئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل

نام	مدہ	گریڈ	موجودہ تہیاتی
محمد اسماعیل	چیف انجینئر	20	رجسٹرز
جلالہ اختر لودھی	سیرٹیفکڈ انجینئر	19	پراونشل ورکس سرکل راولپنڈی
محمد احمید کھانی	ایگزیکٹو انجینئر	18	پراونشل ورکس سب ڈویژن نمبر 01 لاہور
محمد ارشد شاہ	ایس۔ ڈی۔ او	17	پراونشل ورکس سب ڈویژن نمبر 02 لاہور

(۵) اب تک خرید کردہ 219 پنکھوں میں سے 175 پنکھے چوہدری کارڈن اسٹیٹ لاہور میں لگانے جا چکے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی ماندہ 44 پنکھوں کی تنصیب متعلقہ کوارٹرز کے رہائشیوں کی جانب سے پرانے پنکھے واپس نہ کرنے کے اصرار پر مؤخر ہے۔ جوئی ان کوارٹرز کے رہائشی پرانے پنکھے واپس کرنے پر رضامند ہونے تو باقی ماندہ پنکھے ہی نصب کر دینے جائیں گے۔

(۶) منسلک تفصیل میں درج کوارٹرز میں سے 175 پنکھے اتار کر چوہدری کارڈن اسٹیٹ لاہور کے سٹور میں محفوظ کرنے گئے ہیں۔

(ز) مذکورہ پرانے پنکھوں کا تفصیلی معائنہ کیا جانے کا ان میں سے جو پنکھے قابل مرمت ہونے ان کو مرمت کر دیا کر قابل استعمال بنایا جانے کا۔ باقی ماندہ پنکھوں کو حکومت کے مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق نیلام کیا جانے کا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکریٹری (اف) میں ہے کہ ان پنکھوں کی فراہمی کے لئے درج ذیل فرموں نے حصہ لیا اور حتمی طور پر پتی پنکھا 1260 روپے پر فراہم کرنے کا بیڈز دیا۔ جناب متفقہ طور پر تمام فرمیں ایک ہی بیڈز کیسے دے سکتی ہیں؟

جناب سیکریٹری، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکریٹری! اگر تمام فرمیں متفقہ طور پر ریٹ دے دیں تو اس پر ہمارا تو کوئی بس نہیں ہے جو انہوں نے دیا ہے وہ ہم نے کھ دیا ہے۔

جناب سیکریٹری، جی، راجہ صاحب!

راجہ ریاض احمد، جب بیڈز دینے جاتے ہیں اس کے لئے competition ہوتا ہے۔ یہ یہاں پر لگتے ہیں کہ تمام فرموں نے 1260 روپے کا ریٹ دیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ تمام فرموں نے

متفقہ طور پر ریٹ دیا ہے اس کی وضاحت فرمادیں؟

جناب سیکرٹری، ان کا سوال یہ ہے کہ 12 فرموں نے اگر متفقہ طور پر ایک ریٹ دیا ہے جو کہ 1260 روپے ہے۔ اگر competition ہوتا تو تمہوڑا بہت ریٹ کا فرق تو ہوتا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری انہوں نے فرق نہیں رکھا تو ہم کیسے لکھ دیتے کہ فرق رکھا ہے؟ جو ہوا ہے ہم نے وہی بتا دیا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! گزارش یہ ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ بہت ساری فرمیں ایک ہی ریٹ دیں۔ انہوں نے اپنے جواب میں بھی یہ مان لیا ہے کہ متفقہ طور پر ریٹ دینے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ pool ہوا ہے اور ٹھیکیداروں نے pool کر کے ایک ریٹ دیا ہے اور سب کو تمہوڑا تمہوڑا کام ملا ہے یہ اتنی سی بات مان لیں تو کیا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! اس میں مانتے اور نہ مانتے والی بات نہیں ہے۔ جو کچھ ہوا ہم ضبط تحریر میں لے آئے ہیں اگر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے ٹھکے کے خلاف کوئی اور طریقہ نکال سکتے ہیں۔ یہ ایوان جناب کی صدارت میں یہاں پر موجود ہے۔ اگر میرے ٹھکے کے حوالے سے کوئی اعتراض ہے تو راجہ صاحب اس کو proceed کریں ہم اس کو face کریں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری! میں بات تو نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وزیر صاحب نے کہا ہے کہ میرے ٹھکے پر کچھ اعتراض ہے تو بتائیں۔ فیصل آباد تا جڑانوالہ ایک سڑک جاتی ہے جو کہ کروڑوں روپے کے فنڈ سے بنائی گئی ہے اور ابھی تین ماہ نہیں ہوئے کہ وہ سڑک آدمی سے زیادہ ٹوٹ چکی ہے۔ یہاں پر ہاؤس میں ایک کمیٹی بنائی جائے وہ کمیٹی موقع پر جائے۔ وزیر موصوف جڑانوالہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابھی وہ سڑک بن رہی ہے اور آدمی سے زیادہ سڑک اگر میں ٹوٹی ہوئی ثابت نہ کروں تو یا یہ استعفیٰ دیں یا میں استعفیٰ دوں گا۔ یہ کہتے ہیں کہ کرشن نہیں ہوئی میں کہتا ہوں کہ اس ٹھکے میں جتنی کرشن ہوئی ہے اتنی پاکستان کی تاریخ میں نہیں ہوئی۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکر! ایک فاضل رکن نے نصاب ہی کی ہے۔ آپ اس کو lightly نہ لیں۔ اس کے علاوہ سمندری رجمنٹ سڑک نہیں بنی ہے، فیصل آباد سے بانی پاس تک نہیں بنی ہے۔ یہ بانی وے نے سڑکیں بنائی ہیں اور یہ sub standard کام ہوا ہے۔ وزیر صاحب اس کی خود انکوائری کروائیں۔ ٹھیکیدار تو پیسے لے کر چلا جانے کا ابھی تو وہ مکمل ہی نہیں ہوئی ہے کہ وہ نوٹ گئی ہے۔ آپ اس کو lightly نہ لیں اور اس پر وزیر صاحب سے ضرور جواب مانگیں۔

جناب سیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکر! میں اپنے بھائی رانا آفتاب اور اپنے پیارے بھائی راجہ ریاض صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یقیناً ہم اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں۔ یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم کس طرح محکمہ کو چلاتے ہیں اور نہ ہی میں نے کبھی خود مسافت بات کی ہے۔ اگر کسی contractor یا انجینئر نے ایسی بات کی ہے تو میں اس کی انکوائری کرواؤں گا اور رپورٹ مکمل ہو گی۔ آپ جب بھی اس انکوائری رپورٹ کو دیکھنا چاہیں گے دیکھ سکیں گے اور اس کو چیلنج نہیں کر سکیں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جانے اور وہ کمیٹی اس سڑک کو فیصل آباد سے جڑاواد جلتی ہے کاماندہ کرے۔ میری راجہ بھارت صاحب سے بھی گزارش ہے کہ وہ لوکل گورنمنٹ کے وزیر ہیں وہ اپنے محکمے کی کوئی کمیٹی بنا کر اس کا سروے کروائیں۔ کروڑوں روپے سے دو روئے سڑک بنائی گئی ابھی تک وہ سڑک مکمل نہیں ہوئی اور اس پر کام ہو رہا ہے تو وہ نوٹ چکی ہے اور جگہ جگہ سے اکھڑ رہی ہے۔ ٹھیکیداروں نے کافی حد تک payment لے لی ہے اور محکمے میں بہت وسیع جیلانے پر گھپلا ہوا ہے۔ مہربانی فرما کر اس کی انکوائری کروائی جائے۔

جناب سیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکر! میں اس کو خود visit کروں گا اور visit کرنے کے

لئے بعد اگر کسی جگہ پر محسوس کیا تو انکوائری بھی کرواؤں گا۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! جب آپ visit کریں تو راجہ صاحب کو ساتھ لے کر visit کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، ٹھیک ہے۔ جناب والا! میں راجہ صاحب کے ساتھ ہی وزٹ کروں گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ کا بھی فیصل آباد سے تعلق ہے یہ آپ کو ساتھ لے جائیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ راجہ بٹارت صاحب اپنے طور پر بھی انکوائری کروائیں۔ جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ وزیر صاحب کے ساتھ چلے جائیں تو وہ دیکھ لیں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! یہ سڑک ان کے علاقے میں ہے اور یہ روز جاتے ہیں ان کو پتا ہے کہ کیا کچھ ہوا ہے۔ یہ ان سے ذہلی ہمیں بات نہیں ہے۔ انہیں سب پتا ہے۔ میں دوبارہ کہہ رہا ہوں اور سیکرٹری صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کی بڑی تعریف سنی ہے، میں ان کو بھی کہہ رہا ہوں کہ وہ جڑانوالہ سے فیصل آباد اور سمندری سے ماہوں کا بنج ٹیک انکوائری کروائیں۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! آپ پہلے visit کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! وزیر موصوف صاحب کو پتا ہے تو آپ دو تین ممبران پر مشتمل کمیٹی visit کے لئے کیوں نہیں جاتے جو آپ کو رپورٹ submit کر دے؟ ہم نہیں جانتے، آپ ٹرڈری بنج سے کوئی بھی تین ممبران پر مشتمل کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ چلے جائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ہم تو کہہ رہے ہیں کہ وہ غلط ہے کیونکہ ہم نے visit کیا ہوا ہے۔ اگر ہماری opinion best ہے تو آپ محمود دیں۔ ہم تو دور کن کہہ رہے ہیں۔ ہم جڑانوالہ گئے ہیں اور وہاں روڈ دکھایا ہے جو کہ سارا خراب ہے۔ بڑا خطرناک روڈ ہے اور اسکا اونچا

divider لگایا ہوا ہے۔ اس سے ایک سیڈنٹ ہونے کے بڑے خطرات ہیں۔

جناب سپییکر، رانا صاحب! آپ ایک دفعہ visit کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپییکر! آپ مجھے depute کریں میں آپ کو اس ہاؤس میں رپورٹ دیتا ہوں۔

جناب سپییکر، رانا صاحب! ابھی تو یہ Question Hour ہے۔ آپ جڑانوار روڈ سے متعلق کوئی سوال کریں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپییکر! ان سوالوں کا کوئی کاغذہ نہیں۔ ہم کریشن کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ اگر آپ نہیں چلتے تو۔۔۔۔۔

جناب سپییکر، رانا صاحب! چلنے کی بات نہیں ہے۔ میرا مقصد ہے کہ آپ ایک دفعہ visit کر لیں۔ اگر آپ مطمئن نہ ہونے تو پھر کینٹی کا بھی دیکھ لیں گے۔ منسٹر صاحب! آپ راجہ ریاض صاحب اور رانا آفتاب احمد خان صاحب کو ساتھ لے کر visit کر لیں۔ وزیر مواصلات و تعمیرات، ٹھیک ہے۔ جناب سپییکر!

جناب سپییکر، اگلا سوال علی حسن رضا قاضی صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا آفتاب احمد خان، بھرے وچوں سڑک گزرنی اسے اسیں سوال تیں کر سکے۔

جناب سپییکر، رانا آفتاب احمد صاحب آپ on his behalf ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، سوال نمبر 4078 (مزز رکن نے جناب علی حسن رضا قاضی کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

چینیوٹ چک جھمرہ روڈ کی تعمیر و مرمت

4078* جناب علی حسن رضا قاضی، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ چک ممبرہ روڈ انتہائی خستہ حال اور نوٹ بھوت کا شکار ہو چکی ہے۔

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو کیا اس کی مرمت اور تعمیر نو کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔ اگر ہے تو اس کی تفصیل ایون میں پیش کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) درست ہے۔

(ب) چنیوٹ تاشا کھوٹ براستہ چک ممبرہ (51.98 کلومیٹر لمبائی) کی منصوبی و کلاسی کا کام چار فرموں کو الاٹ کر دیا گیا ہے۔ موقع پر کام جاری ہے اور توقع ہے کہ جون 2005 تک مکمل ہو جائے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری میں نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی ضمنی سوال نہیں کرنا کیونکہ یہ سڑک چک ممبرہ سے گزر رہی ہے۔ آپ نے خود اس کی نگرانی کرنی ہے اور میرا خیال ہے کہ 2005 تک یہ بن ہی جائے گی۔

جناب سیکرٹری، چنیوٹ چک ممبرہ روڈ؛

رانا آفتاب احمد خان، جی ہاں۔ کیونکہ یہ آپ کی تجویز کردہ ہو گی اور اس کو priority ہی مانی ہے۔

جناب سیکرٹری، ان کا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ چک ممبرہ روڈ انتہائی خستہ حال اور نوٹ بھوت کا شکار ہو چکی ہے۔ ان کا سوال بالکل درست ہے۔ کیونکہ یہ میرا حلقہ ہے اور میں بھی جانتا ہوں۔ یہ 10 ف روڈ تھی اور اس کی انتہائی خستہ حالت ہے اور وزیر اعلیٰ۔۔۔

رانا عثمانہ اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکرٹری، صاحب! جب سیکرٹری بات کر رہا ہو تو اس وقت پوائنٹ آف آرڈر raise نہیں کیا کرتے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! آپ جس سوال سے متعلق بات کر رہے ہیں اس کا تو نمبر ہی پکارا نہیں گیا۔

جناب سیکرٹری! اس کا نمبر پکارا گیا ہے۔ on his behalf انہوں نے کہا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! اس طرح سے کسی question کو discuss نہیں کر سکتے یا تو ہمارے حلقے کے question ----

جناب سیکرٹری! رانا صاحب! اس سوال کا نمبر 4078۔

رانا مناء اللہ خان، یہ آپ نے پکارا ہے۔

جناب سیکرٹری، جی ہاں۔ میں نے پکارا ہے۔ یہ بات معزز ممبر کی 100 فیصد درست ہے۔ یہ 10 فٹ روڈ تھی اور اس کی بڑی خستہ حالت تھی اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے خصوصی شفقت فرمائی اور انہوں نے اس کے لئے 22 کروڑ کا فنڈ دیا۔ انہوں نے تو چک بھمراہ پینوٹ کی بات کی ہے جبکہ یہ سڑک ضلع شیخوپورہ یعنی شاہ کوٹ سے شروع ہوتی ہے اور براستہ چک بھمراہ جا کر پینوٹ کو لنک کرتی ہے اور یہ 10 فٹ کی بجائے 30 فٹ چوڑی روڈ بنے گی۔ میرا خیال ہے کہ اگر موصوف ادھر ہیں تو وہ مطمئن ہوں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، ضمنی سوال ہے۔

جناب سیکرٹری، جی فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! میں نے جس طرح کہا تھا کہ مجھے اس پر ضمنی سوال اس لئے نہیں کرنا کہ چک بھمراہ اس وقت mini capital بن رہا ہے۔ وہ آپ کا استحقاق بھی ہے جو آپ کر رہے ہیں تو کیا ہمارے حلقہ جات کی سب سڑکیں درست ہیں؟ آپ تو ہمارے ممبران کا 50 لاکھ روپے کا فنڈ بھی نہیں دے رہے جو کہ صوبائی ممبر کے حلقے میں اس کو ملتا ہے وہ ابھی تک نہیں ملتا۔ آپ 22 کروڑ کی بات کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ آپ تو 22 ارب لگا سکتے

ہیں۔

(اپوزیشن کی طرف سے تہلیل)

جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ پنجاب جن اضلاع میں بھی گئے ہیں، انہوں نے وہاں اربوں کے بیکنج مختلف اضلاع کے اندر announce کئے ہیں۔ اسی طرح فیصل آباد میں بھی تشریف لے گئے تھے اور فیصل آباد کے لئے بھی انہوں نے اربوں روپے کے پراجیکٹ announce کئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ بالکل صحیح فرما رہے ہیں۔ جو فیصل آباد سٹی ہے وہ 8 کے 8 اپوزیشن کے ایم۔ پی۔ ایز ہیں اور جو اس سے ملحق ہیں وہ میں اور جہانزیب استیاز گل ہیں یعنی ان 10 حلقوں میں بتائیں کہ ہمارے ایم۔ پی۔ اے کے کہنے پر کون سی سکیم identify ہوتی ہے؟ میرے حلقے میں ہی بتائیں حالانکہ وہاں سے ایک سڑک کی مرمت تجویز ہوئی ہے تو وہ کون سی ایک سڑک ہے جس کے لئے آپ نے کچھ دیا ہو۔ میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ میں یہاں پر بت نہیں کرنا چاہتا۔ آپ کا یہ استحقاق ہے، آپ کا حق ہے اور آپ اس منصب پر بیٹھے ہیں لہذا آپ جو مرضی کریں۔ اس لئے میں نے اس کو نہیں بھیڑا تھا مگر آپ نے کہا ہے تو یہ دیکھیں کہ this is discommunication ایک ہم بیٹھے ہیں تو ہمیں 2002 والا 50 لاکھ روپے نہیں ملا ہے اور ایک آپ تشریف فرما ہیں کہ 50-ارب لگائیں بلکہ آپ تو داؤد ہر کو لیں گا بھی پھینکا لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس کی تفصیل تو منسٹر مواصلات و تعمیرات ہی بتائیں گے کیونکہ ان کے حکم سے متعلقہ سوالات ہیں۔ آپ کا یہ سوال کہ شہر کے لئے کیا ہوا؟ تو شہر کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں تو اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ شہر میں بائی پاس تک چیف منسٹر صاحب کی مہربانی اور ان کی شفقت سے جتنی بھی روڈز ہیں وہ up to بائی پاس کھلتی ہیں چیف منسٹر صاحب نے کہا کہ ان کو dual carriage way کر دیں اور وہ dual carriage way ہو رہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کچھ تو مکمل ہو چکی ہیں اور باقی ماندہ بھی عنقریب مکمل ہونے والی ہیں تو یہ شہر یا دیہات کا مسئلہ نہیں ہے۔ جہاں تک ڈویلپمنٹ کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ ساہجہ ادوار کی نسبت کافی زیادہ ڈویلپمنٹ اس دور میں ہو رہی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے اس سڑک کی جس انداز میں تفصیل بیان کی ہے تو میرا خیال ہے کہ وزیر مواصلات و تعمیرات کو اتنی تفصیل کا پتا نہیں ہوگا تو لگتا ہے کہ یہ سڑک جسے 10 سے 30 فٹ کیا گیا اور اس پر اتنا زیادہ فنڈ صرف کیا گیا ہے تو یہ غالباً حکومت وقت ہے اور چیف منسٹر صاحب ہیں انہوں نے آپ کا اس ہاؤس کو conduct کرنے کا اس پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس پر آپ ذرا محتاط رہیے گا۔

جناب سپیکر! دوسرا آپ نے شہر کی بات کی ہے تو شہر میں جو سڑکیں بن رہی ہیں ان کا تو آپ نے ذکر کر دیا ہے لیکن شہر کے اوپر آپ نے جو جہاز کی صورت میں ناظم آباد ہوا ہے وہ جو کچھ کر رہا ہے کیا اس کا آپ کو پتا نہیں۔ وہ کس طرح سے شہر کو لوٹ رہا ہے؟ جناب سپیکر، رانا صاحب! اس سڑک سے ناظم کا کیا تعلق ہے؟

رانا مناء اللہ خان، شہر میں جو ناظم ہے وہ جہاز ہے اور آپ نے اسے شہر کے اوپر لینڈ کروایا ہے اور وہ پورے شہر کو لوٹ رہا ہے اور آپ اس کا کوئی سدباب نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ نے فور سے نہیں سنا۔ میں نے وضاحت سے کہا ہے کہ آپ نے جس روڈ کا ذکر کیا ہے۔ یہ روڈ ڈسٹرکٹ ٹھٹھو پورہ سے شروع ہوتی ہے اور ڈسٹرکٹ جھنگ کو تک کرتی ہے۔ چک ممبرہ کا صرف اتنا قصور ہے کہ اس میں سے گزرتی ہے۔ یہ سڑک تین اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے یعنی انٹر ڈسٹرکٹ روڈ ہے۔ یہ کسی ایک constituency کی ایک ضلع کی روڈ نہیں ہے بلکہ یہ تین اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا اور آپ بے شک دوبارہ ریکارڈ بھی

سن میں کہ جب یہ سوال آیا تو میں اس چیز کو مانتا ہوں کہ رانا آفتاب صاحب نے کہا کہ on his behalf لیکن آپ ریکارڈ دوبارہ سن لیں۔ آپ نے 'رانا صاحب نے' میں نے یا کسی اور نے نمبر نہیں پکارا۔

جناب سیکر، میں نے اس کا نمبر پکارا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکر! میں رونگ یہ ملنے لگا ہوں کہ کیا آپ نمبر بول سکتے ہیں یا نہیں؟ ذرا اس پر رونگ دیں۔

جناب سیکر، میں نمبر بول سکتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، آپ بول سکتے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سیکر، جی، چودھری صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکر! وزیر اعلیٰ صاحب سڑک منظور کر کے گئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر آپ رستے ہیں تو آپ کی وجہ سے یہ منظور ہونی ہو گی۔ ہمارے گورنوار میں تقریباً ڈیڑھ سال پہلے وزیر اعلیٰ صاحب مینیجر کالونی کی طرف جانے والے ریلوے کراسنگ کے نگار بھانک کی بجائے وہاں پر انڈر پاس بنانے کا افتتاح اور پلیٹ بھی لگا گئے ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر کام شروع نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی عملدرآمد ہوا حالانکہ شہر کی آبادی بھانک کے دوسری طرف ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہاں کے ایک لوہا ایم۔ این۔ اے کے کہنے پر وزیر اعلیٰ وہاں گئے اور اس کے کہنے پر سارے اعلانات بھی کر کے آئے ہیں لیکن ابھی تک وہاں پر کوئی کام شروع نہیں ہوا۔ وہاں وزیر اعلیٰ تقریباً 25 کروڑ روپے کے فنڈ کا اعلان کر کے آئے تھے حالانکہ اس پر صرف چار کروڑ کا خرچہ آئے گا۔ ضلع کونسل نے اس کی منظوری دی تھی لیکن وہ دو کروڑ سے زیادہ روپے لگانے کی مجاز نہیں ہے یہ پیسا پنجاب حکومت نے لگانا ہے اس لئے میری مشنر C&W یا وزیر بلدیات سے استدعا ہے کہ وہ نگار بھانک پر انڈر پاس کا کام شروع کروائیں۔

جناب سیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکر! پہلے بھی اس پر ایک دن بات ہوئی تھی۔ میرے بھائی زاہد پرویز صاحب اس سے بہت ہٹ کر بات کرتے ہیں۔ مجھے ان کی بات سمجھ نہیں آئی! اگر یہ دوبارہ اپنی بات دہرائیں تو بہتر ہے۔ ان کی عدم موجودگی میں بھی ایک مرتبہ اس پر بات ہو چکی ہے۔

جناب سیکر، زاہد پرویز صاحب! آپ اپنی بات دہرائیں۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکر! میں نے یہ بات کی ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب گوجرانوالہ جا کر ایک انڈر پاس کا افتتاح کر کے آئے ہیں یہ انڈر پاس ریلوے لائن کے نیچے سے جا کر پٹیپل کالونی جانے کا۔ اس افتتاح کو ڈیڑھ سال ہو چکے ہیں لیکن اس پر ابھی تک کوئی کام نہیں ہوا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس وجہ سے کام شروع نہیں ہوا!

جناب سیکر، جی 'وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ بالکل نئی بات کی ہے۔ میں چیک کر کے انشاء اللہ تعلق آج ہی جادوں گا۔

جناب سیکر، شکریہ۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چتر کا ہے۔

ملک محمد اقبال چتر، میرا سوال نمبر 4280 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات بہاول پور، 2002ء تاحال

بھرتی کی تمام تفصیلات

4280ء ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ مواصلات و تعمیرات بہاولپور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ڈومیسائل اور پتات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخراجات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخراجات کے نام، تاریخ مع نخل فراہم کی جائے؟

(ه) کتنے افراد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، ولایت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع روز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) نکلر مواصلات و تعمیرات بہاولپور میں یکم جنوری 2002ء سے آج تک بھرتی ہونے

والے افراد کے کوائف درج ذیل ہیں۔

نمبر	نام	ولایت	عمدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ذومی سائل ہے
1-	عبداللہ	شیر محمد	بیلدار	1	مڈل	بہاولپور بہٹی سیٹی موضع ہتر پور تحصیل بہاولپور
2-	حق نواز	محمد احمد	بیلدار	1	مڈل	بہاولپور موضع ہڈی قائم شاہ ذریعہ کا تحصیل و ضلع بہاولپور
3-	عبدالرحیم	محمد نواز	بیلدار	1	مڈل	بہاولپور چک نمبر 38/BC بر سو نعل سوہانہ تحصیل و ضلع بہاولپور
4-	محمد مختار	امید	بیلدار	1	مڈل	بہاولپور محدولات قائم پور تحصیل و ضلع بہاولپور
5-	ہاشمی احمد	جہودا	بیلدار	1	مڈل	بہاولپور چک نمبر 2/BC پوسٹ آئس نالی سوہانہ تحصیل و ضلع بہاولپور
6-	محمد رحمان	جیر احمد	بیلدار	1	مڈل	بہاولپور چک نمبر 106/DB پوسٹ آئس نالی تحصیل ریزن تحصیل بہاولپور

7	عبدالحمید محمد صدیقی	بیدار	1	ڈال	بھاولپور	موسیٰ حسین موسیٰ علی الدین پست آفس ٹیکہ تحصیل احمد پور ضلع بھاولپور
8	محمد خرملا محمد صدیقی	جو کیدار	1	ڈال	بھاولپور	پک نمبر S/BC تحصیل و ضلع بھاولپور

پراونشل ورکس ڈویژن بھاولپور

1	نسیم انجم	حاضر محمد	جو کیدار	1	ڈال	بھاولپور	مکان نمبر 105/CD فوجی بستی بھاولپور
2	مظفر نور محمد	علامہ فرید	جو کیدار	1	میرک	بھاولنگر	محمد قریشی فیصل کلاونی بھاولنگر

ڈپٹی ڈائریکٹر آر کیٹیکچر بھاولپور

نمبر شمار	نام	دہشت	عہدہ	گریڈ	تعمیلی قابلیت	ڈویزیون
1	مرحوم بیگ	ہدایت بیگ	ٹاکر	1	—	بھاولپور کوارٹر نمبر 24/III صاف کلاونی

بھاولپور

(ب) حکومت کی وضع کردہ پالیسی اور اس کے تحت بننے والی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت کی وضع کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت بھرتی کرنے والے افسران کے متعلق مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں۔

برائے پراونشل ہائی وے ڈویژن و پراونشل بلٹنگ ڈویژن بھاولپور

نمبر شمار	نام	گریڈ	عہدہ	موجودہ جگہ تعیناتی
1	محمد منیر میر	18	ایگزیکٹو انجینئر	موجودہ جگہ تعیناتی
2	شیر پاد مرزا	17	سب ڈیویژنل آفیسر	ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز ٹوپیک سٹو
3	دکھ احمد شیب	17	سب ڈیویژنل آفیسر	پراونشل ہائی وے سے سب ڈویژنل ریم پلان پراونشل ورکس سب ڈویژن بھاولپور

برائے ڈپٹی ڈائریکٹر آر کیٹیکچر آفس بھاولپور

نمبر شمار	نام	گریڈ	عہدہ	موجودہ جگہ تعیناتی
1	زاہد بلال	19	ڈائریکٹر آر کیٹیکچر	دفتری چیف آر کیٹیکچر پنجاب
2	مسز آمنہ نسیم	18	ڈپٹی ڈائریکٹر آر کیٹیکچر	دفتری چیف آر کیٹیکچر پنجاب
3	مونسین	17	اسسٹنٹ ڈائریکٹر آر کیٹیکچر	دفتری ڈپٹی ڈائریکٹر آر کیٹیکچر

(د) مذکورہ بھرتی اخبارات میں مستہر کرنے کے بعد کی گئی۔ اخبارات کے نام اور تاریخ درج ذیل ہیں (اخبارات کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

پراونشل ہائی وے ڈویژن بہاولپور

روزنامہ "دن" لاہور مورخہ 21-دسمبر 2003

روزنامہ "تجربے" ملتان مورخہ 20-دسمبر 2003

پراونشل ورکس ڈویژن بہاولپور

روزنامہ "جنگ" ملتان مورخہ 12-دسمبر 2003

روزنامہ "مساوات" ملتان مورخہ 13-دسمبر 2003

ڈپٹی ڈائریکٹر آرکیٹیکچر بہاولپور

روزنامہ "توانے" وقت لاہور مورخہ 14-دسمبر 2003

روزنامہ "پاکستان" لاہور مورخہ 14-دسمبر 2003

(ہ) کسی بھی فرد کو رولز میں زمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

جناب سیکرٹری، آپ کا کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چتر، جناب سیکرٹری! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہیں کل کتنی درخواستیں موصول

ہوئیں اور سب سے زیادہ تعلیمی قابلیت کس candidate کی تھی؟

جناب سیکرٹری، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری! درخواستیں وصول کرنے کے لئے بھی میرٹ مقرر

کیا گیا تھا۔ میرٹ کے مطابق ہی درخواستیں وصول کی گئیں اور میرٹ کے مطابق ہی نوکریاں دی گئیں۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سیکرٹری! Appointing Authority کی اپنی پالیسی ہے۔ انہوں

نے جز (ج) میں جواب دیا ہے کہ،

1- محمد منیر میر 2- شہریار مرزا 3- وقار احمد شیب

جناب والا! یہ افسران پالیسی کے مطابق appointment نہیں کر سکتے۔ انہوں نے جو جواب دیا

ہے وہ میں پڑھ رہا ہوں جو انہوں نے ایوان کی میز پر رکھا ہے۔

Executive District Officer concerned	Chairman
Executive District Officer	— S&P Member
District Officer Consolidate	← Member
Appointing Authority concerned	Member
One member to be nominated by the Administrative Department concerned	Member
District Officer concerned	← Member

جناب سپیکر! یہ ان کی پالیسی ہے۔ لیکن انہوں نے appointment کی ہے وہ غلط ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ قانونی یا غیر قانونی ہے؟
جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!
وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! یہ بھرتی ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیشن کی پالیسی کے مطابق ہے اس لئے ہم اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔
جناب سپیکر، شکریہ۔

ملک محمد اقبال چتر، جناب سپیکر! میرے پاس ان کا جواب ہے۔

جناب سپیکر، کیا جواب ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ج (ج) میں ہے کہ حکومت کی وضع کردہ ریکروٹمنٹ پالیسی کے تحت بھرتی کرنے والے افسران کے متعلق مطلوبہ معلومات درج ذیل ہیں۔

1- محمد نیر میر 2- شہریار مرزا 3- وکھرام شیب

جناب والا! انہوں نے اپنے جواب میں جو ایوان کی میز پر رکھا ہے اس کے مطابق

Appointing Authority قانونی یا غیر قانونی ہے؟

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! اسی کمیٹی نے ان کو appoint کیا ہے اس کے علاوہ اور کوئی کمیٹی نہیں ہے۔

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سپیکر! جو جواب انہوں نے ایوان کی میز پر رکھا ہے کیا وہ غلط ہے، جناب سپیکر، ملک صاحب فرما رہے ہیں کہ جو جواب آپ نے ایوان کی میز پر رکھا ہے اور جو آپ فرما رہے ہیں مختلف ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کے لئے ایک کمیٹی ہے اور Provincial کے لئے دوسری کمیٹی ہے۔

جناب سپیکر، اس میں دو کمیٹیاں ہیں ایک ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی اور دوسری Provincial ریکروٹمنٹ کمیٹی ہے۔

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سپیکر! یہ جواب پڑھ لیں پھر جواب دیں میرا خیال ہے کہ یہ تیاری کر کے نہیں آنے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ جواب پڑھ دیں جب وہ اصرار کر رہے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب والا! جو یہ تفصیل معلوم کرنا چاہتے ہیں ارٹاڈ فرمادیں۔

جناب سپیکر، جی، ملک صاحب!

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو آپ نے جڑ (ج) میں جواب دیا ہے اس میں تین افراد کا نام بتایا ہے اور آپ کی پالیسی میں پانچ افراد کا نام ہے۔ کیا جن لوگوں نے appointment کی ہیں کیا وہ Appointing Authority تھی یا نہیں؟

جناب سپیکر، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات، وہ Appointing Authority صحیح اور قانونی تھی۔

جناب سپیکر، اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سیکرٹری، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوائن کی میز پر رکھے گئے)

ضلع خوشاب میں سڑکوں کی مرمت کے لئے

مختصر رقوم کا عدم استعمال

4475*، ملک محمد جاوید اقبال اجماع، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع خوشاب میں مالی سال 2002-03 کے دوران شہرات کی خصوصی مرمت کی مدت میں کتنی رقم رکھی گئی تھی؟ کتنی رقم کس کس سڑک پر خرچ کی گئی اور کتنی رقم مرمت طلب سڑکیں ہونے کے باوجود lapse ہوئی یا surrender کی گئی؟

(ب) ضلع خوشاب میں مالی سال 2003-04 کے دوران سڑکوں کی مرمت کی مدت میں کتنی رقم رکھی گئی ہے، کتنی رقم کس کس سڑک پر خرچ کی گئی ہے اور کون کون سی سڑک مرمت طلب ہے لیکن ابھی تک مرمت نہیں کی گئی۔ کیا موجودہ مالی سال میں بھی فنانس lapse ہونے یا surrender کرنے والوں کے خلاف حکومت کلروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا اجزاء کا جواب ہاں میں ہے تو کیا بلاوجہ فنانس lapse ہونے یا surrender کرنے والوں کے خلاف حکومت کلروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات:

(الف) ضلع خوشاب میں مالی سال 2002-03 کے دوران شاہرات کی خصوصی مرمت کی مد میں

2,559 ملین روپے رکھے گئے تھے جو کہ درج ذیل سزکوں پر خرچ ہوئے۔

نام سزک	تخصیض	خرچ
لاہور سرگودھا خوشاب میانوالی روڈ	0.111 ملین	0.111 ملین
خوشاب ہیل کھوال مرمت علی	0.145 ملین	0.145 ملین
تعمیر حفاظتی دیوار خوشاب ہیل کھوال روڈ	0.480 ملین	0.480 ملین
اہ درج ہائی پول برج خوشاب	1.508 ملین	1.508 ملین
گروت آدمی کوٹ روڈ	0.315 ملین	0.315 ملین
میزان	2.559 ملین	2.559 ملین

کسی سزک پر کوئی رقم **surrender** یا **lapse** نہ ہوئی۔

(ب) ضلع خوشاب میں مالی سال 2003-04 میں مرمت کی مد میں 9.741 ملین روپے تخصیص

کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سالانہ معمول کی مرمت	ریسرفیننگ
1.651 ملین روپے	
8.090 ملین روپے	
9.741 ملین روپے	میزان

اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سالانہ معمول کی مرمت۔

نام سزک	تخصیض 2003-04	خرچ 2003-04
گروت آدمی کوٹ دریافان روڈ	0.257 ملین	0.257 ملین
مندرہ کھوال روڈ	0.275 ملین	0.275 ملین
خوشاب مظفر گڑھ روڈ	0.161 ملین	0.161 ملین
جہلم پی ڈی خان لڈ کنوال کنہ سکرال روڈ	0.054 ملین	0.054 ملین
لاہور سرگودھا خوشاب میانوالی روڈ	0.870 ملین	0.870 ملین
میزان	1.651 ملین	1.651 ملین

گروٹ آڈی کوٹ کلوڈ کوٹ روڈ مرمت طلب ہے جسے موجودہ مالی سال میں مرمت کر دیا جائے گا۔

ریسر فیٹنگ۔

ہام سڑک	تھمس فڈز 2003-04	فرج 2003-04
مندرجہ بالا روڈ	3.542 ملین	2.732 ملین
خواب مقرر کردہ روڈ	4.548 ملین	2.608 ملین
میزاں	8.090 ملین	5.340 ملین

جون 2004 میں غیر متوقع بارشوں کی وجہ سے ریسر فیٹنگ کا کام مکمل نہ ہو سکا۔ جس وجہ سے 2.75 ملین روپے lapse ہوئے۔ تاہم یہ کام اگلے مالی سال 2004-05 میں مکمل کر دیا گیا۔ چونکہ فڈز surrender ہونے میں کوئی ابھار ذمہ دار نہ ہے لہذا کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جڑ(ب) میں بیان کی گئی وجوہات کی بناء پر کسی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

تحصیل مری و کوٹلی ستیاں، راولپنڈی،

پنجاب ہائی وے کے منصوبہ جات کی تفصیل

*4715، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(ف) تحصیل مری کوٹلی ستیاں مقررہ پٹی 1 میں پنجاب ہائی وے کے جاری شدہ منصوبوں کی تفصیل، تخمینہ لاگت، نام ٹھیکیدار، کام کی تفصیل و جگہ، منصوبہ کے موجودہ status کی جملہ تفصیل بیان فرمائیں؛

(ب) کیا ان کاموں کی نگرانی کے لیے unelected پرائیویٹ افراد پر مشتمل کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کمیٹی کے افراد کے نام، مجاز اقتدار کی جس نے کمیٹی قائم کی، تفصیل بیان فرمائیں؛

(ج) کیا ان منصوبوں کی آئندہ دیکھ بھال امرت وغیرہ بھی پنجاب ہائی وے کی ذمہ داری ہو گی یا ضلعی حکومت کی، ان منصوبہ جات کے لئے ابھی تک کتنی رقم جاری ہو چکی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) تحصیل مری کوئی ستیاں ملحقہ پی پی۔ 1 میں جاری شدہ منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایسی کوئی کمیٹی تشکیل نہ دی گئی ہے۔

(ج) یہ منصوبے بد از تکمیل بغرض آئندہ دیکھ بھال امرت ضلعی حکومت راولپنڈی کے حوالہ کئے جائیں گے۔ ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے صوبائی حکومت پنجاب نے محکمہ مواصلات کو اب تک 168.145 ملین روپے جاری کئے ہیں۔

ہائی ویز کے دونوں جانب ناچائز تعمیرات

اور حکومتی اقدامات

4780، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہائی وے ایکٹ کے تحت ہائی ویز سڑکوں کی دونوں جانب 120 فٹ کے اندر کسی بھی قسم کی تعمیرات کی اجازت نہیں ہے؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ مدد میں آنے والی تعمیرات خواہ وہ کسی بھی قسم کی ہوں ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) ہٹی وے آرڈیننس 1959 پنجاب ہٹی وے (ترمیمی) ایکٹ 1976 کے تحت محکمہ ہٹی وے کی سڑکوں کے دونوں جانب 220 فٹ کے اندر کسی بھی قسم کی تعمیر مجاز اقلدی کی اجازت کے بغیر منع ہے۔

(ب) محکمہ شہرات ناجائز تعمیرات کے خلاف ایکشن لینا رہتا ہے اور یہ ایک مسلسل عمل ہے۔

وحدت کالونی لاہور، پولیس کے زیر قبضہ کوارٹرز

میں رد و بدل کی منظوری اور دیگر تفصیل

*4983، رانا آفتاب احمد خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کوارٹرز 'وحدت کالونی کے بلاک M کے کوارٹر نمبر 7.5، 1، 2، 3، 4 اور 8 میں پولیس سٹیشن قائم ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوارٹر نمبر 7 اور 8 کو مہلک کے از سر نو تعمیر کا کام جاری ہے جن کوارٹرز کے front کو ختم کر کے boundary wall تعمیر کی گئی ہے۔ جو کہ

main روڈ کے سامنے ہے اگر ہاں تو اس بارے میں حکومت سے کتنا فائدہ یا گیا ہے؟ کیا یہ بھی درست ہے کہ منڈ کرہ کالونی کے کسی کوارٹر کے نقشہ میں رد و بدل سے

پیشتر محکمہ ایس۔ اینڈ۔ جی۔ اے۔ ڈی سے منظوری حاصل کرنا ضروری ہے؟

(د) اگر جڑ ہانے بلا کا جواب اجابت میں ہے تو اس بارے میں محکمہ C&W نے منڈ کرہ

کوارٹرز کے نقشہ میں رد و بدل سے قبل محکمہ I&C ایس۔ اینڈ۔ جی۔ اے۔ ڈی سے

منظوری حاصل کی ہے تو تفصیل بین فرمائیں اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) وحدت کالونی میں M بلاک کے کوارٹر نمبر 1'2'3'4'5' وحدت کالونی تھانہ کے زیر

استعمال ہیں اور کوارٹر نمبر M-7,8 میں ڈی۔ ایس۔ پی کا دفتر واقع ہے۔

(ب) کوارٹر نمبر M-7 کے کچھ حصے کو مسدا کر کے اس میں ردوبدل کیا گیا۔ کوارٹر نمبر

M-7,8 کے فرنٹ پر دیوار بھی تعمیر کی گئی دیوار کی تعمیر اور ردوبدل کا کام پولیس نے خود کروایا ہے۔ یہ کام نہ تو محکمہ بلڈنگ نے کروائے ہیں اور نہ ہی حکومت نے کوئی فنڈ مہیا کئے ہیں۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ردوبدل کا کام پولیس کے عہدے خود کروایا ہے۔

لہذا محکمہ C&W کے لئے محکمہ I & C سے اس سلسلہ میں کوئی منظوری درکار نہ تھی۔

تاہم محکمہ C&W کے افسران نے S&G.A.D کو درج ذیل خطوط تحریر کئے۔

I۔ چٹھی نمبر 1534 مورخہ 6-5-2004 از دفتر ایس ڈی او پروانشل ورکس سب ڈویژن

نمبر 13 وحدت کالونی بطرف ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی

II۔ چٹھی نمبر 1573 مورخہ 13-5-04 از دفتر ایس ڈی او پروانشل ورکس سب ڈویژن

نمبر 13 وحدت کالونی بطرف ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی۔

III۔ چٹھی نمبر 3386 مورخہ 14-5-2004 از دفتر ایکسین پروانشل ورکس ڈویژن نمبر 4

بطرف ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی۔

ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی نے بھی اس پر قانونی کارروائی شروع کر دی اور ایڈیشنل

چیف سیکرٹری نے چار دیواری کو گرانے کا حکم جاری فرمایا اور وہ دیوار اب گرا دی گئی

ہے۔ اسی دوران کوارٹر نمبر M-7 میں بھی بغیر کسی منظوری کے رد و بدل شروع کیا

گیا جس کی اطلاع بذریعہ چٹھی نمبر 1573 مورخہ 13-5-2004 از دفتر

ایس۔ ڈی۔ او پراونشل ورکس سب ڈویژن نمبر 3 لاہور چٹھی نمبر 3958 مورخہ 14-6-04 از دفتر ایکسین پراونشل ورکس ڈویژن نمبر 4 لاہور بٹرف ایڈیشنل سیکرٹری ویٹینر ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کو کردی گئی ہے۔

کشمیر روڈلاری اڈاسیالکوٹ سڑک کی تعمیری لاگت

عرصہ اور کنٹریکٹ کی تفصیلات

*5025، انجینئر عمران اشرف، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بین فرامش گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کشمیر روڈلاری اڈا (سیالکوٹ) چوک سے پیر شہد شہید (کینٹ) تک سڑک پر موٹا ہاتھ ڈال دیا گیا ہے اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ سال سے کام بند پڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بلا صورتحال سے لوگوں کی مشکلات میں کافی حد تک اضافہ ہو چکا ہے؟

(ج) مذکورہ بلا سڑک کی تعمیر میں مد سے زیادہ سست روی کی کیا وجہ ہے۔ اس کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) مذکورہ بلا سڑک کی تعمیر کا تخمینہ لاگت، تعمیری میعاد اور تعمیر کا ٹھیکہ لینے والی کمپنی کے نام وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) سڑک پر نہ تو موٹا ہاتھ ڈالا گیا ہے اور نہ ہی کام بند ہے بلکہ سڑک کی ایک سائڈ مکمل کر کے ٹریک کے لئے کھول دی گئی ہے جبکہ دوسری جانب کام جاری ہے۔

(ب) یہ سڑک دورویہ ہے اور ایک طرف کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے لہذا ٹریک کی آمدورفت میں کوئی دشواری نہ ہے۔

(ج) ابتداء میں مذکورہ بلا سڑک کی تعمیر سست روی کا شکار رہی جس کی بڑی وجہ مختلف ٹکڑوں کی جانب سے سروسز کی شٹنگ میں تاخیر تھی۔ (جس میں ٹیلی فون و سونی گیس کی پائپ لائنیں اور بجلی کی کھمبے شامل تھے) سروسز کی شٹنگ کے بعد ٹھیکیدار نے کام کی رفتار بہتر کی ہے۔ توقع ہے کہ سڑک کا کام نومبر 2004 کے آخر تک مکمل ہو جانے کا۔

(د) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔

1- کل تخمینہ لاگت	44.364 ملین روپے
(i) لاگت تعمیر سڑک	29.20 ملین روپے
(ii) سروسز کی شٹنگ	15.164 ملین روپے

2- میلا تعمیر

آغاز تعمیر 26- مئی 2003

مات تکمیل 18- اگست

تاریخ تکمیل 26- نومبر 2004

3- ٹھیکہ لینے والی کمپنی کا نام میسرز ایم طیم علان اینڈ سز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور

سلاٹوالی روڈ سرگودھا سڑک کی مرمت کا مسئلہ

*5029، چودھری فیصل فاروق چیمبر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات اذراہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا سلاٹوالی روڈ جو کہ تقریباً 60 چلوک کا سرگودھا آنے کے لئے واحد راستہ ہے اور لوگ اپنی زرعی اجناس وغیرہ اسی راستے سے سرگودھا شہر تک پہنچاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ سڑک پچھلے دو سالوں سے انتہائی نوٹ بھوت کا شکار ہے اور ابھی تک کوئی مرمت نہ کی گئی ہے اور کسی بھی سواری کا گزرنا محال ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کام کب تک شروع کیا جانے کا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) درست ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 33.70 کلومیٹر ہے۔ خطے 2.70 کلومیٹر T.M.A سرگودھا اور جتایا ضلعی حکومت سرگودھا کے زیر انتظام ہیں۔ کلومیٹر 2.70 تا 2.30=5.00 کلومیٹر زیادہ خراب ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے اس حصہ میں مرمت کا کوئی کام نہ ہوا ہے۔ اس لئے نوٹ بھوت بڑھتی گئی باقی سڑک کی حالت اطمینان بخش ہے۔

(ج) فی الوقت T.M.A اپنے زیر انتظام حصہ (2.70 کلومیٹر) کی rehabilitation کا کام کروا رہی ہے۔ سڑک کا 2.70 تا 5.00 کلومیٹر کا حصہ معمول کی مرمت کے قابل نہ ہے بلکہ اس کی تعمیر نو درکار ہے۔ ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبہ پر غور کر سکتی ہے۔

سرگودھا، فیصل آباد روڈ پر واقع پل کو کشادہ کرنے کا مسئلہ

*5030، چودھری فیصل فاروق چیمہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش میں فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا فیصل آباد روڈ پر پل نمبر 111 پر ایک عدد پل واقع ہے جو کہ انتہائی تنگ ہے۔ جس کی وجہ سے یہاں ٹریفک ہر وقت پھنسی رہتی ہے اور کبھی کبھار 10 گھنٹے تک بھی ٹریفک بند رہتی ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ پل کو چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اس کا کام شروع کر دیا جانے کا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

- (الف) پل 111 سرگودھا، فیصل آباد روڈ پر واقع ہے۔ سڑک کی چوڑائی 20 فٹ اور پل 32 فٹ چوڑا ہے۔ پل 111 کے نزدیک سڑک کے دونوں جانب بہت سے سٹون کرشرز لگے ہوئے ہیں جہاں سے صوبہ پنجاب کے ایک بڑے حصے کو متھر پہلائی ہوتا ہے۔ متھر کی بار برداری کے لئے عام ٹرکوں کے علاوہ بڑے ٹرک بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ٹریک ٹرک ڈرائیوروں کی بے ترتیبی کی وجہ سے کبھی کبھار بند ہوتی ہے۔
- (ب) فیصل آباد، سرگودھا روڈ کی بہتری / کھلائی کی سکیم ایٹلنی ترقیاتی بنک کے تعاون سے منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس سکیم کے تحت سڑک کی تعمیر نو کی جانے گی اور پل کو بھی دوبارہ سے مزید چوڑا کر کے جایا جانے گا۔ جس سے ٹریک کو مطلوبہ سہولت میسر آجائے گی۔

بکر منڈی تالھو کر نیاز بیگ لاهور، Ring Road کی تعمیر

5073*، جناب تنویر اشرف کانرہ، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بند روڈ لاهور کے افتتاح کے موقع پر حکومت نے بکر منڈی سے ٹھو کر نیاز بیگ تک Ring Road جانے کا اعلان کیا تھا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بند روڈ کو مکمل ہونے دو سال کا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک مذکورہ Ring Road پر تعمیر کا کام شروع نہیں کیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ نہ بننے سے سبزہ زار اور دیگر مصفاقتی آبادیوں کو آمدورفت میں کافی دشواری ہو رہی ہے؟
- (د) اگر جڑھائے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ Ring Road کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو کیا وجوہت ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) حکمہ ہذا کے علم میں نہ ہے۔

(ب) پہلے مرحلہ کے طور پر نومبر 2004 میں نیازی چوک انٹر چینج کی تعمیر سے رنگ روڈ کا آغاز کیا جا چکا ہے۔

(ج) پہلے سے موجود سڑکت مذکورہ آبادیوں کے لئے کافی ہیں۔

(د) جواب ج (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

چک نمبر 608 گ۔ب او کاڑہ روڈ ٹاٹھٹھ مریدکے:

سڑک کی تکمیل کا مسئلہ

*5115، ملک خالد محمود وٹو، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 608 گ۔ب او کاڑہ روڈ ٹاٹھٹھ مریدکا کے درمیان سڑک کو بچتہ کرنے کا کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو جھیا کام کب تک مکمل ہو جانے کا اور اب تک مذکورہ سڑک پر کتنی لاگت آئی ہے نیز کام وقت مقررہ پر مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی تعمیر ضلع کونسل فیصل آباد نے 94-1993 میں جناب منظور احمد

وٹو صاحب M.P.A. حقہ PP-47 کے فنڈز سے شروع کی تھی۔ سڑک کی کل لمبائی

1600 فٹ ہے جس کا تخمینہ لاگت اس وقت 2,80,000 روپے تھا لیکن 94-1993

میں صرف 100,000 روپے ریلیز ہوئے۔ جس میں سے 95,000 روپے خرچ ہوئے

جھیا فنڈز میانہ ہونے کی وجہ سے سڑک مکمل نہ ہو سکی ہے۔

ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبہ کو مکمل کرنے کے لئے غور و غوض کر سکتی ہے۔

چک نمبر 616 گ۔ب تا مہر شاہانہ فیصل آباد،

سڑک کی تکمیل کا مسئلہ

5116*، ملک خالد محمود وٹو، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 616 گ۔ب تا مہر شاہانہ ضلع فیصل آباد کے درمیان تعمیر ہونے والی پختہ سڑک کا کام تھل کاٹکار ہے؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو مذکورہ سڑک کا کتنا کام مکمل ہو گیا ہے اور بھٹیا حصہ کب تک مکمل ہو جانے کا اور بھٹیا حصہ مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی لمبائی 1800 فٹ ہے اس کی تعمیر کا کام 92-1991 میں محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی نے شروع کیا تھا جس کے لئے اس وقت کے ممبر صوبائی اسمبلی جناب صدر ٹاکر PP-48 نے اپنے حلقہ کی حکومتی گرانٹ سے 1.50 لاکھ روپے دینے اور اس وقت کے ممبر قومی اسمبلی جناب ناصر علی خان حلقہ NA-59 نے بھی 1.50 لاکھ روپے کی گرانٹ دی۔ لیکن 3,00,000 روپے کی بجائے صرف 1,10,000 روپے محکمہ کو ریٹیز ہونے۔ اس رقم سے اس وقت 1800 فٹ لمبائی اور تقریباً 18 فٹ چوڑائی میں مٹی ڈالی گئی اور ایک ہزار فٹ لمبائی میں sub-base ڈالا گیا۔ ان کاموں پر 1,08,000 روپے لاگت آئی۔ مزید فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔ بقیہ کام کی تکمیل کے لئے ضلعی حکومت اپنے وسائل اور ترجیحات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منصوبہ پر غور کر سکتی ہے۔

وحدت کالونی لاہور، 2003-04 تعمیر و مرمت کے فنڈز

اور کوارٹرز کی تفصیلات

*5160، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
سرکاری کوارٹرز وحدت کالونی لاہور میں سالانہ تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال
2003-04 میں کتنے کوارٹرز کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے، ہر کوارٹر کو مہیا کئے گئے فنڈز
اور کام کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

مالی سال 2003-04 میں وحدت کالونی کے 1948 کوارٹرز کے لئے مجموعی طور پر
17.170 ملین روپے برائے عمومی و خصوصی تعمیر و مرمت مہیا کئے گئے تھے اس میں
سے 6.051 ملین روپے ان کوارٹرز کی بجلی پانی سپلائی اور بڈنگز کی عمومی مرمت پر
خرچ کئے گئے۔ بٹیا 11.1119 ملین روپے 640 کوارٹرز کی خصوصی تعمیر و مرمت
کے لئے مہیا کئے گئے تھے۔ کام کی تفصیل صفحہ نمبر 1 تا 11 ایوان کی میز پر رکھ دی
گئی ہے۔ جس میں سے 572 کوارٹرز میں کام مکمل ہوا جن پر 9.982 ملین روپے
لاگت آئی؛

وحدت کالونی لاہور، 2003-2004، تعمیر و مرمت

کے Lapse شدہ فنڈز اور حکومتی اقدامات

- *5161، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2003-04 میں سرکاری کوارٹرز وحدت کالونی لاہور میں
بہت سے کوارٹرز کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز مہیا کئے گئے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے کوارٹرز کے فنڈز ٹھیکے داروں کی عدم دلچسپی کے
باعث lapse ہو جاتے ہیں؟

(ج) اگر درج بالا اجزاء کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ ہذا نے ذمہ دار ٹھیکے داروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے اور اس سلسلے میں محکمہ کی کیا پالیسی ہے اور اگر کوئی پالیسی نہیں اور کوئی کارروائی نہیں ہوئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور اس کے ذمہ دار کون کون سے آفیسر ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) مالی سال 2003-04 میں وحدت کالونی لاہور کے کوارٹرز کی تعمیر و مرمت کے لئے 17.170 ملین روپے مہیا کئے گئے۔

(ب) مالی سال 2003-04 میں 640 کوارٹرز کی خصوصی مرمت کے لئے مینڈرز کال کئے گئے جن میں 593 کوارٹرز کے مینڈرز موصول ہوئے۔ 572 کوارٹرز کے کام وقت پر مکمل ہو گئے، 21 کوارٹرز کا کام ٹھیکیداران نے شروع نہ کیا، 47 کوارٹرز کے لئے مینڈرز وصول نہ ہونے جس وجہ سے 1.137 ملین روپے lapse ہوئے۔

(ج) جن ٹھیکیداروں نے کام شروع نہ کیا ان کے خلاف محکمہ پالیسی اور قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی کر کے زر ضمانت بحق سرکار ضبط کر لی گئی ہے۔ محکمہ کا کوئی آفیسر کسی کو تاہی کام تکب نہ ہوا ہے لہذا کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جی۔ٹی۔ روڈ ملتان اور انڈس ہائی وے ڈی۔جی۔ خان

کے لئے لنک روڈ کی تعمیر

*5195 محترمہ لمبئی محاقب ملک، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی۔ٹی۔ روڈ ملتان کو انڈس ہائی وے ڈی۔جی۔ خان سے ملانے والی سڑک کی تعمیر کو نظر انداز کیا جا رہا ہے وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) نیشنل ہائی وے اتھارٹی ملتان سے ڈی۔جی۔خان (N-70) روڈ کو 6.1 میٹر سے 7.3 میٹر تک چوڑا کر رہی ہے اور ساتھ ساتھ سڑک کے شوڈر بھی پختہ کئے جا رہے ہیں کام جاری ہے اور جون 2005 تک مکمل ہو جانے کا۔

(ب) نیشنل ہائی وے اتھارٹی ملتان سے ڈی۔جی۔خان تک ایک زائد سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور پہلے مرحلے میں دریائے چناب پر چار روہیل تعمیر کیا جانے کا اور تین مہینے کے اندر کام شروع ہو جانے کا اور اس کو انشا اللہ تین سال میں مکمل کر لیا جانے کا۔

نشاط آباد تاجک جھمرہ سڑک کی کشادگی کا مسئلہ

5213* محترمہ مصباح کو کب (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد میں نشاط آباد تاجک جھمرہ کی جانب سڑک دو روہیل نہ ہے اور مذکورہ شہر کے ترقیاتی کاموں کے لئے میٹریل وغیرہ کے لئے ٹراپوں کا گزر بھی اسی روڈ پر ہے؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو کٹا دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہ بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) نشاط آباد تاجک جھمرہ سڑک دو روہیل نہ ہے اور اس پر دوسری ٹریک کے علاوہ میٹریل کی ٹراپوں کا گزر بھی ہوتا ہے۔

(ب) یہ سزک ضلعی حکومت فیصل آباد کے زیر انتظام ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات فیصل آباد، 2002-04

فراہم کردہ رقم اور اخراجات کی تفصیل

*5277، ملک اصغر علی قبصر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع فیصل آباد کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

(ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم surrender کی گئی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین افسران کے ٹی۔ اے اڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟

(ه) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت ایٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم یو این بی بڑ کی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟

(ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کو ضلع فیصل آباد کے لئے سال 2002-03 اور 2003-04 میں

درج ذیل رقم فراہم کی گئیں۔

سال	محکمہ عمارت	محکمہ عمارت	میزان
2002-03	315.039 ملین روپے	65.890 ملین روپے	380.929 ملین روپے
2003-04	218.071 ملین روپے	111.330 ملین روپے	1029.40 ملین روپے

(ب) اخراجات اور سرنڈر ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	مگر عہدات	مگر عمارات	اخراجات سرنڈر
2002-03	210.403 ملین روپے	6.331 ملین روپے	28.869 ملین روپے
	66.406 ملین روپے	16.550 ملین روپے	5.757 ملین روپے
	31.899 ملین روپے	14.764 ملین روپے	16.550 ملین روپے
	308.708 ملین روپے	60.133 ملین روپے	26.085 ملین روپے
2003-04	783.908 ملین روپے	40.219 ملین روپے	52.840 ملین روپے
	56.170 ملین روپے	15.560 ملین روپے	16.845 ملین روپے
	37.234 ملین روپے	16.845 ملین روپے	85.245 ملین روپے
	877.852 ملین روپے	85.245 ملین روپے	26.085 ملین روپے

(ج) سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل

ہے۔

سال	مگر عہدات	مگر عمارات	میزان
2002-03	31.140 ملین روپے	12.319 ملین روپے	43.459 ملین روپے
2003-04	36.372 ملین روپے	14.090 ملین روپے	50.462 ملین روپے

(د) سرکاری افسران کے ٹی اے اڈی اے کے سلسلہ میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل

درج ذیل ہے۔

سال	حکمرات	حکمرات	میزان
2002-03	0.212 ملین روپے	0.292 ملین روپے	0.504 ملین روپے
2003-04	0.317 ملین روپے	0.368 ملین روپے	0.685 ملین روپے

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی خرید پر مالی سال 2002-03، اور 2003-04 میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) سرکاری گاڑیوں کی مرمت ایٹروول پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	حکمرات	حکمرات	میزان
2002-03	1.437 ملین روپے	0.773 ملین روپے	2.210 ملین روپے
2003-04	1.227 ملین روپے	0.542 ملین روپے	1.769 ملین روپے

(ز) پولیس بیس کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	حکمرات	حکمرات	میزان
2002-03	0.691 ملین روپے	1.380 ملین روپے	2.071 ملین روپے
2003-04	0.930 ملین روپے	1.845 ملین روپے	2.775 ملین روپے

(ح) ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	حکمرات	حکمرات	میزان
2002-03	210.403 ملین روپے	28.869 ملین روپے	239.272 ملین روپے
2003-04	783.908 ملین روپے	52.940 ملین روپے	836.744 ملین روپے

لاہور، نیو ایئر پورٹ تاقیر و ز پور روڈ

براستہ بہشتہ چوک سڑک کی تعمیر

*5279، محترمہ پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے نئے ایئر پورٹ سے فیروز پور روڈ کو براستہ چوک ملنے کے لیے 200 فٹ کٹلاہ سڑک تعمیر کی جانی تھی جس کا گزشتہ حکومت نے پلان بھی تیار کیا ہوا تھا

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی زمین پر محکمہ کی ملی بجلی سے لوگوں نے ناہاتر قبضہ کیا ہوا ہے اس میں ٹوٹ افسران / اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کو تعمیر کرنے اور ناہاتر قابضین سے جگہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) مذکورہ سڑک لاہور ایئر پورٹ سے فیروز پور روڈ کو براستہ بھٹ چوک ملانے کے لئے 2002-03 میں 32 سے 48 فٹ تک چوڑا کر دیا گیا ہے اور مزید کٹلاہی کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی زمین پر کوئی ناہاتر قبضہ تاحال رپورٹ نہ ہوا ہے اس لئے افسران / اہلکاروں کے خلاف کسی قسم کی انضباطی کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) جواب جز (الف) اور جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات فیصل آباد، 2002 سے تاحال،

بھرتی کی تفصیل

*5311، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع فیصل آباد میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومیسائل اور پتا بات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

- (ج) میرٹ بنانے والے اور ریکرومنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟
- (ه) جن افراد کو روز میں زری کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع روز میں زری کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف)

نمبر جگہ	نام ولدیت عمدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ذمہ داری	پتا
1-	محمد عمران ولد محمد سلیم	پو کیدار	1	ذیل	جی نمبر 4 بلچ لاہوری، فیصل آباد
2-	محمد فرحان خان ولد اسماعیل خان	ٹائپ کاسٹ	1	ذیل	جی نمبر پ-38/S پی پی جی ہاؤس، فیصل آباد
3-	محمد رفیق ولد کوزار احمد	بیڈار	1	ذیل	فیصل آباد یک نمبر RB-229، فیصل آباد
4-	شاہد محمود ولد محمد حمید	بیڈار	1	ذیل	یک نمبر 65/GH، فیصل آباد
5-	عبد السلام ولد محمد یعقوب	ڈرائیور	4	ذیل	یک نمبر RB-210 گھوآنہ ڈاک ہاؤس RB-2205، فیصل آباد
6-	محمد افضل ولد محمد یوسف	ڈرائیور	4	میزک	P-22 میں ہزار محدودی پورہ، فیصل آباد

محکمہ عمارات

نمبر جگہ	نام ولدیت	عمدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت	ذمہ داری	پتا
1-	محمد حسین ولد عبدالغفور	جوئیر ٹھکر	5	میزک	فیصل آباد	سکان نمبر P-1547/A، حیدر آباد، فیصل آباد
2-	میران حسین ولد محمد ریاض	ٹائپ کاسٹ	1	رائٹری	فیصل آباد	جی نمبر 21 گدڑن محلہ نورانی مسجد، فیصل آباد

محکمہ ورکس اینڈ سروسز ضلعی حکومت

نمبر شمار	نام افسر	گرتھ	مہدہ	کرتھ	تعمیری	ذو صافی	ب
1-	مسم سہانی درد گھرا اسم	1	بیداری ایڈنٹ	1	بلی- کام کابیت	فیصل آباد	25 فروری 2005 روڈ فیصل آباد

(ب) ریکروٹمنٹ پالیسی اور میرٹ لسٹ کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

محکمہ شاہرات

نمبر شمار	نام افسر	گرتھ	مہدہ	کرتھ	تعمیری	ذو صافی
1-	1- شوکت علی خاں (ننٹرین)	19	سپر ٹکنگ انجینئر	19	سپر ٹکنگ انجینئر	موجودہ جگہ تعیناتی ڈائریکٹر ایڈمنسٹریٹو ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ مائٹرنگ ڈیپارٹمنٹ لاہور
	II- محمد رفیق (ننٹرین)					پراونشل ہائی وے سرکس فیصل آباد
2-	اکبر علی (ممبر)	18	ایگزیکٹو انجینئر	18	ایگزیکٹو انجینئر	پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال
3-	محمد اقبال کوکھر (ممبر)	18	ایگزیکٹو انجینئر	18	ایگزیکٹو انجینئر	پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد

محکمہ عمارات

نمبر شمار	نام افسر	گرتھ	مہدہ	کرتھ	تعمیری	ذو صافی
1-	1- شوکت علی خاں (ننٹرین)	19	سپر ٹکنگ انجینئر	19	سپر ٹکنگ انجینئر	موجودہ جگہ تعیناتی ڈائریکٹر ایڈمنسٹریٹو ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ مائٹرنگ ڈیپارٹمنٹ لاہور
	II- محمد یعقوب حنیانی (ننٹرین)					ای۔ ڈی۔ او (ورکس) نوبل ایک سٹریٹ
2-	محمد اقبال کوکھر (ممبر)	18	ایگزیکٹو انجینئر	18	ایگزیکٹو انجینئر	پراونشل ہائی وے ڈویژن فیصل آباد
3-	اکبر علی (ممبر)	18	ایگزیکٹو انجینئر	18	ایگزیکٹو انجینئر	پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال

محکمہ ورکس اینڈ سروسز ضلعی حکومت

نمبر شمار	نام افسر	کینڈ	مدہ	موجودہ جگہ تعیناتی
1-	میں ریاض احمد (جنرل من)	19	ای۔ ڈی۔ او اور کس اینڈ سروسز	ای۔ ڈی۔ او اور کس اینڈ سروسز فیصل آباد
2-	میں قمر الزماں (ممبر)	18	ای۔ ڈی۔ او قاضی اینڈ جت ڈی۔ او	قاضی جت فیصل آباد
3-	محمد علی بلوچ (ممبر)	18	ای۔ ڈی۔ او کوارڈینیشن	ای۔ ڈی۔ او ایرونیو فیصل آباد
4-	اسلام اللہ خان (ممبر)	18	ای۔ ڈی۔ او اینڈ مگز	ای۔ ڈی۔ او اینڈ مگز فیصل آباد

(د) بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی ہے۔ اخبارات کے نام درج ذیل ہیں۔

محکمہ مشاہرات

اخبارات کا نام	تاریخ
روزنامہ "دن"	20-12-2003 (فونو کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے)
روزنامہ "پاکستان"	22-12-2003 (فونو کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے)

محکمہ عمارات

اخبارات کا نام	تاریخ
روزنامہ "پاکستان"	17-12-2003 (فونو کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے)
روزنامہ "ڈیلی بزنس رپورٹ"	18-12-2003 (فونو کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے)

محکمہ ورکس اینڈ سروسز ضلعی حکومت

نام اخبار	تاریخ
روزنامہ "جنگ"	11-10-2003 (فونو کاپی ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے)

(ہ) کسی بھی فرد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات رحیم یار خان، 2002ء تاحال

بھرتی کی تفصیلات

* 5361، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں

گئے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع رحیم یار خان میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ذومی سائل اور پتا جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکورمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ، عمدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اجابات میں تھیر کر کے کی گئی تو ان اجابات کے نام، تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

(ه) جن افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہت بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) ضلع رحیم یار خان میں یکم جنوری 2002 سے اب تک محکمہ مواصلات و تعمیرات میں کسی فرد کو بھرتی نہ کیا گیا ہے؟

(ب) حق (الف) کے جواب کی روشنی میں حق (ب) تا (ه) کے جواب کی ضرورت نہ ہے۔

محکمہ مواصلات و تعمیرات رحیم یار خان، 2002-04

فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل

*5370 شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع رحیم یار خان کو سال 2002-03 اور 2003-04 میں

کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟

- (ب) کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی رقم surrender کی گئی؟
- (ج) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر ان سالوں کے دوران خرچ ہوئی؟
- (د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کوٹی۔ اے اڈی۔ اے کے سلسلہ میں خرچ ہوئی؟
- (ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟
- (و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اپروول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟
- (ز) کتنی رقم یوٹیٹی بڑی ادائیگی پر خرچ ہوئی؟
- (ح) کتنی رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کو ضلع رحیم یار خان کے لئے مالی سال 2002-03 اور

2003-04 میں درج ذیل رقوم فراہم کی گئیں۔

سال	محکمہ عمارت	محکمہ عمارت	میزاں
2002-03	28.795 ملین روپے	8.533 ملین روپے	37.328 ملین روپے
2003-04	232.816 ملین روپے	32.693 ملین روپے	265.509 ملین روپے

(ب) اخراجات اور سرنڈر ہونے والی رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	محکمہ عمارت	محکمہ عمارت	اخراجات	اخراجات
	سرنڈر	سرنڈر	سرنڈر	سرنڈر
2002-03	7.950 ملین	0.116 ملین	4.195 ملین	0.080 ملین
	روپے	روپے	روپے	روپے
	سالانہ	سالانہ	سالانہ	سالانہ
	17.576 ملین	3.618 ملین		
	مرمت	مرمت	مرمت	مرمت
	روپے	روپے	روپے	روپے
	3.153 ملین	0.640 ملین		
	انٹکامی	انٹکامی	انٹکامی	انٹکامی
	روپے	روپے	روپے	روپے
	اور	اور	اور	اور
	28.679 ملین	8.453 ملین		
	ٹوٹل	ٹوٹل		
	روپے	روپے		

2003-04	ترقیاتی	211.450 ملین روپے	10.909 ملین ترقیاتی	21.689 ملین	6.329 ملین
	سالہ	7.132 ملین	سالہ	3.769 ملین	
	مرمت	روپے	مرمت	روپے	
	انتظامی	3.325 ملین	انتظامی	0.906 ملین	
	اور	روپے	اور	روپے	
	ٹوٹل	221.907 ملین	ٹوٹل	26.364 ملین	
	روپے	روپے			

(ج) سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	حکمرانہات	حکمرانہات	میزان
2002-03	2.734 ملین روپے	0.530 ملین روپے	3.264 ملین روپے
2003-04	3.022 ملین روپے	0.795 ملین روپے	3.817 ملین روپے

(د) سرکاری افسران کے ٹی اے اے / ڈی اے کے سلسلہ میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	حکمرانہات	حکمرانہات	میزان
2002-03	0.023 ملین روپے	0.024 ملین روپے	0.047 ملین روپے
2003-04	0.013 ملین روپے	0.018 ملین روپے	0.031 ملین روپے

(ه) سرکاری گاڑیوں کی خرید پر مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔

(و) سرکاری گاڑیوں کی مرمت / بندول پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج تفصیل ہے۔

سال	حکمرانہات	حکمرانہات	میزان
2002-03	0.383 ملین روپے	0.062 ملین روپے	0.445 ملین روپے
2003-04	0.240 ملین روپے	0.071 ملین روپے	0.311 ملین روپے

(ز) یوٹیلیٹی بزنس کی ادائیگی پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	عمر گھنٹرات	عمر عمارات	میزان
2002-03	0.013 ملین روپے	0.024 ملین روپے	0.037 ملین روپے
2003-04	0.020 ملین روپے	0.022 ملین روپے	0.042 ملین روپے

(ح) ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	عمر گھنٹرات	عمر عمارات	میزان
2002-03	7.950 ملین روپے	4.195 ملین روپے	12.145 ملین روپے
2003-04	211.450 ملین روپے	21.689 ملین روپے	233.139 ملین روپے

سنگھیاں راوی پل لاہور، لائنس کی تنصیب کا مسئلہ

5638* جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی پر سنگھیاں پل لاہور پر لائنیں نصب تھیں جو ٹھکے پائی وے نے کچھ عرصہ قبل اتار لی ہیں اور اندھیرے کی وجہ سے مذکورہ جگہ پر چوری اور ڈاکے کی وارداتیں عام ہو رہی ہیں؟

(ب) اگر جواب اجبات میں ہے تو لائنیں اتارنے کی وجوہات کیا ہیں اور کیا ٹھکے مذکورہ جگہ پر لائنیں دوبارہ لگانے کے تے تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ دریائے راوی سنگھیاں پل لاہور پر لائنیں نصب تھیں جو بعد ازاں چوری ہو گئیں۔ جس کی ایف۔ آئی۔ آر اکتوبر 2001 میں سب ڈویژنل آفیسر پائی وے سے

سب ڈویژن لاہور نے درج کرائی۔ شہرہ پولیس نے مزمن کی تفتیش شروع کی مگر مزمن کی ہی ایک رٹ پیشین پر 19۔ اکتوبر 2001 کو لاہور ہائیکورٹ نے حکم جاری کیا کہ اس معاملہ کی انکوائری پولیس سے نہ کرائی جائے۔ چنانچہ مجاز حکام نے جوڈیشل مجسٹریٹ لاہور کو اس معاملہ کی انکوائری کا حکم دیا۔ اس وقت سیف اللہ صاحب، جوڈیشل مجسٹریٹ لاہور اس کی انکوائری کر رہے ہیں۔ آئندہ تاریخ پیشی 15۔ جنوری 2005 مقرر کی گئی ہے۔

(ب) جیسا کہ جڑ (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔ نصب شدہ لائیس اتاری نہیں گئیں بلکہ چوری ہو گئی تھیں۔ تاہم ملی سال 2002-03 میں محکمہ شہرات نے بند روڈ سے ٹال بلازہ تک لائینوں کی بحالی کا کام مکمل کر دیا تھا۔

فیصل آباد، شاہ کوٹ جڑانوالہ روڈ

کی کشادگی کا مسئلہ

5663 ڈاکٹر تسنیم رحید، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہ کوٹ، جڑانوالہ روڈ جو کہ فیصل آباد، شیخوپورہ کو آپس میں ملتی ہے اور 50 سے زیادہ گاؤں کے لوگ اس روڈ سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں مگر یہ سڑک موجودہ ٹریک کے دباؤ کے لحاظ سے کم چوڑی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) جڑانوالہ شاہ کوٹ روڈ کی چوڑائی 12 فٹ ہے جو کہ موجودہ ٹریک کے لئے ناکافی ہے۔

(ب) اس سڑک کی توسیع کا منصوبہ موجودہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل ہے۔ کام الٹ کر دیا گیا ہے اور موقع پر تعمیر جاری ہے۔

فیصل آباد، دریانے راوی، سید والا

کے مقام پر پل کی تعمیر کا مسئلہ

*5664 ڈاکٹر تسنیم رشید، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سید والا (فیصل آباد) کے مقام پر دریانے راوی پر پل نہ ہے۔ جس کی وجہ سے کافی دفعہ اس جگہ پر کشتیوں کے ڈوبنے سے کافی مٹی اور جلتی نقصان ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پل کی تعمیر کے لئے ایک اندازے کے مطابق 100 ملین روپے درکار ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس پل کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہت کیا ہیں؟
وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) سید والا کے مقام پر پل نہ ہے۔ صرف جنوری 1997ء میں ایک عارضہ رونما ہوا تھا۔ اس کے بعد ایسا کوئی واقعہ نہ ہوا ہے۔

(ب) پل کی تعمیر کے لئے تقریباً 80 کروڑ روپے درکار ہوں گے۔

(ج) مذکورہ پل دریاؤں پر بننے والے ضروری پلوں کی فہرست میں شامل ہے۔ وسائل کی دستیابی پر ان منصوبہ جات کو شروع کرنے پر غور کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ۔ فیروزوالہ کے مقام پر پل نہر

اپر پنجاب کی کشادگی کا مسئلہ

*5965 چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،
(الف) کیا یہ درست ہے کہ نہر اپر پنجاب گوجرانوالہ، فیروز والا کے مقام پر تنگ پل ہے جس پر ٹریفک میں بہت مشکل پیش آرہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل پر سے ٹریک گزارنے کے لئے ایک طرف کی ٹریک بند کر دی جاتی ہے۔ جس سے اس علاقے کے عوام کو بہت مشکل پیش آ رہی ہے؟

(ج) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کو چوڑا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) پل کی موجودہ چوڑائی 12 فٹ ہے لہذا ایک وقت میں ایک طرف سے ٹریک گزر سکتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ پل کی چوڑائی کم ہونے کی وجہ سے جب ایک طرف سے ٹریک گزرتی ہے تو دوسری طرف کی ٹریک کو رکنا پڑتا ہے۔

(ج) مذکورہ پل کو 12 سے 28 فٹ چوڑا کرنے کا منصوبہ رواں طلی سال میں منظور کیا گیا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

گوجرانوالہ۔ نگار پھانک کے مقام پر انڈر پاس کی تعمیر کی تفصیلات

227، محترم نیر مرتضیٰ لون، کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ جولائی 2003 میں وزیر اعلیٰ نے نگار پھانک پر انڈر پاس کا سنگ بنیاد رکھا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ انڈر پاس پر ابھی تک کام شروع نہیں کیا گیا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ منصوبے کی تفصیلات بیان کریں نیز کام کب شروع کیا جانے کا اور کب مکمل ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) نگار ریلوے پھانک، گوجرانوالہ کے قریب انڈر پاس کی تعمیر ضلعی حکومت گوجرانوالہ کے زیر انتظام ہے۔ پاکستان ریلوے نے ضلعی حکومت کی درخواست پر اس برج کا ڈیزائن شروع کر رکھا ہے۔ ضلعی حکومت نے اس بارے میں متعدد بار یاد دہانی بھی کروائی ہے۔

(ج) پاکستان ریلوے کی طرف سے برج کا ڈیزائن مکمل ہونے پر ضلعی حکومت اس منصوبہ پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر، اب وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔ اجلاس آدھ گھنٹے کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔

(نماز صبح کے وقت کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 55 منٹ پر

کرسی صدارت پر منتقل ہونے)

شیخ اعجاز احمد، ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ پہلے مجھے کارروائی شروع کرنے دیں۔

Call Attention Notice: چودھری زاہد پرویز اور چودھری اعجاز احمد سہیل!

رانا آفتاب احمد خان، جناب والا! وہ ابھی تشریف لارہے ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی، ایوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب دستی صاحب کچھ کسنا چاہتے ہیں جب تک معزز رکن تشریف نہیں لائے دستی صاحب کی بات سنتے ہیں۔

SARDAR AMJAD HAMID KHAN DASTI: Sir, to the notice of this

August House

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! A very bad picce of news۔ آج کے تو انے وقت میں یہ خبر اور heading ہے کہ مشرف مل لیں کہ "نواز بے نظیر کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوگا۔" This is all right so for۔ لیکن آگے چل کر فرماتے ہیں۔ یہ شیر پنجاب غلام مصطفیٰ کھر صاحب فرماتے ہیں کہ۔ "بچی خان میرا دوست تھا۔ میرا favourite تھا اور کیوں نہ ہو۔ [*****] جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! میں نے اپنی بات ابھی مکمل نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بزرگ ہیں۔ میں کیا کھوں؟

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! میں بات مکمل کر لوں۔

آوازیں، بات مکمل کریں۔

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! یہ بات آپ کے مفاد میں ہے اور میں ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ یٹن جب ایکشن کے بعد سوویت روس کے صدر بنے۔ تو ایک اور شخص وہ بھی ایکشن جیت کر آیا۔ اس نے 25 فیصد ووٹ لے۔ اس کا بیج والا نام تو مجھے یاد نہیں لیکن جس طرح مسٹر ملک اور سردار کتے ہیں۔ آخر میں اس کی ذات Wolfowhich ہے۔ [*****] جناب ڈپٹی سپیکر، یہ الفاظ کارروائی سے expunge کئے جاتے ہیں۔ دستی صاحب آپ بزرگ آدمی ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی، میں بھی جس کا ذکر کر رہا ہوں آپ کے مفاد میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دستی صاحب! آپ قابل احترام ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی، میں جناب جس کا ذکر کر رہا ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The language is unparliamentary.

سردار امجد حمید خان دستی، [*****]

سردار امجد حمید خان دستی، جناب دستی صاحب۔ This is personal thing

سردار امجد حمید خان دستی، [*****]

جناب ذہنی سیٹیکر، یہ الفاظ کارروائی سے expunge کئے جاتے ہیں۔ This is all

expunged۔ بزرگ آدمی ہیں کیا کہا جائے؟

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیٹیکر! میں آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم

issue کی طرف دلاتا ہوں اور میں وزیر خزانہ کی بھی توجہ چاہوں گا۔ اخبار میں آج ایک بڑی اہم

خبر شائع ہوئی ہے کہ "مخبر کے 24 اضلاع کے اکاؤنٹس آفیسرز کام کے اہل نہیں ہیں"

اکاؤنٹنٹ جنرل مخبر۔ آپ یہ جتنا ہی پیسہ دے رہے ہیں اس کا وہ آڈٹ کرتے ہیں اور یہ جو

اکاؤنٹس آفیسرز ہیں۔

They are the most important people to see whether the money has been properly spent

جس صوبے میں 34 اضلاع میں سے 24 کا آڈیٹر جنرل پاکستان کہہ رہے ہیں کہ وہ نااہل ہیں۔ کیا

ان نااہل لوگوں کو آپ ملازمت میں رکھ سکتے ہیں اس پر وزیر خزانہ وضاحت فرمادیں؟

جناب ذہنی سیٹیکر، یہ اخباری خبر ہے۔

* منظم جناب ذہنی سیٹیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ اخباری خبر نہیں ہے۔ یہ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی بریکنگ ہے۔ یہ "جنگ" اخبار ہے یہ خبر ایسے نہیں بھاپ دیا اور یہ main page پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر خزانہ صاحب! آپ نے یہ اخبار دکھا ہے یا آپ کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ تو اسی تک ویسے نیند میں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے ایک سوال raise کیا ہے تو ان کو ذرا وضاحت تو کرنے دیں۔ جی، وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ، شگریہ۔ جناب سپیکر! انہوں نے اسے۔ جی بھجبا کا ذکر کیا اور وہ اسے۔ جی بھجبا۔ آڈیٹر جنرل نہیں، اکاؤنٹنٹ جنرل بھجبا ہوتا ہے اور یہ خبر اسی جناب! نے میرے نوٹس میں دی ہے۔ اس کے متعلق میں information لے لیتا ہوں اور اگر یہ اس پر Assembly Question لے آئیں یا Adjournment Motion لے آئیں تو میں اس پر اس کا مکمل جواب دے دوں گا۔ شگریہ

پوانٹ آف آرڈر

ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد سے خارج کردہ

طلبہ کی بحالی کی یقین دہانی

شیخ اعجاز احمد، پوانٹ آف آرڈر!

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! جب House adjourn ہوا تو اس دن میں نے جناب کی وساطت سے ایک بڑا اہم اور سنگین مسئلہ فیصل آباد ایگریکلچر یونیورسٹی کے حوالے سے یہاں پر raise کیا تھا اور آپ نے اس پر بڑی شفقت فرماتے ہوئے ایگریکلچر منسٹر صاحب سے یہ کہا تھا کہ میں اس کی

بھر پور عداش کرتا ہوں کہ جو وہاں 18 کے قریب جو students expel کئے گئے ہیں ان کا مستقبل داؤ پر نہ لگایا جانے اور آپ نے یہاں پر رونگ بھی دی تھی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں نے رونگ نہیں دی تھی البتہ عداش کی تھی کہ وہ اس میں فراخ دلی show کریں۔ میں نے کوئی رونگ نہیں دی تھی۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکرٹری! آپ نے عداش کی تھی۔ اس وزیر زراعت نے وعدہ کیا تھا کہ میں منگل کے روز اس کی تفصیل بتاؤں گا۔ آج وہ دو دن کی چھٹی کے بعد تشریف فرما ہیں تو مجھے پتا چلا ہے کہ انہوں نے وائس چانسلر سے تمام تفصیلات منگوا لی ہیں تو میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ وزیر زراعت فرمادیں کہ ان لڑکوں کی داملی کے لیے انہوں نے کیا اقدامات کیے ہیں۔ میں بڑا مشکور ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت، جناب سیکرٹری! میں آپ کا مشکور ہوں کہ شیخ صاحب نے اس دن بھی point out کیا تھا تو میں نے متعلقہ یونیورسٹی سے تمام کوائف حاصل کیے ہیں۔ اگر اس کی background پر جایا جانے تو اس چیز کا آپ کو بھی علم ہے، مجھے بھی علم ہے اور فیصل آباد کے ہمارے دوست کو بھی علم ہے کہ فیصل آباد یونیورسٹی میں بہت دیر کے بعد امن کی بحالی ہوئی ہے۔ وہاں پر دو گروپس ہیں جو اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں بھی جب نئے واسطے ہوتے ہیں تو وہ اپنی طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور لوگوں کو متاثر کرتے ہیں کہ ہم بڑا گروپ ہیں اور ہم یونیورسٹی میں زیادہ matter طے کر سکتے ہیں لیکن اس قسم کے واقعات پچھلے دو ماہ میں ہونے ہیں۔ اس میں تفصیل میں جاننے کے بعد میں نے شیخ صاحب سے یہ کہا تھا کہ بچوں کے مستقبل کے حوالے سے میرا بھی soft corner ہے کہ ان کے مستقبل سے کھیننا نہیں چاہیے بلکہ انہیں cover کرنا چاہیے۔ میں نے وہاں سے پتا کیا ہے۔ دونوں گروپس میں سے انہوں نے کمیٹی بنا کر، ایک hearing دے کر 17 بچوں کو expel کیا ہے تو میں نے شیخ صاحب سے کہا تھا کہ ان بچوں سے کہیں کہ وہاں پر اپیل کی گنجائش موجود ہے۔ آپ اپیل کر دیں تو میں انشاء اللہ

ہاؤس کو confidence میں لیتے ہوئے کہتا ہوں کہ ہم ان بچوں کو بحال کرانیں گے۔
 شیخ اعجاز احمد، جناب سیکرٹری میں آپ کی وساطت سے وزیر زراعت صاحب، آپ کا اور پورے
 ہاؤس کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے on the floor of the House یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ
 جن لڑکوں کو expel کیا گیا ہے وہ اپیل دائر کر دیں تو ان کو واپس لے لیا جانے کا تو میں ان
 کی اس یقین دہانی کے بعد آپ کا اور ان کا مشکور ہوں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سیکرٹری، شگریہ، جی، 285-چودھری زاہد پرویز اور چودھری اعجاز احمد سہل صاحب!
 چودھری زاہد پرویز، سوال نمبر 285-

شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ، ناظم یونین کونسل دو ساتھیوں

سمیت قتل اور حکومتی کارروائی

- 285-چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر اعلیٰ اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ نزد سونوڑے پل پر مورخہ 3-جنوری 2005
 کو فادوق ورک ناظم یونین کونسل کو دو ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا؟
- (ب) کیا ان قاتلوں کو گرفتار کیا گیا ہے؟ اگر ہاں تو قاتلوں کے نام اور چٹابٹ کی تفصیل
 فراہم کی جائے؟
- (ج) اس مقدمہ کی تفتیش کون کون سے پولیس ملازمین کر رہے ہیں؟
- (د) کیا حکومت ایسے واقعات کی روک تھام کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات
 کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، لاہ، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرہ۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ گورنر انوائڈ شیخوپورہ روڈ نزد موٹر وے پل پر مورخہ 3-جنوری 2005 کو خاروق وردک ناظم یونین کونسل کو دو ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا جس پر مقدمہ نمبر 8/2005 مورخہ 03/01/2005 بجرم 302/324/109/148/149 ت۔ پ تھانہ صدر شیخوپورہ درج ہوا۔ ہر دو فریقین میں سابقہ دشمنی جلی آری تھی۔

(ب) فہرست مزمان شہد عباس ولد وزیر علی قوم اعوان سکند واڑا تھانہ بانا پور، خضر حیات ولد محمد انور قوم کھل سکند بھکے کی روڈ شیخوپورہ، اسد پاشا ولد کھل پاشا قوم اعوان سکند سوتر مل لاہور، ہمایوں وزیر ولد ملک جہانگیر قوم اعوان سکند واڑا تھانہ بانا پور، معظم علی ولد محمد انور قوم کھل سکند بھکے کی روڈ شیخوپورہ، نذر عرف نیجو قوم کھل سکند چاچو کی اور دو نامعلوم مزمان۔

(ج) جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ان میں سے مزمان نے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شیخوپورہ کی عدالت سے ضمانت قبل از گرفتاری کروا رکھی ہے اس کی تاریخ پیشگی کل یعنی 12 تاریخ کو تھی اور اب اس کی adjournment ہوئی ہے اور 14 تاریخ کو دوبارہ اس مقدمہ کی پیشگی ہے۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب نے ہدایت جلدی کی ہے اس کی تفتیش اے۔ ایس۔ پی متعلقہ یا ایس۔ ڈی۔ پی۔ او متعلقہ کریں اور 14- تاریخ 14-10-05 دیں۔ پولیس اس معاملے میں تفتیش کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ 14- تاریخ کو عدالت لویہ ریکارڈ مکمل پیش کیا جانے کا اور اس وقت تک تفتیش میں جو پیشرفت، ٹی ہے وہ بھی عدالت میں پیش کی جانے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ پولیس اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ مزمان ضمانتیں منسوخ کروائی جائیں بہر حال عدالت جو بھی فیصلہ دے گی اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں مزید کارروائی کی جانے گی۔

(د) اس ضمن میں مقامی پولیس حکومت کی ہدایت پر خصوصی اقدامات کر رہی ہے۔

چودھری زاہد پرویز، ایف۔ آئی۔ آر میں نامزد تمام مزمان نے ضمانتیں کرائی ہیں؛

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری اٹارنی جنرل عباس، جنرل حیات، اسد پاشا اور معتم علی نے ضمانتیں کروائی ہیں۔ اس کے علاوہ دو ہنزہ عزمیوں نے ضمانتیں نہیں کروائیں ان کی گرفتاری کے لیے کوشش کی جا رہی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری جنرل دو عزمیوں نے ضمانتیں نہیں کرائیں ان اشتہاریوں کے خلاف کیا کارروائی ہو رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری اٹارنی جنرل وہ اشتہاری نہیں ہونے کیونکہ 3 مارچ کا وقت ہے اور فی الحال ان کی گرفتاری کے لیے کوشش کی جا رہی ہے اور یقین ہے کہ انشاء اللہ تعلقانہ انہیں جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: It has been disposed of. No. 287-Syed Ihsan Ullah Waqas.

ضلع سرگودھا (بھیرہ) کا شہری اغواء

کے بعد قتل اور حکومتی اقدامات

287- سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔۔۔ (الف) کیا یہ درست ہے کہ 27 مئی 2004 سے اپنی والدہ کو ملنے آنے ہوئے فوجوان طارق

اعظم شاہ ولد محمد امیر شاہ سکنہ بھیرہ کو اغواء کر کے انتہائی بے رحمی اور بے دردی سے قتل کر کے اس کی لاش کھیتوں میں پھینک دی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قتل کرنے سے قبل مقتول پر دو دن شدید جسمانی تشدد کیا

گیا اور کچھ دستاویزات پر دستخط کروانے گئے کیا یہ بھی درست ہے کہ وجہ یہ تھی کہ ہنزہ عزم اس کا قریبی دوست پیر محمد طارق بہاول الحق مقتول کی بنائی ہوئی ایک N.G.O کے فنانسنگ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

(ج) مقتول کی بیوہ والدہ کی رپورٹ اور پولیس تفتیش کے مطابق اس کیس میں مرکزی کردار میر فاروق بہاول الحق اور اس کے پانچ ساتھیوں کا ہے، کتنے مہینے گزر چکے ہیں، مرکزی مزم کو کیوں تھام کر قرار نہیں کیا گیا۔ پولیس نے اب تک کیا کارروائی کی ہے، مہینے کی گرفتاری کو یقینی بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں اور کیا مہینے کے بیرون ملک فرار کو روکنے کا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرپور۔ جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے کہ نوجوان محمد فاروق شاہ ولد محمد امیر شاہ سکندریہ بھیرہ اپنی والدہ سے ملنے لندن سے آیا۔ اس کی لاش ایک کھیت سے برآمد ہوئی جس پر محمد وقاص، اعظم شاہ ولد محمد امیر شاہ قوم ہاشمی سکندریہ اعظم شاہ بھیرہ کے بیان پر مقدمہ نمبر 348/2004 مورخہ 26-11-2004 بجرم 302/364/201/34 تھانہ بھیرہ میں نامعلوم مہینے کے خلاف درج رجسٹر ہوا۔

(ب) اب تک کی تفتیش کے مطابق یہ واضح طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ آیا مقتول کے جسم پر قند کے نشانات کس نے لگانے تھے؟ دوران تفتیش یہ بات سامنے آئی ہے کہ مہینے میر فاروق بہاول الحق نے لندن میں ایک عظیم مسلم گوبل ریٹیف بنائی ہوئی ہے لیکن جہاں تک اس این۔جی۔او کے فڈز کے خوردبرد کا تعلق ہے تو فی الحال اس سلسلے میں دوران تفتیش کوئی حوث سامنے نہ آسکا ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مدعی فریق کا شبہ ہے کہ مقتول کا قتل میر فاروق بہاول الحق اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ پولیس نے مشتبہ افراد میں سے ایک غلام قندر عرف سکندر کو مورخہ 27-12-2004 کو گرفتار کر کے مورخہ 10-1-2005 جوڈیشل حوالت بمجھوایا ہے جب کہ جتایا مشتبہ کان میر فاروق بہاول الحق اور صلاح الدین نے اپنی ضمانتیں protective bails عدالت عالیہ لاہور سے منظور کروالی ہیں۔ جس میں آئندہ تاریخ

مبشی 15-1-2005 ہے۔ جب کہ چوتھا مشتبہ سید نخت حسن تامل روپوش ہے۔ دوران تفتیش مزم غلام قادر سے کوئی قابل ذکر جوت میسے آہ قتل وغیرہ برآمد نہ ہوا ہے۔ مقدمہ کی سنگینی کو پیش نظر رکھتے مقدمہ بڑا کی تفتیش مورخہ 10-1-2005 کو ایڈیشنل آئی۔ جی انویسٹی گیشن لاہور کے سپرد ہو چکی ہے جو کہ آئندہ تفتیش کو حقائق پر یکسو کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے، اس کا تفصیلی جواب آ گیا ہے لیکن اس میں ایک مزم جو گرفتار ہوا ہے اس نے ہی باقی سارے لوگوں کے نام بتانے ہیں کہ یہ میرے ساتھ شریک جرم تھے۔ بہر حال ٹھیک ہے جو کارروائی انہوں نے فرمائی ہے کہ معاملہ اب عدالت کے سپرد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحاریر استحقاق شروع ہوتی ہیں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں ایک ضروری مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وفاقی وزیر قانون نے آج کے اخبار میں بیان دیا ہے کہ وزیر، مشیر اور کوآرڈینیٹر گاڑیوں پر قومی پرچم نہیں لگا سکتے اور جو یہ پرچم لگا رہے ہیں، وہ غیر قانونی کام کر رہے ہیں۔ اس بارے میں وفاقی وزیر قانون نے وزیروں کے بارے میں بھی کہا ہے۔ ہم نے پرسوں یہاں پر یہ بات کی تھی کہ یہاں پر جو پارلیمانی سیکرٹری ہیں، جو کوآرڈینیٹر ہیں، جو مشیر ہیں وہ جھنڈے لگا کر پھر رہے ہیں۔ اب وفاقی وزیر قانون کہتے ہیں کہ وزیر بھی جھنڈے نہیں لگا سکتے۔ اس بارے میں

وضاحت کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزشتہ دنوں رانا آکلب صاحب نے یہ point اٹھایا تھا تو اس وقت بھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ایک سرکھر آیا ہے جو تمام متعلقہ لوگوں کو سرکولٹ کیا گیا ہے۔ اس میں باقاعدہ categorically یہ بتایا گیا ہے کہ کون کون لوگ ہیں جو پاکستان کا جمنڈا استعمال کر سکتے ہیں؟ میں اپنے بھائی کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں صوبائی وزراء کا ذکر موجود ہے اور ایڈوائزرز کا ذکر بھی موجود ہے۔ جس دن یہاں پر بات ہوئی تھی اس کے بعد میں نے خود ہدایات جلدی کی تھیں اور اس وقت میرے پاس قائل موجود نہیں ہے۔ میرے چیئرمین میں پڑی ہوئی ہے۔ میں نے اسی دن سیکرٹری آئی اینڈ سی کو کہا تھا کہ اس سرکھر کی روشنی میں ہمیں یہ بتائیں کہ کتنے ایڈوائزرز کے نوٹیفکیشن ہونے ہیں اور کتنے کو آرڈینئر ہیں۔ تاکہ ان لوگوں کو by name لکھا جاسکے کہ آپ جمنڈا استعمال نہیں کر سکتے لیکن میں پھر بھی اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بات کو سختی سے انشاء اللہ تعلق implement کروایا جائے گا اور صرف وہی لوگ جمنڈا استعمال کریں گے کہ جن کو حکومت پاکستان کی طرف سے اجازت ہوگی۔ شکریہ۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر، اب تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ سید محمد رفیع الدین بخاری کی تحریک استحقاق ہے۔ جی، بخاری صاحب!

چیمبرمین نیوٹا کارا کین اسمبلی کے متعلق نازیبا الفاظ کا استعمال

سید محمد رفیع الدین بخاری، میں حال ہی وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل

اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 14-10-2004 کو عوامی مفاد کے حوالے سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں چیئرمن یونا یوسف کلل کو سٹنٹ کے لئے ان کے دفتر بوقت دوپہر 1 بج کر 45 منٹ پر گیا تو مجھے ان کے سٹاف نے بتایا کہ لچ بریک ہے چیئرمن 3:00 بجے تشریف لائیں گے۔ میں نے تین بجے تک سٹاف کے کمرے میں انتظار کیا اور جب یہ میرے صلم میں آیا کہ چیئرمن صاحب کمرے میں تشریف فرما ہیں تو میں چیئرمن کے کمرے میں چلا گیا اور ہاتھ صاف کرنے کے لئے بزہایا تو چیئرمن موصوف مجھے دیکھتے ہی رخ پامو گیا اور کہنے لگا "پہلے آپ کمرے سے باہر نکل جاؤ پھر ہاتھ ملاؤں گا" میں نے اپنا تعارف کروایا کہ میں ایم۔ پی۔ اے ہوں اور ایک ضروری عوامی کام کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں تو چیئرمن بدستور بند رہا اور کہتا رہا کہ پہلے آپ کمرے سے باہر نکل جاؤ، آپ جو کچھ بھی ہیں، میں کسی ایم۔ پی۔ اے کو نہیں جانتا تم فوراً کمرے سے باہر نکل جاؤ۔ اس تکرار کے دوران چیئرمن یونا یوسف کلل کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتا رہا۔ چیئرمن کے اس رویہ کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باحفاظت قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے شاہ صاحب سے بڑی ہمدردی ہے لیکن میرا ایک ٹیکنیکل پوائنٹ ہے کہ جس موصوف کی یہ بات کر رہے ہیں وہ اب چیئرمن یونا نہیں ہے اور اب وہ پنجاب پیپلک سروس کمیشن کا ممبر ہے۔ کیا استحقاق کمیشن پنجاب پیپلک سروس کمیشن کے ممبر کو مل سکتی ہے؟ اس پر وزیر قانون وحامت کر دیں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب سپیکر! جب میرا استحقاق مجروح ہوا تو اس وقت وہ چیئرمن ہو چکے۔ اس کے بعد تقریباً دو ماہ وہ چیئرمن یونا رہے ہیں۔ اب نہیں ہیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟ میں نے 16 اکتوبر کو تحریک جمع کروائی تھی اور وہ دسمبر میں بطور ممبر پیپلک سروس کمیشن جا رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ گورنمنٹ کے ممبران کا معاملہ

ہے۔ ہمیں پوری ہمدردی ہے مگر پوائنٹ یہ ہے کہ ایک آدمی جو اس وقت منجانب پبلک سروس کمیشن کا ممبر ہے کیا اسے یہ بلا سکتے ہیں؟

جناب ذمہ سیکیورٹی، اس معاملے میں وزیر قانون روشنی ڈالیں گے۔ جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکیورٹی! اس کے دو پہلو ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے۔ میرے ہاؤس میں آنے سے پہلے تک میرے ٹکٹے کو ابھی تک اس کا جواب بھی نہیں ملا کیونکہ یہ میرے ٹکٹے سے متعلقہ نہیں تھی۔ میں نے باقاعدہ اس بات کی تحقیق کے لئے اپنے ٹکٹے کو کہا تھا۔

سابقہ جینرل مینوٹا جو اس وقت وہ آفس چھوڑ کر جا چکے ہیں۔ وہاں پر بھی ان کی appointment contract پر تھی اور اب وہ بطور ممبر منجانب پبلک سروس کمیشن میں contract پر چلے گئے ہیں۔ جس عہدے کے حوالے سے انہوں نے contempt commit تھی۔ اس حوالے سے دیکھ لیں کہ اگر وہ موجود نہیں ہیں تو اس کی قانونی طور پر صورت حال کیا بنتی ہے؟

اس میں دوسری بات یہ ہے جو رانا صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔ وہ اب بطور ممبر منجانب پبلک سروس کمیشن چلے گئے ہیں۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ان دونوں پہلوؤں کا ہمیں پہلے جائزہ لینا چاہیے تاکہ ہم عجلت میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر بیٹھیں کہ ہاؤس کہہ دے کہ ہم اسے کمیشن کو refer کرتے ہیں اور کل یہ bounce back کر کے ہمارے اوپر آ جانے کہ ہم تو یہ admit کر ہی نہیں سکتے تھے اس لئے اس میں تھوڑا سا examine کرنے کی ضرورت ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ڈیپارٹمنٹ کا جواب بھی آ جانے اور ہم اس کو examine بھی کر لیں۔ اس لئے آپ وقتی طور پر اس کو pending فرمائیں۔ یہ ہمیش ہو چکی ہے ویسے بھی اس نے lapse ہونا ہے۔

جناب ذمہ سیکیورٹی، یہ آپ کی معقول بات ہے۔ میں شاہ صاحب سے کہوں گا کہ لاء منسٹر صاحب نے جو تجویز دی ہے تو جہاں اتنے دن گزر گئے ہیں وہاں دو چار دن اور بھی گزر جائیں تو کوئی فرق

نہیں پڑتا۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب سپیکر! اگے اجلاس تک pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اسے اگے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 73 رانا مناء اللہ خان صاحب کی ہے۔

حکمت عملی کے اصولوں پر مبنی پیش کردہ

رپورٹ برائے سال 2002 پر بحث میں تاخیر

رانا مناء اللہ خان، میں مال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 29 سب آرٹیکل 3 کے تحت Principles of Policy کی رپورٹ برائے سال 2002 اسمبلی میں مورخہ 22-10-03 کو پیش ہو چکی ہے۔ آئین کے متذکرہ آرٹیکل میں Provided ہے کہ۔

29(3) In respect of each year, the President in relation to the affairs of the Federation, and the Governor of each Province, as relation to affairs of his Province, shall cause to be prepared and laid before the National Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, a report on the observance and implementation of the Principles of Policy and provision shall be made in the rules of procedure of the National Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, for discussion on such report.

اگرچہ سال 2002 کی رپورٹ ایوان میں تاجیر سے پیش کر دی گئی ہے مگر اس کو اسمبلی میں discuss کرنے کے لیے کوئی دن ابھی تک مقرر نہیں کیا گیا اور نہ ہی حکومت کی طرف سے کوئی تحریک پیش کی گئی ہے لہذا ایک طرف تو آئین پاکستان میں دی گئی direction کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور دوسری طرف اسمبلی کو مختلف محکموں سے متعلق عوام کے مسائل کو زیر بحث لانے اور تجاویز پیش کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، چودھری اقبال صاحب!

وزیر خوراک، جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے تمام لیڈران اور ممبران کا مشکور ہوں کہ جو وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کے معمولے موئے lapses کے لیے یاد دہانی کراتے رہتے ہیں۔ سب سے پہلے اس کے بارے میں احسان اللہ وقاص صاحب نے تحریک استحقاق move کی تھی تو میں نے انہیں بھی یقین دہانی کرائی تھی کہ یہ کمیشن کی رپورٹ ہم lay کر دیں گے۔ جمعہ کے دن اس معزز ایوان کی میز پر lay کر دی ہے۔ اب رانا صاحب کا دوسرا نکتہ اعتراض یہ ہے کہ اس کو بحث کے لیے اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ میں نے اسمبلی کا بزنس دیکھا ہے جو کل ہو رہا ہے، جمعہ والے دن اس کو بحث کے لیے fix کر دیا گیا ہے۔ اس لیے میری رانا صاحب سے بڑی مؤذنبانہ انتہاس ہے کہ اس کو press کریں۔ جو وہ چاہتے ہیں جو ان کی خواہشات ہیں وہ ہم تعمیل کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا صاحب! کیا آپ مطمئن ہیں؟

رانا منشاء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ ذرا detail کو ملاحظہ فرمائیں کہ یہ جو رپورٹ lay ہوئی ہے یہ برائے سال 2002 تھی اور یہ 22-10-03 کو پیش ہوئی ہے۔ اب 2005 ہے تو اس میں جو delay ہے تو انہیں چاہیے کہ آئندہ کے لیے ان تمام چیزوں کو دیکھ لینا چاہیے۔۔۔۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ چودھری صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے کیونکہ جمعہ والے دن جو رپورٹ lay ہوئی ہے وہ پبلک سروس کمیشن کی ہوئی ہے۔ Principles

of Policy کی رپورٹ تو lay ہونی ہی نہیں ہے۔ لیکن میری تحریک استحقاق پر یقین دہانی کر دینی گئی تھی کہ ہم lay کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! اصل بات یہ ہے کہ this is matter of delay تو جس موضوع پر جمعہ کو بحث ہوگی تو اس معاملے میں بھی discuss ہو سکتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جمعہ کو تو پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ پر بحث ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن بات تو delay کی ہے کہ وہ کیوں delay کی گئی ہے؟ Issue is

the same. It can be covered both ways.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! پدمری صاحب نے فرمایا ہے کہ Principles of Policy کی رپورٹ Friday کو lay کر دی گئی ہے لیکن نہیں کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ ذکر کر رہے تھے کہ وہ lay ہوتی ہے اور جمعہ کو discussion ہوگی۔ جو

رانا صاحب نے بات کی ہے۔ It also pertains to the same subject being delayed.

سید احسان اللہ وقاص، وہ پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ پروسیجر کی بات کر رہے ہیں کہ اس کو lay ہونا چاہیے تھا اور یہ delay

ہوتی ہے اس کے اوپر discussion ہوتی چاہیے۔ میرا خیال ہے۔ It has been disposed of.

اگلی تحریک استحقاق نمبر 1 بات 2005 ملک محمد اقبال چٹڑ صاحب کی ہے۔

ایس۔ پی۔ بہاولپور سٹی کارکان اسمبلی کے خلاف

نازیبا الفاظ کا استعمال

ملک محمد اقبال چٹڑ، میں مل ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27-دسمبر 2004 کو محمد اعجاز جو میرے محلے کا رہائشی ہے تین

اشخاص نے زبردستی اسلمہ کے زور پر اس کی بیب سے رقم نکال لی۔ محمد اعجاز نے اپنے طور پر تھانہ سول لائن کو کارروائی کے لیے کہا انچارج تھانہ نے سائل سے کہا کہ A.S.P کا حکم ہے کہ احکامات کے بغیر کوئی پرچہ درج نہ کیا جائے۔ محمد اعجاز میر سے پاس آیا میں نے فون پر A.S.P محمد عامر کو وقوعہ کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ S.H.O انچارج تھانہ نے کہا ہے کہ A.S.P کی اجازت کے بغیر پرچہ درج نہیں ہو سکتا۔ اگر وقوعہ درست ہے تو پرچہ درج کر کے قانون کے مطابق کارروائی کریں۔ جب 24 گھنٹے گزرنے کے باوجود کارروائی نہ کی گئی تو میں سائل محمد اعجاز کو ساتھ لے کر A.S.P کے دفتر میں گیا اور ان کو کہا کہ کل میں نے وقوعہ کے بارے میں بتلایا ہے مگر 24 گھنٹے گزرنے کے باوجود کارروائی نہ ہوئی ہے۔ قانون کے مطابق دفعہ 154 ضابطہ فوجداری کے تحت پرچہ درج ہونا چاہیے اس پر A.S.P صاحب یخ پا ہو گئے اور غصہ میں آگئے اور کہا کہ آپ مجھے قانون نہ پڑھائیں اور نہ ہی ہمارے معاملات میں دخل دیں۔ میں نے کہا کہ میں عوام کا فائدہ ہوں اور اس غریب آدمی سے زیادتی ہوتی ہے اس کی حق رسی کر دینی چاہئے مگر A.S.P سنی نے اپنی افسری کے رعب میں کہا میں نے آپ جیسے کلانی ایم۔ پی۔ اے دیکھے ہیں۔ ایم۔ پی۔ اے پاگل ہوتے ہیں جن کو کوئی نہیں پوچھتا وہ منہ اٹھا کر ہمارے دفتروں میں چلے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے غلط زبان استعمال کی جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باہابطر قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

میری ٹارٹ سٹیٹمنٹ یہ ہے کہ اے۔ ایس۔ پی سنی محمد عامر نے نہ صرف میرا استحقاق مجروح کیا ہے بلکہ اس پر سے ایوان کا استحقاق مجروح کیا ہے اور اس نے جو بہت غلط زبان استعمال کی ہے اس سے ایک ایم۔ پی۔ اے کی نہیں بلکہ تمام ایم۔ پی۔ ایز کی توہین ہوئی ہے۔ میری استدعا یہ ہے کہ میری تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور انہیں بلا کر کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کا مجھے جواب تو موصول نہیں ہوا۔ لیکن میں

کھتا ہوں کہ یہ بڑی قابل افسوس بات ہے اور میرا خیال ہے ہمارے بھائی اقبال چتر صاحب کا پانچویں دفعہ استحقاق مجروح ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی ان کی تھریک استحقاق آتی رہی ہیں اور میں نے کبھی اس کو oppose نہیں کیا۔ اب انہوں نے خود ہی فرما دیا کہ اس نے کہا ہے کہ سارے ایم۔ پی۔ اے پاگل ہیں تو میں کھتا ہوں کہ جو ایم۔ پی۔ ایز کو پاگل کہتا ہے پاگل تو وہ خود ہو گا۔ نشین کہنے کہ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ بہاولپور میں بیٹھا ہوا ایک شخص مجھے پاگل کیوں کہے گا یا اس معزز ایوان میں بیٹھے ہونے والی ایم۔ پی۔ ایز کو پاگل کیوں کہے گا؛ لیکن ہم صرف رنگینی کے لیے اس پورے معزز ایوان کی in fact توہین کرواتے ہیں۔ پانچ دفعہ پہلے میرے بھائی کا استحقاق مجروح ہوا میں نے اس کو oppose نہیں کیا اور آج بھی oppose نہیں کروں گا۔ لیکن ہمارے لیے ہم اپنے استحقاق کو تمہوڑا سا سنبھال کر رکھیں کہ وہ بار بار مجروح نہ ہو۔ میں اس کو oppose نہیں کرتا بے شک کمپنی کو بھیج دیں۔

جناب ذمئی سیکر، ان کی تحریک استحقاق کمپنی کے سپرد کی جاتی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذمئی سیکر، جی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکر! راج صاحب فرما رہے تھے کہ ملک اقبال چتر صاحب کا پانچ دفعہ استحقاق مجروح ہو چکا ہے تو میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اگر ٹریڈری پنڈت والے ممبران کا تین تین چار چار دفعہ استحقاق مجروح ہو چکا ہے تو اپوزیشن والوں کا پانچ سات دفعہ ہو گیا ہے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ روزانہ بچا رہے گیلری میں رو رو کر کہتے ہیں کہ آج ہمارے ساتھ یہ ہو گیا ہے، آج یہ ہو گیا ہے۔ یہ تو معمول کا حصہ ہے۔۔۔

جناب ذمئی سیکر، شاہ صاحب! میں ایک چیز یہاں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہاں اگر ٹریڈری پنڈت کے ایم۔ پی۔ ایز ہوں یا اپوزیشن کے ہوں، جن کا بھی استحقاق مجروح ہو گا۔

I will send it to the Privilege Committee. I have done it and Law Minister Sahib has not opposed it. No discrimination at all.

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر اہم بات یہ ہے کہ ہمیں پریکٹیکل کوئی ایسا عمل کرنا چاہیے کہ جس سے ایسے واقعات نہ ہوں۔ بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر صرف کھڑے ہو کر کہیں۔ انسر ان کو سمجھائیں کہ وہ عزت و احترام کریں۔ شکریہ
میں محمد لطیف بخوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

میں محمد لطیف بخوار راجپوت، جناب سپیکر شاہ صاحب فرما رہے ہیں کہ فریڈری بیگز واؤں کا جب استحقاق مجروح ہوتا ہے تو ایک طرف بیٹھ کر رو رہے ہوتے ہیں۔ شاہ صاحب سے میرا سوال ہے کہ جب ایوزیشن کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو کیا وہ اس بات پر غوش ہوتے ہیں؟
جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بات ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔
سید مجاہد علی شاہ، دونوں طرف کے ہی روتے ہیں مگر ہمیں ان کا زیادہ دکھ ہوتا ہے کہ حکومت میں ہوتے ہوئے بھی یہ رو رہے ہیں۔

رپورٹیں (توسیع)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، اب جناب حفیظ اللہ نوانی صاحب تحریک پیش کریں گے۔

جناب حفیظ اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

تھریک استحقاقات نمبر 5,35,39,41,45 '52 تا '57 '60 '65 تا '71 و 72 ہاٹ

سال 2003 اور تھریک استحقاقات نمبر 13,31,32,35,41,42,49,51,53,54 اور

55 ہاٹ سال 2004 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش

کرنے کی میعاد میں مورخہ 15 اپریل 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ تفریق پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"تفریق استحقاق نمبر 5,35,39,41,45 '52 '57 '60 '65 '71 '72 بائٹ سال 2003 اور تفریق استحقاق نمبر 13,31,32,35,41,42,49,51,53,54 اور 55 بائٹ سال 2004 کے بارے میں مجلس استحقاق کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 15 اپریل 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تفریق منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب چودھری افتخار حسین ہجمر صاحب تفریق پیش کریں گے۔

چودھری افتخار حسین ہجمر، جناب سیکرٹری، یہ تفریق پیش کرتا ہوں کہ۔

"The University of Arid Agriculture Rawalpindi
(Amendment) Bill, 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میلا میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ تفریق پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"The University of Arid Agriculture Rawalpindi
(Amendment) Bill, 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے
کی میلا میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تفریق منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، اب سید محمد رفیع الدین بخاری صاحب تحریک پیش کریں گے۔
سید محمد رفیع الدین بخاری، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003.", "The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003.", "The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
جناب ڈپٹی سپیکر، اب چودھری محمد ارشد صاحب تحریک پیش کریں گے۔
چودھری محمد ارشد، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"The University of South Asia Lahore Bill, 2004", "The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004" and "The University of Central Punjab Lahore (Amendment) Bill, 2004"

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جانے۔
جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"The University of South Asia Lahore Bill, 2004", "The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004" and "The University of Central Punjab Lahore (Amendment) Bill, 2004"

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ میں ایوان میں پیش کرنے
کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جانے۔
(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، اب جناب محمد محسن خان لغاری تحریک پیش کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Marriage Functions Prohibition of Ostentatious , Displays and Wasteful Expenses (Amendment) Bill, 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ۔

"The Punjab Marriage Functions Prohibition of Ostentatious , Displays and Wasteful Expenses (Amendment) Bill, 2004."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ تو ویسے ہی invalid ہو گئی ہے آپ وزیر قانون سے پوچھ سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے wasteful expenses کے حوالے سے اپنی ruling دے دی

ہے اب ہم اس کو discuss ہی نہیں کر سکتے تو اس کی extension ہی کیا یعنی؟ یہ ترمیم میں نے ہی move کی ہے مگر جب سپریم کورٹ کی ruling آگئی تو پھر اس کی ضرورت نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think that this point is valid

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اہل بل یہ ٹھیک بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ پوائنٹ valid ہے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اب میں ماجد نواز صاحب تحریک پیش کریں گے۔

مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتعال کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میں ماجد نواز، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Laundering
Bill, 2003."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتعال کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Laundering
Bill, 2003."

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتعال کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 28 فروری 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

نااہل شخص کا مشیر بننا اور مراعات لینا

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے ابھی ایڈوائزرز کی بات کی تھی۔ جب ایک آدمی کو عدالت disqualify کر دیتی ہے تو اس کے بعد اگر وہ ایڈوائزر بن کر حکومت سے مراعات لے رہا ہے تو کیا disqualified آدمی ایڈوائزر بن سکتا ہے اور مراعات لے سکتا ہے؟ اس پر وزیر صاحب جا دیں۔ میں اختر رسول صاحب کے متعلق بات کر رہا ہوں۔ وہ disqualify ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے اس پر پہلے بھی گزارش کی تھی کہ اس میں تھوڑا سا ابہام بھی ہے کیونکہ بعض لوگ Advisor to Government ہیں، بعض Advisor to Department ہیں اور بعض Advisor to Chief Minister ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ constitutionally میرے بھائی جو بات پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ کیا وہ شخص جو disqualify ہو وہ Advisor to Chief Minister بن سکتا ہے؟ پہلے تو یہ بات دیکھنے والی ہے کہ اس وقت اختر رسول صاحب کیا ہیں؟ تو پہلے میں وہ دیکھ لوں کہ وہ کس capacity میں کام کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں جواب دینے کو تیار ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے واضح طور پر کہا ہے کہ اختر رسول ایڈوائزر ہیں اور وہ disqualified ہیں اور خواہ ایک آدمی چیف منسٹر کا ایڈوائزر ہو، گورنمنٹ کا ایڈوائزر ہو یا محکمے کا ایڈوائزر ہو مگر اس نے جو تنخواہ لینی ہے وہ حکومت سے لینی ہے۔ convict آدمی کو آپ کیسے ایڈوائزر بناتے ہیں دوسرا وہ حکومت سے کیسے پیسے لے سکتا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ پہلے یہ دیکھ لیں کہ چودھری اختر رسول صاحب ہیں کیا ان کا نوٹیفکیشن کیا ہے؟ اب یہاں سے کھڑے ہو کر یہ پوچھ لینا کہ چودھری اختر رسول صاحب disqualified ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی امی تک revision پل رہی ہے۔ انہوں نے سپریم کورٹ میں فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست دے رکھی ہے جو عدالت عالیہ میں pending ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! کورٹ نے ان کو کوئی ان ٹیرم ریٹیف نہیں دیا ہے۔ ریویو ٹیکنیکل گراؤنڈ اور constitutional point پر ہوتی ہے۔ یہ تو کوئی ہے ہی نہیں۔ He has been convicted on a charge وہ convict ہو گئے ہیں۔ جہاں تک وہ کیا ہیں ان کو پتا ہے کہ وہ فیصلے آباد کے ہیں اور ہمیں بھی پتا ہے اور وہ وہیں سے آئے ہیں تو ہائی مسٹر یہ ہے کہ ٹیکل پوائنٹ ہے کہ convicted آدمی کیسے گورنمنٹ سے پیسے withdraw کر رہے ہیں؟

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں وزیر قانون کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ فرمایا کہ پہلے یہ تو دیکھیں کہ توہ ہیں کیا؟ وہ ایڈوائزر ہے۔ یہ دیکھنا ان کا کام ہے یا ہمارا کام ہے۔ یہ بتائیں کہ وہ کیا ہیں؟ جب وہ سرکاری گاڑی لے پھرتے ہیں وہ گورنمنٹ سے تنخواہ لیتے ہیں وہ جھنڈا لگانے پھرتے ہیں تو یہ دیکھنا ہمارا کام ہے؟ نوٹیفکیشن دیکھیں کہ کس کا جاری ہوا ہے۔ نوٹیفکیشن تو آپ کے پاس ہے۔ آپ دیکھیں کہ کس چیز کا نوٹیفکیشن ہوا ہے اور دوسرا جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان کی revision pending ہے۔ revision بے شک pending ہو لیکن اگر اس کی conviction suspend نہیں ہوتی تو وہ واقعی گورنمنٹ کو کسی بھی حیثیت میں خواہ وہ Advisor to government 'خواہ وہ Advisor to Chief Minister اور خواہ وہ کوئی اور ایڈوائزر ہوں۔ اب انہوں نے ایڈوائزر کی کئی قسمیں نکالی ہوئی ہیں اور انہوں نے ایڈوائزرز اور منسٹرز کی فوج ظفر موج اکنسی کی ہوتی ہے تو وہ کسی بھی حیثیت میں serve نہیں کر سکتے تو اس کی یہ وضاحت فرمائیں کہ یہ یہاں پر قائد ایوان کی 'چیف منسٹر کی نمائندگی کر رہے ہیں تو انہیں ہر چیز کا پتا ہونا چاہئے کہ وہ کیا ہیں وہ کس چیز کے ایڈوائزر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی'لہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اگر میں نے ان کا نوٹیفکیشن جاری کیا ہوتا تو مجھے ضرور پتا ہوتا کہ وہ اس وقت کس capacity میں کام کر رہے ہیں؟ بیساکہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اس وقت تین قسم کے ایڈوائزرز موجود ہیں جن میں سے Advisor to Government ہیں ' Advisor to Chief Minister ہیں ' Advisor to Department ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ پہلے دیکھ لیں اور میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی معاہدہ نہیں ہے اور کوئی یہ بھی نہیں ہوتا کہ اگر آپ پوچھیں گے کہ تعلق شخص کون ہے تو میں ایک دم کے یہاں پر یہ بتا دوں کہ تعلق تعلق صاحب تعلق capacity میں کام کر رہے ہیں ' ریکارڈ کی بات ہے۔ ریکارڈ دیکھنے کے بعد میں جواب دے سکتا ہوں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! وزیر قانون کو یہ بات on the floor of the House admit کرنی چلتے کہ ایڈوائزرز کا اجلاسایا آیا ہوا ہے کہ مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ کون کون ہے اور کیا کیا ہے ' یہ admit کریں اور یہ کہیں کہ میں ریکارڈ دیکھ کر ایوان کو اس بات سے آگاہ کروں گا کہ وہ کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ یہی تو فرما رہے ہیں۔

رانا منام اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے یہ نہیں فرمایا بلکہ وہ ہمارے ذمے ڈال رہے ہیں کہ یہ دیکھیں اور -----

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ ریکارڈ دیکھ کر بتاؤں گا۔ ان کا اصل مقصد یہ

ہے کہ وہ ابھی یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ Personal Advisor to the Chief

Minister ہیں as per Government نوٹیفکیشن ایک Personal Advisor بھی ہو سکتا ہے۔

This is what he wants to see whether he is a Personal Advisor or he is a Government Advisor. If he is Personal Advisor then he does not come into that category.

رانا امتیاء اللہ خان، جناب سپیکر ایہ پر سنل ایڈوائزر کیا ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، پر سنل ایک آدمی ذاتی طور پر کسی کو اپنا مشیر جالیٹا ہے this is some

thing different آپ کسی کو ذاتی طور پر مشیر رکھیں تو that is different اگر نوٹیشن

نہیں ہے تو You know better. May be he is Personal Advisor to the Chief

Minister.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! If he is Personal Advisor but not at the expense of Government exchequer.

MR DEPUTY SPEAKER: Yes, that is to be seen.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! Secondly, a convicted person should not be an Advisor whether to a Chief Minister, to a Government or to any Department.

MR DEPUTY SPEAKER: On this point Law Minister has said that I am going to that whether your point is valid.

RANA AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Speaker! It is a valid point. A personal Advisor is not entitled to a Government vehicle and amoulnents. He is using the Government vehicle with flag.

MR DEPUTY SPEAKER: It is to be seen whether he is a Personal Advisor according to the Government notification. That is to be seen and decided.

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی ڈاکٹر صاحب!

DR ASAD ASHRAF: Mr. Speaker! He has already under-gone

conviction by the orders of the Supreme Court. The case has been decided by full Bench and reviewed.

اس کے بعد re-open ہوا اور ایک آدمی convict ہو چکا ہے۔

Obviously he is getting all the perks and privileges.

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا پوائنٹ رانا صاحب نے سمجھ لیا ہے کہ اگر نوٹیفکیشن ہے جو آپ کہہ رہے ہیں۔

DR ASAD ASHRAF: I have seen the notification.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ تو بیچارہ بے گناہ مارا گیا تھا "مروایا ڈاکٹر صاحب سی اوس نوٹیفکیشنوں لے گئے اوتھے سپریم کورٹ تک جا مل کر واپس اس کو لوں"۔ اصل بگلتی تو ان کو پاستے جہوں نے ان سے یہ فضل کروایا تھا۔ کس وقت اس کو لے گئے تھے، کون لوگ اس کو ساتھ لے کر گئے تھے، کن لوگوں کے کہنے پر وہ سپریم کورٹ پر حملہ آور ہوا تھا۔ مجھے تو اس بیچارے شخص پر ہمدردی آرہی ہے کہ ان کے کہنے پر وہ disqualify بھی ہو گیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ اس پر رولنگ دیں کہ لا منشر نے on the floor of the House یہ کہا ہے کہ وہ بے گناہ مارا گیا ہے یعنی سپریم کورٹ نے اس بے گناہ کو سزا دی ہے۔

(اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہانے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اور میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ جو کچھ بھی اس نے کیا ہے وہ اس میں بے قصور ہے اس نے اپنے کہنے پر نہیں کیا بلکہ اس سے کروایا گیا ہے۔ میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ اس سے کروایا گیا ہے اور کن لوگوں نے کروایا ہے کہ جو آج لوگ اس بیچارے کا بھر مذاق بنا رہے ہیں۔ آپ کی جماعت نے اس سے یہ کروایا تھا، آپ کے قائمین نے اس سے کروایا تھا۔ میں تو اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ وہ اس نے دانستہ طور

پر نہیں کیا بلکہ غیر دانستہ طور پر اس سے کروایا گیا ہے۔

رانا منیا اللہ خان، جناب سپیکر! اس وقت راجہ صاحب کہاں تھے؟ یہ بتائیں ذرا۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ فرزانہ راجہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ ان سے یہ زبردستی کام

کروایا گیا تھا، انہوں نے خود نہیں کیا تھا، وہ بے قصور ہیں۔ میں آج ان سے یہ پوچھتی ہوں کہ آج

یہ جو کچھ کسی کے کہنے پر کر رہے ہیں تو کل یہ بھی مکر جائیں گے کہ ہم لوگ کسی کے کہنے پر کر

رہے تھے اور اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے تو پھر کیا ہو گا؟

(اپوزیشن کی طرف سے نعرہ ہانپنے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں اور میں اپنے کئے کا ذمہ دار ہوں۔ جو

کچھ میں کر رہا ہوں باہوش و حواس کر رہا ہوں اور اگر کل غلط کام کروں گا تو وہی میرا جی حشر ہو گا

جو محترمہ کے عزیز واقارب کا ہو رہا ہے اس لئے میں اس میں ملوث نہیں ہوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ معزز ممبر بتائیں کہ اس وقت قانون

کی کتابیں بحال کئے تھے جب مسٹر 10 فیصد وزیراعظم کے ایڈوائزر بنے ہوئے تھے۔ اس وقت

انہیں یاد نہیں تھا اب انہیں کوئی اور بات نہیں سوجھ رہی سوائے jealousy کے اور انہیں کچھ

نہیں آتا۔ اس وقت کوئی قانون نافذ تھا اور پرائم منسٹر کا ہر فیصد مسٹر 10 فیصد لیتے تھے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، کیانی صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ، شگریہ۔ جناب سپیکر! راجہ صاحب کے نام سے انہیں بہت تکلیف ہے حالانکہ ماشاء اللہ وہ اپنا کام اتھناتی خوش اسلوبی سے کرتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ کسی کے کہنے پر کچھ نہیں کرتے، ان کو اتنی سمجھ ہے وہ جو کچھ کر رہے ہیں خواہ مخواہ اس بحث کو طول دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بڑی مہربانی اس کو ختم کریں کیونکہ آگے اور کام بھی ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ملک صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، شگریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب نے باطل لاعلمی کا اہتمام کیا ہے حالانکہ وہ جو ایڈوائزر ہے وہ "گورنمنٹ دی ہر چیز روت رہیا اور اپنی سادگی" اپنی مصومیت کہ اینٹوں پتائی نہیں کہ اوہ کی اسے۔ جناب! ایمر سارا ریکارڈ کڈ کے جنیٹاں تنخواہاں لٹیں اونہاں کولوں وانہاں لٹیاں جاوں"

جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ آپ کا پوائنٹ take up کر لیا گیا ہے اور لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس بارے میں معلومات لے کر وہ جواب دیں گے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شگریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ یہاں پر بحث چل رہی تھی کہ آپ نے جیسا فرمایا کہ وہ پرسنل ایڈوائزر بھی ہو سکتے ہیں تو۔۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Sheikh sahib! That's my personal view. That is not my ruling

آپ نے جو پوائنٹ raise کیا ہے وہ arguments

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! آپ ہی کی بات لے لیتے ہیں for the arguments ہی بات لے

لیتے ہیں۔ آپ نے کہا ہو سکتا ہے کہ وہ Personal Advisor ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں یہ کسنا چاہتا تھا کہ وزیر قانون اس چیز کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کس capacity میں advisor ہیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکرٹری وہ گورنمنٹ کی گاڑی استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تنخواہ بھی گورنمنٹ سے لے رہے ہیں تو پھر وہ Personal Advisor کیسے ہو سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس سلسلے میں یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ آیا وہ گاڑی انہی کے نام پر ہے یا کسی اور کے نام پر ہے؟

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکرٹری! ایک تو ان کا تعارف یہ ہے کہ انہوں نے محسن کشی کی اور کل تک احترام رسول اور اس کا پورا خاندان میں نواز شریف اور -----

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ برائے مہربانی تشریف رکھیں اس وقت اذان ہو رہی ہے۔

(اذان عشاء)

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! مجھے اتھارٹیٹی افسوس ہو رہا ہے کہ ہمارے وزیر قانون نے on the

floor of the House ہمارے لیڈران اور پچھلے دور کی طرف اشارہ کیا ہے۔ خاص طور پر ایسے

لوگ جو اس وقت بھی حکومت کی سربراہی میں شامل تھے۔ راجہ بھارت صاحب اس وقت بھی

صوبائی اسمبلی میں ہماری ٹیم کے ہیڈ تھے اور وزیر قانون ہی تھے اور ابھی انہوں نے قانون ہی کی

بت کی ہے کہ احترام رسول صاحب کو کسی نے کہا تھا۔ میں یہاں پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایسے

عوامدی شخص جو مد سے زیادہ دلاوار بننے کی کوشش کرتے ہیں انہیں کوئی نہیں کہتا کہ آپ

بائیں اور جا کر حملہ کریں۔ یہ عوام میں اتنا بڑھ جاتے ہیں کہ اندھے ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے

کہ ہمیں کل کیا کرنا پڑے گا آج اتھارٹیٹی افسوس سے یہ کسنا پڑتا ہے کہ راجہ صاحب کہہ رہے ہیں

کہ انہیں کسی نے کہا تھا تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب! آپ کو کسی نے کیوں نہیں کہا

تھا! اگر آپ کو کہا جاتا تو یقیناً آپ بھی سب سے پہلے وہاں حملہ کرنے کے لئے کھڑے ہوتے۔
جناب سپیکر! یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ ان کو یہاں نہ کھولیں مگر اتھلنی
افسوس سے بات کرنا پڑتی ہے کہ حقائق کو نہیں دیکھا جاتا اور موجودہ حکمران کی خوشامد میں اتے
آگے نکل جاتے ہیں۔ آپ یہاں پر کیوں نعرے لگاتے ہیں کہ جنرل مشرف زندہ بلا اور وہ جو حکم
کرتا ہے وہ کیا جاتا ہے۔ یہ کیا ہے، کیا یہ منافقت نہیں ہے؛ ایک طرف ہم پارلیمنٹ اور جمہوریت
کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم وردی کی بات کرتے ہیں کہ وہ وردی میں رہے اس میں
ملک کے لئے فائدہ ہے۔ کل کو انہی لوگوں نے کہا ہے کہ ہم ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیں تو
پچھے سے حکم ملتا تھا کہ آپ ایسا کریں۔ یہ زیادتی کی بات ہے۔ کم از کم ایسے لوگ جنہوں نے کچھ
عرصہ کسی کے ساتھ گزارا ہو اس کو یہ حق نہیں پہنچتا لاکھوں اس کے خلاف انگلی اٹھانے۔ انگلی
اٹھانے کا حق اس کا بنتا ہے جو کل اس کے ساتھ نہیں رہا، وہ کل بھی مخالف تھا اور آج بھی
مخالف ہے۔ انہوں نے تو بہت ہی enjoy کیا ہے یہ پیدا ہونے تو ان کی گود میں ہونے ہیں۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں personal explanation پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے راجہ بھارت کسی نے نہیں بنایا انہیں جاوید شاہ
انہوں نے بنایا ہو گا یہ اُن کا احسان خانیں۔ میرا باپ 1951 میں بھی اسی ایوان کا ممبر تھا ان کا باپ
شاید اس وقت ممبر نہ ہو۔ میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی نے ایک بات کی ہے ان کو
بہت افسوس ہوا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور یہ جہاں کہیں میں ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر سکتا
ہوں اور معلقا بات کر سکتا ہوں ان کو بھی علم ہے، مجھے بھی علم ہے اور اس معزز ایوان میں بیٹھے
ہونے درجنوں دوستوں کو چاہے کہ سپریم کورٹ پر حملے کے محرکات کیا تھے اور یہ درجنوں
لوگوں کو علم ہے یہ کوئی ایک شخص کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! نمبر دو بات یہ ہے کہ میرے بھائی نے کہا کہ احسان فراموش۔ میں آج بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ میں نہ تو میں نواز شریف کا ذاتی ملازم تھا اور نہ میں شباز شریف کا ذاتی ملازم تھا۔ میں کل بھی پاکستان مسلم لیگ کے حوالے سے ہی اس ایوان میں موجود تھا اور آج بھی پاکستان مسلم لیگ کے حوالے سے موجود ہوں۔ (نعرے ہانے تھمیں)

جناب سپیکر! نمبر تین بات یہ ہے کہ میں اپنے بھائی کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے آج تک میں صاحبان کی ذات کے متعلق کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی کروں گا اس لئے کہ یہ اخلاقیات کا تقاضا ہے۔ میں دوبارہ اس بات کو دہراتا ہوں کہ میں نے کبھی کوئی بات ان کی ذات کے متعلق نہیں کی اور نہ ہی کبھی کروں گا اس لئے کہ آج بھی میرے دل میں اُن کا اسی طرح احترام موجود ہے جس طرح ایک شریف شخص کا اور ایک سیاسی قائد کا احترام ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے کبھی بھی گری ہوئی بات ان کی ذات کے متعلق نہ پہلے کبھی کی ہے اور نہ ہی آئندہ کبھی کروں گا۔ لیکن میں یہاں ضرور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ حالت بتائیں گے اور وقت جاننے کا کہ کن لوگوں نے کن لوگوں کو چھوڑا۔ میرے خیال میں جس دن پاکستان مسلم لیگ کی حکومت ختم ہوئی تھی تو حمید این کا تو کوئی نام و نشان بھی نہیں تھا راجہ ظفر الحق صاحب کے گھر سارے دوستوں میں سے اکثریت وہاں موجود تھی۔ ہم وہاں پر سب سے پہلے موجود تھے۔ کیوں موجود تھے؟ اس لئے کہ ہم پاکستان مسلم لیگ کو متحد رکھنا چاہ رہے تھے، پاکستان مسلم لیگ کو ایک رکھنا چاہ رہے تھے۔ بعد میں جو حالات اور واقعات پیدا ہونے وہ ایک علیحدہ بات ہے لیکن آج بھی میں اپنے بھائی سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے قطعی طور پر point score کرنے کی بات نہ کریں کہ میں ذاتی طور پر کسی کا احسان فراموش ہوں یا کسی کی ذات کے متعلق بات کروں گا۔ نہ میں نے کی ہے اور نہ ہی آئندہ کروں گا۔ آج بھی احترام ہے کل بھی احترام تھا اور یہ احترام ہمیشہ رہے گا لیکن جہاں تک جماعت کے ساتھ وابستگی کی بات ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت بھی جب میں میں صاحبان کے ساتھ تھا اس وقت بھی مجھ پر الزام ہی آتا تھا کہ میں چودھری صاحبان کا آدمی ہوں اور اس الزام کی میں صرف ایک بات اپنے بھائی کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ڈسٹرک کونسل کے 87 ممبرے کر بطور وزیر بیٹھا ہوا تھا اور ایک

سال تک راولپنڈی ضلع کے ایکشن مٹوی کئے گئے اور اس وقت کروانے گئے جب ہم 87 کے 27 رہ گئے تھے۔ یہ واقعہ بطور وزیر ہونے کے میرے ساتھ ہوا تھا۔ اس لئے میں قطعاً اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا اور میں آپ سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سیاسی باتیں پھر کسی اور وقت کسی فورم پر کر لیں گے میرے خیال میں یہ مناسب فورم نہیں ہے کہ یہاں پر بات کی جائے۔ یہ میرے ساتھ کہیں اور بیٹھ کر بات کر لیں میں انشاء اللہ تعالیٰ انہیں مطمئن کر دوں گا۔

تحاریک التوانے کار

جناب ذہنی سپیکر، اب ہم تحریک التوانے کار کو لیتے ہیں۔ تحریک التوانے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرنے لگا ہوں اس سے پہلے میں نے ۵۵ صاحب سے ایک بات عرض کرنی ہے کہ کسی جمونے شخص کا نام لے کر اس ایوان کی توہین نہ کی جائے۔ [*****]

MR DEPUTY SPEAKER: Expunged from the record.

ون ویلنگ سے ہونے والی ہلاکتوں

سے عوام میں پریشانی

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی مٹوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بڑے شہروں میں مختلف خوشی کے مواقع پر خصوصی طور پر اور عام طور پر آنے دن یہ خبریں اشہادات کی زینت بنتی ہیں کہ دن ویلنگ کرتے ہوئے موٹر سائیکل سوار فٹ پاتھ

* حکم جناب ذہنی سپیکر ۵۵۱ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سے نکلرا گیا، سر کے بل گر پڑا اور ہسپتال جاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا اور بعض اوقات یہ موٹر سائیکل سوار ون ویٹنگ کرتے ہوئے کسی اور سواری یا راہگیر سے ٹکرا جاتے ہیں اور ان کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس صورتحال سے عوام پریشان ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیکر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرپور۔ جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ بڑے شہروں میں اکثر اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ نوجوان ون ویٹنگ کرتے ہیں اور موٹر سائیکل فٹ پاتھ سے نکلرا جاتی ہے اور اس پر سوار سر کے بل گرتے ہیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے کہ بے شمار ایسے کیس ہیں جن میں نوجوانوں کی جانیں بھی ضائع ہوئیں۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس پر مکمل طور پر پابندی عائد کرنے کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ منجانب موٹر و ہیکل آرڈیننس 1965 میں مناسب ترامیم کر لی جائیں۔ جب یہ تحریک اتوانے کار آئی تھی تو میں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے یہ کہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں پیشرفت کریں اور legislation لے کر آئیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میرے بھائی نے کہا کہ اس سلسلے میں پولیس کیا کارروائی کرتی ہے تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ٹریفک پولیس منجانب نے سال رواں یعنی جو سال ختم ہوا 2004 میں 9,269 افراد کے خلاف کارروائی کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی تعداد ہے جہاں پر نوجوانوں کو ون ویٹنگ سے باز رکھنے کے لئے ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔ اس طرح مقامی انتظامیہ اور مقامی ٹریفک پولیس کو یہ ہدایات کی گئی ہیں کہ مزید سختی سے اس پر عملدرآمد کرایا جائے لیکن جہاں پر ضرورت legislation کی ہے میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں legislation بھی لائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ کئی بات انہوں نے اس حوالے سے کر دی ہے اور بہت سارے قوانین بنے ہوتے ہیں اور ان کے اوپر عملدرآمد بھی نہیں ہوتا اور اس حوالے سے

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے موجودہ ون ویٹنگ قوانین میں کافی ستم ہے۔ اس حوالے سے اگر یہ کوئی legislation لا رہے ہیں تو اس کو time limit کیا جائے کیونکہ یہ آنے روز کا مسئلہ ہے اور اس میں کوئی time limit کر کے یہ جا دیں کہ کب تک اس بارے میں legislation ہاؤس کے اندر پیش کر دی جائے گی تو میں اس پر زور نہیں دیتا کیونکہ میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے کہ اس طرح اس کے سلسلے میں یہ legislation ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں کوئی cut down date نہیں دے سکتا لیکن احتیاطاً ضرور کسنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں legislation ضرور کی جائے گی۔ شکریہ جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ بھی لاہ منسٹر صاحب کو ان کے چیئرمین مل کر اپنی رائے دے سکتے ہیں۔ in the meantime I dispose of this اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 785 ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب سیکرٹری میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنی چاہوں گا کہ یہ تحریک اتوانے کا نمبر 938 ہے۔ یہ وہاں فیصل آباد میں ایک اور ہینڈ برج ہے تو اس کے لئے جو جگہ درکار ہے اس کے متاعین کوئی 14 کے قریب گھر بنتے ہیں اس میں جو assessment price ہے اس کا وہاں پر تنازع چل رہا ہے اور اگر prima facie دیکھا جائے تو اس میں واقعی ان سے زیادتی ہوئی ہے کہ وہی جگہ جب آج سے کوئی چار سال پہلے acquire کی گئی تو انہیں ساڑھے تین لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے انہی ملاکن کو ادائیگی کی گئی اور آج یہ بورڈ آف ریونیو سے کوئی lapses ہوئی ہیں کہ وہاں پر انہوں نے کہا کہ نہیں جی نہیں اذیت لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے دیا جائے گا جبکہ ڈی۔ او۔ آر کی رپورٹ اس سے مختلف ہے جو لیکویڈیشن اتھارٹی کی رپورٹ مختلف ہے تو اس تنازعے کے pending ہونے کی وجہ سے وہ پراجیکٹ delay ہو رہا ہے۔ اگر اس کو آپ out of turn لے لیں تو اس سے میرا خیال ہے کہ اس میں متعلقہ منسٹر تھوڑی سی اگر مداخلت کریں گے تو یہ معاملہ حل ہو جائے گا اور وہ پراجیکٹ جو پورے شہر کے لئے اہمیت کا حامل ہے وہ delay نہیں ہو گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری جیسے رانا صاحب نے کہا ہے کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے کیونکہ لوگوں نے stay لے لے ہیں۔ چودھری عمیر صاحب اگر یہاں پر تشریف رکھتے ہوتے تو جانتے کہ دس سال پہلے 1994 میں اس زمین کی ساڑھے تین لاکھ روپیہ فی مرد قیمت دی گئی ہے۔ اب 2004 میں اس کی assessment ڈیڑھ لاکھ کر دی گئی ہے۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ جو قیمت assessment committee نے لگائی ہے، سب نے accept کی ہے اور صرف ایک آدمی نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اگر اس کے ساتھ بارہ لاکھ روپیہ فی مرد کے حساب سے گورنمنٹ نے فروخت کی ہے، لیکویڈیشن بورڈ والوں نے فروخت کی ہے۔ وہ بڑے غریب لوگ ہیں، بھونے بھونے، کسی کا ڈیڑھ مرد ہے، کسی کے دو مردے ہیں، اگر اس کو out of turn لے کر منتر صاحب سے جواب لے لیں گے میری راجہ ریاض اور رانا محمد اللہ تینوں کی یہ joint تحریک اتوانے کا رہے تو اس سے میرا خیال ہے کہ لوگوں کا کاغذہ ہو گا اور یہ پراجیکٹ بھی وقت پر مکمل ہو گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، لا، منتر صاحب! اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! اس کا جواب تو ہے نہیں۔ یہ چونکہ ابھی circulate ہونی ہے لیکن میرے خیال میں۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میری گزارش ہے کہ اسے پیش ہونے کے بعد آپ ایک یا دو دن کے لئے pending کروالیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر آپ مجھے بت مکمل کرنے دیتے تو میں یہی عرض کرنے کا تھا کہ آپ نے یہ جو باقی تحریک اتوانے کا لینی ہیں وہ لے لیں اس کے بعد یہ move کر لیں اور کل اس کام جواب دے دیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب تحریک اتوانے کا نمبر 785 محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی ہے۔

ملتان پاک عرب فریڈلائزر کمپنی سے خارج زہریلا پانی اور گیس

کی وجہ سے گرد و نواح میں مہلکتی اور بیماریوں کے اثرات

محترمہ زینب النساء قریشی، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ شاہ ماڈن کالج نوجوان کھلا فیکٹری کے زہریلے پانی میں ڈوب کر ہلاک ہونے جیسی خبریں عام ہیں۔ تفصیل یوں ہے کہ پاک عرب فریڈلائزر کمپنی حرمہ دراز سے نہ صرف ملتان کی خوبصورت ضحائف کو ہلاکت خیز گیسیوں سے بری طرح تباہ کر رہی ہے بلکہ فیکٹری کے زہریلے اور اکودہ پانی کو بغیر کسی ٹریٹمنٹ کے قریبی نوبہار نہر میں بہا دیا جاتا ہے۔ فیکٹری سے نکلنے والی ہلاکت خیز گیسیوں کی وجہ سے گرد و نواح کی آبادی بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور بے شمار لوگ بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اکودہ پانی کو نہر میں بہانے سے آبی حیات متاثر ہو رہی ہے۔ ملتان کے حوام نے فیکٹری انتظامیہ کی توجہ متعدد مرتبہ اس مسئلے کی طرف مبذول کروائی مگر کوئی مثبت اثرات نظر نہ آئے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا تقاضا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب سپیکر! ہمارے منسٹر تھمپ ماحولیات اس وقت موجود نہیں ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اس کو pending کر دیا جائے تاکہ وہ آئیں تو پھر اس کا جواب دے سکیں۔ اس کو پیر تک pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بی بی اے منسٹر صاحب یہاں نہیں ہیں تو اس کو پیر تک pending کر دیا جائے؟

محترمہ زینب النساء قریشی، پھر اس پر بحث بھی اسی دن ہو گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کا جواب سننے کے بعد ہی کچھ ہو گا۔

محترمہ زینب النساء قریشی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو پیر تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 807۔

سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

شرقیہ راتھارہ سالہ نوجوان پولیس کے ہاتھوں ہلاک

شہریوں کا احتجاج

سید احسان اللہ وقاص، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت ملے رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" 28- ستمبر 2004 کی اطلاع کے مطابق 18 سالہ نوجوان کی شرقپور میں پولیس کے ہاتھوں ہلاکت پر شہریوں کی بڑی تعداد نے تھانہ شرقپور کا گھیراؤ کیا، لاہور روڈ کو جام کر دیا اور مشتعل جموں نے پولیس کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول اشفاق چوہدری کا اکلوتا بھائی تھا جسے پولیس نے سابقہ نمبر دار ریاض احمد وغیرہ کے ایام پر اس کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ پولیس کی ساری نغری بہت جدوجہد کے بعد فریک کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوئی اور مظاہرین نے دمکی دی کہ قاتلوں کو گرفتار نہ کیا گیا تو دوبارہ مظاہرے شروع کئے جائیں گے۔ اس واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ صوبے میں مکمل پولیس راج ہے اور امن و امان تباہ ہو چکا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کا میرے پاس جواب نہیں ہے کیونکہ اس کا ایک Call Attention Notice بھی تھا جو بعد میں take up نہیں ہو سکا تو وہ فائل اس وقت میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اگر کل کے لئے اس کو pending فرمائیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اچھی تحریک اتوانے کار

نمبر 808 سید اللہ خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں اسے پیش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

محکمہ ٹورازم میں آمدن سے زائد اخراجات

رانا آفتاب احمد خان، شکرہ۔ جناب سیکرٹری! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جبری" مورخہ یکم اکتوبر 2004 میں یہ جرم بھی ہے کہ محکمہ ٹورازم کے آپریشن ڈیپارٹمنٹ شادمان لاہور کی آمدن 80 ہزار روپے ہے جبکہ اس پر سالانہ 55 لاکھ روپے خرچ آتا ہے۔ نورسٹ انفارمیشن سنٹر لارنس روڈ لاہور کی آمدن 2 لاکھ روپے اور خرچ 40 لاکھ روپے ہے۔ نورسٹ انفارمیشن سنٹر شاہی حمام دہلی گیٹ لاہور کی کوئی آمدن نہیں۔ خرچ 5 لاکھ روپے ہے۔ نورسٹ انفارمیشن سنٹر علامہ اقبال انٹرنیشنل ایئرپورٹ لاہور کی کوئی آمدن نہ ہے اور خرچ 12 لاکھ روپے ہے۔ جرم مزید کہا گیا ہے کہ سنٹروں کو کوئی چیک نہیں کرتا اور پبلٹی کے نام پر لاکھوں روپے ہڑپ کئے جا رہے ہیں اور کافڈوں میں سب اچھا کا ورد کیا جا رہا ہے۔ محکمہ ٹورازم میں انٹرنیٹ کی غفلت، لارروائی اور عدم توجہ کی خبر چھپنے سے عوام میں غم و غصہ اور اضطراب پایا جانے لگا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

وزیر سیاحت، جناب سیکرٹری! اسے کل تک کے لئے pending کر دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! یہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ کل جواب دے دوں گا۔ ان کے پاس محکمے میں کام بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ ان کے محکمے کا دیکھ لیں کہ یہ وزیر محکمے پر کتنا بوجھ ہے؟ پارلیمنٹری سیکرٹری بھی ہے، جنٹلمین سینڈنگ کمیٹی بھی ہے کہ جناب! بنا اس کا کچھ بھی نہیں ہے۔ seriousness of business یہ ہے کہ کسی بھی تحریک اتوانے کار پر جواب نہیں آیا۔ ہر وزیر کہہ رہا ہے کہ کل جواب دے دیں گے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم ایجنڈیشن والے ایک سیمینار arrange کر رہے ہیں To tell them how to have good governance. کیسے حکومت چلائی ہے؟ Because we are the government in waiting. تو یہ دیکھیں کہ اگر آج بھی انہوں نے کل کا ہی کتنا ہے تو پھر کل کیا جواب دینا ہے؟

رانا حماد اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں رانا آفتاب صاحب کی بات کی تائید نہیں کرتا بلکہ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ پروگرام منسوخ کر دیں کیونکہ آج راجہ صاحب کی بات کے بعد ان کی

جو حالت ہے تو میرا خیال ہے کہ کوئی گنجائش رہ نہیں جاتی۔ آج راجہ صاحب نے جو بات کی ہے کیونکہ ان کی بات personal ہو رہی تھی 'مجاہد علی شاہ صاحب نے کوئی اپنی ذات کے حوالے سے باتیں نہیں کیں' راجہ صاحب نے بھی اپنی ذات کے حوالے سے باتیں کیں اس لئے میں مناسب نہیں سمجھتا تھا کہ میں ان کی ذاتی باتوں میں کوئی مداخلت کروں۔ شاہ صاحب کی کوئی تائید یا تصدیق کروں یا ان کی مخالفت کروں لیکن مجھے افسوس ہوا کہ دیکھیں آدمی جب routine میں بات کرتا ہے تو routine میں ایسی باتیں ہو جاتی ہیں اور لوگ برا نہیں مناتے۔ ایک routine میں بات ہو جاتی ہے لیکن جب آدمی routine میں بات کرتے کرتے بھی اس کے ذہن پر تھوڑا مادے کہ نہ نہ یہ بات بھی نہ کرنا تو اس سے زیادہ کسمپرسی کی حالت کیا ہو سکتی ہے؟ راجہ صاحب نے جوشِ خطابت میں فرمایا اور میں یہ search کر رہا تھا کہ اگر راجہ صاحب یہ بات کریں گے تو یہ بہت بڑی صحیح بات ہو گی اور اسے کوئی بُرا بھی نہیں منائے گا۔ انہوں نے جب جوشِ خطابت میں فرمایا کہ "میں اُس دور میں شہباز شریف کا ذاتی ملازم تھا نہ نواز شریف کا ذاتی ملازم" تو اس کے بعد پھر آگے کیا بات بنتی تھی کہ میں آج پرویز الہی کا ذاتی ملازم ہوں اور نہ ہی جنرل پرویز مشرف کا ذاتی ملازم ہوں، لیکن نہیں ان کی زبان 'ان کا ذہن اسی وقت رُک گیا کہ اگر یہ بات کی تو شاید صبح بھئی ہو جائے۔ تو جناب والا! اس کے بعد ان کو good governance کیا سکھائی ہے؟ یہ جس قسم کی بھی نوکری کر رہے ہیں انہیں کرنے دیں۔ جب تک ان کی پلے گی ٹھیک ہے، قوم بھی دیکھ رہی ہے ہم بھی دیکھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میری دانست میں سیاست دان کسی کا ذاتی ملازم نہیں ہوتا اور ہمارا اپنے سیاست دانوں کو کسی کا ذاتی ملازم نہ سمجھیں۔ سیاست، سیاست ہے کسی کی ذاتی ملازمت نہیں ہے۔

رانا شہناز اللہ خان: جناب سپیکر! اس ملک میں سیاست دانوں نے عکرائوں کی 'جرنیوں کی ذاتی ملازمت کی ہے۔ اس وجہ سے یہ ملک اس حال کو پہنچا ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ذاتی ملازمت نہیں کی بلکہ ذاتی غلامی کی ہے بلکہ اس سے بھی اگر کوئی بدتر لفظ ہے تو اس لفظ کو یہاں پر استعمال کرنا چاہیے۔ یہ so called سیاست دان ہیں جو خود کو سیاست دان کہتے ہیں لیکن وہ سیاست نہیں کرتے بلکہ وہ غلامی کر رہے ہیں، وہ نوکری کر رہے ہیں۔ (قلع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کا ایک پکٹرف point of view ہو سکتا ہے لیکن سیاست دان کسی کا ذاتی ملازم نہیں ہو سکتا۔ سیاست دان سیاست کرتا ہے، کسی کی ذاتی ملازمت نہیں کرتا۔ رانا منیا اللہ خان: جناب سپیکر! جو ایجنسیوں کی حمایت سے منتخب ہو کر ایوانوں تک پہنچیں، جو لوگ وردی والوں کی حمایت کریں۔۔۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ یہاں پر تاریخ کو صحیح کرنے کے حوالے سے اور ذاتی points score کرنے کے حوالے سے بڑی گفتگو ہوئی۔ ہمیں وہ دن بھی نہیں بھولنا جب میرے محترم قاضی ممبر اس معزز ہاؤس کے سینئر پارلیمنٹیرین گٹ والا ریٹ ہاؤس میں growers کا وفد لے کر گئے کہ sugarcane کے حوالے سے ان کو پیسے نہیں ملے، شوگر ملز والوں نے ان کی ادائیگیاں نہیں کیں تو اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے ان کو سرکٹ ہاؤس سے نکال دیا تھا کہ

You have no right to talk to me about the rights for the groweres. Mind your own business.

اس وقت کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نے 'وہ آج یہاں نہیں ہیں' personal touch نہیں ہے پاکستان کی تاریخ میں سیاہ ترین دن وہ تھا جب سپریم کورٹ آف پاکستان پر یہاں سے غنڈے لے جا کر حملہ کروایا گیا۔ قوم وہ سیاہ دن کبھی نہیں بھول سکتی۔ وہ کس نے کرایا؟ اب اگر میں بات کروں گا تو پھر ان کو مرچیں لگیں گی۔ محترم جب بھی اٹھتے ہیں یونیفارم پر بات کرتے ہیں۔ جب بھی ان کا دل کرتا ہے تو یہ custodian of the Nation/defenders of the Nation پر تنقید کرتے ہیں۔ میری آپ سے درد مندانہ التجا ہے کہ انہیں ایٹ منجیب کی اسمبلی میں کچھ عرصہ کے لئے بھیج دیا جائے۔ وہاں سے ایک سکھ سردار کو یہاں بلوا لیتے ہیں۔ وہ سکھ سردار بھی پاک فوج کی تعریف میں بات کرے گا جبکہ یہ پاک فوج کی تہذیب کی بات کرتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think we should not get into personal discussion now I will not allow that. Please sit down. I am ending this

discussion now. Let the sanctity of the House remain. We should not get into personal arguments. Rana sahib! I will request please sit down. I will not allow further. That's so over. I would personally request to sit down.

(قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں اسے یہیں پر ہی ختم کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر مزید بات ہوتی تو پھر بات دوسری طرف نکل جانے گی۔ پھر sanctity of the House برقرار نہیں رہ سکے گی۔ براہ کرم سب تشریف رکھیں۔

I have made a request to everybody here that while discussing we should not be personal. Please try to avoid being personal.

کیونکہ personal ہونے سے ہاؤس کا اصل مقصد فوت ہوتا ہے۔ یہی چیز ہمیشہ ہوتی رہی ہے۔ ہم سیاست دانوں نے ہمیشہ ایک دوسرے پر کچھ اچھلا ہے، ہم نے ایک دوسرے کی توہین کی ہے اور یہی چیز پھر اخبارات کی سرخیوں میں بھی ہے کہ یہ سیاست دان اس قابل نہیں ہیں۔ میں آپ سے گزارش کروں گا Keeping the sanctity of the House اور سیاست کو سیاست کے طور پر استعمال کریں، ذاتیات پر مت آئیں۔ ٹھیک ہے جس کا جس کے ساتھ تعلق ہے وہ اس کا احترام کرتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ احترام کرنا ضروری ہے چاہے وہ حکومتی ممبر ہوں یا اپوزیشن سے تعلق رکھتے ہوں ہر کسی کا ایک اچھا مقام اور سوچ ہے۔ اگر آپ ذاتیات پر آئیں گے تو پھر ایک دوسرے کے خلاف باتیں ہوں گی جس سے اسمبلی کا وقت ضائع ہو گا۔

رانا منشاء اللہ خان: جناب سپیکر ان کی طرف سے بات کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں نے آپ سے personal request کی ہے ابھی فی الحال اس چیز کو یہیں روک دیں۔ جو بات ہو گئی ہے اسے محمود دیں۔ I will again make a

request to kindly please be seated.

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان : جناب سپیکر! یہاں پر پچھلی حکومت کے سیاہ کارناموں کی بات ہو رہی ہے، سپریم کورٹ پر حملوں کی بات ہو رہی ہے۔ جب ایسی غیر اخلاقی اور غیر قانونی باتیں ہوئیں تو کچھ لوگوں نے اس پر ان کا ساتھ محمود دیا۔ میں حیران ہوں یہ آج بھی ان کے ساتھ گئے ہونے ہیں۔ ان کو سب معلوم ہے کہ پچھلی حکومت کیا کچھ کرتی رہی ہے، پھر بھی یہ اس کا دفاع کر رہے ہیں۔

رانا منہا اللہ خان : وہ تو لوٹے ہیں۔ (قطع کلامیں)

کرنل (ریٹائرڈ) سلطان سرخرو اعوان : نہیں وہ لوٹے نہیں بلکہ جب انہیں ان غیر قانونی باتوں کا علم ہوا تو انہوں نے ان کا ساتھ محمود دیا۔

رانا منہا اللہ خان : جناب سپیکر! میرے محترم بزرگ کو بڑی جلدی تھی کہ مجھے ضرور وقت دیا جائے۔ بہر حال انہوں نے بڑی اچھی بات کہی کہ جی ان کو پتا چل گیا تو انہوں نے ساتھ محمود دیا جبکہ یہ اب بھی ان کے ساتھ ہیں۔ یہ بات (***) ہے کہ ان کو پتا 12 اکتوبر کے بعد چلا 12 اکتوبر تمام چوبیسے تک ان کو معلوم نہیں ہو سکا۔ انہیں بعد میں یہ سب کچھ معلوم ہوا۔ جناب ڈپٹی سپیکر : میں (***) کو ریکارڈ سے حذف کرتا ہوں۔

رانا منہا اللہ خان : جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترم وزیر صاحب جن کے ٹککے کا بھی مجھے علم نہیں ہے کیونکہ انہوں نے ایک ایک ٹککے کو کئی کئی وزیروں میں بانٹا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے سے ہی ایک واقعے کا ذکر کیا ہے کہ کسی ریٹ ہاؤس میں شوگر کین کی ادائیگی کے حوالے سے میں گیا تھا۔ میں by profession ایک وکیل ہوں۔ میرا قلمی طور پر گئے کی قیمت یا ادائیگی سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ میں on the floor of the House یہ بات حلفاً کہتا ہوں کہ نہ صرف یہ واقعہ میرے ساتھ بلکہ کسی بھی معزز ممبر کے ساتھ کبھی بھی پیش نہیں

آئی۔ میں شہباز شریف نے اس صوبے میں حکومت کرنے، میرٹ اور transparency کا جو یول قائم کیا اسے آج تک دنیا سہا ہتی ہے۔

جناب والا! آپ خود بھی اس اسمبلی میں موجود تھے انہوں نے کبھی بھی کسی ممبر کے خلاف misbehave نہیں کیا۔ ہاں البتہ انہوں نے ناجائز اور غلط کام نہیں کیا جس وجہ سے کچھ لوگوں کو ناراہنگی ہوتی تھی لیکن اب یہ سیریم کورٹ کی بات، غلط بات غلط بات۔ آج آپ دیکھیں کہ اب ہو کیا رہا ہے؟ آپ کے حلقے میں واہڈا کے آدمی اغوا ہو گئے ہیں۔ اس بات کو تیسرا دن ہو گیا ہے لیکن آج تک اس کا کوئی پتا نہیں چلا۔ یہاں پر روز ڈاکے پڑتے ہیں۔ آج کے Call Attention Notice میں جو حالات بیان کئے گئے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ سندھ میں ایڈیشنل سیشن ججز اغوا ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں کیا کچھ ہو رہا ہے؟ ایک طرف تو ملک و قوم کی یہ صورت حال ہے کہ "ایسا شور ہے کہ رگ رگ میں بے محشر برپا" اور [*****]

MR DEPUTY SPEAKER: I expunge this from the record.

رانا حمناہ اللہ خان، جب آج discuss ہو رہا تھا کہ غلط ایڈوائزر، غلط پرسنل ایڈوائزر، ڈیپارٹمنٹ ایڈوائزر، تو [*****] ہم یہ بات کہتے ہیں کہ یہ کسی دن پکڑی جائے گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: I expunge this from the record.

رانا حمناہ اللہ خان، [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔

رانا حمناہ اللہ خان، جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ نے بات کر لی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

رانا حمناہ اللہ خان، جناب سپیکر! [*****]

MR DEPUTY SPEAKER: I am again giving the same directions. Rana

Sahib I am again giving the same directions.

* محکم جناب ڈپٹی سپیکر العاط کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! [*****]

MR DEPUTY SPEAKER: I expunge this from the record.

(قطع کلامیں)

وزیر زرعی مار کیننگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی آپ فرمائیں!

وزیر زرعی مار کیننگ، جناب سپیکر! This is highly disgusting. ہذا یہ الفاظ کارروائی سے

حذف کئے جائیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Switch off the mikes. Switch off the mikes. Rana Sahib! I have given you maximum time, please sit down. Rana Sahib, please sit down. Rana Sahib, as a Speaker I am telling you to please sit down. I am telling you please sit down. I will not allow like that.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر اقی بیگ میں سیاستدان نہیں ہیں۔ ہم انہیں سیاستدان نہیں سمجھتے یہ

ہر وہیے ہیں۔ یہ سیاستدان نہیں ہیں۔ (قطع کلامیں)

وزیر زرعی مار کیننگ، جناب سپیکر! انہیں shut up کی call دیں۔ انہیں حکم دیں کہ یہ بیٹھ

جائیں۔

رانا مناء اللہ خان، یہ سیاستدان نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! بیٹھیں۔ (قطع کلامیں)

وزیر زرعی مار کیننگ، میری استدعا ہے کہ۔۔۔

* حکم جناب ڈپٹی سپیکر اللہ کارروائی سے حذف کئے گئے

جناب ڈپٹی سپیکر، رانا صاحب! آپ بیٹھیں۔ بات ہو گئی ہے؟

Why do you want to make it a fish market.

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب والا! ہم تو وردی اور وردی والوں کو سلام کرتے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب والا! یہ تو زری وردی کی وجہ سے بنے ہیں۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Please sit down. I will not allow like that.

Please sit down. Is it a House?

محترم شاہینہ اسد، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: I will not allow that. This is no way. I am making the humble request everybody. This is in your interest. Please no points of order. I am not allowing point of orders now. Please sit down.

(ہیڈزیشن کی طرف سے نعرے We love you Mr. Speaker)

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you very much, thank you very much. I am grateful to all of you. Thank you. Now we take up Adjournment Motions. Adjournment Motion No. 808 is pending and 815 is from Malik Muhammad Iqbal Channar and Malik Asghar Ali Qaiser.

رانا منہا اللہ خان، جناب والا! تحریک اتوانے کا نمبر 938 کے لئے کہا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جی، ملک اقبال چنر صاحب!

ملک محمد اقبال چنر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر پلیر، آرڈر۔

حافظ آباد پولیس کی سترہ سالہ حافظ قرآن بچی کے قاتلوں

کی؟ فتاری میں ناکامی

ملک محمد اقبال چٹڑ، مسد یہ ہے کہ مورخہ یکم اکتوبر 2004 کو روز نامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق حافظ آباد کے نواحی گاؤں کی 17 حافظ قرآن بھی اپنے گاؤں کے قریب ایک پرائیویٹ سکول میں نم کلاس میں زیر تعلیم تھی۔ تین روز قبل پڑھنے کے لئے سکول گئی مگر واپس نہ آئی پتا چلا کہ اسے چند درندہ صفت انسانوں نے اجتماعی زیادتی کے بعد قتل کر دیا اور ہاتھ پاؤں توڑ کر نش کھیتوں میں پھینک دی۔ دو دن بعد نش کی بدبو علاقے میں پھیل گئی تو لوگوں نے ان کے والدین کو اس صورتحال سے مطلع کیا۔ متعلقہ پولیس ابھی تک قاتلوں اور زنا کے مرتکب ملزمان کو گرفتار کرنے میں ناکام ہے جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں نے اپنی بچیوں سکولوں سے اٹھائیں اور عوام میں خوف و ہراس پایا جا رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ بات درست ہے۔ معزز رکن نے جس واقعہ کی طرف معزز ایوان کی توجہ مبذول کروائی ہے اس سلسلے میں ایف۔ آئی۔ آر بھی درج ہوئی اور بعد میں اس کی تفتیش سب انسپکٹر ایس۔ ایچ۔ او غلام احمد نے کی اور دوران تفتیش گواہوں کے بیانات اور حالات و واقعات کو یکسو کرنے کے بعد اللہ دتہ ولد نور محمد قوم انصاری اور امجد علی ولد محمد خان دو ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور ان کے خلاف مزید کارروائی کی جا رہی ہے۔

ملک محمد اقبال چٹڑ، جناب سپیکر! میں لاہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا چالان دہشت گردی کی عدالت میں کیا ہے یا عام عدالت میں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، دوبارہ کہیے جی۔

ملک محمد اقبال چٹرا، جناب سیکرٹری میں لاہ منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان ممبران کا چالان دہشت گردی کی عدالت میں بھیجا گیا ہے یا کسی عام عدالت میں؟
جناب ڈپٹی سیکرٹری، ملک صاحب کہتے ہیں کہ ان کا چالان دہشت گردی کی عدالت میں گیا ہے یا عام عدالت میں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری جنرل تک اس واقعہ کا تعلق ہے ابتدائی طور پر یہ مقدمہ دفعہ 302 کے تحت درج ہوا تھا۔ لہذا اگر مقدمہ دفعہ 302 کے تحت درج ہے تو ریگولر عدالت میں جانے کا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، درست ہے ریگولر عدالت میں جانے کا۔ اب اس تحریک اتوانے کار کو dispose کیا جاتا ہے۔ جی، رانا حمزہ اللہ خان!
راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR DEPUTY SPEAKER: I am not allowing any point of order.

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری صرف ایک منٹ کے لئے۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری، اسی میں نے پوائنٹ آف آرڈر بند کئے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ کو موقع دوں گا۔ I am not allowing the point of order at the moment. میں کہہ رہا ہوں کہ آپ بیٹھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میں نے تو آپ کو appreciate کیا تھا۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ بیٹھیں۔ میں بھی آپ کو appreciate کروں گا۔ اسی میں نے سب پوائنٹ آف آرڈر بند کئے ہوئے ہیں۔ بیٹھیں۔ جی، رانا حمزہ اللہ خان!

فیصل آباد جہال والا پل سے متصل نئے پل کی تعمیر

سے متاثرین کو ادائیگی میں تاخیر و تخفیف

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سیکر ایہ تحریک اتوانے کا نمبر 938 ہے۔ میں اسے out of turn لینے پر آپ کا اور محترم لاء منسٹر صاحب کا مشکور ہوں اور میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے فیصل آباد شہر میں ٹریفک کے بے ہنگم پش کو مد نظر رکھتے ہوئے جہال والا پل کے ساتھ ایک اور نیا پل تعمیر کرنے کے لئے وہاں کی زمین کے ملاکن کو 7 لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے قیمت کی ادائیگی کا فیصلہ کیا اور اس ضمن میں پانچ افراد پر مشتمل ایک Assessment Committee تشکیل دی گئی جس نے مورخ 25-4-2004 کو ہونے والے اپنے ایک اجلاس میں بھی متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ پل کی تعمیر سے متاثرہ زمین کے ملاکن کو 7 لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے payment کی جائے۔ متذکرہ ادائیگی کے لئے محکمہ ریونیو پنجاب کو بھجوائی گئی فائل دو ماہ تک سرد خانے میں پڑی رہی اور پھر لینڈ ایکوزیشن کلکٹر کی طرف سے متاثرین کو 7 لاکھ روپے کی بجائے ڈیڑھ لاکھ روپے فی مرد کے حساب سے ادائیگی کرنے کا لٹیر جاری کیا گیا جو زمین کے ملاکن کے ساتھ اتھارٹی زیادتی و ظلم ہے چونکہ 10 سال قبل اسی زمین سے ٹکڑے زمین پر تعمیر کی گئی سڑک کے لئے acquire کی گئی زمین کی قیمت 3 لاکھ روپے فی مرد ادا کی گئی تھی۔ طویل عرصہ گزرنے کے بعد زمین کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور شہر کی حدود سے 10 میل دور بھی ڈیڑھ لاکھ روپے فی مرد زمین کی خریداری از حد مشکل ہے جبکہ متذکرہ زمین شہر کے عین وسط میں واقع ہے اور متاثرین کی جگہ سے صرف چند گز کے فاصلہ پر جی ٹی ایس کی 32 کنال اراضی کی سرکاری زمین کی بولی 15 لاکھ روپے فی مرد مقرر ہوئی تھی۔ جہال والا پل کے متاثرین کو market value کے مطابق ادائیگی نہ کرنے کے اس حکومتی ظالمانہ فیصلہ سے وہاں کے متاثرین میں بالخصوص اور صوبہ کے عوام میں بالعموم بے چینی و اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سیکرٹری اس میں معمولی معمولی ملاکن ہیں کسی کی ڈیڑھ مرہ کسی کی دو مرے جگہ ہے اور یہ معاملہ اتنی اہمیت کا حامل ہے اور اس سے پورے شہر کی ٹریفک پر اثر پڑے گا اور اگر وہ لوگ litigation میں چلے گئے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پراجیکٹ late ہو جانے کا اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ ان کا جو جائز حق بنتا ہے۔ گورنمنٹ اپنے لیول پر مداخلت کر کے ان سے بات کر کے ان کی market value کے مطابق جو قیمت ہے دے دی جائے۔ جیسا کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے بھی موجود ہیں انہیں اس کی ادائیگی کی جانے تاکہ یہ پراجیکٹ بھی بروقت مکمل ہو اور ان کی بھی حق تلفی نہ ہو۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سیکرٹری، چونکہ وزیر قانون صاحب نے اس پر agree کیا ہے اور اس کی رپورٹ بھی آجانے گی اس لئے اس کو سو مار تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ چونکہ یہ اہم معاملہ ہے اس لئے میں اسے out of turn accept کرتا ہوں۔

راجہ ریاض احمد، پوائنٹ آف انفارمیشن۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

(اس مرحلے پر جناب سیکرٹری کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

راجہ ریاض احمد، جناب سیکرٹری میں عرض کر رہا تھا۔

جناب سیکرٹری، راجہ صاحب! فرمائیں۔

راجہ ریاض احمد، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میں نے بھی ایک تحریک التواء کار دی ہوئی ہے۔ ہمارے ضلع فیصل آباد کی تحصیل یک بھمرہ میں تقریباً 7۰ ہکتا ایسے ہیں جن کی زمین موٹروے کے لئے جب لی گئی تھی تو اس وقت اس کی قیمت 4 لاکھ روپے فی ایکڑ assess ہوئی تھی۔ چوہدری سال گزرنے کے بعد اسی جگہ پر انہی گاؤں سے متعلقہ فیکٹائل سٹی بن رہا ہے۔ اور اب ایک سائز کے تحت دو لاکھ روپے assess کی جا رہی ہے۔ یہ ان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ میری بھی identical تحریک التواء نے کار ہے اس لئے میری یہ گزارش ہوگی کہ رانا محمد اللہ خان کی تحریک التواء نے کار کے ساتھ ہی out of turn لے لی جانے کیونکہ same case ہے اور

فیصل آباد سے متعلق ہے۔

جناب سپیکر، آپ نے جمع کروادی ہے۔

راجہ ریاض احمد، جی، جمع کروادی ہے۔

جناب سپیکر، اس تحریک اتوانے کار کو رانا منا، اللہ صاحب کی تحریک کے ساتھ take up کر لیا جائے۔

راجہ ریاض احمد، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

ڈاکٹر اسد معظم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب! فرمائیں۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! میں نے ایک تحریک اتوانے کار نومبر میں جمع کروائی تھی جس کا نمبر 913/2004 ہے۔ میں نے اس میں ایک مسئلے کو روز نامہ "غریب" کے حوالے سے highlight کیا تھا جس میں مانواہ میں قبرستان کے گرد ایک چار دیواری کی گئی اور وہ چار دیواری گرنا شروع ہو گئی تو اس کے اندر کی طرف قبروں والی سائیڈ پر تقریباً چھ فٹ۔۔۔

جناب سپیکر، کون سے نمبر پر آپ کی تحریک اتوانے کار ہے؟

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! 913 ہے۔

جناب سپیکر، اب تحریک استحقاق کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب! یہ تحریک استحقاق نہیں ہے تحریک اتوانے کار ہے۔

جناب سپیکر، تحریک اتوانے کار کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔ اور اب ہم گورنمنٹ کا برنس شروع کرتے ہیں جب اس کی tum آنے گی تو پھر دیکھیں گے۔

ڈاکٹر اسد معظم، جناب والا! actually یہ واپس کر دی گئی تھی کہ یہ لیٹ ہو گئی ہے۔ مگر

جناب! آپ دیکھیں کہ 3 نومبر۔۔۔

جناب سپیکر، سیکرٹری صاحب اڈاکٹر صاحب کی تحریک اتوانے کار کو دیکھ لیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون ثقافتی ورثہ فاؤنڈیشن پنجاب مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Heritage Foundation Bill, 2004. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Rana Sana Ullah Khan and Syed Ihsan Ullah Waqas. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it!

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

MR SPEAKER: That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in sub clause (2) for para (ii) the following shall be substituted:

(ii) four members of the Provincial Assembly of the Punjab, three from the Treasury Benches to be nominated by the Chief Minister and one from the Opposition to be nominated by the Leader of the Opposition. Provided that atleast one member shall be a woman.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in sub clause (2) for para (ii) the following shall be substituted:

(ii) four members of the Provincial Assembly of the Punjab, three from the Treasury Benches to be nominated by the Chief Minister and one from the Opposition to be nominated by the Leader of the Opposition. Provided that atleast one member shall be a woman."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in sub clause (2) for para (ii) the following shall be substituted:

(iii) four members of the Provincial Assembly of the Punjab, three from the Treasury Benches to be nominated by the Chief Minister and one from the Opposition to be nominated by the Leader of the Opposition. Provided that atleast one member shall be a woman."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The question is:

That Clause 6 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR SPEAKER: : Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Heritage Foundation Bill 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

مسودہ قانون تحفظ صارفین پنجاب مصدرہ 2004

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Consumer Protection Bill 2004. Minister for Law:

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Consumer Protection Bill 2004, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, be taken into consideration at once."

RANA SANA ULLAH KHAN: I oppose it, Sir.

جناب سپیکر، رانا مناء اللہ خان اسے oppose کرتے ہیں۔ جی، رانا صاحب! رانا مناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس بل میں، میں نے جو observe کیا ہے وہ protection اس لیے نہیں دی جاسکتی کہ وہ پھر negative form میں آتی تھی۔ کیونکہ اس بل کے ذریعے سے جو basic policy implement کرنے کی کوشش کی گئی ہے یا اب کوشش کی جانے لگی تھی اس پر بنیادی طور پر اعتراض ہے۔ اس لیے میں نے اس motion کو اس مرحلے پر oppose کر کے اس پالیسی کو discuss کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! اس میں consumer کو جو protection دی گئی ہے میری نظر میں ہمارے صوبے میں بالخصوص بلکہ پورے ملک میں بالعموم consumer کو سب سے زیادہ protection گرانٹی سے درکار ہے یعنی ایک چیز کی productive capacity دس روپے کی ہے تو ایک normal منافع کے حساب سے اسے 12/13 روپے میں بکنا چاہیے لیکن ہمارے ہاں ملتا ہے کہ وہ دس روپے کی چیز تقریباً 30 روپے میں بکتی ہے۔ یعنی اس چیز کی صلاحیت کے حساب سے اس کی قیمت مقرر نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے کہ consumer کو سب سے زیادہ فضاں یہی ہو رہا ہے کہ ایک شخص جو چیز بناتا ہے اس کی وہ من مانی قیمت مقرر کر لیتا ہے ماسوائے اس ملک

کے کسان کے۔ ملک کا کسان جو اپنی پیداوار پیش کرتا ہے اس پر تو پابندی ہے کہ وہ مقررہ قیمت سے زیادہ نہیں لے سکتا لیکن otherwise جتنی بھی products ہیں ان پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے کہ اسے روکا جانے کہ جناب! آپ کی چیز میں productive units اتنے ہیں۔ ان کی اتنی value ہے لیکن آپ نے اس کی قیمت دگنی مقرر کی ہوئی ہے۔ اس بل میں جو very important factor ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ consumer کو سب سے زیادہ protection اس سائیڈ سے ہونی چاہیے۔ اس کی protection کا اس بل میں قطعاً کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔ یہ اس کا part II ہے اس میں Liability ہے۔ Arising from defective Products میں انہوں نے کہا ہے کہ،

- (1) The manufacturer of a product shall be liable to a consumer for damages proximately caused by a characteristic of the product that renders the product defective when such damage arose from a reasonably anticipated use of the product by a consumer
- (2) A product shall be defective only if.
 - (a) it is defective in construction or composition as provided in section 5;
 - (b) it is defective in design as provided in section 6;
 - (c) it is defective because an adequate warning has not been given as provided in section 7, and
 - (d) it is defective because it does not conform to an express warranty of the manufacturer as provided in section 8.

تو یہاں پر آ کر انہوں نے اس بات کو بالکل محدود کر دیا ہے کہ A product shall be defective only if, اس میں یہ ہے کہ،

It is defective in construction or composition as provided in clause 5. It is defective in design, it is defective because of adequate warning has not been given. It is defective because it does not conform to an express warranty.

تو یہ چیزیں کبھی بھی defect کو اس زمرے سے باہر نہیں لاتی کہ کوئی چیز اس طرح سے بھی defect ہوگی کہ اگر اس کے productive units کی value اتنی ہے اور اس کے اوپر دگنا، تینگنا یا چار گنا رقم کوئی manufacturer cause کرتا ہے تو اس کے خلاف بھی consumer for protection کسی کورٹ میں جاسکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ضروری تھا کہ اس کلاز کو provide کیا جاتا تاکہ ایک consumer کو اگر market میں کوئی چیز بیٹھے داموں دی جاتی ہے تو وہ کہیں بیچنے کر سکے کہ مجھ سے قیمت دگنا تینگنا وصول کی گئی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک basic defect ہے۔ اس وجہ سے یہ بل اس صوبے کے عوام کو کسی طور پر بھی، کسی قسم کی protection نہیں دے سکے گا۔ اس وقت صوبے کے عوام جس بات پر سب سے زیادہ پریشان ہیں کہ چیزوں کی قیمتیں آنے دن بیروجر بیان کئے بڑھالی جاتی ہیں۔ اس کے متعلق کوئی ریلیف اس بل میں موجود نہیں ہے۔

جناب سیکرٹری اسی طرح اس پر مجھے دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اس میں false, deceptive or misleading representation ہے اس میں بھی کسی طور پر اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ اسے ایک طرح سے روکنے کی کوشش ہے۔ اس کی کلاز 22 میں یہ کہا گیا ہے کہ،

22. (1) No person shall, in trade, advertise or supply at a specified price products or services which that person-

(a) does not intend to offer for supply; or

تو اس سے اس کا negative impact پڑے گا کہ یہاں پر آ کر manufacturer کو اس بات کی کھلی مہنی دے دی گئی ہے کہ وہ جس قیمت پر بیچنا چاہتا ہے وہ بیچے۔ بس اس کی

intention ہو کہ میں نے اس چیز کو اس حלב سے دینا ہے۔

جناب سیکرٹری اس کے بعد اس بل میں جس طرح کہ ہم نے باقی legislation کی ہے۔ ہم نے juvenile smoking پر legislation کی تھی اور اس کا جو طریقہ کار ہم نے بل میں رکھا تھا کہ اس کو کس طرح سے implement کیا جائے گا۔ وہ بھی اتنا بھاری بھر کم تھا، اتنا مشکل تھا کہ جب سے وہ بل پاس ہوا ہے، منسٹر صاحب خود ہی یہ بتائیں کہ ان کو کسی جگہ پر کہیں بھی اس بل کی implementation نظر آئی ہو کہ اس بل کو implement کرنے کے بعد اس سے معاشرے کو کوئی فائدہ ہوا ہے، معاشرے میں کوئی بہتری آئی ہے۔ کسی جگہ پر نہیں آئی کیونکہ اس کا طریقہ کار ہی ایسا بنا دیا گیا ہے۔

جناب سیکرٹری اسی طرح سے اس بل میں بھی انھوں نے جو کورٹ بنائی ہے۔ اس میں ایک تو انھوں نے یہ کیا ہے کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت کو کہا ہے کہ وہ Consumer Court ہوگی۔ میں بھی ایک practicing lawyer ہوں اور آپ بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ عدالتوں کے میدان کے مطابق ہی فیسیں و کلاہ لیتے ہیں۔ ایک lower court میں اگر جمشیرٹ کے پاس simple application دائر ہو تو ہو سکتا ہے کہ کسی آدمی کو دو سو یا پانچ سو روپے میں اس کی مدد ہو جائے یا کوئی کونسلر اس کے ساتھ چلا جائے لیکن اگر سیشن کورٹ کا کیس ہو تو اس میں ایک وکیل پیش ہونے کے لئے کم از کم بھی دو چار ہزار روپیہ فیس لے گا۔ اسی طرح اگر اپنی کورٹ میں ہو تو یہ معاملہ اس سے بھی ڈبل ہو جاتا ہے۔ اس میں انھوں نے ایک تو یہ کہا ہے کہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج Consumer Court ہوگا۔ اس کے بعد اس میں جو طریقہ کار انھوں نے رکھا ہے وہ اتنا لمبا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل آج پاس ہونے کے بعد بالکل سرد خانے میں جا کر پڑ جائے گا۔ کوئی آدمی اس کے ذریعے سے اپنی کسی شکایت کا کسی قسم کا ازالہ یا claim نہیں کر سکے گا۔ میں اس کی طرف مختصراً جناب کی توجہ دلاؤں گا۔ اس میں defendant یعنی manufacturer جو ہے، انھوں نے file of claim رکھا ہے کہ جہاں پر manufacturer یا defendant کی رہائش ہوگی۔ Consumer سے مراد ایک عام آدمی ہے۔ جب ایک عام آدمی دکان پر جاتا ہے تو وہ کسی بھی برانڈ کی کوئی شرت خریدتا ہے، خوز خریدتا

ہے یا ضرورت کی کوئی بھی چیز جو آج کل ہزار پندرہ سو دو ہزار میں ملتی ہے اور اس کے بعد وہ دیکھتا ہے کہ اس چیز پر جو قیمت لکھی ہوئی ہے یا کوئی واریٹی وغیرہ لکھی ہوئی ہے اور وہ چیز اس کے مطابق نہیں ہے تو پھر کیا ہو گا۔ اگر ایک آدمی باہر سے آ کر لاہور سے کوئی چیز خریدے گا تو اسے وہ claim file کرنے کے لئے بھی لاہور آنا پڑے گا۔ یعنی اگر کوئی آدمی گجرات سے، گوجرانوادر سے، فیصل آباد سے، ملتان سے، وہاڑی سے یا کسی بھی چھوٹے ضلع سے آ کر یہاں سے کوئی چیز پانچ سو یا ہزار کی خریدے گا اور بعد میں اس کو چٹا پٹا ہے کہ یہ چیز defective ہے۔ اس میں انھوں نے جو دو تین چیزیں رکھی ہیں۔ ان کے مطابق نہیں ہے تو پھر اسے وہاں سے یہاں آنا پڑے گا۔ یہاں آ کر وہ باقاعدہ وکیل کرے گا، اسے کم از کم دو سے چار ہزار روپیہ فیس دے گا۔ اس کے بعد وہ کیس فائل کرے گا، اس کے بعد انھوں نے جو procedure دیا ہے میں اس کی تفصیل میں تو نہیں جاؤں گا اس کی جو کلار procedure on receipt of complaint 30 ہے۔ اس میں یہ ہے کہ Consumer Court کو جب claim receive ہو گا تو وہ defendant کو direct کرے گی۔ Defendant mentioned in the claim directing him to file his written statement within a period of 15 days پہلے تو یہ ہے کہ defendant کو بلایا جانے گا۔ اس کے بلانے میں بھی کم از کم پندرہ دن، مہینے کا نوٹس دیا جانے گا۔ اس کے بعد defendant سامنے آ جانے گا۔ جب وہ آ کر عدالت میں پیش ہو جائے گا تو پھر اسے مزید پندرہ دن کا ٹائم دیا جانے گا کہ آپ اپنی written statement یا جواب داخل کرائیں۔ اس کے بعد کیا ہو گا کہ۔

- 30 (b). where the defendant, on receipt of claim referred to him under clause (a), denies or disputes the allegations contained in the claim, or omits or fails to present his case within time specified, as the case may be the Consumer Court shall proceed to settle the consumer dispute in the manner specified here in after

اب اس میں یہ ہے کہ defendant نے انکار کر دیا ہے کہ میں عدالت میں حاضر نہیں ہو رہا۔ اس نے اپنا جواب بھی پیش کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس کے بعد چاہتے تو یہ کہ جیسا کہ civil suits میں ہے کہ اس کے خلاف ex parte proceedings ہوتی ہیں لیکن نہیں یہاں پر ex parte proceedings نہیں ہوں گی۔

The Consumer Court may decide the dispute on the basis of the evidence relating to the accepted industry standard and by inviting expert evidence in this regard

یعنی وہ defendant جس نے عدالت میں پیش ہونے سے ہی انکار کر دیا ہے۔ اس کے خلاف وہ complainant جو کوئی ہزار یا پانچ سو کی چیز لے کر اپنے گاؤں گیا۔ اس کے بعد جب وہ واپس آیا ہے، آ کر اس نے دو چار یا پانچ ہزار روپے خرچ کر کے کس کیا ہے۔ تارسیوں پر آ رہا ہے اور اس کے بعد وہ evidence بھی لانے گا۔ بعد ازاں وہ expert opinion بھی لانے کا اور اس کے بعد اس بنیاد پر دیکھا جانے گا کہ آیا اس کا claim بنتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ چیز ایسی ہے کہ اس کا کسی لیبارٹری سے معائنہ کروانا ہے تو اس کے لئے بھی پھر اس consumer کو ----

جناب سیکرٹری، ہاؤس کا وقت 30 منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

راتا منشاء اللہ خان، 30 clause کی sub clause (e) ہے کہ

- (e) The Consumer Court may require the claimant to deposit to the credit of the Consumer Court such fees as may be specified, for payment to the Laboratory for carrying the necessary analysis or test and the fee so deposited by the claimant shall be payable by the defendant if the test or analysis support the version of the claimant.

اب اس چیز میں کوئی analysis کی ضرورت ہے۔ اس میں کسی لیبارٹری سے کوئی چیز چیک

کروانی ہے تو اس کے لئے بھی اسے ہی پیسے جمع کروانے پڑیں گے۔

جناب سیکرٹری! آپ خود اندازہ کر لیں کہ اس طرح کا جو طریقہ کار ہے۔ وہ کون آدمی ہے جو ہزار پانچ سو یا دو ہزار روپے کی چیز خرید کر لے گیا ہے اور وہ اتنا لمبا چوڑا procedure adopt کرے گا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ summary trail ہوتا اور جو claim کرنے والا ہے۔ اس کی residence پر ہوتا۔ جہاں سے وہ چیز خرید کر چلا گیا ہے۔ جہاں پر اس نے استعمال کی ہے اور وہ میاں کے مطابق نہیں نکلی، اس کے ساتھ فراڈ ہوا ہے۔ اس آدمی نے دھوکا کیا ہے جس نے اس چیز کو بنایا ہے۔ وہ وہاں پر اس کے خلاف application دے اور summary trail کے نتیجے میں اس آدمی کو compensation ملے لیکن یہاں پر اتنا لمبا چوڑا litigation procedure دیا گیا ہے۔ اس میں پھر یہ بھی ہے کہ اس کی جو سب کلاز 3 ہے کہ

30(3) For the purpose of this section, the Consumer Court shall have the same powers as are vested in civil court under the code of Civil Procedure, 1908 (Act xx of 1908) while trying a suit, in respect of the following matters, namely:-

جناب سیکرٹری! کہنے کو تو یہ بات کی گئی ہے کہ جناب! consumer court کو بڑے اختیارات دینے گئے ہیں کہ وہ سول کورٹ کی powers enjoy کرے گی۔ لیکن سول کورٹ میں جو اجتہاد اظہار کا پروبیر ہے اس میں کئی مہینے لگ جاتے ہیں اور وہ آدمی حاضر نہیں ہوتا۔ میں یہ مختصر آسی بات پر conclude کروں گا کہ یہ جو consumer act introduce کیا جا رہا ہے اس سے عام آدمی کی ضروریات اور اس کے مسائل کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس پر عملدرآمد کرانے کے طریقہ کار کو پیش نظر نہیں رکھا گیا اور ماسوائے اس کے کہ یہ ایک نمبر اور بڑھ جانے کا اور راجہ صاحب جب اس پارلیمانی سال کے اختتام پر پریس کانفرنس کریں گے تو کہیں گے کہ اتنے بل ہم نے اس سال میں پیش کیے ہیں۔ جس طرح سے پچھلے سال انہوں نے لوگوں کو نمبر بتا کر پامل

کر دیا کہ ہم نے اتنے بل پیش کیے ہیں۔ لوگ یہ پوچھتے رہے بلکہ دوسرے صوبوں کی اسمبلی سے لوگ پوچھتے رہے کہ آپ نے اتنے بل پیش کر دینے ہیں تو جب انہیں بتایا کہ 25 میں سے 23 بل تو وہ یہتے کہ گورنر کی جگہ پر چیف منسٹر کا نام کر دیا جائے 'and کی جگہ پر an کر دیا جائے' the کی جگہ پر of کر دیا جائے۔ میں آخری بات کرتا ہوں اور میں محترم لاہ منسٹر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی سے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ ذرا اس بات کا جائزہ لیں کہ ہماری کمیٹیوں کی کارکردگی کیا ہے؟ جس طرح سے میں نے جملے عرض کیا ہے کہ اس بل پر دیکھا جائے تو یہ عام آدمی کی ضروریات کو پیش نظر نہیں رکھتا عام آدمی کی ضروریات اس سے پوری نہیں ہوتیں۔ اب یہ بل ڈیپارٹمنٹ نے ڈرافٹ کر کے اسمبلی میں پیش کر دیا ہے اور اسمبلی نے کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ کمیٹی اس پر پورا غور و خوض کرتی اور اس میں لوگوں کے مسائل اور لوگوں کی آراء کے مطابق یا ہمارا جو روز کا کام ہے اس کے مطابق اس میں amendments لائی۔ لیکن کمیٹی نے اس میں کیا amendments کی ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی کارکردگی towards legislation اور صرف کمیٹی کی کارکردگی پر ہے۔ اگر کمیٹی کی کارکردگی صرف ہوگی تو ہاؤس کی کارکردگی towards legislation ضروری رہے گی۔ کمیٹی نے یہ لکھا ہے کہ اس نے صرف دو میننگلز ایک 7 اور دوسری 26۔ اکتوبر 2004 کو کی ہے 'حاضری ملتا اللہ پوری تھی' دس کے دس ممبر حاضر تھے اور after detail discussion انہوں نے کہا ہے کہ

After detailed discussion on the aims, and objects of clauses of the Bill, the Committee decided to recommend.

جو انہوں نے recommendations دی ہیں۔ Long Title میں انہوں نے لکھا ہے کہ جو لفظ the ہے اس کی جگہ پر rights and کر دیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے کہ full stop کی جگہ پر semi colon کر دیا جائے یہ کلاز 2 میں ہے۔ اس کے بعد کمیٹی نے اتنا غور و خوض کرنے کے بعد ابھی amendment recommend کی ہے وہ یہ ہے کہ 2004 figure کی جگہ 2005 کر دیا جائے۔ پھر 2 clause میں ہے کہ full stop کی جگہ پر semi colon کر دیا جائے۔ پھر یہی ہے کہ full stop کی جگہ پر semi colon کر دیا جائے۔ پھر یہ ہے کہ products کی جگہ

product کر دیا جانے یعنی s اڑا دیا جانے۔ یہ انہوں نے اتنا غور و غوض کیا ہے۔ پھر آگے انہوں نے لکھا ہے کہ assemble کی جگہ پر assembles کر دیا جانے یعنی s کا اضافہ کر دیا جانے۔ اس کے بعد سب کلاز 1 میں ہے کہ or کی جگہ of کر دیا جانے۔ آگے کلاز 5 میں یہ ہے کہ due to کی جگہ پر because^{of} کر دیا جانے۔ اس کے بعد exclusion کی جگہ پر exclusions کر دیا جانے یعنی s کا اضافہ کر دیا جانے۔ اسی طرح یہ ہے کہ knowledge of the manufacturer کی جگہ پر manufacturer's knowledge کر دیا جانے۔ اسی طرح سے due to کی جگہ پر words use کر دیا جانے۔ پھر کلاز 19 میں ہے کہ manufacturer کی جگہ پر manufacturers کر دیا جانے۔ اسی طرح any کی جگہ پر an کر دیا جانے۔ کیا کمینیز کا صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ صرف clerical mistakes چیک کریں گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ clerical mistakes واقعتاً ہی اس بل کے اندر موجود بھی تھیں تو ویسے ہی ڈیپارٹمنٹ کو کہا جاتا کہ آپ نے بل ڈرافٹ کرتے وقت یہ clerical mistakes کی ہیں تو آپ ان کو صحیح کر کے لے آئیں۔ اتنی بڑی discussion اور غور کئے بعد یہ کام ہوا ہے۔ اس کے بعد اگلے صفحے پر بھی یہی ہے کہ on کی جگہ پر in کر دیا جانے ' or کی جگہ پر an کر دیا جانے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ہاؤس کی جو کمینیز ہیں ان کی کارکردگی پر یہ question mark ہے کہ وہاں پر کوئی discussion نہیں ہوتی، وہاں پر کوئی حاضری نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی fruitful discussion جس سے کہ عوام کو فائدہ پہنچ سکے، بالکل نہیں ہوتی۔ صرف اور صرف clerical mistakes کو دور کیا جاتا ہے۔ میں یہاں پر یہ بھی کہوں گا کہ انہوں نے clerical mistakes بھی دور نہیں کیں ان میں سے کسی کو اتنی سمجھ ہی نہیں ہے۔ یہ mistakes بھی ڈیپارٹمنٹ نے دور کی ہیں لیکن ان کے کھاتے میں ڈال دی ہیں۔ جیسے یہ بل ڈرافٹ ہو کر وہاں سے آیا ہے اسی طرح اسے یہاں پر لے آئے ہیں اور اس میں جو سوچ اور فکر from the side of the peoples representative اس ہاؤس کی طرف سے آتی جاسیے تھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس میں بالکل missing ہے اور یہ بل اس صوبے کے عوام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گا۔ جو consumers protection کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن consumer اس سے protect نہیں ہو گا۔ ٹکریہ

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں رانا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ کم از کم ابھی یہاں بیٹھے بیٹھے انہوں نے پورا بل تو پڑھ لیا ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اس سے پہلے انہوں نے بل پڑھا نہیں تھا۔ اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج پہلی دفعہ اس معزز ایوان میں یہ بات ہو رہی ہے کہ رانا صاحب نے اپنے منہ سے یہ بات کہی ہے کہ جتنی حکومت ہے وہ نااہل ہے، ایوان نااہل، کینٹی کے اراکین نااہل، محکمے نااہل اور ساری دنیا نااہل ہے۔ کیونکہ جو کینٹی نے رپورٹ بھیجی ہے یہ کہتے ہیں کہ کینٹی کے ممبران میں اتنی سمجھ ہی نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے کسی ساتھی کے لیے اس معزز ایوان کے کسی رکن کے لیے یہ کتنا انتہائی قابل افسوس بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں تمام ممبران اپنی اپنی حیثیت میں سوچو بوجھ رکھتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ محترم وزیر قانون میری بات پر اپنی وضاحت نہ دیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جو بات آپ نے کی ہے اس کا جواب تو انہوں نے دینا ہی ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے تو اس کی آگے تفصیل بیان کرنی شروع کر دی ہے کہ میں نے کہا ہے کہ کینیڈا کے ممبران نااہل ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر، جو الفاظ آپ نے استعمال کیے ہیں وہ وہی repeat کر رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، وضاحت تو وہ اپنی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، لاہ منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میرے بھائی نے یہ فرمایا کہ کینٹی کے اراکین میں اتنی سمجھ ہی نہیں ہے کہ وہ اس بل کو سمجھ سکتے تو میں اپنی طرف سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس معزز ایوان کا

ہر ممبر اتنا ہی سمجھا رہے ہیں جتنا کہ رانا صاحب۔ یہ طیغہ بات ہے کہ وہ رانا صاحب کی طرح اپنے آپ کو express نہیں کر سکتے۔ ہر عمل سمجھا رہے ہیں اور ہر ممبر ہماری نظر میں قابل احترام ہے۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں یہ کہ ہم ہر سطح پر یہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن کو involve نہیں کیا گیا، ممبران کو involve نہیں کیا گیا۔ یہ واحد ایک ایسا بل ہے کہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے initiate ضرور ہوا ہے، کینٹ کے سامنے بھی آیا ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک طیغہ کہی بنائی جس کینٹی میں، میں موجود تھا، چودھری اقبال صاحب تھے، منسٹر انڈسٹری تھے، ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر مواد حسین صاحب تھے اور دیگر ماہرین تھے جو ہم نے lawyers community سے بھی لیے اور ہم نے اس بل کو دیکھا۔ ایک دفعہ کابینہ کے سامنے آیا، ڈیفنڈ ہوا پھر دوبارہ ایک کینٹی بنی جس کو کینٹ کینٹی بھی کہا جاسکتا ہے۔ یہ بل 30-9-03 کو پہلی بار کابینہ کے سامنے آیا تھا اور اس کے بعد مسلسل اس پر کام ہوتا رہا ہم نے مختلف لوگوں کے تجربات سے استفادہ کیا اور پھر ہم نے سفارشات کو حتمی شکل دی۔ اس میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ سینڈنگ کینٹی کے سپرد ہوا تو آپ کو یاد ہو گا کہ اس سے پہلے پرائیویٹ ممبر کے طور پر احسان اللہ و قاسم صاحب اور ڈاکٹر وسیم صاحب نے ایک بل پیش کیا تھا تو انہوں نے آپ سے استدعا کی تھی کہ چونکہ یہ حکومت کی طرف سے بل پیش ہوا ہے تو اب ہمیں اس میں associate کیا جانے۔ یہ بات on record ہے کہ دو ممبران کو آپ کے حکم کے مطابق سینڈنگ کینٹی میں بھی associate کیا گیا اور ان کے تجربات سے بھی استفادہ کیا گیا۔ کینٹی نے اس پر غور کیا اور اب یہ یہاں پر آیا ہے۔ میں اہتمامی و ثوق اور اعتماد کے ساتھ یہ بات عرض کر سکتا ہوں کہ یہ واحد ایک ایسا بل ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک عام آدمی کے مفاد کا ہے۔

جناب سپیکر! رانا صاحب نے legislation کے حوالے سے بات کی کہ گزشتہ دو سالوں

میں 42 کے قریب اس اسمبلی نے بل پاس کئے۔ اس کا کریڈٹ اکیلے مجھے نہیں جاتا، اس کا کریڈٹ کسی بھی اکیلے ممبر کو نہیں جاتا اس کا کریڈٹ جناب کو، اس پورے ایوان کو اور بشمول اپوزیشن سب کو جاتا ہے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ ہر جگہ پر کہا ہے کہ اگر اپوزیشن ہمارے ساتھ تعاون نہ کرتی تو شاید ہم اتنی زیادہ legislation نہ کر سکتے۔ لیکن میرے یہ دوست اس بات کو بھی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ہم ان کا حکم یہ ادا کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں، آپ کی وجہ سے اگر پنجاب اسمبلی کی عزت ہوتی ہے اور کسی دوسری اسمبلی میں جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ آپ نے کتنی legislation کی ہے تو شرمندگی والی بات نہیں بلکہ فخر والی بات ہے کیونکہ آپ نے اس میں حصہ لیا ہے، بطور اپوزیشن لیڈر کے آپ حصہ لیتے رہے ہیں، اپوزیشن کا ہر ممبر حصہ لیتا رہا ہے تو اس میں ہمیں معذرت خواہانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کہتے ہیں کہ گورنر صاحب کے حوالے سے legislation ہوتی رہی ہے پھر بھی legislation تو ہوتی ہے۔ وہ legislation اس معزز ایوان نے کی ہے اور جو کارروائی یہ معزز ایوان کرے گا اس کا کریڈٹ اس معزز ایوان کو جاتا ہے اس لئے ہمیشہ یہ کہا جاتا ہے کہ جناب یہ کیا legislation تھی، ہم خود ہی اپنا کام کر کے اس کو بعد میں criticize کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے پورے معزز ایوان کی توہین ہوتی ہے کہ جو حتمی طور پر یا اکثریت سے کام کر دیا جانے بعد میں ہم اس کو تسلیم نہ کریں۔ آج سے چند دن پہلے بھی میں نے یہ کہا تھا کہ یہ روش غلط ہے۔ جب اس معزز ایوان سے ایک بات منظور ہو جاتی ہے اور معزز ایوان جو رائے قائم کرتا ہے تو پھر یہ تمام ایوان کا فرض ہے کہ وہ ذمہ داری کو قبول کرے۔ یہ نہیں کہ جو چار لوگ ہیں یا دس لوگ ہیں یا اقلیت والے ہیں وہ کہیں کہ ہم موجود تو تھے لیکن یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔ نہیں یہ تمام ہافس کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ جو legislation ہوتی ہے یہ ایک عام آدمی کے لئے ہے۔ پوری دنیا میں یہ قوانین موجود ہیں کہ اگر کسی consumer کے ساتھ کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اس کے ازالہ کے لیے ایک فورم موجود ہے، عدالتیں موجود ہیں لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں تھا۔ میں بھونٹی سی مثال دوں گا کہ اگر آج بازار میں چلے جائیں اور وہاں پر کوئی expire date کی چیز فروخت ہو رہی ہے تو آپ اس کو کہاں لے کر جائیں گے؟ اس کے ازالہ کے لیے کوئی عدالت یا کوئی فورم موجود نہیں تھا، کوئی قانون نہیں تھا اور ایک عام شہری جو کہ consumer ہے جو بازار میں جاتا تھا۔ وہ اپنی جمع پونجی خرچ کر کے آ جاتا تھا اور اس کو دو نمبر مال مل جاتا تھا یا

defective چیز مل جاتی تھی تو اس کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی کہ اس کا ازالہ ہو سکے۔ لیکن یہ قانون ایسا ہے کہ جس کے حوالے سے ایک عام consumer کے حقوق کا تحفظ کیا جا رہا ہے۔ میرے بھائی نے اس قانون کو ممکنہ کے ساتھ club کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں ان کی تعریف کرتا ہوں کہ وہ political بات کرنا چاہتے تھے۔ قانون یہ تھا اور انہوں نے ممکنہ کو کنٹرول کرنے کی بات کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ممکنہ کا ایسا اپنی جگہ پر موجود ہے۔ ممکنہ کو کنٹرول کرنا کسی بھی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے قوانین موجود ہیں۔ جس طرح میرے سامنے "The Punjab Essential Articles Control Act 1973" موجود ہے۔ اس کے لیے ہمیں نئی legislation کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون بن جاتے ہیں مگر ان پر implementation نہیں ہوتا۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ قوانین جاننے کے بعد اس کی بھی کوئی mechanism ہمیں اختیار کرنی چاہیے۔ میں اس معزز ایوان کو بھی اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو قوانین ہم بنا رہے ہیں ان پر عملدرآمد کے لیے بہتر حکمت عملی اختیار کی جائے گی تاکہ ہم اس کو بہتر طور پر عملدرآمد بھی کروا سکیں لیکن عملدرآمد نہ کروانے کے حوالے سے یا مناسب طریقے سے رانا صاحب کی سوچ کے مطابق، میری سوچ کے مطابق یا کسی اور دوست رکن کی سوچ کے مطابق اگر اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا تو یہ تاثر قضی طور پر غلط ہو گا کہ وہ قانون ہی غلط ہے۔ قانون اپنی جگہ پر صحیح ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پر عملدرآمد کے لیے بہتر حکمت عملی اختیار کی جائے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ اختیار کی جائے گی۔

جناب سپیکر! ایک اور بات جس کی طرف میرے بھائی نے اشارہ کیا ہے وہ یہ کہ settlement of claims کے لیے ایک شخص اگر لاہور آتا ہے اور لاہور سے کوئی defective چیز خریدتا ہے اور واپس راولپنڈی چلا جاتا ہے تو پھر اس کو claim settle کرنے کے لیے یا claim داخل کرنے کے لیے پھر لاہور آنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کی ایک کورٹ صوبے میں بنے گی یہ تاثر بھی غلط ہے۔ اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ ہر ضلع میں one or more ایک عدالت ضرور بنے گی اور اگر ضرورت ہوتی تو اس سے زیادہ عدالتیں بنانی جائیں گی لیکن claim

کے settlement کے لیے جو کہا گیا کہ یہ اس جگہ پر ہونا چاہیے جہاں کا claimant رہائشی ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اگر consumer راولپنڈی، فیصل آباد کا ہے اور لاہور آتا اور یہاں سے کوئی defective چیز خریدتا ہے اور claim فیصل آباد میں داخل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف یا جس ادارے کے خلاف اس کا claim ہو گا پھر اس کو فیصل آباد میں جانا پڑے گا۔ اس لیے عدالت کا area of jurisdiction ہم نے وہی رکھا ہے کہ جہاں پر وہ فرم ہو یا وہ مینوفیکچر رہتا ہو۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون قاعدے اور انصاف کے صین تقاضوں کے مطابق ہے کیونکہ جہاں پر right accrue وہاں پر اس کو settle ہونا ہوتا ہے اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات مناسب نہیں ہے بہر حال ایک دفعہ پھر میں ان تمام ممبران کا جو اس کمیٹی میں تھے، جو کابینہ کمیٹی میں تھے اور بالخصوص اپوزیشن کے ان بھائیوں کا جو کابینہ کمیٹی کی معاونت کرتے رہے اور پھر سینیٹنگ کمیٹی کی معاونت بھی کرتے رہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج یہ معزز ایوان اس Consumer Court Protection Bill کو پاس کرتا ہے تو اس کا بجا طور پر کریڈٹ اس معزز ایوان کو، اس پنجاب اسمبلی کو اور آپ کو بھی جاتا ہے۔ جہاں تک implementation کی بات ہے تو انشاء اللہ تعلق implementation کے لیے بہتر حکمت عملی اختیار کی جانے گی وہ اس حوالے سے کہ اگر آج ہم قانون لے کر آرہے ہیں تو اس کا صحیح منوں میں قاعدہ ایک عام آدمی تک اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب اس پر صحیح منوں میں عملدرآمد ہو۔ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر صحیح منوں میں اسی مقصد سے جس کے تحت یہ قانون بنایا جا رہا ہے عملدرآمد کیا جائے گا۔ شکریہ

MR. SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Consumer Protection Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Industries, Commerce and Investment be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR. SPEAKER Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR. SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR. SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR. SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR, SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR, SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR, SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR, SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR. SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-24

MR. SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law and Parliamentary Affairs, Rana Sana Ullah Khan and Syed Ihsan Ullah Waqas. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

That in Clause 24 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, in sub-clause (5), after the word "trade", appearing in line 2, the words "duly registered under the law for the time being in force" shall be added.

MR. SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 24 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, in sub-clause (5), after the word "trade", appearing in line 2, the words "duly registered under the law for the time being in force" shall be added."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 24 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment, in sub-clause (5), after the word "trade", appearing in line 2, the words "duly registered under the law for the time being in force" shall be added."

(The motion was carried.)

MR. SPEAKER: The question is:

"That Clause 24 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-25

MR. SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-26

MR. SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-29

MR SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-30

MR SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-31

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(The time of the House is extended for further 10 minutes.)

CLAUSE-32

MR SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-33

MR SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-34

MR SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill. "

(The motion was carried)

CLAUSE 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill. "

(The motion was carried)

CLAUSE 37

MR SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill. "

(The motion was carried)

CLAUSE 38

MR SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:-

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 39

MR SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is-

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Minister for law and Parliamentary affairs Rana Sana Ullah Khan, Syed Ihsan Ullah Waqas. Syed Ihsan Ullah Waqas may move it.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: Sir, I move:

"That in Clause 2 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment after para (f), the following new para (g) shall be added and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

"(g) "Laboratory" means a laboratory established or recognized by the Provincial Consumer Protection Council and includes any such laboratory or organization established by or under any law for the time being in force, which is maintained, financed aided or recognized by the Government for carrying out analysis or test of any goods with a view to determining whether such goods suffer from any defect;"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment after para (f), the following new para (g) shall be added and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

"(g) "Laboratory" means a laboratory established or recognized by the Provincial Consumer Protection Council and includes any such laboratory or organization established by or under any law for the time being in force, which is maintained, financed aided or recognized by the Government for carrying out analysis or test of any goods with a view to determining whether such goods suffer from any defect;"

The motion moved and the question is:

That in Clause 2 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Industries, Commerce and Investment after para (f), the following new para (g) shall be added and the subsequent paras be renumbered accordingly:-

"(g) "Laboratory" means a laboratory established or recognized by the Provincial Consumer Protection Council and includes any such laboratory or organization established by or under any law for the time being in force, which is maintained, financed aided or recognized by the Government for carrying out analysis or test of any goods with a view to determining whether such goods suffer from any defect;"

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR SPEAKER: Now, clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law and Parliamentary Affairs!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I

move:

"That the Punjab Consumer Protection Bill 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved:

"That the Punjab Consumer Protection Bill 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Consumer Protection Bill 2004 be passed."

(The motion was carried.)

The Bill is passed.

جناب سپیکر، آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اجلاس کل بروز جمعہ صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

	Issue No.	Page No.
-Problem of completion of road from Chak No.616 GB. to Mahar Shahana, Faisalabad (<i>Question No.5116*</i>)	5	458
-Problem of installation of lights at Sagian Ravi bridge, Lahore (<i>Question No.5638*</i>)	5	472
-Problem of repair of road cuts in Wahdat Colony, Lahore (<i>Question No.3668*</i>)	5	428
-Problem of repair of Sillanwali road Sargodha (<i>Question No.5029*</i>)	5	455
-Problem of widening the bridge at Sargodha-Faisalabad road (<i>Question No.5630*</i>)	5	456
-Problem of width of Nishatabad to Chak Jhunra road (<i>Question No.5213*</i>)	5	461
-Problem of width of road from Faisalabad, Shah Kot to Jaranwala (<i>Question No.5663*</i>)	5	473
-Repair of old Ravi bridge (<i>Question No.1612*</i>)	5	406
-Sanction of alteration of Wahdat Colony quarters in possession of Police and other details (<i>Question No.4983*</i>)	5	452
-Staff, expenditure and performance of Communication and Works Department regarding maintenance of Wahdat Colony, Lahore (<i>Question No.1700*</i>)	5	415
-Width of bridge over Upper Chenab canal at Ferozewala, Gujranwala (<i>Question No.5965*</i>)	5	475
ZAHID PERVAIZ, CH.		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Demise of Mr. Sardar by firing of Police in Gujranwala	2	249
-Shortage of staff in DHQ Hospital in Gujranwala	2	242
CALL ATTENTION NOTICE regarding-		
-Murder of Nazim Union Council and two companions at Sheikhpura road Gujranwala	5	481
QUESTIONS regarding-		
-Details of recruitment in Information Technology Department since 2003 (<i>Question No.4969*</i>)	3	319
-Detail of vacancies of M.S. and A.M.S and D.M.S and their posting in Jinnah Hospital, Lahore (<i>Question No.261</i>)	2	214
-Problem of Boys High Schools of Gujranwala (<i>Question No.2299*</i>)	1	88
-Staff, expenditure and performance of Communication and Works Department regarding maintenance of Wahdat Colony, Lahore (<i>Question No.1700*</i>)	5	415
-Width of bridge over Upper Chenab canal at Ferozewala, Gujranwala (<i>Question No.5965*</i>)	5	474
ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Diseases and deaths in Surroundings of Pak-Arab Fertilizer Company Multan due to discharge of its poisonous water and gases	5	514
QUESTION regarding-		
-Detail of number of Basic Health Units in Multan and staff thereof (<i>Question No.2752*</i>)	2	190

	Issue No.	Page No.
-Deprivation of big hospitals from C.T. Scan machines	3	361-371
QUESTIONS regarding-		
-Detail of administrative Committees of the Punjab University and members thereof (<i>Question No.2079*</i>)	1	46
-Detail of purchase of computers in the Punjab University (<i>Question No.2080*</i>)	1	71

Z

ZAHIR UD DIN KHAN, CHAUDHRY (*Minister for Communication and Works*)

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-

-Demolition of bridges situated between Punjab University hostels and New Campus

1 116

QUESTIONS regarding-

-Construction and repair of Chinot-chak Jhumra road (*Question No.4078**)

5 436

-Construction of bridge over river Ravi at Syedwala, Faisalabad (*Question No.5664**)

5 474

-Construction of link road between G.T. Road Multan and Indus Highway D.G. Khan (*Question No.5195**)

5 461

-Construction of ring road from Bakkar Mauda to Thokar Niaz Baig, Lahore (*Question No.5073**)

5 457

-Construction of road from new airport to Ferozepur road via Bhatta Chowk, Lahore (*Question No.5279**)

5 465

-Detail of budget and expenditures of Communication and Works Department Rahim Yar Khan during 2002-04 (*Question No.5370**)

5 470

-Detail of construction of under-pass at Nigar Phatak in Gujranwala (*Question No.227**)

5 476

-Detail of cost, period and contract of construction of Kashmir road Lorry Adda, Sialkot (*Question No.5025**)

5 453

-Detail of fans purchased for Chauburji Gardens Estate, Lahore (*Question No.3855**)

5 430

-Detail of funds and expenditures of Communication and Works Department during 2002-04 (*Question No.5277**)

5 462

-Detail of funds for maintenance of Wahdat Colony, Lahore quarters for 2003-04 (*Question No.5160**)

5 459

-Detail of income from toll tax of roads and bridges during 2002-03 (*Question No.3499**)

5 418

-Detail of projects of tehsil Murree and Kotli Satran Rawalpindi Punjab Highways (*Question No.4715**)

5 450

-Detail of recruitments in Communication and Works Department since 2002 (*Question No.4280**)

5 442

-Detail of recruitments in Communication and Works Department Faisalabad since 2002 (*Question No.5311**)

5 466

-Detail of recruitments in Communication and Works Department Rahim Yar Khan since 2002 (*Question No.5361**)

5 469

-Detail of uprooting of bricks from soiling of Wahdat Colony, Lahore and action of government thereupon (*Question No.3667**)

5 423

-Encroachments at both sides of Highways and action of government thereupon (*Question No.4780**)

5 451

-Lapsed funds of maintenance in Wahdat Colony, Lahore for 2003-04 and action of government thereupon (*Question No.5161**)

5 460

-Lapse/surrender of funds allocated for repair of roads in district Khushab (*Question No.4475**)

5 448

-Problem of completion of road from Chak No.608 G.B. Okara to Thatha Mureedkey (*Question No.5115**)

5 457

	Issue No.	Page No.
-Re-continuation of "spray programme" for control over diseases caused by mosquitoes (<i>Question No.3148*</i>)	2	211
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-		
-Delay in implementation upon promise of Chief Minister to regularise the doctors recruited on contract basis	3	366
-Promotion of Dr. Fiaz Ranjha from grade 18 to grade 20	2	215
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Non-cooperation of doctors of Services Hospital Lahore with lady MPA	2	233
TAJIRA MUNIR, MRS		
PRIVILEGE MOTION regarding		
-Delay in presentation of annual report of Provincial Ombudsman for the year 2003	1	114
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Additional annual educational increment for civil servants (<i>Question No.973*</i>)	3	293
-Detail of educational institution and teachers of PP-157, Lahore (<i>Question No.2030*</i>)	1	62
-Detail of Girls and Boys Colleges of PP-9, Rawalpindi (<i>Question No.2032*</i>)	1	62
TALLAT YAQOOB, MISS		
QUESTION regarding-		
-Problem of reimbursement of medical bills of retired Government servants (<i>Question No.2367*</i>)	3	273
TANVEER AHMAD, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of granted funds and expenditures of Jama High School, Jehlum (<i>Question No.1679*</i>)	1	53
-Detail of inquiry against Principal Government Higher Secondary School Domeli (Jehlum) (<i>Question No.1846*</i>)	1	54
-Detail of medicines and grants of DHQ Hospitals, Jehlum (<i>Question No.1848*</i>)	2	148
-Detail of posting and inquiries of Medical Superintendent DHQ Hospital, Jehlum (<i>Question No.1850*</i>)	2	152
-Detail of uprooting of bricks from soling of Wahdat Colony, Lahore and action of Government thereupon (<i>Question No.3667*</i>)	5	423
-Problem of repair of road cuts in Wahdat Colony, Lahore (<i>Question No.3668*</i>)	5	427
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of ring road from Bakkar Mandi to Thokar Niaz Baig, Lahore (<i>Question No.5073*</i>)	5	456
-Detail of income from toll tax of roads and bridges during 2002-03 (<i>Question No.3499*</i>)	5	418
TASNEEM RASHEED, DR.		
QUESTIONS regarding-		
-Construction of bridge over river Ravi at Syedwala, Faisalabad (<i>Question No.5664*</i>)	5	474
-Problem of width of road from Faisalabad Shah Kot to Jaranwala (<i>Question No.5663*</i>)	5	473
W		
WASEEM AKHTAR, SYED, DR.		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Anxiety among the people due to deaths caused by one wheeling	5	510

	Issue No.	Page No.
-Detail of audit reports of DHO office Sialkot for the years 1998 to 2002 (<i>Question No.2382*</i>)	2	159
-Detail of patients admitted in "Burn Units" of Government hospitals of Lahore (<i>Question No.3116*</i>)	2	207
-Detail of construction, vacancies and facilities in Tehsil Headquarters Hospital, Tandlianwala (<i>Question No.2824*</i>)	2	193
-Detail of dispensaries, staff, income and expenditures of Health Department, Lahore (<i>Question No 3025*</i>)	2	201
-Detail of funds and medicines for Tehsil Headquarters Hospital, Borewala (<i>Question No 2459*</i>)	2	166
-Detail of illegal medical stores and practitioners in Toba Tek Singh (<i>Question No.2487*</i>)	2	186
-Detail of irregularities in contract of canteen of Fatma Jinnah Medical College and Government action thereupon (<i>Question No.3086*</i>)	2	205
-Detail of irresponsible behaviour of Medical Officer of Dispensary Mauza Khanpur Saeedan, tehsil Pasroor (<i>Question No.2479*</i>)	2	183
-Detail of issuance and use of funds in hospitals of Lahore during January 1999 to August 2003 (<i>Question No.2762*</i>)	2	191
-Detail of medicines and grants of DHQ Hospitals, Jhelum (<i>Question No 1848*</i>)	2	149
-Detail of number, funds and staff of Basic Health Units in PP-64, Faisalabad (<i>Question No 2844*</i>)	2	196
-Detail of number of Basic Health Units in Multan and staff thereof (<i>Question No 2752*</i>)	2	191
-Detail of posting and inquiries of Medical Superintendent DHQ Hospital, Jhelum (<i>Question No 1850*</i>)	2	153
-Detail of sanatorium for treatment of T.B in the Province (<i>Question No 762*</i>)	2	185
-Detail of sanctioned and vacant posts of teachers in Bahawalpur Victoria Hospital (<i>Question No.2873*</i>)	2	197
-Detail of vacancies of M.S. and A.M.S and D.M.S and their posting in Jinnah Hospital Lahore (<i>Question No.261</i>)	2	214
-Establishment of more hospitals in Multan according to population (<i>Question No.2740*</i>)	2	190
-Establishment of Rural Health Centre in area of police station Langrana, Jhang (<i>Question No 3288*</i>)	2	213
-Position of doctor's vacancies and ambulances in Rural Health Centre Kotli Loharan, Sialkot (<i>Question No 2800*</i>)	2	193
-Position of reserved seats for backward areas in Medical Colleges (<i>Question No 3014*</i>)	2	200
-Posting of Homeopathic Doctors in Tehsil Headquarters Hospitals (<i>Question No 2887*</i>)	2	199
-Problem of C T. Sean at General Hospital Lahore (<i>Question No 2650*</i>)	2	188
-Problem of deduction of house rent of the residents of Nishtar Hospital Multan (<i>Question No.3056*</i>)	2	202
-Problems of DHQ Hospital Gujranwala regarding postmortum, medicines and staff (<i>Question No.2470*</i>)	2	170
-Problems of establishment of Medical College in Gujranwala and upgradation of DHQ (<i>Question No 2471*</i>)	2	176
-Problems of Health Centre Atan, in tehsil Depalpur (<i>Question No 2296*</i>)	2	156
-Problem of patients ticket fee in Mayo Hospital Lahore (<i>Question No.2616*</i>)	2	187
-Problem of recruitment of Lady Health Workers in district Jhang (<i>Question No 3289*</i>)	2	213
-Problem of uniformity in patients ticket fee in Government Hospitals (<i>Question No 2869*</i>)	2	197
-Provision of facilities in Tehsil Headquarters Hospital, Borewala according to population (<i>Question No 2460*</i>)	2	168

	Issue No.	Page No.
SHAHNAZ SALEEM, MRS.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of staff in office of Deputy District Education Officer (Male) Ali Pur, Muzaffargarh (Question No.2222*)	1	82
-Particulars and service record of Head Clerk of Education Department, Alipur (Question No.2223*)	1	84
SHAHEEN ATIQ-UR-REHMAN, MISS		
QUESTION regarding-		
-Detail of position holders of private school students (Question No.273)	1	89
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of Information Technology Department and Punjab Information Technology Board (Question No.4668*)	3	315
-Detail of Boys and Girls High Schools of UC No. 39 to 42, Gujranwala (Question No.2219*)	1	81
-Detail of (Boys and Girls) Inter and Degree Colleges of PP-92, Gujranwala (Question No.2218*)	1	80
-Problems of establishment of Medical College in Gujranwala and upgradation of DHQ (Question No.2471*)	2	175
-Problems of DHQ Hospital Gujranwala regarding postmortum, medicines and staff (Question No.2470*)	2	169
SHAZIA CHAND, MRS		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of ambulances, facilities and charges in Jinnah Hospital, Lahore (Question No.3117*)	2	208
-Detail of patients admitted in "Burn Units" of Government hospitals of Lahore (Question No.3116*)	2	207
SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allocation of budget and expenditures of Special Education Department Faisalabad during 2002-2004 (Question No.5315*)	3	282
-Detail of budget and expenditures of Special Education Department for 2002-04 (Question No.5313*)	3	308
-Detail of schools/institutions established for education and training of handicapped children (Question No.4433*)	3	306
-Problem of upgradation of Middle School of Special Education Rahim Yar Khan and construction of building (Question No.5319*)	3	310
T		
TAHIR AKHTAR MALIK, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of audit reports of DHO office Sialkot for the years 1998 to 2002 (Question No.2382*)	2	158
-Position of doctor's vacancies and ambulances in Rural Health Centre Kotli Loharan, Sialkot (Question No.2800*)	2	192
TAHIR ALI JAVED, DR (Minister for Health)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Shortage of staff in DHQ Hospital, Gujranwala	2	243
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Checking of certificates of quacks and Homeopathic Doctors (Question No.763*)	2	139
-Current position of establishment of Children Complex in Multan (Question No.2739*)	2	189
-Current position of wards, beds and sanctioned posts of nurses in Nishtar Hospital Multan (Question No.3057*)	2	204
-Detail of ambulances, facilities and charges in Jinnah Hospital Lahore (Question No.3117*)	2	209

	Issue No.	Page No.
-Posting of Homoeopathic Doctors in Tehsil Headquarters Hospitals (Question No.2887*)	2	198
-Problem of increase in pensions of retired employees of P.R.T.C. (Question No.115*)	3	332
-Start of master classes in Degree College, Sheikhpura (Question No.2040*)	1	67
SAMIA AMJAD, DR		
QUESTION regarding-		
-Reinstatement of House Building Advance for Government employees (Question No.295*)	3	332
SAMINA JADUN, MISS ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Re-continuation of "spray programme" for control over diseases caused by mosquitoes (Question No.3148*)	2	210
-Reinstatement of quota of MPAs for granting House Building Advance to Government employees (Question No.3188*)	3	297
SAMINA NAVEED, MISS		
QUESTIONS regarding-		
-Problem of increase in House Building Advance and finishing interest over motor cycle/car advance (Question No.3181*)	3	296
-Problem of uniformity in patients ticket fee in Government Hospitals (Question No.2869*)	2	196
SAMI ULLAH KHAN, MR		
POINT OF ORDER regarding-		
-Promotion of Dr Fiaz Ranjha from grade 18 to grade 20	2	215
QUESTIONS regarding-		
-Problem of increase in Computer Allowance of the employees (Question No.3353*)	3	299
-Problem of installation of lights at Sagian Ravi bridge, Lahore (Question No.5638*)	5	472
-Reasons for handing over educational institutions of Ravi Town to NGO (Question No.1897*)	1	57
-Required and present number of teachers in Primary to Higher Secondary Schools (Question No.1649*)	1	52
SANAULLAH KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Delay and decrease in payment to victims of construction of new bridge near Jhalwala bridge in Faisalabad	5	526
QUESTION regarding-		
-Formation of service structure for elementary teachers recruited in 1995-96 (Question No.2126*)	1	72
POINT OF ORDER regarding-		
-Advancement in unanimity among Government and Opposition	1	17,21,30
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Delay in discussion upon report on principles of policy for the year 2002	5	489
-Delay in presentation of report on the Punjab Development of Cities Act 1976 (Punjab Act XIX of 1976)	2	229
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI, RANA		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of schools/institutions established for education and training of handicapped children (Question No.4433*)	3	306
-Problem of C.T. Scan at General Hospital Lahore (Question No.2650*)	2	187
SAUD HASSAN DAR, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Relaxation in the condition of land for opening new school (Question No.2059*)	1	70

	Issue No.	Page No.
-Detail of recruitment in Information Technology Department since January 2002 (<i>Question No.5491*</i>)	3	330
SPECIAL EDUCATION DEPARTMENT		
-Detail of budget and expenditures of Special Education Department for 2002-04 (<i>Question No.5313*</i>)	3	308
-Detail of schools/institutions established for education and training of handicapped children (<i>Question No.4433*</i>)	3	306
-Problem of upgradation of Middle School of Special Education Rahim Yar Khan and construction of building (<i>Question No.5319*</i>)	3	310
R		
RECITATION-		
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 6th January 2005	1	11
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 7th January 2005	2	137
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 10th January 2005	3	257
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 11th January 2005	4	395
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 13th January 2005	5	399
REHANA JAMEEL, BEGUM		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of employees posted in Treasury office Lahore for more than three years (<i>Question No.3062*</i>)	3	295
-Detail of issuance and use of funds in hospitals of Lahore during January 1999 to August 2003 (<i>Question No.2762*</i>)	2	191
-Detail of officers of Local Fund Audit having and waiting for selection grade 17 (<i>Question No.2676*</i>)	3	279
-Name, grade and other particulars of District Education Officer, Lahore (<i>Question No.1292*</i>)	1	51
-Posting of science teachers in Girls High School Ghazi-abad, Lahore (<i>Question No.2068*</i>)	1	39
REPORTS OF -		
-Punjab Public Service Commission for 2003 (presented in the House)	2	253
-Standing Committee on Culture and Youth Affairs (presented in the House)	1	92
-Standing Committee on Industries, Commerce and Investment (presented in the House)	1	91
RESOLUTION regarding-		
-Help to the victims of Tsunami storm	3	386
RIAZ AHMAD, RAJA		
QUORUM -		
-Indication of quorum on 10th January 2005	3	391
S		
SAEED AKBAR KHAN, MR. (Minister for Prisons)		
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Embezzlement of millions of rupees by a Town Nazim of Lahore	2	220
SAGHIRA ISLAM, MS.		
QUESTIONS regarding-		
-Illegal issuance of "More Scholarship" from Zakat fund (<i>Question No.2161*</i>)	1	76
-Increase in amount and relaxation in conditions of House Building Advance for Government employees (<i>Question No.3016*</i>)	3	294

	Issue No.	Page No.
-Detail of medicines and grants of DHQ Hospitals, Jehlum (Question No.1848*)	2	148
-Detail of audit reports of DHO office Sialkot for the years 1998 to 2002 (Question No.2382*)	2	158
-Detail of number, funds and staff of Basic Health Units in PP-64, Faisalabad (Question No.2844*)	2	195
-Detail of number of Basic Health Units in Multan and staff thereof (Question No.2752*)	2	190
-Detail of posting and inquiries of Medical Superintendent DHQ Hospital, Jehlum (Question No.1850*)	2	152
-Detail of sanatorium for treatment of T.B. in the Province (Question No.762*)	2	184
-Detail of sanctioned and vacant posts of teachers in Bahawalpur Victoria Hospital (Question No.2873*)	2	197
-Detail of vacancies of M.S. and A.M.S and D.M.S and their posting in Jinnah Hospital Lahore (Question No.261)	2	214
-Establishment of more hospitals in Multan according to population (Question No.2740*)	2	189
-Establishment of Rural Health Centre in area of police station Langrana, Jhang (Question No.3288*)	2	212
-Position of doctor's vacancies and ambulances in Rural Health Centre Kotli Loharan, Sialkot (Question No.2800*)	2	192
-Position of reserved seats for backward areas in Medical Colleges (Question No.3014*)	2	199
-Posting of Homeopathic Doctors in Tehsil Headquarters Hospitals (Question No.2887*)	2	198
-Problem of C.T. Scan at General Hospital Lahore (Question No.2650*)	2	187
-Problem of deduction of house rent of the residents of Nishtar Hospital Multan (Question No.3056*)	2	202
-Problems of DHQ Hospital Gujranwala regarding postmortum, medicines and staff (Question No.2470*)	2	169
-Problems of establishment of Medical College in Gujranwala and upgradation of DHQ (Question No.2471*)	2	175
-Problems of Health Centre Attari in tehsil Depalpur (Question No.2296*)	2	155
-Problem of patients ticket fee in Mayo Hospital Lahore (Question No.2616*)	2	186
-Problem of recruitment of Lady Health Workers in district Jhang (Question No.3289*)	2	213
-Problem of uniformity in patients ticket fee in Government Hospitals (Question No.2869*)	2	196
-Provision of facilities in Tehsil Headquarters Hospital, Borewala according to population (Question No.2460*)	2	168
-Re-continuation of "spray programme" for control over diseases caused by mosquitoes (Question No.3148*)	2	210
INFORMATION TECHNOLOGY DEPARTMENT		
-Aims and objects of Information Technology Department and Punjab Information Technology Board (Question No.4668*)	3	315
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (Question No.5209*)	3	322
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (Question No.5314*)	3	328
-Detail of establishment, offices and staff of Punjab Information Technology Board (Question No.2301*)	3	313
-Detail of offices, employees and posts of Information Technology (Question No.1725*)	3	311
-Details of recruitment in Information Technology Department since 2003 (Question No.4969*)	3	319

	Issue No.	Page No.
-Detail of allocation of budget and expenditures of Special Education Department Faisalabad during 2002-2004 (Question No.5315*)	3	282
-Detail of embezzlement in G.P.Fund Account of D.A.O Muzaffargarh and Government action thereupon (Question No.5075*)	3	303
-Detail of employees posted in Treasury office Lahore for more than three years (Question No.3062*)	3	295
-Detail of officers of Local Fund Audit having and waiting for selection grade 17 (Question No.2676*)	3	279
-Detail of recruitment in Finance Department by Punjab Public Service Commission during 1998 to 2000 (Question No.2620*)	3	276
-Detail of remission of loan during 2001 to 2004 by the Bank of Punjab (Question No.4760*)	3	301
-Discriminatory treatment in granting personal grade to officers including in combined seniority list (Question No.6006*)	3	305
-Extension in contract of Managing Director Punjab Bank (Question No.1451*)	3	259
-Increase in amount and relaxation in conditions of House Building Advance for Government employees (Question No.3016*)	3	294
-Problem of House Rent Allowance of Government employees (Question No.4761*)	3	301
-Problem of increase in amount of House Building Advance for Government employees (Question No.3307*)	3	298
-Problem of increase in Computer Allowance of the employees (Question No.3353*)	3	299
-Problem of increase in House Building Advance and finishing interest over motor cycle/car advance (Question No.3181*)	3	296
-Problem of increase in pensions of retired employees of P.R.T.C. (Question No.115*)	3	332
-Problem of reimbursement of medical bills of retired Government servants (Question No.2367*)	3	273
-Reasons for contradiction between load conditions and mark up of the Bank of Punjab (Question No.3376*)	3	299
-Reinstatement of House Building Advance for government employees (Question No.295*)	3	332
-Reinstatement of quota of MPAs for granting House Building Advance to Government employees (Question No.3188*)	3	297
HEALTH DEPARTMENT		
-Checking of certificates of quacks and Homeopathic Doctors (Question No.763*)	2	138
-Current position of wards, beds and sanctioned posts of nurses in Nishtar Hospital Multan (Question No.3057*)	2	203
-Detail of ambulances, facilities and charges in Jinnah Hospital, Lahore (Question No.3117*)	2	208
-Detail of patients admitted in "Burn Units" of Government hospitals of Lahore (Question No.3116*)	2	207
-Detail of construction, vacancies and facilities in Tehsil Headquarters Hospital, Tandlianwala (Question No.2824*)	2	193
-Detail of dispensaries, staff, income and expenditures of Health Department, Lahore (Question No.3025*)	2	200
-Detail of funds and medicines for Tehsil Headquarters Hospital, Bortwala (Question No.2459*)	2	166
-Detail of illegal medical stores and practitioners in Toba Tek Singh (Question No.2487*)	2	185
-Detail of irregularities in contract of canteen of Fatima Jinnah Medical College and Government action thereupon (Question No.3086*)	2	204
-Detail of irresponsible behaviour of Medical Officer of Dispensary Mauza Khanpur Saedan tehsil Pasroor (Question No.2479*)	2	182
-Detail of issuance and use of funds in hospitals of Lahore during January 1999 to August 2003 (Question No.2762*)	2	191

	Issue No.	Page No.
-Detail of (Boys and Girls) Inter and Degree Colleges of PP-92, Gujranwala (Question No.2218*)	1	80
-Detail of educational institution and teachers of PP-157, Lahore (Question No.2030*)	1	62
-Detail of Girls and Boys Colleges of PP-9, Rawalpindi (Question No.2032*)	1	62
-Detail of granted funds and expenditures of Jama High School in Jehlum (Question No.1679*)	1	63
-Detail of inquiry against Principal Government Higher Secondary School Domeli (Jehlum) (Question No.1846*)	1	54
-Detail of position holders of private school students (Question No.273)	1	89
-Detail of purchase of computers in the Punjab University (Question No.2080*)	1	71
-Detail of recruitments and irregularities in Education Department, Vehari (Question No.1865*)	1	55
-Detail of recruitments on contract basis in the Punjab University (Question No.2056*)	1	67
-Detail of School buildings declared as dangerous in tehsil Murree and Kotli Satain, Rawalpindi (Question No.2033*)	1	65
-Detail of staff in office of Deputy District Education Officer (Male) Ali Pur, Muzaffargarh (Question No.2222*)	1	82
-Detail of teachers posted in Girls Middle School Chak 221 J.B. tehsil Chiniot (Question No.2149*)	1	73
-Detail of vehicles and petrol used by Vice Chancellor Punjab University (Question No.2057*)	1	69
-Discriminatory treatment with lecturers recruited on contract basis (Question No.2202*)	1	78
-Establishment of educational institutions for girls and special children in Sheikhpura (Question No.868*)	1	49
-Formation of service structure for elementary teachers recruited in 1995-96 (Question No.2126*)	1	72
-Illegal issuance of "More Scholarship" from zakat fund (Question No.2161*)	1	77
-Name, grade and other particulars of District Education Officer, Lahore (Question No.1292*)	1	51
-Particulars and service record of Head Clerk of Education Department, Alipur (Question No.2223*)	1	84
-Payment of salaries to educators posted in Kasur (Question No.984*)	1	50
-Performance of English teachers and problems of their service rules and regulations (Question No.2063*)	1	35
-Posting of Headmaster and science teacher in Government High School Chak No.221 J.B. tehsil Chiniot (Question No.2150*)	1	74
-Posting of science teachers in Girls High School Ghazi-abad, Lahore (Question No.2068*)	1	39
-Problem of Boys High Schools of Gujranwala (Question No.2299*)	1	88
-Problem of posting the staff of Board of Intermediate and Secondary Education in Okara (Question No.2158*)	1	75
-Problems due to misconduct of SO (SIII) Education Department (Question No.2294*)	1	87
-Reasons for handing over educational institutions of Ravi Town to NGO (Question No.1897*)	1	57
-Required and present number of teachers in Primary to Higher Secondary Schools (Question No.1649*)	1	52
-Start of master classes in Degree College, Sheikhpura (Question No.2040*)	1	67
FINANCE DEPARTMENT		
-Additional annual educational increment for civil servants (Question No.973*)	3	293

	Issue No.	Page No.
-Detail of funds and expenditures of Communication and Works Department during 2002-04 (Question No.5277*)	5	462
-Detail of funds for maintenance of Wahdat Colony, Lahore quarters for 2003-04 (Question No.5160*)	5	459
-Detail of income from toll tax of roads and bridges during 2002-03 (Question No.3499*)	5	418
-Detail of projects of tehsil Murree and Kotli Satian Rawalpindi Punjab Highways (Question No.4715*)	5	449
-Detail of recruitments in Communication and Works Department since 2002 (Question No.4280*)	5	441
-Detail of recruitments in Communication and Works Department Faisalabad since 2002 (Question No.5311*)	5	465
-Detail of recruitments in Communication and Works Department Rahim Yar Khan since 2002 (Question No.5361*)	5	468
-Detail of uprooting of bricks from soiling of Wahdat Colony, Lahore and action of Government thereupon (Question No.3667*)	5	423
-Encroachments at both sides of Highways and action of Government thereupon (Question No.4780*)	5	450
-Lapsed funds of maintenance in Wahdat Colony, Lahore for 2003-04 and action of government thereupon (Question No.5161*)	5	459
-Lapse/surrender of funds allocated for repair of roads in district Khushab (Question No.4475*)	5	447
-Problem of completion of road from Chak No.608 G.B. Okara to Thatha Mureedkey (Question No.5115*)	5	457
-Problem of completion of road from Chak No.616 GB to Mahar Shahana, Faisalabad (Question No.5116*)	5	458
-Problem of installation of lights at Sagian Ravi bridge Lahore (Question No.5638*)	5	472
-Problem of repair of road cuts in Wahdat Colony, Lahore (Question No.3668*)	5	427
-Problem of repair of Sillanwali road Sargodha (Question No.5029*)	5	454
-Problem of widening the bridge at Sargodha-Faisalabad road (Question No.5030*)	5	455
-Problem of width of Nishatabad to Chak Jhumra road (Question No.5213*)	5	461
-Problem of width of road from Faisalabad Shah Kot to Jaranwala (Question No.5663*)	5	473
-Repair of old Ravi bridge (Question No.1612*)	5	405
-Sanction of alteration of Wahdat Colony quarters in possession of Police and other details (Question No.4983*)	5	451
-Staff, expenditure and performance of Communication and Works Department regarding maintenance of Wahdat Colony, Lahore (Question No.1700*)	5	414
-Width of bridge over Upper Chenab canal at Ferozewala, Gujranwala (Question No.5965*)	5	474
EDUCATION DEPARTMENT		
-Detail of administrative Committees of the Punjab University and members thereof (Question No.2079*)	1	46
-Detail of aims and objects, centres and staff of Ujala Project (Question No.2239*)	1	85
-Detail of Assistant Education Officers posted at Sialkot for more than three years (Question No.2189*)	1	77
-Detail of Boys and Girls Colleges of PP-10, Rawalpindi (Question No.2026*)	1	59
-Detail of Boys and Girls High Schools of UC No. 39 to 42, Gujranwala (Question No.2219*)	1	81
-Detail of Boys and Girls Schools of PP-10, Rawalpindi (Question No.2025*)	1	58

	Issue No.	Page No.
-Embezzlement of millions of rupees by a Town Nazim of Lahore	2	218
-Holding the portfolio of Advisor by a disqualified person	5	500
-Promotion of Dr Fiaz Ranjha from grade 18 to grade 20	2	215
PRIVILEGE MOTIONS regarding-		
-Delay in discussion upon report on principles of policy for the year 2002	5	489
-Delay in presentation of annual report of Provincial Ombudsman for the year 2003	1	114
-Delay in presentation of annual report of Punjab Public Service Commission	1	114
-Delay in presentation of report on the Punjab Development of Cities Act 1976 (Punjab Act XIX of 1976)	2	229
-Delay in presentation of report on observance and implementation of principles of policy	1	108
-Improper behaviour of Police Officers with MPA at Multan Airport	1	105
-Insulting behaviour of Chief Engineer Greater Thal Canal with MPA	1	111
-Insulting behaviour of DSP and Police Inspector with MPA at Islamabad Airport	3	357
-Insulting behaviour of Police with MPA at Islamabad Airport	3	343
-Insulting behaviour of SHO Police Station Hanjarwal with MPA	1	106
-Non-cooperation of doctors of Services Hospital Lahore with lady MPA	2	231
-Use of improper words by Chairman TEVTA against MPA	5	486
Q		
QASIM ZIA, MR. (Leader of Opposition)		
POINT OF ORDER regarding-		
-Advancement in unanimity among Government and Opposition	1	15,19,28
QUORUM -		
-Indication of quorum on 10 th January 2005	3	391
QUSIA LODI, MISS (Minister for Special Education)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Detail of allocation of budget and expenditures of Special Education Department Faisalabad during 2002-2004 (Question No.5315*)	3	282
-Detail of budget and expenditures of Special Education Department for 2002-04 (Question No.5313*)	3	309
-Detail of schools/institutions established for education and training of handicapped children (Question No.4433*)	3	307
-Problem of upgradation of Middle School of Special Education Rahim Yar Khan and construction of building (Question No.5319*)	3	311
QUESTIONS regarding-		
COMMUNICATION AND WORKS DEPARTMENT		
-Construction and repair of Chiniot-chak Jhumra road (Question No.4078*)	5	435
-Construction of bridge over river Ravi at Syedwala, Faisalabad (Question No.5664*)	5	474
-Construction of ring road from Bakkar Mandi to Thokar Niaz Bag, Lahore (Question No.5073*)	5	456
-Construction of link road between G.T. Road Multan and Indus Highway D.G. Khan (Question No.5195*)	5	460
-Construction of road from new airport to Ferozpur road via Bhatta Chowk, Lahore (Question No.5279*)	5	464
-Detail of budget and expenditures of Communication and Works Department Rahim Yar Khan during 2002-04 (Question No.5370*)	5	469
-Detail of construction of under-pass at Nigar Phattak in Gujranwala (Question No.227*)	5	475
-Detail of cost, period and contract of construction of Kashmir road Lorry Adda, Sialkot (Question No.5025*)	5	453
-Detail of fans purchased for Chauburji Gardens Estate, Lahore (Question No.3855*)	5	429

	Issue No.	Page No.
NAYYAR MURTAZA LONE, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Detail of construction of under-pass at Nigar Phattak in Gujranwala (<i>Question No.227*</i>)	5	475
Nazar Farid Khokhar, Malik		
MOTION regarding-		
-Privilege Motion Nos. 23, 37 and 116	1	92
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of funds and medicines for Tehsil Headquarters Hospital, Borewala (<i>Question No.2459*</i>)	2	166
-Detail of recruitments and irregularities in Education Department, Vehari (<i>Question No.1865*</i>)	1	55
-Provision of facilities in Tehsil Headquarters Hospital Borewala according to population (<i>Question No.2460*</i>)	2	168
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS.		
QUESTIONS regarding-		
-Problem of increase in amount of House Building Advance for Government employees (<i>Question No.3307*</i>)	3	298
-Reasons for contradiction between load conditions and mark up of the Bank of Punjab (<i>Question No.3376*</i>)	3	299
NOTIFICATION regarding-		
-Summoning of 18 th Session commenced from 6-1-2005	1	1
O		
OATH OF OFFICE BY-		
-Newly elected member Engineer Muhammad Ashraf Butt (PP-93)	1	13
P		
PANEL OF CHAIRMEN-		
-Announcement regarding _____ for the 18 th session commenced from 6th January 2005	1	12
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR AGRICULTURE		
<i>See under</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR EDUCATION		
<i>See under</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FINANCE		
<i>See under</i>		
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRS		
<i>See under</i>		
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS		
QUESTION regarding-		
-Construction of road from new airport to Ferozpur road via Bhatta Chowk, Lahore (<i>Question No.5279*</i>)	5	464
PERVAIZ RAFIQUE, MR.		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting behaviour of Police with MPA at Islamabad Airport	3	343
POINTS OF ORDER regarding-		
-Advancement in unanimity among Government and Opposition	1	15
-Assurance regarding re-admission of expelled students of Agriculture University, Faisalabad	5	479
-Delay in implementation upon promise of Chief Minister to regularise the doctors recruited on contract basis	3	365
-Display of flag on motor cars by Parliamentary Secretaries	3	334

	Issue No.	Page No.
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR		
QUESTIONS regarding-		
-Current position of establishment of Children Complex in Multan (<i>Question No.2739*</i>)	2	188
-Establishment of more hospitals in Multan according to population (<i>Question No.2740*</i>)	2	189
MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI, MR.		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Local Government and Rural Development	5	498
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Use of improper words by Chairman TEVTA against MPA	5	486
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Industries, Commerce and Investment	5	496
MUHAMMAD SAQLAIN ANWAR, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of teachers posted in Girls Middle School Chak 221 J.B. tehsil Chiniot (<i>Question No.2149*</i>)	1	73
-Posting of Headmaster and science teacher in Government High School Chak No. 221 J.B. tehsil Chiniot (<i>Question No.2150*</i>)	1	74
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of projects of tehsil Murree and Kotli Satran Rawalpindi Punjab Highways (<i>Question No.4715*</i>)	5	449
-Detail of School buildings declared as dangerous in tehsil Murree and Kotli Satran, Rawalpindi (<i>Question No.2033*</i>)	1	65
-Position of reserved seats for backward areas in Medical Colleges (<i>Question No.3014*</i>)	2	199
MUHAMMAD WAQAS, MR.		
PRIVILEGE MOTION regarding		
-Delay in presentation of annual report of Punjab Public Service Commission	1	114
MUHAMMAD WARIS KALLU, MR.		
PRIVILEGE MOTION regarding		
-Insulting behaviour of Chief Engineer Greater Thal Canal with MPA	1	111
MUMTAZ ALI, CH		
QUESTION regarding-		
-Detail of Assistant Education Officers posted at Stalkot for more than three years (<i>Question No.2189*</i>)	1	77
N		
NADIA AZIZ, DR.		
POINT OF ORDER regarding-		
-Delay in implementation upon promise of Chief Minister to regularise the doctors recruited on contract basis	3	365
NAVEED AMMER, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Current position of wards, beds and sanctioned posts of nurses in Nishtar Hospital Multan (<i>Question No.3057*</i>)	2	203
-Problem of deduction of house rent of the residents of Nishtar Hospital Multan (<i>Question No.3056*</i>)	2	202

	Issue No.	Page No.
POINTS OF ORDER (Answer) regarding-		
-Advancement in unanimity among Government and Opposition	1	18,25
-Display of flag on motor cars by Parliamentary Secretaries	3	337
-Embezzlement of millions of rupees by a Town Nazim of Lahore	2	224
-Holding the portfolio of Advisor by a disqualified person	5	500
PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-		
-Delay in presentation of report on observance and implementation of principles of policy	1	109
-Insulting behaviour of DSP and Police Inspector with MPA at Islamabad Airport	3	358
-Insulting behaviour of Police with MPA at Islamabad Airport	3	345
RESOLUTION (Answer) regarding-		
-Help to the victims of Tsunami storm	3	387
MUHAMMAD EJAZ, HAJI		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of funds for maintenance of Wahdat Colony, Lahore quarters for 2003-04 (Question No.5160*)	5	459
-Detail of irresponsible behaviour of Medical Officer of Dispensary Mauza Khanpur Saeedan tehsil Pasroor (Question No 2479*)	2	182
-Lapsed funds of maintenance in Wahdat Colony, Lahore for 2003-04 and action of government thereupon (Question No.5161*)	5	459
-Problems due to misconduct of SO (SIII) Education Department (Question No.2294*)	1	87
-Problems of Health Centre Attan in tehsil Depalpur (Question No 2296*)	2	155
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Failure of Hafizabad Police in arrest of murderer of Hafiz-e-Quwan girl	5	524
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Use of improper words by ASP Bahawalpur against MPA	5	491
QUESTIONS regarding-		
-Detail of establishment, offices and staff of Punjab Information Technology Board (Question No.2301*)	3	313
-Detail of offices, employees and posts of Information Technology (Question No.1725*)	3	311
-Detail of recruitments in Communication and Works Department since 2002 (Question No.4280*)	5	441
-Detail of sanctioned and vacant posts of teachers in Bahawalpur Victoria Hospital (Question No.2873*)	2	197
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHRY (Minister for Food)		
CONDOLENCE -		
-On demise of father of Ch. Pervaiz Elahi, Chief Minister	5	400
PRIVILEGE MOTIONS (Answers) regarding-		
-Delay in discussion upon report on principles of policy for the year 2002	5	490
-Delay in presentation of annual report of Provincial Ombudsman for the year 2003	1	115
REPORT LAID IN THE HOUSE regarding-		
-Punjab Public Service Commission for 2003	2	254
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of embezzlement in G.P.Fund Account of D.A.O Muzaffargarh and Government action thereupon (Question No.5075*)	3	303
-Lapse/surrender of funds allocated for repair of roads in district Khushab (Question No.4475*)	5	447

	Issue No.	Page No.
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Local Government and Rural Development	5	498
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation	5	499
MUHAMMAD AFZAL, MR.		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Insulting behaviour of SHO Police Station Hanjarwal with MPA	1	106
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR		
POINT OF ORDER (Answer) regarding-		
-Assurance regarding re-admission of expelled students of Agriculture University, Faisalabad	5	480
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of dispensaries, staff, income and expenditures of Health Department, Lahore (Question No.3025*)	2	200
-Detail of irregularities in contract of canteen of Fatma Jinnah Medical College and Government action thereupon (Question No.3086*)	2	204
-Detail of remission of loan during 2001 to 2004 by the Bank of Punjab (Question No.4760*)	3	301
-Problem of House Rent Allowance of Government employees (Question No.4761*)	3	301
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Education	5	497
MUHAMMAD ASHRAF BUTT, ENGINEER		
-Oath of office	1	13
MUHAMMAD AYUB KHAN SALDERA, MR		
REPORTS LAID IN THE HOUSE regarding-		
Standing Committee on Industries, Commerce and Investment (presented in the House)	1	91
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR (Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)		
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-		
-Anxiety among the people due to deaths caused by one wheeling	5	511
-Demise of Mr. Sardar by firing of Police in Gujranwala	2	249
-Deprivation of big hospitals from C T. Scan machines	3	372
BILLS regarding-		
-The King Edward Medical University Bill, 2005 (Introduced in the House)	1	134
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 (Introduced in the House)	1	134
-The Punjab Consumer Protection Bill, 2004 (considered in the House)	5	537
-The Punjab Heritage Foundation Bill, 2004 (considered in the House)	5	529
CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding-		
-Action by the government upon the loss of lives in an explosion in Sialkot mosque	1	95
-Murder after kidnaping of a citizen of district Sargodha (Bhera) and action of Government thereupon	5	484
-Murder of Nazim Union Council and two companions at Sheikhpura road Gujranwala	5	481
-Murder of President of arms/ammunition dealers association in Gujranwala	1	98
CONDOLENCE-		
-On the demise of father of Chief Minister, Ch. Parvaiz Illahi	4	396

	Issue No.	Page No.
L		
LEADER OF OPPOSITION		
<i>See under Qasim Zia, Mr.</i>		
LUBNA MALIK, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Construction of link road between G.T. Road Multan and Indus Highway D G Khan (Question No.5195*)	5	460
M		
MAJIB NAWAZ, MIAN		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation	5	499
MINISTER FOR AGRICULTURE		
<i>See under Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr.</i>		
MINISTER FOR COMMUNICATION AND WORKS		
<i>See under Zaheer ud Din, Chaudhry</i>		
MINISTER FOR EDUCATION		
<i>See under Inran Masood, Mian</i>		
MINISTER FOR FINANCE		
<i>See under Hasnain Bahadur Dreshak, Sardar</i>		
MINISTER FOR FOOD		
<i>See under Muhammad Iqbal, Chaudhary</i>		
MINISTER FOR HEALTH		
<i>See under Tahir Ali Javed, Dr.</i>		
MINISTER FOR INFORMATION TECHNOLOGY		
<i>See under Abdul Aleem Khan, Mr.</i>		
MINISTER FOR PRISONS		
<i>See under Saeed Akbar Khan, Mr.</i>		
MINISTER FOR REVENUE		
<i>See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr.</i>		
MINISTER FOR SPECIAL EDUCATION		
<i>See under Qudsia Lodi, Miss</i>		
MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE		
QUESTIONS regarding-		
-Discriminatory treatment in granting personal grade to officers including in combined seniority list (Question No.6006*)	3	5
-Problem of width of Nishatabad to Chak Jhumra road (Question No.5213*)	5	461
MOTIONS regarding-		
-Extension in period to present the report of Committee on Privileges	5	494
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Agriculture	5	495
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Education	5	497
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Industries, Commerce and Investment	5	496

	Issue No.	Page No.
-Problem of Boys High Schools of Gujranwala (<i>Question No 2299*</i>)	1	88
-Problem of posting the staff of Board of Intermediate and Secondary Education in Okara (<i>Question No.2158*</i>)	1	75
-Problems due to misconduct of SO (SII) Education Department (<i>Question No.2294*</i>)	1	87
-Reasons for handing over educational institutions of Ravi Town to NGO (<i>Question No.1897*</i>)	1	57
-Required and present number of teachers in Primary to Higher Secondary Schools (<i>Question No 1649*</i>)	1	52
-Relaxation in the condition of land for opening new school (<i>Question No.2059*</i>)	1	70
-Start of master classes in Degree College, Shekhpura (<i>Question No.2040*</i>)	1	67
IMTIAZ AHMED LALI, MR.		
QUESTION regarding-		
-Discriminatory treatment with lecturers recruited on contract basis (<i>Question No.2202*</i>)	1	78
INFORMATION TECHNOLOGY DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of Information Technology Department and Punjab Information Technology Board (<i>Question No.4668*</i>)	3	315
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (<i>Question No.5209*</i>)	3	322
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (<i>Question No.5314*</i>)	3	328
-Detail of establishment, offices and staff of Punjab Information Technology Board (<i>Question No.2301*</i>)	3	313
-Detail of offices, employees and posts in Information Technology Department (<i>Question No.1725*</i>)	3	311
-Detail of recruitment in Information Technology Department since 2003 (<i>Question No.4969*</i>)	3	319
-Detail of recruitment in Information Technology Department since January 2002 (<i>Question No 5491*</i>)	3	330
J		
JAHANZEB IMTIAZ GILL, MR		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (<i>Question No 5209*</i>)	3	322
-Detail of number, funds and staff of Basic Health Units in PP-64, Faisalabad (<i>Question No.2844*</i>)	2	195
JAVED AKBAR DHILLON, ENGR		
QUESTION regarding-		
-Detail of recruitments in Communication and Works Department Rahim Yar Khan since 2002 (<i>Question No.5361*</i>)	5	468
K		
KHALID MEHMOOD WATTOO, ADVOCATE, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of construction, vacancies and facilities in Tehsil Headquarters Hospital, Tandlianwala (<i>Question No 2824*</i>)	2	193
-Problem of completion of road from Chak No.608 G.B. Okara to Thatha Mureedkey (<i>Question No.5115*</i>)	5	457
-Problem of completion of road from Chak No.616 G.B. to Mahar Shahana, Faisalabad (<i>Question No.5116*</i>)	5	458

IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)

QUESTIONS regarding-

	Issue No.	Page No.
-Detail of administrative Committees of the Punjab University and members thereof (Question No.2079*)	1	46
-Detail of aims and objects, centres and staff of Ujala Project (Question No.2239*)	1	86
-Detail of Assistant Education Officers posted at Sialkot for more than three years (Question No.2189*)	1	78
-Detail of Boys and Girls Colleges of PP-10, Rawalpindi (Question No.2026*)	1	60
-Detail of Boys and Girls High Schools of UC No. 39 to 42, Gujranwala (Question No.2219*)	1	81
-Detail of Boys and Girls Schools of PP-10, Rawalpindi (Question No.2025*)	1	59
-Detail of (Boys and Girls) Inter and Degree Colleges of PP-92, Gujranwala (Question No.2218*)	1	80
-Detail of educational institutions and teachers of PP-157, Lahore (Question No.2030*)	1	62
-Detail of Girls and Boys Colleges of PP-9, Rawalpindi (Question No.2032*)	1	63
-Detail of granted funds and expenditures of Jamia High School in Jehlum (Question No.1679*)	1	53
-Detail of inquiry against Principal Government Higher Secondary School Domeli (Jehlum) (Question No.1846*)	1	55
-Detail of position holders of private school students (Question No.273)	1	90
-Detail of purchase of computers in the Punjab University (Question No.2080*)	1	71
-Detail of recruitments and irregularities in Education Department, Vehari (Question No.1865*)	1	56
-Detail of recruitments on contract basis in the Punjab University (Question No.2056*)	1	67
-Detail of School buildings declared as dangerous in tehsil Murree and Kotli Satian, Rawalpindi (Question No.2033*)	1	65
-Detail of staff in office of Deputy District Education Officer (Male) Ali Pur, Muzaffargarh (Question No.2222*)	1	83
-Detail of teachers posted in Girls Middle School Chak 221 J.B. tehsil Chiniot (Question No.2149*)	1	73
-Detail of vehicles and petrol used by Vice Chancellor Punjab University (Question No.2057*)	1	69
-Discriminatory treatment with lecturers recruited on contract basis (Question No.2202*)	1	78
-Establishment of educational institutions for girls and special children (Question No.868*)	1	
-Formation of service structure for elementary teachers recruited in 1995-96 (Question No.2126*)	1	
-Illegal issuance of "More Scholarship" from zakat fund (Question No.2161*)	1	7
-Name, grade and other particulars of District Education Officer, Lahore (Question No.1292*)	1	52
-Payment of salaries to educators posted in Kasur (Question No.984*)	1	51
-Performance of English teachers and problems of their service rules and regulations (Question No.2063*)	1	35
-Particulars and service record of Head Clerk of Education Department, Alipur (Question No.2223*)	1	85
-Posting of Headmaster and science teacher in Government High School Chak No. 221 J.B. tehsil Chiniot (Question No.2150*)	1	74
-Posting of science teachers in Girls High School Ghazi abad, Lahore (Question No.2068*)	1	40

	Issue No.	Page No.
-Problem of recruitment of Lady Health Workers in district Jhang (<i>Question No 3289*</i>)	2	213
-Problem of uniformity in patients ticket fee in Government Hospitals (<i>Question No.2869*</i>)	2	196
-Provision of facilities in Tehsil Headquarters Hospital Borewala according to population (<i>Question No 2460*</i>)	2	168
-Re-continuation of "spray programme" for control over diseases caused by mosquitoes (<i>Question No 3148*</i>)	2	210
I		
IBRAR AHMED, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of Boys and Girls Colleges of PP-10, Rawalpindi (<i>Question No.2026*</i>)	1	59
-Detail of Boys and Girls Schools of PP-10, Rawalpindi (<i>Question No.2025*</i>)	1	58
IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, MIAN		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the reports of Standing Committee on Agriculture	5	495
IHSAN ULLAH WAQAS, SYED		
ADJOURNMENT MOTION regarding-		
-Murder of Mr. Ishfaq of Sheikhpura by Police violence and protest by citizens	5	515
CALL ATTENTION NOTICES regarding-		
-Action by the Government upon the loss of lives in an explosion in Sialkot mosque	1	94
-Murder after kidnaping of a citizen of district Sargodha (Bhera) and action of Government thereupon	5	483
POINT OF ORDER regarding-		
-Embezzlement of millions of rupees by a Town Nazim of Lahore	2	218
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Delay in presentation of report on observance and implementation of principles of policy	1	108
QUESTIONS regarding-		
-Checking of certificates of quacks and Homeopathic Doctors (<i>Question No.763*</i>)	2	138
-Detail of recruitment in Finance Department by Punjab Public Service Commission during 1998 to 2000 (<i>Question No 2620*</i>)	3	276
-Detail of sanatorium for treatment of T B in the Province (<i>Question No. 762*</i>)	2	184
-Extension in contract of Managing Director Punjab Bank (<i>Question No.1451*</i>)	3	259
-Establishment of educational institutions for girls and special children (<i>Question No 868*</i>)	1	49
-Payment of salaries to educators posted in Kasur (<i>Question No.984*</i>)	1	50
-Repair of old Ravi bridge (<i>Question No.1612*</i>)	5	405
-Staff, expenditure and performance of Communication and Works Department regarding maintenance of Wahdat Colony, Lahore (<i>Question No 1700*</i>)	5	414
IJAZ AHMAD, SH		
POINT OF ORDER regarding-		
-Assurance regarding re-admission of expelled students of Agriculture University, Faisalabad	5	479
IMRAN ASHRAF, MR.		
QUESTION regarding-		
-Detail of cost, period and contract of construction of Kashmir road Lorry Adda, Sialkot (<i>Question No 5025*</i>)	5	453

	Issue No.	Page No.
-Current position of establishment of Children Complex in Multan (Question No 2739*)	2	188
-Current position of wards, beds and sanctioned posts of nurses in Nishtar Hospital Multan (Question No.3057*)	2	203
-Detail of ambulances, facilities and charges in Jinnah Hospital Lahore (Question No 3117*)	2	208
-Detail of audit reports of DHO office Sialkot for the years 1998 to 2002 (Question No 2382*)	2	158
-Detail of patients admitted in "Burn Units" of Government hospitals of Lahore (Question No.3116*)	2	207
-Detail of construction, vacancies and facilities in Tehsil Headquarters Hospital, Tandlianwala (Question No.2824*)	2	193
-Detail of dispensaries, staff, income and expenditures of Health Department, Lahore (Question No.3025*)	2	200
-Detail of funds and medicines for Tehsil Headquarters Hospital, Borewala (Question No 2459*)	2	166
-Detail of illegal medical stores and practitioners in Toba Tek Singh (Question No 2487*)	2	185
-Detail of irregularities in contract of canteen of Fatima Jinnah Medical College and Government action thereupon (Question No.3086*)	2	204
-Detail of irresponsible behaviour of Medical Officer of Dispensary Mauza Khanpur Sacedan tehsil Pasroor (Question No 2479*)	2	182
-Detail of issuance and use of funds in hospitals of Lahore during January 1999 to August 2003 (Question No 2762*)	2	191
-Detail of medicines and grants of DHQ Hospitals, Jehlum (Question No.1848*)	2	148
-Detail of number, funds and staff of Basic Health Units in PP-64, Faisalabad (Question No.2844*)	2	195
-Detail of number of Basic Health Units in Multan and staff thereof (Question No.2752*)	2	190
-Detail of posting and inquiries of Medical Superintendent DHQ Hospital, Jehlum (Question No.1850*)	2	152
-Detail of sanatorium for treatment of T.B. in the Province (Question No.762*)	2	184
-Detail of sanctioned and vacant posts of teachers in Bahawalpur Victoria Hospital (Question No 2873*)	2	197
-Detail of vacancies of M.S and A.M.S and D.M.S and their posting in Jinnah Hospital Lahore (Question No.261)	2	214
-Establishment of more hospitals in Multan according to population (Question No.2740*)	2	189
-Establishment of Rural Health Centre in area of police station Langrana, Jhang (Question No.3288*)	2	212
-Position of doctor's vacancies and ambulances in Rural Health Centre Kotli Loharan, Sialkot (Question No 2800*)	2	192
-Position of reserved seats for backward areas in Medical Colleges (Question No.3014*)	2	199
-Posting of Homeopathic Doctors in Tehsil Headquarters Hospitals (Question No 2887*)	2	198
-Problem of C.T. Scan at General Hospital Lahore (Question No.2650*)	2	187
-Problem of deduction of house rent of the residents of Nishtar Hospital Multan (Question No.3056*)	2	202
-Problems of DHQ Hospital Gujranwala regarding postmortum, medicines and staff (Question No.2470*)	2	169
-Problems of establishment of Medical College in Gujranwala and upgradation of DHQ (Question No.2471*)	2	175
-Problems of Health Centre Attari in tehsil Depalpur (Question No.2296*)	2	155
-Problem of patients ticket fee in Mayo Hospital Lahore (Question No 2616*)	2	186

	Issue No.	Page No.
G		
GHULAM HAIDER BARI, MIAN		
QUESTION regarding-		
-Detail of aims and objects, centres and staff of Ujala Project (<i>Question No.2239*</i>)	1	85
GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR (Minister for Revenue)		
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-		
-Illegal acquisition of state land near Lahore Airport	1	120
H		
HAFEEZ ULLAH KHAN, MR		
MOTION regarding-		
-Extension in period to present the report of Committee on Privileges	5	494
HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR (Minister for Finance)		
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-		
-Additional annual educational increment for civil servants (<i>Question No.973*</i>)	3	293
-Detail of embezzlement in G.P.Fund Account of D.A.O Muzaffargarh and Government action thereupon (<i>Question No.5075*</i>)	3	304
-Detail of employees posted in Treasury office Lahore for more than three years (<i>Question No.3062*</i>)	3	295
-Detail of officers of Local Fund Audit having and waiting for selection grade 17 (<i>Question No.2676*</i>)	3	279
-Detail of recruitment in Finance Department by Punjab Public Service Commission during 1998 to 2000 (<i>Question No.2620*</i>)	3	277
-Detail of remission of loan during 2001 to 2004 by the Bank of Punjab (<i>Question No.4760*</i>)	3	301
-Discriminatory treatment in granting personal grade to officers including in combined seniority list (<i>Question No.6006*</i>)	3	306
-Extension in contract of Managing Director Punjab Bank (<i>Question No.1451*</i>)	3	260
-Increase in amount and relaxation in conditions of House Building Advance for Government employees (<i>Question No.3016*</i>)	3	294
-Problem of House Rent Allowance of Government employees (<i>Question No.4761*</i>)	3	302
-Problem of increase in amount of House Building Advance for Government employees (<i>Question No.3307*</i>)	3	298
-Problem of increase in Computer Allowance of the employees (<i>Question No.3353*</i>)	3	299
-Problem of increase in house building advance and finishing interest over motor cycle/car advance (<i>Question No.3181*</i>)	3	296
-Problem of increase in pensions of retired employees of P.R.T.C. (<i>Question No.115*</i>)	3	332
-Problem of reimbursement of medical bills of retired Government servants (<i>Question No.2367*</i>)	3	274
-Reasons for contradiction between load conditions and mark up of the Bank of Punjab (<i>Question No.3376*</i>)	3	300
-Reinstatement of House Building Advance for Government employees (<i>Question No.295*</i>)	3	333
-Reinstatement of quota of MPAs for granting House Building Advance to Government employees (<i>Question No.3188*</i>)	3	297
HASSAN MURTAZA, SYED		
QUESTIONS regarding-		
-Establishment of Rural Health Centre in area of police station Langrana, Jhang (<i>Question No.3288*</i>)	2	212
-Problem of recruitment of Lady Health Workers in district Jhang (<i>Question No.3289*</i>)	2	213
HEALTH DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Checking of certificates of quacks and Homeopathic Doctors (<i>Question No.763*</i>)	2	138

	Issue No.	Page No.
EXTENSION IN PERIOD OF SUBMISSION OF REPORT OF -		
-Committee on Privileges	5	494
-Standing Committee on Agriculture	5	495
-Standing Committee on Education	5	497
-Standing Committee on Industries, Commerce and Investment	5	496
-Standing Committee on Local Government and Rural Development	5	498
-Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation	5	499
F		
FAISAL FAROOQ CHEEMA, CHAUDHRY		
QUESTIONS regarding-		
-Problem of repair of Sillanwali road Sargodha (Question No.5029*)	5	453
-Problem of widening the bridge at Sargodha-Faisalabad road (Question No.5030*)	5	455
FAISAL HAYAT JABBOANA, MR.		
REPORT OF -		
-Standing Committee on Culture and Youth Affairs (presented in the House)	1	92
FAIZA AHMAD, MRS.		
POINT OF ORDER regarding-		
-Insulting behaviour of DSP and Police Inspector with MPA at Islamabad Airport	3	357
FINANCE DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Additional annual educational increment for civil servants (Question No.973*)	3	293
-Detail of allocation of budget and expenditures of Special Education Department Faisalabad during 2002-2004 (Question No.5315*)	3	281
-Detail of embezzlement in G.P.Fund Account of D.A.O Muzaffargarh and government action thereupon (Question No.5075*)	3	303
-Detail of employees posted in Treasury office Lahore for more than three years (Question No.3062*)	3	295
-Detail of officers of Local Fund Audit having and waiting for selection grade 17 (Question No.2676*)	3	279
-Detail of recruitment in Finance Department by Punjab Public Service Commission during 1998 to 2000 (Question No.2620*)	3	276
-Detail of remission of loan during 2001 to 2004 by the Bank of Punjab (Question No.4760*)	3	301
-Discriminatory treatment in granting personal grade to officers including in combined seniority list (Question No.6006*)	3	305
-Extension in contract of Managing Director Punjab Bank (Question No.1451*)	3	259
-Increase in amount and relaxation in conditions of House Building Advance for government employees (Question No.3016*)	3	294
-Problem of House Rent Allowance of Government employees (Question No.4761*)	3	301
-Problem of increase in amount of House Building Advance for government employees (Question No.3307*)	3	298
-Problem of increase in Computer Allowance of the employees (Question No.3353*)	3	299
-Problem of increase in House Building Advance and finishing interest over motor cycle/car advance (Question No.3181*)	3	296
-Problem of increase in pension of retired employees of P.R.T.C. (Question No.115*)	3	332
-Problem of reimbursement of medical bills of retired government servants (Question No.2367*)	3	273
-Reasons for contradiction between load conditions and mark up of the Bank of Punjab (Question No.3376*)	3	299
-Reinstatement of House Building Advance for Government employees (Question No.295*)	3	332
-Reinstatement of quota of MPAs for granting House Building Advance to Government employees (Question No.3188*)	3	297

	Issue No.	Page No.
-Detail of (Boys and Girls) Inter and Degree Colleges of PP-92, Gujranwala (Question No.2218*)	1	80
-Detail of educational institution and teachers of PP-157, Lahore (Question No.2030*)	1	62
-Detail of Girls and Boys Colleges of PP-9, Rawalpindi (Question No.2032*)	1	62
-Detail of granted funds and expenditures of Jama High School, Jehlum (Question No.1679*)	1	53
-Detail of inquiry against Principal Government Higher Secondary School Domli (Jehlum) (Question No.1846*)	1	54
-Detail of position holders of private school students (Question No.273)	1	89
-Detail of purchase of computers in the Punjab University (Question No.2080*)	1	71
-Detail of recruitments and irregularities in Education Department, Vehari (Question No.1865*)	1	55
-Detail of recruitments on contract basis in the Punjab University (Question No.2056*)	1	67
-Detail of School buildings declared as dangerous in tehsil Murree and Kotli Satian, Rawalpindi (Question No.2033*)	1	65
-Detail of staff in office of Deputy District Education Officer (Male) Ali Pur, Muzaffargarh (Question No.2222*)	1	82
-Detail of teachers posted in Girls Middle School Chak 221 J.B. tehsil Chiniot (Question No.2149*)	1	73
-Detail of vehicles and petrol used by Vice Chancellor Punjab University (Question No.2057*)	1	69
-Discriminatory treatment with lecturers recruited on contract basis (Question No.2202*)	1	78
-Establishment of educational institutions for girls and special children (Question No.863*)	1	49
-Formation of service structure for elementary teachers recruited in 1995-96 (Question No.2126*)	1	72
-Illegal issuance of "More Scholarship" from zakat fund (Question No.2161*)	1	76
-Name, grade and other particulars of District Education Officer, Lahore (Question No.1292*)	1	51
-Particulars and service record of Head Clerk of Education Department, Atipur (Question No.2223*)	1	84
-Payment of salaries to educators posted in Kasur (Question No.984*)	1	50
-Performance of English teachers and problems of their service rules and regulations (Question No.2063*)	1	35
-Posting of Headmaster and science teacher in Government High School Chak No.221 J.B. tehsil Chiniot (Question No.2150*)	1	74
-Posting of science teachers in Girls High School Ghazi abad, Lahore (Question No.2068*)	1	39
-Problem of Boys High Schools of Gujranwala (Question No.2299*)	1	88
-Problem of posting the staff of Board of Intermediate and Secondary Education in Okara (Question No.2158*)	1	75
-Problems due to misconduct of SO (SIII) Education Department (Question No.2294*)	1	87
-Reasons for handing over educational institutions of Ravi Town to NGO (Question No.1897*)	1	57
-Relaxation in the condition of land for opening new school (Question No.2059*)	1	70
-Required and present number of teachers in primary to higher Secondary Schools (Question No.1649*)	1	52
-Start of master classes in Degree College, Sheikhpura (Question No.2040*)	1	67

	Issue No.	Page No.
-Detail of recruitments in Communication and Works Department since 2002 (Question No.4280*)	5	441
-Detail of recruitments in Communication and Works Department Faisalabad since 2002 (Question No 5311*)	5	465
-Detail of recruitments in Communication and Works Department Rahim Yar Khan since 2002 (Question No 5361*)	5	468
-Detail of uprooting of bricks from soling of Wahdat Colony, Lahore and action of government thereupon (Question No 3667*)	5	423
-Encroachments at both sides of Highways and action of government thereupon (Question No 4780*)	5	450
-Lapsed funds of maintenance in Wahdat Colony, Lahore for 2003-04 and action of government thereupon (Question No 5161*)	5	459
-Lapse/surrender of funds allocated for repair of roads in district Khushab (Question No 4475*)	5	447
-Problem of completion of road from Chak No.608 G.B. Okara to Thattha Mureedkey (Question No.5115*)	5	457
-Problem of completion of road from Chak No.616 G.B. to Mahar Shahana, Faisalabad (Question No 5116*)	5	458
-Problem of installation of lights at Sagian Ravi bridge Lahore (Question No.5638*)	5	472
-Problem of repair of road cuts in Wahdat Colony, Lahore (Question No.3668*)	5	427
-Problem of repair of Sillanwali road Sargodha (Question No.5029*)	5	454
-Problem of widening the bridge at Sargodha-Faisalabad road (Question No.5030*)	5	455
-Problem of width of Nishatabad to Chak Jhumra road (Question No 5213*)	5	461
-Problem of width of road from Faisalabad Shah Kot to Jaranwala (Question No 5663*)	5	473
-Repair of old Ravi bridge (Question No.1612*)	5	405
-Sanction of alteration of Wahdat Colony quarters in possession of Police and other details (Question No.4983*)	5	451
-Staff, expenditure and performance of Communication and Works Department regarding maintenance of Wahdat Colony, Lahore (Question No.1700*)	5	414
-Width of bridge over Upper Chenab canal at Ferozewala, Gujranwala (Question No 5965*)	5	474
CONDOLENCE-		
-On the demise of father of Chief Minister, Ch. Parvaiz Illahi	4, 5	396, 400
-On the demise of father of Ex-Prime Minister, Mian Muhammad Nawaz Sharif	1	12

E

EDUCATION DEPARTMENT

QUESTIONS regarding-

-Detail of administrative Committees of the Punjab University and members thereof (Question No.2079*)	1	46
-Detail of aims and objects, centres and staff of Ujala Project (Question No.2239*)	1	85
-Detail of Assistant Education Officers posted at Sialkot for more than three years (Question No.2189*)	1	77
-Detail of Boys and Girls Colleges of PP-10, Rawalpindi (Question No.2026*)	1	59
-Detail of Boys and Girls High Schools of UC No. 39 to 42, Gujranwala (Question No.2219*)	1	81
-Detail of Boys and Girls Schools of PP-10, Rawalpindi (Question No.2025*)	1	58

	Issue No.	Page No.
AZMA ZAHID BOKHARI, MS.		
PRIVILEGE MOTION regarding-		
-Non-cooperation of doctors of Services Hospital Lahore with lady MPA	2	231
B		
BILLS regarding-		
-The King Edward Medical University Bill, 2005 (Introduced in the House)	1	134
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Bill, 2005 (Introduced in the House)	1	134
-The Punjab Consumer Protection Bill, 2004 (considered in the House)	5	537-551
-The Punjab Heritage Foundation Bill, 2004 (considered in the House)	5	529
BILAL ASGHAR, CH		
QUESTION regarding-		
-Detail of illegal medical stores and practitioners in Toba Tek Singh (Question No.2487*)	2	185
C		
CALL ATTENTION NOTICE-		
-Action by the government upon the loss of lives in an explosion in Sialkot mosque	1	94
-Murder after kidnaping of a citizen of district Sargodha (Bhera) and action of Government thereupon	5	483
-Murder of Nazim Union Council and two companions at Sheikhpura road Gujranwala	5	481
-Murder of President of arms/amunition dealers association in Gujranwala	1	97
CHAIRMEN		
PANEL OF -		
- For the 18 th session commenced from 6 th January 2005	1	12
COMMUNICATION AND WORKS DEPARTMENT		
QUESTIONS regarding-		
-Construction and repair of Chiniot-chak Jhumra road (Question No.4078*)	5	435
-Construction of bridge over river Ravi at Syedwala, Faisalabad (Question No.5664*)	5	474
-Construction of link road between G.T. Road Multan and Indus Highway D.G. Khan (Question No.5195*)	5	460
-Construction of ring road from Bakkar Mandi to Thokar Niaz Barg, Lahore (Question No.5073*)	5	456
-Construction of road from new airport to Ferozpur road via Bhatta Chowk, Lahore (Question No.5279*)	5	464
-Detail of budget and expenditures of Communication and Works Department Rahim Yar Khan during 2002-04 (Question No.5370*)	5	469
-Detail of construction of under-pass at Nigar Phattak in Gujranwala (Question No.227*)	5	475
-Detail of cost, period and contract of construction of Kashmir road Lorry Adda, Sialkot (Question No.5025*)	5	453
-Detail of fans purchased for Chauburji Gardens Estate, Lahore (Question No.3855*)	5	429
-Detail of funds and expenditures of Communication and Works Department during 2002-04 (Question No.5277*)	5	462
-Detail of funds for maintenance of Wahdat Colony, Lahore quarters for 2003-04 (Question No.5160*)	5	459
-Detail of income from toll tax of roads and bridges during 2002-03 (Question No.3499*)	5	418
-Detail of projects of tchsil Murree and Kotli Sattan Rawalpindi Punjab Highways (Question No.4715*)	5	449

	Issue No.	Page No.
QUESTIONS regarding-		
-Encroachments at both sides of Highways and action of government thereupon (<i>Question No.4780*</i>)	5	450
-Sanction of alteration of Wahdat Colony quarters in possession of Police and other details (<i>Question No.4983*</i>)	5	451
AGENDA-		
-For the session held on 6 th January 2005	1	3
-For the session held on 7 th January 2005	2	135
-For the session held on 10 th January 2005	3	255
-For the session held on 11 th January 2005	4	393
-For the session held on 13 th January 2005	5	397
ALI ABBAS, MR.		
QUESTION regarding-		
-Problem of patients ticket fee in Mayo Hospital Lahore (<i>Question No.2616*</i>)	2	186
ALI HASSAN RAZA QAZI, MR.		
QUESTION regarding-		
-Construction and repair of Chiniot-chak Jhumra road (<i>Question No.4078*</i>)	5	435
ANJUM SULTANA, MRS.		
QUESTION regarding-		
-Problem of posting the staff of Board of Intermediate and Secondary Education in Okara (<i>Question No.2158*</i>)	1	75
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR.		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of fans purchased for Chauburji Gardens Estate, Lahore (<i>Question No.3855*</i>)	5	429
-Detail of recruitments on contract basis in the Punjab University (<i>Question No.2056*</i>)	1	67
-Detail of vehicles and petrol used by Vice Chancellor Punjab University (<i>Question No.2057*</i>)	1	69
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY		
QUESTION (Answer) regarding-		
-Performance of English teachers and problems of their service rules and regulations (<i>Question No.2063*</i>)	1	35
ASGHAR ALI QAISER, MALIK		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of allocation of budget and expenditures of Special Education Department Faisalabad during 2002-2004 (<i>Question No.5315*</i>)	3	281
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (<i>Question No.5314*</i>)	3	328
-Detail of budget and expenditures of Special Education Department for 2002-04 (<i>Question No.5313*</i>)	3	308
-Detail of funds and expenditures of Communication and Works Department during 2002-04 (<i>Question No.5277*</i>)	5	462
-Detail of recruitments in Communication and Works Department Faisalabad since 2002 (<i>Question No.5311*</i>)	5	465
AUTHORITIES-		
-Of the House	1	5
AZIZ ASLAM, SHEIKH		
QUESTIONS regarding-		
-Detail of budget and expenditures of Communication and Works Department Rahim Yar Khan during 2002-04 (<i>Question No.5370*</i>)	5	469
-Detail of recruitment in Information Technology Department since January 2002 (<i>Question No.5491*</i>)	3	330
-Problem of upgradation of Middle School of Special Education Rahim Yar Khan and construction of building (<i>Question No.5319*</i>)	3	310

INDEX

	Issue No.	Page No.
A		
AMIR SULTAN CHEEMA, CHAUDHRY (Minister for Irrigation)		
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-		
-Insulting behaviour of Chief Engineer Greater Thal Canal with MPA	1	112
DUL ALEEM KHAN, MR. (Minister for Information Technology)		
QUESTIONS regarding-		
-Aims and objects of Information Technology Department and Punjab Information Technology Board (Question No.4668*)	3	316
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (Question No.5209*)	3	323
-Detail of budget and expenditures of Information Technology Department Faisalabad during 2002-04 (Question No.5314*)	3	328
-Detail of establishment, offices and staff of Punjab Information Technology Board (Question No 2301*)	3	313
-Detail of offices, employees and posts of Information Technology (Question No.1725*)	3	312
-Details of recruitment in Information Technology Department since 2003 (Question No.4969*)	3	320
-Details of recruitment in Information Technology Department since January 2002 (Question No 5491*)	3	330
ASDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY		
CONDOLENCE-		
-On the demise of father of Ex-Prime Minister, Mian Muhammad Nawaz Sharif	1	12
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Anxiety among the people due to deaths caused by one wheeling	5	510
-Delay and decrease in payment to victims of construction of new bridge near Jhalwala bridge in Faisalabad	5	526
-Demise of Mr. Sardar by firing of Police in Gujranwala	2	349
-Demolition of bridges situated between Punjab University hostels and New Campus	1	116
-Diseases and deaths in surroundings of Pak-Arab Fertilizer Company Multan due to discharge of its poisonous water and gases	5	514
-Deprivation of big hospitals from C.T. Scan machines	3	361-371
-Failure of Hafizabad Police in arrest of murderer of Hafiz-e-Quran girl	5	524
-More expenditures than income in Tourism Department	5	516
-Murder of Mr. Ishfaq of Sheikhpura by Police violence and protest by citizens	5	515
-Illegal acquisition of state land near Lahore Airport	1	119
-Shortage of staff in DHQ Hospital Gujranwala	2	242
ARTAB AHMAD KHAN, RANA		
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-		
-Illegal acquisition of state land near Lahore Airport	1	119
-More expenditures than income in Tourism Department	5	516
CALL ATTENTION NOTICE-		
-Holding the portfolio of Advisor by a disqualified person	5	500
-Murder of President of arms/ammunition dealers association in Gujranwala	1	97
POINTS OF ORDER regarding-		
-Display of flag on motor cars by Parliamentary Secretaries	3	334
-Holding the portfolio of Advisor by a disqualified person	5	500